THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188214
UNIVERSAL
LIBRARY

۲۲۴

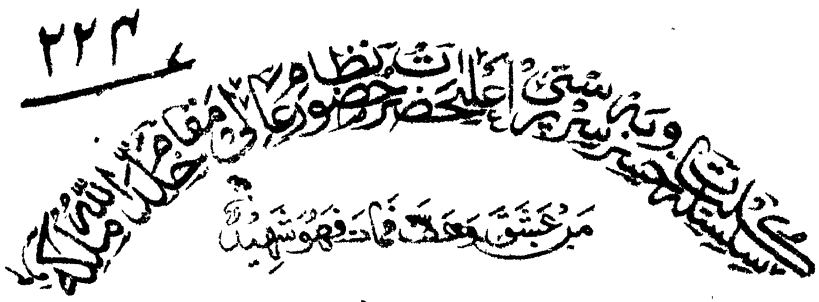

خطاب ایں کتاب عاشقی بہر

دولرانی خضر خاں ماندر دھر

مثنوی

دولرانی خضر خاں

حضرت امیر خسرو دہلوی

بہ تصحیح و تنقید جناب مولانا رشید احمد صاحب سالم الانصاری

باہتمام محمد مقتدی خاں شروانی

مطبع انسٹی ٹیوٹ علی گڈھ میں طبع ہوئی

۱۳۳۶ھ
۱۹۱۷ء

انتساب

یہ سلسلہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھ حسب اجازت

علیحضرت بندگان عالی متعالی ہز ہائنس آصف جاہ

مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ

نواب میر سر عثمان علی خان بہادر

فتح جنگ جی سی ایس آئی، جی سی بی خلد اللہ

ملکہ و سلطانہ و ادام اقبالہ کے نام نامی و اسم

گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے۔

فہرستِ مضامین

صفحہ

مقدمہ

تمہید ۱

مثنوی کا نام ۸

سببِ نظمِ کتاب ۹

زمانۂ تصنیف ۱۳

واقعاتِ قصّہ ۱۹

خضر خاں کا رشتۂ دولرانی کے ساتھ ۲۹

خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ۳۰

جشنِ شادی ۳۷

برات کا جلوس اور نکاح ۴۱

رخصت اور اُس کے متعلق رسمیں ۴۳

خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ ۴۴

خضر خاں کا زوال ۵۸

قطب الدین مُبارک شاہ کی تخت نشینی اور خضر خاں کا قتل ۶۲

صفحہ

مثنوی کی خصوصیات ۷۳

ایک بہاریہ تمہید ۷۸

شاندار تمہیدیں ۷۹

خضر خاں کا قتل ۸۱

فلسفۂ شعر ۸۵

واقعہ نگاری ۸۸

واقعہ نگاری حقایق تاریخی میں ۸۹

واقعہ نگاری فرضی واقعات میں ۹۳

تشبیہات و استعارات ۹۶

ہندوستان ۹۹

اسلام کا غلبہ اور اس کی یکسانی و نفوذ تمام ہندوستان زمین ۱۰۱

ہندوستان کی زبان اور اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر ۱۰۲

ہندی صرف و نحو ۱۰۳

معانی ۱۰۴

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت 〃

پان ۱۰۵

صفحہ

آم اور انجیر ۱۰۵
ہندوستان کے پھول ۱۰۶
حسینانِ ہند کی ترجیح حسینانِ عالم پر ۱۰۹

متن

حمد ۱
مناجات ۵
نعت ۸
صفتِ معراج ۱۱
مدحِ شیخ ۱۵
ستایشِ خلیفۂ شائستہ ۱۶
خطابِ زمیں بوسِ بادشاہ ۱۹
عرضِ صحیفۂ نصیحت ۲۱
حکایتِ موش ۲۶
سرگزشت ۳۶
سببِ نظمِ کتاب ۳۷
شرحِ تیغ زنیِ جمہورِ سلاطینِ ماضیۂ دہلی ۴۶
طلوعِ اکلیلِ علائی ۵۷

صفحہ

داستانِ حک شدنِ نقشِ کفر از سوادِ ہندوستان و حرفے چند از دیباچۂ عشق خضر علیہ السلام ۶۳
آغازِ انشعابِ عشقۂ عشق ۷۸
غزل از زبانِ عاشق ۸۸
پاسخ از لبِ معشوق ۸۹
گرم شدنِ چشم و دلرائی در روئے شمس الحق ۹۱
حکایت ۱۰۲
غزل از زبانِ عاشق ۱۱۰
پاسخ از لبِ معشوق ۱۱۲
صفتِ ماہتابے کہ پیشِ او مہر پردۂ ابر حیا بر رو کشید ۱۱۳
غزل از زبانِ عاشق ۱۲۴
پاسخ از لبِ معشوق ۱۲۶
صفتِ بہار و گلگشتِ باغ ۱۲۸
غزل از زبانِ عاشق ۱۳۸
پاسخ از لبِ معشوق ۱۳۹
جدائی میانِ عاشق و معشوق ۱۴۱
غزل از زبانِ عاشق ۱۴۹
پاسخ از لبِ معشوق ۱۵۰

صفحہ

صفتِ آرایشِ شہر و کشور برائے تزویجِ خضرخاں	۱۱۲
غزل از زبانِ عاشق	۱۶۳
پاسخ از لبِ معشوق	۱۶۵
صفتِ جلوۂ عروس	۱۶۶
غزل از زبانِ عاشق	۱۷۲
پاسخ از لبِ معشوق	۱۷۴
صفتِ نواہائے جدائی	۱۷۵
عتاب نامۂ دولرانی	۱۸۳
حکایت تمثیل	۱۸۷
جوابِ خضرخاں	۱۹۰
حکایت	۱۹۵
غزل از زبانِ عاشق	۱۹۸
پاسخ از لبِ معشوق	۲۰۰
صفتِ شبِ سیاہِ ہجرانِ خضرخاں	۲۰۱
حکایت بر طریقِ تمثیل	۲۰۶
غزل از زبانِ عاشق	۲۱۳
پاسخ از لبِ معشوق	۲۱۵

صفحہ

ازدواج خضرخاں و دولرانی	۲۱۶
غزل از زبانِ عاشق	۲۳۰
پاسخ از لبِ معشوق	۲۳۱
خفتن بختِ بیدار خضرخاں	۲۳۳
نامۂ عتاب آمیزِ ظلّ اللہ سوئے خضرخاں	۲۳۷
غزل از زبانِ عاشق	۲۵۴
پاسخ از لبِ معشوق	۲۵۵
عزم سلطانِ عالم سوئے عالمِ دیگر و سلب کردنِ کافور روشنائی چشمِ خضرخاں	۲۵۷
غزل از زبانِ عاشق	۲۶۷
پاسخ از لبِ معشوق	۲۶۹
شہادت خضرخاں	۲۷۰
حکایت	۲۷۲
غزل از زبانِ عاشق	۲۸۹
پاسخ از لبِ معشوق	۲۹۰
پند بفرزندِ خود	۲۹۲
خاتمہ کتاب	۳۰۵
حکایت	۳۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

مقدّمہ

مثنوی دَولرانی خضرخاں جو حضرت امیرخسرو کی مثنویوں میں نہایت اہم اور دلچسپ کتاب ہے اور جو چند صدیوں سے ادبی دنیا میں عشیقہ کے نام سے زیادہ تر مشہور ہوگئی ہے اُس کی تصحیح وتنقیح کی خدمت عالیجناب نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب بہادر کے حکم سے خاکسار نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے مطابق انجام دی یہ کام اگرچہ نہایت دشوار تھا اور میری بے سروسامانی اور بے بضاعتی کے علاوہ سخت حوصلہ شکن اور صبرآزما مشکلات اس دشوار گزار راہ میں متواتر حائل ہوتی رہیں لیکن خداوند تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اُس کے فضل وکرم اور اُسی کی تائید وتوفیق سے یہ کام اختتام کو پہنچا اور وہ وقت آیا کہ میں اُس کی نسبت چند لفظ بطور مقدمہ وتمہید کے ناظرین کی خدمت عالی میں عرض کروں۔

ترتیب وتصحیح کلیاتِ خسروی کا کام اس قدر مہتم بالشان تھا کہ ہمارے مستند

وسلم الثبوت علما و اُدبا کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے کمربستہ ہوتی اور مُلک کے علم دوست اور صاحب ذوق اشخاص اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی تائید کرتے اس لئے کہ حضرت امیر کے کلام پر قریباً سات صدیاں گزر چکی ہیں جن میں طرح طرح کے شور و فتن اور بڑے بڑے سیاسی انقلابات ہندوستان کے علمی و ادبی مرکزوں میں مسلسل پیش آتے رہے ہیں۔ اس قسم کی عام شورشوں میں علوم و فنون کی تباہی کتابوں اور کتب خانوں کی بربادی ایک لازمی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طویل زمانہ میں حضرت امیر کا کلام بوجہ عام مقبولیت کے کثرت سے نقل در نقل ہو کر بالکل مسخ ہو گیا ہے۔ جاہل کاتبوں اور نااہل مصححوں کے تصرفات نے اس کو ناقابل فہم بنا دیا ہے

ہر گزار چنگیز خاں بر عالمِ صورت نرفت
آں ستم کز کاتباں بر اہلِ معنی می رود

ایک کتاب کے مختلف نسخوں کا جب باہم مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ اکثر اہم غلطیوں میں متفق نظر آتے ہیں اور طُرفہ یہ ہے کہ باوجود کافی تلاش اور جستجو کے جو عالیجناب نواب صاحب بہادر چار سال سے فرما رہے ہیں اب تک کوئی نسخہ کسی کتاب کا دورِ مغلیہ سے اوپر کا دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات کی بنا پر سخت ضرورت تھی کہ ناقدانِ بصیر کی ایک جماعت اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیتی۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس کام کے شروع ہوتے ہی شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالی، شمس العلما مولانا شبلی نعمانی، خواجہ عزیز الدین عزیز لکھنوی، مولانا عبد الغنی خاں صاحب غنی فرخ آبادی جو آسمان علم و فضل کے آفتاب

وماہتاب تھے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رہگرای عالم جاودانی ہو گئے اور اس قحط الرّجال کی وجہ سے جو ایک عرصہ سے ہماری قوم میں پایا جاتا ہے تنزل کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس خاکسار ہیچمیرز کو اس کام میں شرکت کی عزت دی گئی جیسا کہ حضرت امیر خسروؒ نے فرمایا ہے ؎

چو رو اندر غروب آورد خورشید — زند سیّارہ لاف ملکِ جاوید
چو شب سیّارہ شد در ابر نایاب — چراغ دشت گردد گرم شب تاب
چو شمعِ ماہ را کم شد زبانہ — بخورشیدی نشیند شمعِ خانہ

مدرسۃ العلوم علی گڑھ، حبیب گنج، حیدرآباد دکن، رامپور، بانکی پور، کلکتہ اور دہلی کے نسخوں سے مقابلہ ہو کر یہ نسخہ مرتّب ہوا ہے۔ علی گڑھ کا پہلا نسخہ (جو غالباً سرسیّد مرحوم و مغفور کا نقل کرایا ہوا ہے اور اچھا مکمل نسخہ ہے) موجودہ ایڈیشن کی بُنیاد قرار دیا گیا اس نسخہ کی نقل لے کر سب سے پہلا مقابلہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کے نسخہ سے (جو غالباً دسویں صدی کا لکھا ہوا تھا) دفترِ نقل میں کرایا گیا۔ اس کے بعد میں نے رامپور پہنچکر وہاں کے تین نسخوں سے مقابلہ کیا۔ منشی سید محمدؐ صاحب ملازم کتب خانہ رامپور جو ادب فارسی میں نہایت قابل شخص ہیں اور شاہنامہ شعرا عجم کے کلام پر ان کو کافی عبور حاصل ہے اس مقابلہ میں میرے ساتھ شریک تھے منشی صاحب ممدوح کا حصّہ اس مقابلہ میں سوائے شاذ و نادر صورتوں کے ہمیشہ قرأت رہا ہے۔ جناب حافظ احمدؐ علی خاں صاحب شوق پیرنہ ناظم کارخانجات و اعلیٰ افسر کتب خانہ کی نہایت خاص و اجازت سے منشی صاحب

ممدوح کی معیت کی عزت مجھکو حاصل ہوئی تھی۔ رامپور کے دو نسخے یعنی ۱ و ۲ تو صحت کے اعتبار سے محض معمولی تھے لیکن تیسرا نسخہ یعنی ۳ اچھا تھا یہ نسخہ نہایت پیچدار خط شفیعا میں لکھا ہوا ہے۔ نقطے سوائے چند موقع کے تمام کتاب میں مطلق نہیں دئے گئے۔ اور پھر اُس پر طُرّہ یہ کہ کتاب کرم خوردہ اور پیوند کار تھی جس کا پڑھنا دشوار تھا خاتمہ پر کاتب نے اپنا نام دُرگا پرشاد المتخلص بہ عاشق اور سنہ کتابت ۱۲۱۱ ہجری لکھا ہے اس نسخہ کی صحت میں کافی اہتمام ہوا ہے مگر بعض مقامات میں بطور ایجاد بندہ تصرفات بھی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اختلافات سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مشکل اشعار پر کہیں کہیں حواشی بھی لکھے ہیں جو اکثر معقول ہیں اور خاتمہ کے آخر میں لکھا ہے: "در مقابلۂ ایں بسیار محنتہا کشیدم تا بر وفقِ دلخواہ صحیح کردم"۔ انھیں رامپوری نسخوں کے ساتھ ساتھ حبیب گنج کے نسخہ سے بھی جس کا اصطلاحی نام ح ہے اور نیز مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے دوسرے نسخہ سے بھی جو حال میں خریدا گیا تھا اور جس کا نام ع ہے مقابلہ میں وقتاً فوقتاً مدد لی گئی یہ دونوں نسخے محض معمولی ہیں اور ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں معلوم ہوتی۔

مقابلہ و تصحیح کا کام یہاں تک پہنچا تھا کہ تصانیف خسروی کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں مجھکو بہار و بنگال کا سفر پیش آگیا۔ حضور نواب صاحب کے حکم کے مطابق میں نے بصفحے

۱؎ مثلاً اس شعر میں

بہ بیاری کہ بکیں مُردہ بدحال　　بداں موری کہ در رہ گشت پامال

مصحح نے بجائے لفظ مور کے لفظ کربنا کر اپنی دانست میں تصحیح کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے سمجھا کہ بیمار کے مقابلہ میں کور کا لفظ زیادہ مناسب اور موزوں ہے۔ مگر یہ بات اُس غریب کو معلوم نہیں تھی کہ حضرت امیر خسرو بعض اوقات لفظوں کے اجزا سے بھی تناسب قایم کر دیتے ہیں اور اس شعر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ لفظ بیمار کا ایک جزو مار ہے جس کے مقابلہ میں لفظ مور لایا گیا ہے اور مار و مور کا تقابل "بکل عام"

مسودے کے درست کرکے اور اُن کے اختلافات کو ترتیب دے کر مطبع کو سپرد کردے تاکہ کتابت کا سلسلہ شروع کیا جائے یہ مسودہ ۹۱ مطبوعہ صفحات میں ختم ہوا ہے۔ اس حصہ میں صرف وہی اختلافات دکھلائے جاسکے ہیں جو مندرجۂ بالا نسخوں کے مقابلہ میں پائے گئے۔ بانکی پور و کلکتہ وغیرہ کے نسخوں کا حوالہ ان ۹۱ صفحات میں ناظرین نہ پائیں گے مگر شاذ و نادر جو شاید کاپیوں یا پروفوں کی صحت کے اثنا میں اضافہ ہوا ہوگا۔

بانکی پور پہنچکر میں نے باقی مسودہ کو وہاں کے نسخہ سے مقابلہ کیا۔ سید سعادت علی خاں صاحب نے جو ہمارے اسکول کے ایک نہایت لایق فایق اور ہر دلعزیز معلّم ہیں اور جو اتفاقاً اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے اس مقابلہ میں مجھکو بہت قیمتی مدد دی۔ بانکی پور کا یہ نسخہ ظاہری تکلفات اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نواب شہاب الدین احمد خاں گورنر صوبۂ گجرات کی فرمایش سے ۹۹۵ھ میں بمقام احمد آباد تیار ہوا اور میر محمد شریف وقوعی نیشاپوری نے نواب ممدوح کے حکم سے اس کی تصحیح کی جیسا کہ خاتمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے:-

حسب فرمودۂ عالی حضرت فلک منقبت کیوان رفعت خان بالطف و احسان شہاب الدین احمد خاں الحسنی ارقاہ اللہ علیٰ مدارج العز والعلیٰ واوصل عوائد فوائدہ الی اہل الصداقۃ والولا دربلدۂ طیبہ احمد آباد بتاریخ ۴ شہر ذیحجہ ۹۹۵ھ باتمام رسیدہ مقابلہ این نسخہ شریفہ حسب الامر نواب مستطاب نامدار عالم مدار عدالت شعار شہاب ثاقب آسمان جاہ و جلال اختر فرخندہ بخت اوج دولت و اقبال ادام اللہ تعالیٰ ظلال شفقتہ و احسانہ علیٰ مفارق المسلمین

الیٰ یوم الآمال در خدمت سیادت و نقابت و شرافت انتباہ فضیلت دستگاہ فصاحت و بلاغت شعار میر محمد شریف وقوعی باتمام رسید سابع[1] عشر شہر سنہ مذکورہ۔ وانا الآنس بمولاہ الآیس عما سواہ حسین بن علی الحسینی۔

لیکن افسوس ہے کہ صحت کے اعتبار سے یہ نسخہ بھی کچھ بہتر ثابت نہیں ہوا اور خدا بخش لائبریری کی مطبوعہ فہرست کو دیکھکر جو خوش آیندہ توقعات میں نے باندھی تھیں ان میں سخت مایوسی ہوئی۔ شروع شروع میں کچھ نشانات تصحیح کے معلومات ہوتے ہیں لیکن آخر میں تو تغلیط کی نوبت پہنچ گئی ہے۔

کلکتہ میں تین نسخے میری نظر سے گزرے جن میں سے ایک نسخہ جس کا نام ک ہے امپیریل لائبریری میں ہے یہ نہایت ناقص اور غلط ہے۔ دو نسخے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ہیں ایک کا نام ک ہے یہ نسخہ نہایت پر تکلف اور خوشخط ہے مگر صحت کے لحاظ سے معمولی ہے دوسرا نسخہ جس کا نام ک ہے کافی بدخط اور شکستہ حالت میں ہے البتہ اس کی صحت جیسا کہ حاشیہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے کسی قابل شخص نے کی ہے۔ حواشی بھی کہیں کہیں لکھے ہیں جو معقول ہیں ان نسخوں کے ساتھ سرسری مقابلہ کیا گیا لیکن شستہ اشعار کو نہایت تدقیق کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکر ہے کہ یہ محنت بالکل ضائع نہیں گئی۔ آخر میں جبکہ کتابت اور ترتیب اختلافات کا بہت سا کام ختم ہو چکا تھا دو نسخے اور دستیاب ہوئے ایک نسخہ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس حبیب گنج نے عطا فرمایا جس کا نام ح ہے

---

[1] یہ لفظ اصل میں مشکوک ہے بظاہر سابع معلوم ہوتا ہے مگر وزن کے لحاظ سے تاسع ہو

اور دوسرا ہارڈنگ لائبریری دہلی سے آیا جس کا اصطلاحی نام د، ہے ان میں سے بھی حتی الوسع مدد لی گئی۔ یہ دونوں نسخے صحت کے لحاظ سے بھی اچھے تھے۔ اگرچہ اول الذکر میں متعدد جگہ اوراق کم تھے اور اشعار بھی جابجا چھوٹے ہوئے تھے۔ ان نسخوں کے علاوہ فرہنگ جہانگیری، فرہنگ رشیدی، منتخب التواریخ بدایونی، گلستان ہنداور تاریخ فرشتہ سے بھی کہیں کہیں مدد لی گئی ہے جن میں اس مثنوی کے اشعار بطور استشہاد کے نقل کئے گئے ہیں۔

کسی کتاب کو بارہ قلمی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد جائز طور پر یہ توقع ہو سکتی ہے کہ کتاب تمام اسقام اور اغلاط سے بالکل پاک وصاف ہو گئی ہو گی مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ عرض دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت میں اس کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اور باوجود محنت اور کوشش کے جو حتی المقدور میں نے تصحیح و مقابلہ میں کی ہے ایک خاصی تعداد مشتبہ اشعار کی باقی رہ گئی جو مجھسے حل نہیں ہو سکے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ قلمی نسخے اگرچہ صورت میں، سیرت میں، خط میں زمانہ کتابت میں مختلف ہیں لیکن جہاں جہاں اہم اور سخت قسم کی غلطیاں ہیں وہاں یہ سب نسخے بلا کسی استثنا کے متفق ہو جاتے ہیں اور اگر کہیں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف نہ تو خود صحیح ہوتا ہے اور نہ صحت کی طرف رہبری کرنے والا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ تمام نسخے ایک ہی خاندان کے ہیں جن میں شرافت اور اصالت کا جوہر بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ ان نسخوں میں جو غلطیاں کاتبوں کے سہو اور مصححوں کے تصرفات سے زمانۂ مابعد میں واقع ہوئی تھیں

مجھکو کافی اعتماد ہے کہ ان سے ہمارا یہ نسخہ بالکل پاک وصاف ہوگیا لیکن جو غلطیاں کہ ان کو اپنے مورث اعلیٰ سے پہنچی ہیں اور جو نسلاً بعد نسلٍ اولاد واحفاد میں منتقل ہوتی رہی ہیں ان کا دفعیہ کافی طور پر نہیں ہو سکا۔ اگر کبھی دوسرے خاندان کا کوئی نسخہ مل گیا تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہ اصلی غلطیاں بھی رفع ہو جائیں گی۔

مثنوی کا نام | اس مثنوی کا نام ان متاخر صدیوں میں زیادہ تر مشہور عشیقہ ہی یورپین مستشرقوں نے بھی اپنی فہرستوں میں زیادہ تر یہی نام لکھا ہی اکثر مورخین بھی جب اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہی نام لکھتے ہیں عشقیہ، عاشقیہ اور عاشیقہ نام جو بعض نسخوں میں پائے جاتے ہیں وہ صرف عشیقہ کی تصحیف ہی محمد قاسم فرشتہ اپنی مشہور تاریخ میں جہاں کہیں اس کتاب کا حوالہ دیتا ہی تو اُس کا نام خضر خانی و دولدی رانی لکھتا ہے۔ نسخہ دیں کتاب کا نام سرورق پر صحیفۂ عشق لکھا ہے جو غالباً عنوانِ کتاب سے ماخوذ ہی۔ راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار نے اپنی کتاب گلستانِ ہند میں کہیں صرف خضر خانی اور کہیں خضر خانی دَولرانی اور خضر خانی و دولرانی لکھا ہے بعض تحریروں میں اس کتاب کا نام آغازِ عشق اور منشورِ شاہی بھی دیکھا گیا ہے۔ آخر الذکر نام غالباً خاتمہ کے اس شعر سے ماخوذ ہی ؎

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی

بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی

ان تمام ناموں کو بمنزلۂ عرفِ عام کے سمجھنا چاہیئے جو لوگوں کی زبانوں پر بوجہ اپنی سُبکی اور خفت کے جاری ہو گئے ہیں کتاب کا اصلی نام جو مصنفِ علّام نے تجویز فرمایا ہے

دولرانی خضرخاں ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد — فلک در ظلِّ ایں ہر دو علم شد
خطابِ ایں کتابِ عاشقی بہر — دولرانی خضرخاں ماند در دہر
مبارک نقشِ ایں حرفِ ورق مال — بدو معنی مبارک میکند فال
یکے ہست آنکہ اندر کامرانی — خضر خانا تو دولتہا برانی
دگر چوں لیلی و مجنوں بترتیب — دولرانی خضرخاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاجِ بیانے — بیاں کردن نمیدارد زیانے

ان اشعار میں حضرت امیر نے کتاب کا نام مع وجہ تسمیہ صاف طور پر بتا دیا ہے اس لئے اسی کو اصلی نام سمجھنا چاہیئے۔

سببِ نظمِ کتاب | اس مثنوی میں شاہزادہ خضرخاں اور راجہ کرن والی گجرات کی بیٹی دیولدی کی عشق و محبت کی تاریخی داستان ہے جو خود خضرخاں کی فرمایش سے نظم کی گئی ہے۔ اور چونکہ ان ہندی الفاظ کا فارسی ترکیبوں کے ساتھ چسپاں ہونا دشوار تھا اس لئے حضرت امیر خسروؒ نے تعریب و تفریس کا عمل کرکے اس کو دولرانی بنا لیا ہے۔

اس کے سبب تالیف میں حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ ایک نہایت ہی متبرک روز تھا جبکہ شاہزادہ خضرخاں نے مجھکو بلایا اور باوجود باشاہی شان و شکوہ کے میری خیراندیشی کے صلہ میں میری مزاج پرسی کی اور تواضع اور فروتنی کا اظہار فرمایا اور مجھکو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا اور اس مثنوی کے نظم کرنے کی فرمایش کی ؎

مبارک بامدادے کاختر روز — شد از نور مبارک گیتی افروز

رسید اقبالِ پیشانی کشادہ — کلہ بالائے پیشانی نہادہ

دلم را گفت کاحسنت اے جوانبخت — کہ بر گردوں زدی اندیشہ را تخت

چہ گنجستایں کہ دادت خازنِ غیب — کہ در پشتت نگوں کرد آسمان جیب

بفردوس ارزلالِ جاودان است — زبانِ کلکت آں را ناودان است

نماند ازبس کہ دادندت بسینہ — کواکب را متاعے در خزینہ

بشارت میدہم کز پردۂ راز — درے کردہ است دولت بہرِ تو باز

خضر دی مژدۂ دادہ است جانی — خضر خاں را بآبِ زندگانی

نہ آں آبے کزاں اسکندر روم — نہ بُد چوں آبِ خوردش ماند محروم

ازاں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار — بعہدِ دوّم اسکندر پدیدار

چنیں دانم کہ آں گویندۂ چست — توئی واں آبِ حیواں گفتۂ تست

رواں کن چشمۂ خود را بدانسو — کہ ہست ایں چشمہ را زاں تشنہ زہ جوے

زہے بخت ارچناں فرخ نہالے — زجوئے خاطرت نوشد زُلالے

حضرت امیر شاہزادہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دربار کا جاہ وجلال اور شان و شکوہ کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں ؎

مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش — زشادی پائے خود کردم فراموش

زہمت ساختم رخشِ فلک گام — بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج — بہ ہمراہی شدہ با من دراں اوج
رسیدم تا بداں گلشن کہ جستم — چو گل بر چشمۂ اُمید رُستم
مُعلّا حضرتی دیدم فلک سائے — ملک صف بستہ و انجم صف آرائے
فلک بر کرسیِ بختش نشاندہ — سعادت آیۃ الکرسیش خواندہ
فروغِ جبہہ نورِ افگندہ تا دُور — چنانکہ از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشمِ من دراں خورشید شد گرم — چو مومم روزگارِ سخت شد نرم
بجائے سودہ شد رُو بر زمینم — کہ انجم رشک بردند از جبینم
دراں خدمت چو بسم اللہ شنیدم — دُعائے سوے مسند دردمیدم
بروے سروراں چیدۂ ملک — بابرو در حدیث آں دیدۂ ملک
دراں ابرو۔ دو چشمِ بندہ خسرو — چو چشمِ عید جویاں در مہِ نو
بہر کاں ماہِ نو خم گشت ناگاہ — مبارک باد گفتش خواجۂ شاہ
مرا با آں شکوہِ پادشاہی — بپرسش داد مُزدِ نیک خواہی
عزیزم داشت ہمچوں جم نگیں را — تواضع کرد چوں گردوں زمیں را
بہم گفتاریم دادا حترامے — کہ دولت گفت بختم را سلامے

خضر خاں اپنا درد و سوز بیان کر کے قصّہ کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا ہے ؎

چو گفت ایں بس نوازش کرد فرمود — کہ اے صد گنجِ معنی در تو موجود
ز نطقت یک سخن صد لولوے تر — ز کلکت یک شبہ صد کانِ گوہر

مرا در سر ز سودائے جوانی — خیالے ہست زاں گونہ کہ دانی
دلے دارم اسیرِ فتنہ جائے — مسلسل گشتہ در بندِ بلائے
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز — شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز
شدم گم در بیابانے بناگاہ — کہ آنجا خضر اوّل گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم — ولیکن آبِ خوش خوردن نیارم
اگرچہ عالم است ایں دل دریں گل — دو عالم غم کجا گنجد دریں دل
چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ — بچہرہ نقش بستم ز اشکِ گلرنگ
ز تو خواہم کہ ایں افسانۂ راز — کہ کرد از رخنہائے سینہ درباز
چناں سنجی ز بہرِ ایں دلِ تنگ — کہ در میزانِ دلہا کم شود سنگ
دلِ مُردہ حیات از سر بذیرد — وگر کس زندہ دل باشد بمیرد
بود گاہِ غم و اندیشہ یارے — مُرادِ عالمے را غمگسارے

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ خضر خاں کے اشارہ سے ایک کنیز نے قصّہ کا مسودہ لاکر میرے حوالہ کیا۔ جب اُس مسودہ پر میری نظر پڑی تو فوراً میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اس حقیر خدمت کے انجام دینے کا شاہزادہ سے وعدہ کر لیا اور اُس مسودہ کو لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور فوراً اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کر دیا۔

بفرمود انگہے کاں نامۂ درد — نہانی محرمے سوئے من آورد
چو در چشمم آمد آں دو دِ جگر تاب — کشاد از دیدۂ من در زماں آب

شدم بس سربلند از خدمتِ پست — نمودم رجعت ایں دیباچہ بر دست
من و زیں پس طرازِ ایں معانی — سوادِ حرف و سودائے نہانی

حضرت امیر خسرو ان تمام واقعات کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اگر اجل نے مہلت دی اور کوئی آسمانی آفت اس میں حائل نہ ہوگئی تو جہاں تک میرے امکان میں ہے اپنا پورا زورِ طبّاعی اس مثنوی میں صرف کروں گا ؎

کنوں گر در بقا باشد درنگے — ق — بریں شیشہ نبارد چرخ سنگے
ز بخششہا کہ من در سینہ دارم — بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم
بہنجارے نگارم نقشِ ایں درج — کہ چوں آبِ رواں گوہر شود خرج
نہ لافم بیش ازیں ناکردہ ترتیب — کہ گل نارستہ نتواں گفتن از طیب
چو آید نقشِ ایں دیبا بپایاں — بیابد خود برے کش ہست شایاں
خدا عمرم بخشد تا بدانگاہ — کہ از گلگو نہ بیروں آید ایں ماہ
چو ہیئت گرم کردم جلوہ سازش — کم از شہرے نباشد نرخِ نازش
ز شاہی کوست ایں بت را و فاجوے — توانم خواست لابد ہدیۂ روے
خدایا دہ فراغ و زندگانی — کہ بینم ایں صنم را در جوانی
چو شد پرورده ز آبِ خضر جانش — سپارم در کنار خضر خانش
کز آبِ لطف آں خضرِ زمانہ — بسر سبزی بماند جاودانہ

زمانۂ تصنیف | راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار سندیلہ اپنی تاریخ گلستانِ ہند

دفتر دوم صفحہ ۳۴۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلطان علاء الدین کو یہ خبر پہنچی کہ خضر خاں دولرانی کے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو رہا ہے کہ لکھنے پڑھنے کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں رہی تو اُس نے حکم دیا کہ دونوں جدا کر دئے جائیں یہ جُدائی دونوں پر بہت شاق گذری اور اُسی جوش و خروش میں خضر خاں نے امیر خسرو کو بُلا کر اس مثنوی کے لکھنے کی فرمایش کی۔ اس فصل میں چند اشعار ایسے موجود ہیں جن سے اس قسم کا شبہ ہو سکتا ہے مثلاً خضر خان کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

مرا در سر ز سودائے جوانی — خیالے ہست زانگو نہ کہ دانی
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز — شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز
شدم گم در بیابانے بناگاہ — کہ آنجا خضر اوّل گم کُند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم — ولیکن آبِ خوش خوردن نیارم

غالباً راجہ صاحب نے انھیں اشعار سے یہ واقعہ استنباط فرمایا ہے مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ حضرت امیر خسرو نے اس کتاب کے خاتمہ میں صاف طور پر لکھا ہے کہ چھ ذوالقعدہ ۷۱۵ھ ہجری کو یہ مثنوی تمام ہوئی اور اس کی تصنیف میں چار مہینے اور چند روز صرف ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی — بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی
بقدرِ چار ماہ و چند روزے — فروزاں شد چنیں گیتی فروزے
جمال آراست ایں ماہِ دل افروز — ز ذوالقعدہ دوم حرف و سوم روز

مؤرخ چوں شمارِ سالِ وے کرد　　عطارد بر سرِ ذوالقعدہ ہے کرد

دگر تاریخ بکشایند زابجد　　زہجرت پانزدہ گیرند و نصف[۱۵]

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غالباً اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں خضر خاں کی طرف سے یہ فرمایش ہوئی اور حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کیا اور خضر خاں اور دولرانی کے جُدا کرنے کا واقعہ جس کو راجہ صاحب ممدوح نے بنا تصنیفِ مثنوی قرار دیا ہے ۷۱۱ھ سے پہلے کا ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی کا حال (جو اُس کے ماموں الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے) حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ۲۳ رمضان المبارک روز چہارشنبہ ۷۱۱ھ ہجری کو ساعت سعید میں جو مُنجّموں کے مشورہ سے قرار پائی تھی عقد نکاح کی رسم عمل میں آئی اور غرۂ ذیحجہ روز یکشنبہ کو معمولی رسموں کے ساتھ دُلہن رُخصت ہوئی۔ دوسری شادی جو دولرانی کے ساتھ ہوئی اُس میں کوئی دُھوم دھام نہیں کی گئی۔ بلکہ گھر کے چند آدمی جمع ہو گئے اور ان کے سامنے نکاح پڑھ دیا گیا اس نکاح کی تاریخ حضرت امیر نے نہیں لکھی اور نہ کسی تاریخ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔ غالباً ۷۱۳ھ ہجری میں یہ نکاح ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس عقد سے پہلے یہ واقعہ اس قابل نہ تھا کہ خضر خاں اُس کا مسودہ تیار کر کے امیر خسرو سے اُس کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا اور امیر خسرو اُس کو نظم فرمانا شروع کرتے۔ اس لئے میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں اس مثنوی کی نظم شروع ہو کر، ذوالقعدہ ۷۱۵ھ ہجری کو تمام ہوئی جیسا کہ خود حضرت امیر خسرو نے خاتمۂ کتاب میں

تصریح کی ہے۔

اس مثنوی کی صرف ایک داستان ایسی ہے جو ۱۵ھ کے بہت بعد میں لکھی گئی ہے اور وہ خضر خاں وغیرہ کے قتل کا واقعہ ہے۔ اس کی نسبت امیر صاحب خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ خضر خاں وغیرہ کے واقعۂ شہادت کے بعد میں نے ۳۱۹ اشعار کا اس مثنوی میں اور اضافہ کیا۔ اور مثنوی کے کل اشعار اس وقت ۴۵۱۹ ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

وگر داننده پرسد بیت چندست ق دریں نامہ کہ از عشق ارجمندست

بصد خوبی نشاند بر دل و جاں غمِ خوبِ دَولرانی خضر خاں

چو بَر بالا کشد ایں پردہ رکس چہار الف ست و دویست ایں قدر بس

پس از خونِ شہیدانِ پُراندوہ نوشتم سہ صد و زاں پس دَہ و نہ

وگر بر راستی خواہی گواہاست شہیدانیک گواہی میدہد راست

وگر زیر و زبر گردند ہمہ چہار الف ست و پانصد بانہ و دہ

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ اضافہ سے پیشتر مثنوی کے اشعار کی تعداد ۴۰۰ ۲ تھی لیکن خضر خاں اور شادی خاں اور شہاب الدین عمر کے واقعۂ قتل کے بعد ۳۱۹ اشعار کا اس میں اور اضافہ ہوا اور کل تعداد اشعار کی ۴۵۱۹ ہو گئی۔ میں نے اس داستان کے اشعار کو شمار کیا ہے۔ اس وقت ۳۱۷ شعر ہیں جن میں سے صفحہ ۲۷۰ کا تیسرا شعر ایسا ہے جو صرف بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ یہ

الحاقی ہو اگرچہ اُس کی ساخت اور بندشوں میں حضرت امیر خسرو کا خالص رنگ صاف صاف نمایاں ہو رہا ہے۔ پس اگر یہ شعر الحاقی سمجھا جائے تو داستان کے اشعار کی تعداد ۳۱۶ رہتی ہے اور اگر اس میں مندرجۂ بالا اشعار کے آخری تین شعر جو بلاشبہ بعد میں لکھے گئے ہیں شامل کئے جاویں تو اضافہ شدہ اشعار کی تعداد پوری ۳۱۹ ہو جاتی ہے اور اگر مندرجۂ بالا تین شعروں کو تعداد سے خارج سمجھا جائے تو اس صورت میں ماننا پڑتا ہے کہ داستان کے دو شعر ضائع ہو گئے۔ اور اس قدر زمانۂ دراز کے بعد ایسا ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔

حضرت امیر نے نہ تو اس واقعۂ قتل کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مثنوی میں اس داستان کا اضافہ کس وقت کیا گیا۔ اکثر تواریخ کی کتابیں بھی اس سے ساکت نظر آتی ہیں۔ البتہ ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی مشہور کتاب منتخب التواریخ میں وقت کی تعیین کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۷۱۸ھ میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ جب جھائن میں پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحداران کو حکم دیا کہ گوالیار پہنچکر خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو شہید کر دے اور ان کے اہل و عیال کو دہلی میں لے آئے۔ فرشتہ کے الفاظ بھی قریباً یہی ہیں اور غالباً یہ دونوں بیان ضیاء برنی سے ماخوذ ہیں جس نے بظاہر ۷۱۸ھ کے واقعات کے سلسلے میں اس واقعہ کو بھی لکھا ہے۔ مگر پہلے واقعات کے تعین میں حضرت امیر خسرو اور ضیاء برنی کے بیان میں ایک سال کا فرق چلا آرہا ہے۔ سلطان علاء الدین کی وفات کی تاریخ حضرت امیر نے غیثقہ میں ۷۱۵ھ اور ضیاء برنی

نے ۷۱۶ھ لکھی ہے اسی طرح سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے جلوس کی تاریخ حضرت امیر نے نہ سپہر میں ۷۱۶ھ اور ضیاء برنی نے ۷۱۷ھ لکھی ہے۔ اگر یہاں تک بھی اس کا اثر متعدی سمجھا جائے تو خضر خاں کے قتل کے واقعہ کی صحیح تاریخ ۷۱۷ھ ہونی چاہیئے۔ ابن بطوطہ نے بھی جو اس واقعہ کے چند سال بعد ہندوستان میں آیا تھا اپنے سفرنامہ میں اس واقعۂ قتل کو بلا تعیّن تاریخ لکھا ہے۔ بہرحال یہ دردانگیز واقعہ ۷۱۷ھ یا ۷۱۸ھ میں ظہور پذیر ہوا اور متعدد قرائن اس داستان کے اشعار میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ امیر خسرو نے اُسی وقت اس داستان کو نظم کرکے مثنوی کی تکمیل کردی تھی۔ اس عبرت خیز داستان کے ہر ہر شعر میں جو درد اور سوز بھرا ہوا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ واقعہ تازہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ کی شکایت اور اپنی ناخوشی کا اظہار حضرت امیر خسرو نے نہایت دبی زبان سے کیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ قطب الدین کے عہد سلطنت میں یہ داستان لکھ رہے ہیں۔ اگر عہد قطبی کے بعد لکھا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ اُس کا رنگ دوسرا ہوتا۔ مثلاً فرماتے ہیں ؎

مع القصہ نہانی دانِ ایں راز — زگنجِ راز زینساں درکند باز
کہ چوں سلطاں مبارکشاہِ بے مہر — زتلخی گشت برخویشاں ترش چہر
صلاحِ ملک و خویش و خویشاں دید — سزا داری بہ تیغِ تیز شاں دید
براں شد تا کند از کیں سگالی — زانبا زانِ ملک اقلیم خالی
نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد — نمودا ری بعذر از دل بروں داد

ان اشعار میں اگرچہ سلطان قطب الدین کے لئے بے مہری اور تلخی اور ترش روئی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن تیسرے اور چوتھے شعر میں اس واقعۂ قتل میں اُس کے لئے ایک عذر لنگ بھی تجویز کر دیا ہے یعنی اُس کے نزدیک مصلحتِ ملکی اسی کی مقتضی تھی اور وہ سلطنت کے دعویداروں سے ملک کو خالی کرنا چاہتا تھا پس ان اشعار سے غالباً گمان ہوتا ہے کہ یہ داستان سلطان قطب الدین کے عہدِ سلطنت میں لکھی گئی ہے اور اس لئے مورخین نے وقت کی جو تعیین کی ہے اُس کو قطعی طور پر صحیح سمجھنا چاہیئے۔

واقعات قصّہ | اس کے بنیادی واقعات میں کتب تواریخ باہم مختلف ہیں اگر ان تمام اختلافات کو دکھلایا جاوے تو بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نقل واقعات میں امیر خسرو کی پیروی کروں گا البتہ قصّہ کے ضروری اجزا جو نظم میں متروک ہو گئے ہیں اُن کو بھی قصّہ کے ساتھ شامل کر دینا اور صرف ضرورت کے موقعوں پر تاریخی اختلافات کی طرف اشارہ کر دینا غالباً کافی ہو گا۔

سلطان علاء الدین کے جلوس کے تیسرے سال یعنی ۶۹۷ھ ہجری کے ابتدائی مہینوں میں الماس بیگ المخاطب بہ اُلغ خاں جو سلطان کا بھائی تھا اور نصرت خاں حالیسری جو منصب وزارت پر ممتاز ہوا تھا مہم گجرات کے لئے مامور ہوئے اور ایک جرّار لشکر لے کر راجہ کرن والی گجرات پر حملہ آور ہوئے راجہ شاہی لشکر کی مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور اپنے صدر مقام نہروالے سے جو گجراتی تواریخ میں انہلواڑہ کے نام سے مشہور ہے بدحواسی کے ساتھ فرار ہو کر راجہ رام دیو والی دیوگیر کے یہاں پناہ گیر ہوا۔ اس جنگ میں مال غنیمت کے

ساتھ راجہ کرن کی رانی کنولا دیوی اور دیگر عورتیں بھی اسیر ہو کر دہلی میں آئیں کنولا دیوی حرم میں داخل ہو گئی اور بوجہ اپنی خوبصورتی، خوش سیرتی اور سلیقہ مندی کے سلطان علاء الدین کے دل میں بہت قدر و منزلت پیدا کر لی۔ ایک روز اُس نے سلطان کو خوش پا کر یہ درخواست کی کہ میری دو لڑکیاں جو وہاں چھوٹ گئی تھیں ان میں سے ایک تو خدام شاہی پر تصدق ہو چکی ہے مگر دوسری زندہ ہے۔ خون کے تعلق سے دل بے اختیار سینہ میں تڑپ رہا ہے۔ اگر حضور کی توجہ ہو جائے تو میرا مطلب حاصل ہو سکتا ہے بیٹی کو ماں کے ساتھ ملانے سے حضور سے قیامت میں کچھ مواخذہ نہ ہوگا اس لئے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ حضرت امیر خسرو اس درخواست کو اس طرح پر ادا کرتے ہیں ؎

شبے خوش دید دارائے زمن را — بعرض آورد رازِ خویشتن را
نخست اندر دُعا لب را زباں داد — زباں را در دعا گوئی عناں داد
کہ شاہا تا ابد مسند نشیں باش — بشاہی خسرو روئے زمیں باش
بیادت ہر کہ بنود بر زمیں شاد — اگر خود آسماں باشد زمیں باد
پس آنگہ با دلِ پُر بیم و امید — بشرحِ حال شد لرزندہ چوں بید
کہ از شاخِ جوانی بر درختم — دو غنچہ ناشگفتہ داشت بختم
چو زینجا بادِ اقبال آں طرف تاخت — مرا زانجا ربود و اینجانب انداخت
شدم من خوش ز بختِ روشنِ خویش — ولے ماند آں دو گل در گلشنِ خویش

یکے زاں دو پسر داند رجوانی — پرستارانِ شہ را زندگانی
دوم مانندہ است و چوں پیوندِ خون ست — دلِ من بہرِ آں خوں بے سکون ست
دمے گر مہرِ شہ بر بندہ تا بد — بگرمی خوں بخوں پیوند یا بد
ازیں پیوندِ فرزندے بما در — نیاید پائے شہ فردا برآدر

چونکہ سلطان خضر خاں کے لئے پہلے ہی سے کسی عمدہ موقع کا متلاشی تھا اس لئے رانی کنولا دیوی کی یہ درخواست اُس کو پسند آئی۔ رائے کرن کو رشتہ کا پیغام بھیجا گیا اور اُس نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس پیغام کو منظور کیا اور چاہتا تھا کہ شاہانہ جہیز فراہم کرکے دیولدی کو دہلی روانہ کردے ؎

سر بر آرائے ملکِ ہندواں کرن — کہ بُد صاحبقراں رائے دراں قرن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش — نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید — دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائی — شود آں چشمہ ہم بحر از روائی
براں شد کاں طرب را کار سازد — علم بر پشتِ پیلاں بر فرازد
متاعِ قیمتی صد پیل بالا — ز دیبا و خز و لولو و لالا
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں — کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ با ہزار امید واری — نشاند نازنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت — کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت

لیکن ادھر سلطان کی رائے تبدیل ہوگئی اور گجرات کو ممالک محروسہ میں شامل کرلینے کا فیصلہ قرار پایا۔ الف خاں اور پنچمیں اور دیگر سردارانِ لشکر اس مہم پر مامور ہوئے۔ جب یہ لشکر گجرات میں پہنچا تو راجہ کو سوائے راہِ گریز کے کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہ آئی فوراً دیوگیر کی طرف گھوڑے کی باگ پھیر دی جب سنکھن دیو کو معلوم ہوا کہ رائے کرن اس علاقہ میں آیا ہے اور مدد کا خواستگار ہے تو اُس نے اپنے بھائی بھیلم دیو کو دیولدی کے لئے پیغام دے کر بھیجا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا اور تمام شرائط طے پاکر دیولدی رخصت کردی گئی ؎

چو کرن آزردہ بختِ پریشاں — حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں
نیارست اندراں پیغام نہ کرد — ضرورت باز حل پوندِ مہ کرد
نشانیہا کہ باشد شرطِ ایں کار — بمقدارے کہ رایاں راست مقدار
ہمہ یک یک بیکدیگر سپردند — بصد دریا یکے گوہر سپردند
دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر — رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بومے ہمائے — مہِ روشن بکامِ اژدہائے

دیولدی چند آدمیوں کی حفاظت میں دیوگیر کی طرف جارہی تھی چند میل کا فاصلہ باقی تھا کہ اچانک شاہی فوج کے ہراول سے جو پنچمیں کے ماتحت رائے کا تعاقب کررہا تھا اُس کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ طرفین سے تیر اندازی ہونے لگی۔ اتفاقاً ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے لگا جو فوراً گر پڑا۔ پنچمیں کو اس کامیابی پر بڑا فخر حاصل ہوا اُس نے

دیولدی کو اُلغ خاں کی خدمت میں لا حاضر کیا اور شاہی حکم کے مطابق وہ ایک جرار فوج کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کی گئی اور محلسرا میں داخل ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں[1]

بعصمت ہم بدانساں بہراں پوش	اُلغ خاں را رسانید از سرِ ہوش
الغ خاں در حرم میداشت مستور	چو فرزندِ خودش در پردۂ نور
چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس	بشہر آرند چوں بر جیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید	بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید

گجرات کے اس دوسرے حملہ کا ذکر ضیاء برنی نے اپنی مشہور تاریخ فیروز شاہی میں نہیں کیا۔ ملا عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں ان دونوں حملوں کو باہم مخلوط کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ضیاء برنی کے بعض الفاظ سے مُلّا صاحب مغالطہ میں پڑ گئے ہیں۔ اس حملہ کے متعلق میں نے جس قدر واقعات اوپر لکھے ہیں وہ صرف حضرت امیر کے بیان سے ماخوذ ہیں۔ اکثر کتب تواریخ جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہیں ان واقعات سے ساکت ہیں۔ البتہ محمد قاسم فرشتہ نے قاضی احمد غفاری مولفِ جہاں آرا کے حوالہ سے اس حملہ کے واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے لئے اس مقام پر ثبت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں اگرچہ بعض باتیں مکرر معلوم ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان دونوں بیانوں کو پڑھکر (جن میں پہلا شاعرانہ اور دوسرا مؤرخانہ ہے) اصلی واقعات زیادہ وضاحت کے ساتھ نمایاں ہو جائیں گے۔

"اوائل سنہ ۷۰۶ھ[1] میں ملک نائب یعنی ملک کافور ہزار دیناری اور خواجہ حاجی

---

[1] حضرت امیر خسرو نے وقت کی تعیین نہیں کی۔ قصہ کے تمام اجزا کے دیکھنے سے یہ وقت قطعاً صحیح معلوم ہوتا ہے

نائب عرض کو سلطان علاء الدین نے مہم دکن پر مامور فرما کر رخصت کیا۔ عین الملک ملتانی حاکم مالوہ اور الغ خاں والی گجرات کے نام شاہی فرمان صادر ہوا کہ وہ اپنے آپ کو ملک نائب کے کمکیوں میں سمجھیں اور کسی حالت میں اُس کے احکام کی خلاف ورزی جائز نہ رکھیں اور اُس کی اطاعت اور فرماں برداری اس طرح پر کریں کہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو سکے"۔

"اُس وقت کنولادی نے حضور شاہی میں یہ درخواست پیش کی کہ جب میں راجہ کرن کے محل میں تھی تو دو پری جمال لڑکیاں میری گود میں تھیں جب میں نے اپنے نصیبہ کی یاوری سے حضور سلطانی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی تو وہ دونوں لڑکیاں رائے کے پاس رہ گئیں۔ اب میں نے سُنا ہے کہ ان میں بڑی لڑکی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی مگر دوسری جس کا نام دیولدی ہے اور جس کو میں چھ سال[1] چھوڑ کر آئی تھی اس وقت تک زندہ ہے اگر ملک نائب یا الغ خاں کے نام حکم ہو جائے کہ اُس کو میرے پاس پہنچا دیں تو یہ مجھ پر ایک خاص لطف اور بے انتہا مہربانی ہو گی۔ سلطان علاء الدین نے

---

[1] قاضی احمد غفاری کا یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس وقت دیولدی کی عمر صرف چھ مہینے کی تھی؎

دوم را عمر شش مہ بود رفتہ — کہ بود آں شش مہ ماہِ دو ہفتہ

اس کو صحیح تسلیم کرنے سے قصہ کے تمام اجزا اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ پھر امیر خضر خاں اور دولانی کے رشتہ کے بیان میں لکھتے ہیں کہ اس وقت خضر خاں کی عمر دس سال اور دولانی کی عمر آٹھ سال تھی؎

دراں دم بود جاں دہ سالہ رات — کہ ایں ہنگامہ شادیش برخاست

دولانی بقدر ہشت سالہ — دو ہفتہ ماہ را بستہ کلالہ

اس سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت دولانی کی عمر چھ ہی مہینے کی تھی اور نیز ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۶ سنہ کا ہے

اس درخواست کو سُن کر ملک نائب اولغ خاں کے نام فرمان صادر کیا کہ رائے کرن جو سرحد دکن میں مقیم ہے اُس کی لڑکی دیولدی کو طوعاً یا کرہاً جس طرح ہو سکے حاصل کر کے حضور شاہی میں روانہ کر دیں۔ ملک نائب مالوہ سے گزر کر دکن کی سرحد میں اُترا اور شاہی فرامین ہوشیار اور تجربہ کار سُفرا کے ساتھ رام دیو اور رائے کرن اور تمام رایانِ دکن کے نام روانہ کئے۔ چونکہ ان راجاؤں نے اطاعت قبول نہیں کی اس لئے ملک نائب نے سلطان پور کے علاقہ سے کوچ کر کے دکن کے کنارہ سے سر نکالا۔ اور اُلغ خاں بھی ایک لشکر کثیر لے کر گجرات کی طرف سے کوہستان بگلانہ کی طرف متوجہ ہوا راجہ کرن نے اپنے مقامات کو مستحکم کر کے ثباتِ قدم اور استقلال کے ساتھ جنگ شروع کی۔ اُلغ خاں کے ساتھ چند لڑائیاں ہوئیں جن میں فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ راجہ رام کے بیٹے سنگلدیو[1] نے جو دیولدی کو اپنے عقد نکاح میں لانے کا متمنی تھا مگر رائے کرن جو راجپوت تھا ایک مرہٹہ کو بیٹی دینا اپنی کسرِ شان سمجھتا تھا اس رشتہ کو ٹال رہا تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور باپ کی اجازت کے بغیر اپنے چھوٹے بھائی بھیم دیو[2] کو مع تحف و ہدایا رائے کرن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ ترکوں اور ہندوؤں کے درمیان سخت مذہبی اختلاف ہے اگر آپ اس لڑکی کو جو مابہ النزاع ہے میرے عقد نکاح میں دے کر ادھر بھیجدیں تو مسلمانوں کی فوج آپ کا پیچھا چھوڑ کر اپنے ملک کو واپس لوٹ جائے گی۔ راجہ کرن نے جو ان کی حمایت کا طالب تھا مجبوراً

---

[1] حضرت امیر نے یہ نام سنکھن دیو لکھا ہے [2] حضرت امیر نے یہ نام بھیلم دیو لکھا ہے

اس رشتہ کو منظور کر لیا اور دیو لدی کو بھیم دیو کے ساتھ دیو گڈھ بھیجدینے کا فیصلہ کر لیا"

"الغ خاں یہ واقعہ سنکر بہت گھبرایا اور علاء الدین کی تلوار کے خوف سے کانپ اُٹھا اور فوراً سرداران لشکر کو جمع کر کے مجلس مشورت منعقد کی اور کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت جبکہ دیو لدی یہاں موجود ہے ایک سخت حملہ کر کے اُس کو حاصل کر لیں ورنہ اگر گوہر مقصود ہاتھ سے نکل گیا تو یہ روئے سیاہ سلطان کو دکھانے کے قابل نہ رہیگا۔ تمام سرداروں نے اس رائے کو پسند کیا۔ چنانچہ موت پر آمادہ ہو کر سب کے سب کوہستان میں گھس گئے اور نہایت جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ اس حملہ کے مقابلہ میں رائے کرن کو سخت شکست ہوئی اُس کے تمام ہاتھی اور گھوڑے برباد ہو گئے اور وہ دیو گڈھ کی طرف بھاگ نکلا۔ الغ خاں اس کے تعاقب میں پہاڑوں اور بیابانوں میں بجلی کی طرح کوندتا ہوا جا رہا تھا یہاں تک کہ دیو گڈھ ایک دن کی راہ باقی رہ گیا مگر حصولِ مقصود کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر کار سلطان علاء الدین کے اقبال نے اپنا کام کیا اور ایک عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ دیو لدی جو مقصود بالذات تھی ان کے ہاتھ آگئی"

"تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب الغ خاں رائے کرن اور دیو لدی سے مایوس ہوا تو اُس نے آرام لینے کی غرض سے ایک دریا کے کنارہ پر دو دن قیام کیا۔ فوجی سپاہیوں کی ایک جماعت جس کی تعداد تین چار سو ہوگی ایلورا کے غاروں کو دیکھنے کے لیے جو دیو گڈھ کے قریب ہیں الغ خاں سے اجازت لیکر روانہ ہوئی۔ اثنار سیر میں اچانک دکھنیوں کی ایک فوج اُن کو نظر آئی۔ اِن کو خیال ہوا کہ یہ رام دیو کی فوج ہے جو اِن پر حملہ آور ہوئی ہے

فوراً مجتمع ہوگئے اور دشمن کے مقابلہ کے لیے صفیں درست کرلیں۔ یہ فوج حقیقت میں بھیم دیو کی فوج تھی جو رائے کرن سے رخصت ہو کر دیولدی کو اپنے بھائی کے واسطے لیے جا رہا تھا غرض کہ دونوں فریق مصروف پیکار ہو گئے۔ ہندو مغلوں اور خلجیوں کے آہن دوز تیروں کی تاب نہ لا سکے اور راہِ گریز اختیار کی۔ ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے ایسا کاری لگا کہ وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ فوج کے جوان غنیمت کی تلاش میں اُس کے گرد جمع ہو گئے فوراً ایک لونڈی چلائی کہ او بے رحمو دیولدی یہی ہے۔ اِس کی عزت و حرمت کا خیال رکھو اور اپنے سردار کے پاس لے چلو۔ سپاہی یہ مژدۂ فرحت فزا سنکر ہَوا ہو گئے اور الغ خاں کی خدمت میں اُس کو لا حاضر کر دیا۔ الغ خاں اس غیر متوقع کامیابی کی خوشی میں پھولا نہ سمایا اور خدا کا شکر بجا لایا اور بلا توقف گجرات کی طرف چل کھڑا ہوا اور وہاں سے پالکی میں سوار کر کے دہلی کو روانہ کر دیا اور دیولدی اواخر ۷۰۶ھ میں سلطان کے حضور میں پہنچ گئی اور کنولا دی کی آنکھوں کو اپنے دیدار سے روشن کیا۔"

بیا مطرب۔ بساز ابریشم چنگ — بدیں شادی کہ آمد دست در چنگ
چہ روئیست ایں کہ چشم کردہ روشن — چہ بوئیست ایں کہ مجلس کردہ گلشن
نہ ماہِ آسماں اباشد ایں روئے — نہ فردوسِ بریں دارد چنیں بوئے

گجرات کے ان دونوں حملوں میں بعض ناموں کی نسبت ایک سخت خلجان درپیش ہے۔ ممکن ہے کہ ناظرین کو غلط فہمی ہو جائے اس لیے اُس کا صاف کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

حضرت امیر خسرو کے بیان میں ان دونوں حملوں میں اُلغ خاں کا نام بحیثیت سپہ سالاری کے متعدد مقامات پر آیا ہے اور یہ بظاہر ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہے لیکن واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پہلے حملہ میں جس اُلغ خاں کا ذکر ہے وہ الماس بیگ اُلغ خاں ہے جو سلطان علاء الدین کا بھائی ہے جیسا کہ فرشتہ سے صراحۃً اور ضیاء برنی سے ضمناً متبادر ہوتا ہے۔ اِس اُلغ خاں نے باختلافِ اقوال مورخین قلعۂ رنتھنبور کے فتح ہونے کے کچھ ماہ بعد ۷۰۱ھ یا ۷۰۲ھ میں وفات پائی۔ یہ ظاہر ہے کہ دوسرے حملہ میں جو ۷۰۳ھ میں ہوا یہ اُلغ خاں سپہ سالار نہیں ہو سکتا۔ ضیاء برنی نے اس حملہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتہ دونوں ناموں میں فرق کرتا ہے۔ پہلے حملہ میں الماس بیگ اُلغ خاں اور دوسرے حملہ میں اُلغ خاں والیِ گجرات لکھتا ہے۔ اور نیز آگے چلکر لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین نے اُلغ خان کو گجرات سے بلایا اور قتل کرا دیا۔ یہ خضر خاں کا ماموں اور خسرو کا سسر ہے۔ اس کا نام حضرت امیر خسرو نے جہاں نظم فرمایا ہے الپ خاں لکھا ہے علیٰ ہذا القیاس ضیاء برنی بھی اُس کو اسی نام سے یاد کرتا ہے۔ پس کافی غور وفکر کے بعد میری قطعی رائے یہ ہے کہ دوسرے حملہ میں جس اُلغ خاں کا نام آیا ہے وہ الپ خاں ہے اور کاتبوں اور مصححوں کے تصرفات نے اُس کی صورت کو تبدیل کر کے الغ خاں بنا دیا ہے جن میں پہلے ہی کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں بجائے الغ خاں کے الف خاں پایا جاتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶ سطر ۱۵ مع اختلافات)

فرشتہ نے سلطان علاء الدین کے آخر عہد سلطنت کے واقعات میں ایک اور الغ خاں کا ذکر کیا ہے جس کا نام نظام الدین الغ خاں ہے جو جالور کا حاکم تھا اور جو اپنے بھائی الغ خاں

والیِ گجرات کے ساتھ قتل کیا گیا۔ یہ شخص عہد علائی میں کبھی نام آور نہیں ہوا اس لیے ایسی عظیم الشان مہم میں اُس کا سپہ سالار ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ دولرانی حرمسرا میں داخل ہو کر خاص شاہی محل میں رہنے لگی ایک روز سلطان نے خلوت میں خضر خاں کو طلب کیا اور ملکہ جہاں کو اشارہ کیا کہ جو تجویز ہوئی ہے اُس کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ ملکہ جہاں نے کہا کہ حضور کا منشا مبارک ہے کہ تمھاری شادی دولرانی سے کی جائے۔ خضر خاں ماں کی شرم سے کچھ نہ کہہ سکا اور چپ چاپ باہر چلا آیا لیکن دولرانی کی محبت اُس کے تمام رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ اس وقت خضر خاں کا سن دس سال اور دولرانی کی عمر ۸ سال تھی۔ دولرانی کو اس رشتہ کی خبر نہ تھی مگر وہ اپنے بھائی کی شباہت کی وجہ سے جو خضر خاں میں کچھ پائی جاتی تھی خضر خاں سے محبت کرتی تھی لیکن خضر خاں واقف تھا کہ وہ کسی روز اُس کی دُلہن بننے والی ہے۔ دونوں اکثر اوقات ساتھ ساتھ رہتے اور نہایت شوق سے کھیلا کرتے تھے ؎

ببازی بودشاں عشقے کہ یکدم	نبودندے جدا در بازی ازہم
نبُد چوں عشق در بازی مجازی	شد آمی بازی در آخر عشقبازی
چو طفلانے کہ باہم لعب سازند	بہم گہ طاق و گاہے جفت بازند
نہانی باختندے آں دو مشتاق	زطاقِ بروا ں ہم جفت و ہم طاق
ببر بازیچے۔ چوں خُرد سالاں	دویدے خرد شیرے باغزالاں

شدے ہر سو کہ آں خورشید پایہ — صنم رفتے بدنبالش چو سایہ
نبودے زو جدا درگاہ و بیگاہ — چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ
دو دیدی شمس و الا ہم پس و پیش — ز تابِ مہر سوے سایۂ خویش
بیک جا خورد شاں بودے چو اخوان — نہ خوردندے دمے بے یکدگر آب

خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ

اب دولرانی نے نویں برس میں قدم رکھا اور خضر خاں بھی سنِ بلوغ کو پہنچا۔ ایک روز سلطان نے ملکہ جہاں کو تنہائی میں طلب کیا اور کہا کہ اب ماشاء اللہ خضر خاں جوان ہو گیا ہے اس کی شادی کی فکر ہونی چاہیئے۔ آخر کار باہمی مشورہ سے یہ قرار پایا کہ خضر خاں کے ماموں الپ خاں کی لڑکی سے رشتہ کا پیغام بھیجا جاوے جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ الپ خاں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس رشتہ کو منظور کیا۔ اس رشتہ میں ملکہ جہاں کی رائے زیادہ غالب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی تعلقات کا خیال عورتوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ خاندانی رشتوں کو غیر کفو کے رشتوں پر ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مضمون مترشح ہوتا ہے ؎

پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را — ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را
کہ چوں خالِ خضر خاں الپ خاں ست — کہ زیبِ چہرۂ دولت بداں ست
بدرجِ عصمتش دُرّے ست مستور — کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش تا جزاراں ارجمندی — بعقدِ آں زمرد عقد بندی

چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را　　نوید خواستگاری داد میرا
الپ خاں کاں بلندی یافت از بخت　　پذیرفت آن مبارک مژدہ از بخت

قصر شاہی کی مستورات کو جب یہ راز ظاہر ہوا تو خیر اندیشی اور نیک خواہی کی راہ سے ان کی ایک جماعت ملکہ جہاں کی حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ الپ خاں کی لڑکی بھی کوئی غیر نہیں ہے وہ بھی آپ ہی کی لڑکی ہے ایسا نہو کہ خدانخواستہ اُس کو کوئی تکلیف یا رنج پہنچے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس سے غفلت یا لاپروائی کی جائے۔ خضر خاں کا رشتہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے دولرانی کے ساتھ کر دیا ہے اُسی کے نام پر والہ اور دیوانہ ہو رہا ہے۔ دوسری لڑکیوں کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں ہے۔ اس لیے سب کے مشورہ سے یہ قرار پایا کہ دونوں کو الگ کر دینا چاہیئے اور دونوں کے لیے جُدا جُدا مکان مقرر کر دیئے گئے ؎

صواب آں شد کہ دو لولوی ہمرج　　شود ہر یک چراغے در دگر برج
خوش آمد ایں سخن بانوے شہ را　　دو منزل شد معین ہر دو مہ را
بجائے شہ شد و جائے دگر دوست　　دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
ہمیں شد رسمِ دورانِ ستم ساز　　کہ نتواند دو کس را دید دمساز
غرض ہر یک بخلوت گاہِ خود رفت　　بپائے دیگراں نہ از پائے خود رفت

ہفتہ عشرہ کے بعد کبھی کبھی ملاقات ہوتی تھی اُس کا نقشہ دکھلاتے ہیں ؎

پس از یک ہفتہ آں ماہِ دو ہفتہ　　بخدمت آمدی از تاب رفتہ

خضر خاں کردے از دوش نگاہے — برآوردے ز دل دزدیدہ آہے
دو لرانی ہم از دنبالۂ چشم — بدیدے دفگندے شعلہ در پشم
خضر خاں راست کردے موزہ پایش — چنیں کردے سلام دلبر خویش
سمنبر خدمتِ دیگر گرفتے — گل افگندے بخاک و بر گرفتے
جسدہا دور جانہا یک دگر یار — زبانہا گنگ و ابروہا بگفتار
بپرسش ہر نظر زیں سو بیانے — بپاسخ ہر مژہ زاں سو زبانے
جگر بے صبر و تنہا در قناعت — مژہ در خشم و لبہا در شفاعت
بہر ایں در درونِ او جگر دوش — بناز او از درونِ ایں جگر کش
درونِ یک دگر در رفتہ پنہاں — نہ قالب در میاں گنجیدہ نے جاں
دو آئینہ گر از رسمِ خیالے — رود در یکدگر نبود محالے
دو شمع ار چہ بوند از یکدگر دور — ولے پیوند یا بد نور با نور

اس کے بعد حضرت امیر خسرو نے ایک دوسری دلچسپ اور مفصل ملاقات کا نقشہ دکھلایا ہے جس کی قرارداد طرفین سے بذریعہ رازداروں کے پہلے سے ہو چکی تھی۔ اس بیان میں متعدد مواقع شاعری کے پیدا کیے گئے ہیں۔ اوّل اس چاندنی رات کی روشنی اور نورانیت اور اُس کی خوش گوار ٹھنڈک کا بیان ہے۔ مگر یہ چاندنی خضر خاں کے مقصد میں حارج تھی کیونکہ بغیر ظلمات کے آبِ حیات تک پہنچنا ناممکن تھا۔ اس لیے حضرت امیر ایک ابر کا ٹکڑا پیدا کرتے ہیں جس سے تمام عالم تیرہ و تار ہو جاتا ہے اور خضر خاں

اپنی مسہری پر ایک تکیہ کو لٹا کر اور اُس کو اپنی چادر اُڑھا کر دولرانی کی ملاقات کے لیے روانہ ہوتا ہی۔ چاندنی رات اور اس کی خوشگوار خنکی کی تعریف میں فرماتے ہیں ؎

شبے دادہ جہاں را زیورِ روز — مہے چوں آفتابِ عالم افروز
فلک نورے کہ گرد آوردہ از مہر — ازاں گلگونہ کردہ ماہ را چہر
نمودہ آفتابِ آسماں قدر — جمالِ خویش در آئینۂ بدر
مہے خورشید دام از نورِ جاوید — دوچنداں باز دادہ دامِ خورشید
ستارہ زیرِ نورِ آسماں پوش — بسانِ نوعروساں پرنیاں پوش
رُخِ ہفت اختر اندر ہفت پردہ — بحُسن آرایشِ ہر ہفت کردہ
فلک دل بستہ در بیدل نوازی — کواکب یکدگر در عشقبازی
بخوابِ خوش جہانے آرمیدہ — ازیں خوشتر جہاں خوابے ندیدہ

زمستان و ہوائے آں کہ مشتاق — نہ باشد یک نفس از جفتِ خود طاق
قصب پوشے کہ بر یاری رسیدہ — ببر چوں شکّر اندر نے خزیدہ
برآتش دستہا در کوے و منزل — چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل
بزرگاں قاقم و سنجاب بر دوش — فرودستاں چو رو بہ پوستیں پوش
چو گل زردار در خز کردہ در خز — برہنہ مفلساں چوں در خزاں رز

خضر خاں کی دعا کارسازِ حقیقی کی جناب میں مستجاب ہوتی ہی اور غیب سے ایک

ابر اُٹھتا ہی جو دنیا کو تیرہ و تار کر دیتا ہی ؎

از انجا کہ آہِ عاشق فتح در راہست — نیازِ دردمنداں را اثر راہست
برآمد تیرہ ابرے ناگہ از غیب — ہمہ گلہائے انجم کردہ در جیب
گرفت از پیشِ گردوں پردہ داری — نہاں شد ماہ در شبگوں عماری
چناں می جست برق از بامِ افلاک — کہ بودش بیم افتادن سوئے خاک
چناں گیتی ز ابر و باد شد گم — کہ چوں خس می پریدی باد دم دم
قیامت بود گیتی جملہ تاریک — قرانِ آفتاب و ماہ نزدیک

خضر خاں و دلرانی کے مکان میں پہنچتا ہی اور عاشق و معشوق دونوں حیرت زدہ کھڑے رہ جاتے ہیں ؎

ستادہ ہر دو چوں دو سروِ نوخیز — بیکدیگر نظرہا داشتہ تیز
دو دیدہ چار گشتہ گاہِ دیدار — بدیدن زیرِ منت ماندہ ہر چار
دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور — چو دو دیدہ بیکجا، ز ہم دور
دو سیارہ قراں کردہ بیک برج — ز ہم بے بہرہ چوں دو بیک درج
دو طاؤسِ حواں ماجرہ سیدہ — ولے طاؤس ہر دو پر بریدہ
دو گلبن در یکے گلشن شکر خند — بموے یکدگر از دور خرسند
دو شمعِ شکر افشانِ شب افروز — ز سوزِ یکدگر افتادہ در سوز
دو بیدل رو برو آوردہ مشتاق — نظرہا جفت و دلہا جفت و تن طاق

تبا راجِ طبیعت حیرت و شرم — کجا بازارِ رعنائی شود گرم
قوی گشتہ زغیرت عشق را حال — قوی دستانِ شہوت گشتہ پال
کماندارانِ رغبت تیرِ دشست — نہ امکانِ زدن برآہوے مست
ہوائے دل ہمیکرد از درون جوش — تحیر بانگ بر می زد کہ خاموش
جواں شیرے زکارِ خویش خنداں — کہ صیدش پیش و او بر بستہ دنداں
تنش را با جہاں زور دلیری — گسستہ عشق بازوہاے شیری
بلے نازِ غزالانِ قصب پوش — دہد شیر افگناں را خوابِ خرگوش
چو مرغے بست دل در سبزیِ شاخ — پریدن پیش ممکن نیست گستاخ
چو چشمے سرخ شد در لالہ رنگے — عجب نہ بود گر آید پا بسنگے

خضر خاں اور دولرانی کے عشق و محبت کا چرچا شاہی محلات میں زیادہ ہونے لگا ملکہ جہاں کو اس کی خبریں پہنچیں اور یہ واقعہ اُس کے نزدیک ثبوت کو پہنچ گیا تو اُس نے حکم دیا کہ دولرانی تو قصرِ لعل بھیجدی جائے چنانچہ ملکہ جہاں کے حکم کے مطابق دولرانی کو سنگھاسن[1] میں بٹھا کر جو غالباً اُس زمانہ کی کوئی سواری ہوگی مع سہیلیوں اور کنیزوں کے قصر لعل کی طرف روانہ کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر فوراً خضر خاں کو دی گئی ؎

صواب آں شد کزاں فردوس نو — بقصر لعل سازد جائے آں حور
نشاند اندر سکھاسن آں پری را — چو گردوں دلبر از دمشتری را

---

[1] بطور تخت رواں یک سواری جس میں احمر

اشارت کرد کاناں کاہلِ کارند — زقردر ابدرجِ لعل دارند

بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال — روانشد زہرہ و پروین بدنبال

روان سیارۂ پرّاں تر از طیر — بسوئے شمسِ والا شد سبک سیر

فگند آں گلستاں را خارخارے — کہ سروت را ندیدے لالہ زارے

یعنی ملکۂ جہاں کے حکم سے دولرانی روانہ ہوئی اور سہیلیاں اُس کے پیچھے پیچھے تھیں فوراً ایک ہرکارہ جو پرند سے زیادہ تیز رو تھا شمس الحق خضرخاں کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اُس کو خبر دی۔ مہ پوشیدہ تمثال، ملکہ جہاں۔ زہرہ، دولرانی پروین، سہیلیاں۔ سیارہ، قاصد۔ شمس والا شمس الحق خضرخاں۔ باقی استعارے ظاہر ہیں۔ خضرخاں اس وقت اُستاد کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس خبر کو سنکر اُس کی جو حالت ہوئی اُس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ؎

شہ آں دم بود حاضر پیشِ اُستاد — کتابِ عاشقی را شرح میداد

سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ — خبر گوئے زلیخاش آمد از راہ

ثمرہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد — زحالِ بیتِ احزانش خبر کرد

چو شنید آں خبر جانِ عزیزش — نماند از جاں خبر از ہیچ چیزش

جمالِ یوسفی را سود بر خاک — زد از مہرِ زلیخا پیرہن چاک

چو گرگِ بے گنہ اُفتاد بر وں — ہمش پیراہن و ہم چہرہ پُرخوں

کتاب و سبق و خط بر جائے بگذاشت — قلم از دست و کفش از پائے بگذاشت

برہنہ پا و بسر از جا بروں جست — ز مکتب بے سر و بے پا بروں جست
ہمی شد چوں الف آں حرفِ معلوم — بجاناں قایم و از خویش معدوم

غرض کہ یہ وحشتناک خبر سنکر شہزادہ مکتب سے بے تحاشا بھاگا اور دولرانی کے سکھیاں کو جا پکڑا دونوں ملکر خوب روئے اور طرفین میں محبت کی نشانیوں کا تبادلہ ہو کر ایک دوسرے سے رخصت ہوئے ؎

چو ہر دو یادگارِ مہربانی — رسانیدند یک دیگر نہانی
وداعِ یک دگر کردند گریاں — بطوفان ہر دو غرق ہر دو بریاں
شتابان گشت زاں سو ماہ را مہد — وزیں سو باز گشت ایں مہدیِ عہد
پری چوں بر پرید و رفت خوں بار — سلیماں زادہ را دیو انگی زاد
تو انے داشت آں فرزندِ جمشید — کہ باز آرد سلیماں را ز خورشید
ولیکن چوں سلیماں بود برجاے — بہ تعظیمِ سلیماں گشت ازاں رائے

جشنِ شادی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اوّل خضر خاں کا رشتہ سلطان علاء الدین نے دولرانی کے ساتھ کر دیا تھا اور اُس کے بعد دوسرا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوا جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ پہلے رشتہ کا فسخ ہو جانا اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے ثابت نہیں ہوتا لیکن اِس میں شبہ نہیں کہ وہ مضمون جیز التوا میں ضرور پڑ گیا اور الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی ہونی قرار پائی۔ اس داستان کو حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل اور دھوم دھام کے ساتھ بہت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے،

کہ ہندوستان کی بہت سی رسمیں مسلمانوں کے اعلے طبقوں میں اُسی وقت جاری ہوچکیں تھیں۔ اس جشن شادی میں تمام شہر اور کوچہ و بازار کی آرایش کی گئی۔ جابجا ڈیرے خیمے استادہ کیے گئے اور زریں پردے اور شامیانے برپا کیے گئے۔ تمام در و دیوار پر عجیب و غریب نقوش و تصاویر آویزاں و نمایاں کی گئیں۔ گھوڑوں اور پریوں کی سیرت انگیز اور دلفریب موتیں دیواروں پر نقش کی گئیں اور تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں رشمین فروش بچھائے گئے ؎

اشارت کرد تا در گردشِ دہر — بیارایند یکسر کشور و شہر
کمر بربست در کارش زمانہ — بچرخ آمد خزانہ در خزانہ
چناں در نغمۂ شادی شد آفاق — کہ در رقص آمد ایں نہ سقف شش طاق
بگرد اگرد قصرِ بادشاہی — برآمد قبہ از مہ تا بماہی
جہاں از قبہائے کارداراں — شدہ چوں روئے دریا روزِ باراں
مرصع پردہا چوں چرخ زانجم — شدہ انجم دراں در و گہر گم
بہر زردوزیِ مہرِ رانگیز — نظر با صد تعجب دوختہ تیز
ہر آں کلہ کہ بر کردند آں را — شد استر ابرہائے آسماں را
کشیدہ تا بگردوں سائبانہا — فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا
مہ و خورشید ہمچوں پری و حور — بشادروانِ عصمت ماندہ مستور
بہر دیوار نقشے کردہ پرکار — فلک حیراں در و چوں نقشِ دیوار

رسیدہ صورتِ قبہ بانجم — درونِ چشمِ انجم گشتہ مردم
فرس گوئی کہ درخواہد دویدن — پری گوئی کہ برخواہد پریدن
ہر جانب کہ مردم بر زمیں رفت — ہمہ بر فرشِ دیباہا چریں رفت
زبس شارع کہ خفتہ اند زخرناب — زمیں را کس ندید الا کہ در خواب

غرض کہ نوبت اور شادیانے، تلوار اور خنجر کے کرتب دکھانے والوں کی اکھاڑے نٹوں اور شعبدہ بازوں کے تماشے گیند کا آسمان میں اچھالنا، تلوار کو پانی کی طرح نگلنا، ناک کے راستے چاقو چڑھا لینا، بہروپیوں کے سانگ، ولایتی اور ہندوستانی راگ اور باجے ہندوستانی گانے والیوں کے ناچ اور راگ کی محفلیں، جابجا منجنیقوں کا نصب کیا جانا اور اُن سے روپے اور اشرفیوں کی بارش کا ہونا، یہ تمام باتیں ہیں جن سے اس جشن کو زینت دی گئی تھی ؎

شدہ در تیغ رانی تیغ راناں — دو کردہ مو دو موئے چوں چو اناں
دہل در بانگ و رخشاں پیشِ او تیغ — چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ
بخنجر ہائے چوں پرگس صاف — مگس پراں در و نمیکردہ بی لاف
بر آواز دہل مردِ سلح کار — معلق زن بنوبت نوبتی وار
ہر آں بازی کہ بودہ آسماں را — بروں افگندہ دہ از پردہ آں را
سپہرِ بوالعجب از ہفت پردہ — جہاں را دادِ بازی راست کردہ
بگردش دار باز آں بر سر دار — شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار

رسن بازاں بہ بالائے سنہا — چو دلہا گیسواں را در شکنہا
نہ با آں حبلِ پیچاں کردہ بازی — کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی
زدستِ بوالعجب گوئے آسماں گیر — بسانِ گردِ مہرہ توسنِ پیر
فرو بُردہ مشعبد تیغ چوں آب — چو مستسقی کہ نوشد شربتِ ناب
بہ بینی نیز کزلک افروخورد — چو آبے کز رہِ بینی خورد مرد
جہاں از خرد چنبر حصر گراں تن — چو پیل از روزن و اشتر زسوزن
نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں یو — گہے خود را پری کردہ گہے دیو
ز دہر آموختہ گوئی دورنگی — کہ گہ رومی نماید گاہ زنگی
پری رویانِ ہندی جادوئے شا — زلب کردہ درِ دیوانگی باز
لباسِ یوگیری شاں تنک دام — پری را سایہ بگرفتہ در اندام
گرفتہ چوں پیالہ تال در دست — نہ ازمی کز سرودِ خویشتن مست
سرودِ دلکش از لبہائے خوباں — شتاباں سوئے گردوں پائے کوباں
برقص و جست خوبانِ ہوا باز — نہادہ پائے بر بالائے آواز
پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا — معلق زن کبوتر سان ببالا
بجستن فرقِ شاں گشتہ فلک سائے — بگاہِ رقص بیزار از زمیں پائے
عرق کز روئے ہر طنّاز می ریخت — کرشمہ می چکید و ناز می ریخت

اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کے ساتھ ساتھ اہلِ علم اور پرہیزگاروں

کے لیے مخصوص خیمے نصب کیے گئے تھے جہاں قرآن و حدیث کے وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

فرا واں قبہا از اہلِ پرہیز — شدہ آوازِ قرآں آسماں خیز
بجا نہا لحنِ داؤدی نشاندہ — کتابِ مصطفےٰ بے لحن خواندہ
نیایشہائے شیریں شکریں بار — فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار

برات کا جلوس اور نکاح | تین سال تک شادی کے ساز و سامان تیار ہوتے رہے اور جب ان کی تکمیل ہو چکی اور منجموں نے ساعتِ سعید مقرر کی تو شاہزادہ شمس الحق خضر خاں بسم اللہ کے تیز و تند گھوڑے پر سوار ہوا۔ تمام اُمرا اور صدور پیادہ پا ساتھ ہوئے ہاتھیوں پر زریں عماریاں کسی ہوئیں تھیں اور چاروں طرف برہنہ تلواروں اور خنجروں سے نظر بد کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ راستہ میں موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ جلوس الپ خاں کے مکان پر پہنچا۔ شاہزادہ نے مسند پر جلوس فرمایا اور تمام اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت اپنے اپنے درجوں کے مطابق داہنے اور بائیں بیٹھے۔ ۲۳ رمضان المبارک ۷۱۱ھ کو صدر جہاں نے منجموں کی اختیار کی ہوئی ساعت سعید میں ایک پُر معنی خطبہ پڑھا اور ایک گرانقدر مہر پر دونوں کا عقد کر دیا۔ تمام حاضرین پر موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ لوگوں کو بڑی بڑی قیمتی چیزیں بطور انعام عطا کی گئیں۔ اور نکاح سے فراغت کے بعد یہ جلوس اُسی ترتیب کے ساتھ واپس آیا۔

شه و شهزاده شمس الحق که جاوید — جهان را باد چون تابنده خورشید

برآمد بر کمیتِ تند و پرجوش — چنان کز دودِ او شد چرخ بیهوش

چنان شد بانگِ بسم الله سوی ما — که گفتند اختران الحمد لله

زحل چون هندوانه زیر خاک میرفت — فلک بر وی هدایک الله می گفت

دوان پیشِ براقش خسروان باد — چو گلهائے پیاده در رهِ باد

بخنده تیغها چون برق در میغ — بعطسه آفتاب از خنده تیغ

عماریهائے زرّیں گوهر آمود — ملمّع چرخ را کرده ز راندود

بگردش تیغ و خنجر دسته دسته — رهِ چشم بد از پولاد بسته

زمیں در زیر لو لوئے خطرناک — تو گوئی ژاله باریده ست بر خاک

بدیں سان کاویزدش یاریگر آمد — به ایوانِ الپ خانی در آمد

براتِ سدره و طوبیٰ نهالش — نشست اندر میانِ چارپالش

فلک حیران ز زیبائیش مانده — گهے سیاره گه ثابت فشانده

بدورِ حلقهائے آسمانی — فلک رخواندنِ سبع المثانی

بترتیب آن خجسته کاقبال میخواست — نشستند اهلِ اقبال از چپ و راست

جهان دُرِّ معنی ریخت از صدر — جهانِ دُرّ معنی ریخت از صدر

بمقدارے که ملکے را بود نقد — بهم بست آفتاب و ماه را عقد

نثار افگن رسیدند اهلِ درگاه — ز خرمنهائے گوهر تنگ شد راه

بہر کس مدد یہ دادند از خزائن — خراجِ مصر و محصولِ مدائن
چو رسمِ کارِ خیر یاد شاہاں ق بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں
بہ آئینے کہ رفت آنسو سرافراز — بدولت گاہِ خود شد ہمبراں ساز
نشستہ بود بیروں سوے خنداں — دروں با دردِ داغِ دردمنداں
بروں ز رلفتِ شاہاں بستہ سازش — دروں چوں ز ربر آتش در گدازش
چو وصدِ ربزرگاں مجمرِ عود — دروں پُر آتش و بیروں ز راندود

رخصت اور اُس کے متعلق رسمیں

غرّۂ ذیحجّہ شبِ دوشنبہ ۱۱۷۱ھ حسب اختیار منجمین ایک پہر رات گزرنے کے بعد شاہ زادہ محل میں داخل ہوا۔ زرنگار فرش پر ایک پرتکلّف کرسی بچھائی گئی اور اُس پر شاہزادہ بٹھایا گیا۔ موتیوں اور جواہرات کی بکھیری ہوئی موتیوں کے نورانی سیارے برس رہے تھے کہ اچانک چاند کے سامنے سے ابر دُور ہو گیا ؎

سر پر سر با وجِ ماہ بردہ — مہش خورشید را از راہ بردہ
نہادہ کرسیئے بر گوہریں فرش — کہ بود آں ہمسر و ہم پایۂ عرش
بر آں کرسی نشست از رسمِ شاہاں — چو بر چرخ آفتابِ صبحگاہاں
چناں در بارش آمد گوہر و دُر — کہ گردوں خواست تا دامن کند پُر
ز گوہر نازنیناں راتہ پائے — شد اندر آبلہ پائے گہر سائے
گہرہائے کہ ہر یک را ز اُمید — بصد خونِ جگر پروردہ خورشید

فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار — چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار
ہمی بارید سیاراتِ پر نور — کہ ابر از پیشِ مہ شد ناگہاں دور
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت — ستارہ ز آفتابِ خویش برداشت
پدید آمد مہے کاندر نظارہ — دلِ مہ پارہ شد زاں ماہ پارہ

جلوہ اور اُس کی رسموں کے ادا ہونے کے وقت خضر خاں کی جو اندرونی حالت تھی اُس کو حضرت امیر خسرو اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شد اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک — عروسِ پاک تن در حجلۂ پاک
بلند آئینۂ مہرِ سمایش — بجلوہ بود در خوردِ نمایش
ولیک آں آئینہ چوں در حمل بود — بحالِ خضر خاں نعم البدل بود
ہمہ شاد از خضر خانِ غم اندیش — خضر خاں ہم ولیکن با غمِ خویش
نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت — کہ تن آں جا و دل جائے دگر داشت
بروں گل بر عروسِ خویش میزد — درونش خارِ ہجراں نیش میزد
دو چشمش ماہ را نظارہ میکرد — مہِ دیگر دلش را پارہ میکرد
بلب نامِ عروسِ خانہ می گفت — بجاں پیشِ خیال افسانہ می گفت
پس از جلوہ چو بر شد بر سرِ تخت — قراں کردند باہم دولت و بخت
گہرہائے دگر بیروں شد از درج — مہ و خورشید باہم ماند در برج

خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ

ہندوستان کے مسلمانوں میں موجودہ

رسم و رواج کے مطابق لڑکے اور لڑکی کو اپنے رشتہ ناتے کے معاملہ میں بہت کم دخل ہوتا ہی۔ اور اس ضروری معاملہ میں ان سے شاذ و نادر ہی رائے لی جاتی ہی۔ بلکہ اکثر جگہ شرفا میں کنواری لڑکیوں کا اپنے رشتہ میں دخل دینا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا معیوب سمجھا جاتا ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانانِ ہندوستان میں یہ رسم بہت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہی۔ خضر خاں کی پہلی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ہوئی اور وہ شرم کی سبب سے اپنے ماں باپ کے منشا کے خلاف لب کشائی نہ کرسکا اور یہ ایسی بات ہی جو ملکہ جہاں اور قصرِ شاہی کی مستورات کو اچھی طرح معلوم تھی اور اس کا اُن کو اندیشہ تھا مگر غالباً وہ سمجھتی ہونگی کہ شادی ہوجانے بعد دولرانی کا خیال اُس کے دل سے خود بخود جاتا رہیگا لیکن یہ خیال اُن کا غلط ثابت ہوا اور خضر خاں کی عشق و شیفتگی میں جو اُس کو دولرانی کے ساتھ تھی اس شادی سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

خضر خاں کے لیے جب لمحاے فراق ناقابل برداشت ہوگئے اُس نے دیکھا کہ والدین کی غفلت اور لاپروائی بدستور جاری ہی تو اُس نے مجبوراً اس معاملہ میں خود ہی ریشہ دوانی شروع کی اور ایک محرم راز کو روبراہ کرکے اپنی والدہ ملکہ جہاں کی خدمت میں بھیجا جس نے خضر خاں کی حالتِ زار نہایت موثر پیرایہ میں بیان کی اور کہا کہ بھتیجی کی خاطر بیٹے کو ہلاک کرنا کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا۔ اگر کچھ عرصہ تک اور یہی غفلت رہی تو سوا کفِ افسوس ملنے کے کوئی چارۂ کار نہوسکیگا ؎

کجا شاید کہ باایں تختِ شاہی　　بود فرزندت اندر سینہ کاہی

تہیدستی بود نے تاجداری | کہ بر کامے نباشد کامگاری
مکش بہر برادر زادہ فرزند | کہ آں رسمے ست ایں جا ذست پیوند
اگرچہ رنجِ خویشاں رنجِ خویش ست | ولیکن نے ز رنجِ خویش بیش ست
ز انگشتِ برادر گر خلد خار | نہ چوں انگشتِ خویشت باشد آزار
ز دَرد ار چشمِ خواہر ریش باشد | نہ ہمچوں دردِ چشمِ خویش باشد
مکن چنداں برادر زادہ را مہر | کہ یکسو تا بی از فرزندِ خود چہر
ہنوزش ہست پایاب از نہی دست | بمالی دست چوں در قعر نشست

پیغام رساں کی اس تقریر کو سنکر ملکۂ جہاں بہت متاثر ہوئی اور اُس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ مضمون حضرت امیر نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہی اس کی تعریف سے میری زبان و بیان قاصر ہیں۔ لطیف تشبیھوں اور نازک استعاروں کا تسلسل نہایت خوب واقع ہوا ہی شعرا عجم کے کلام میں شاید مشکل ہی سے اس کا جواب مل سکے ؎

چو آں خونابہ قطرہ قطرہ در جوشش | چو دُرّ و لعل با نو کرد در گوش
دل از یاقوتِ گوشش سفتہ تر گشت | دو چشمش ہمچو گوشش پر گہر گشت

آخر کار ملکہ جہاں نے سلطان سے خفیہ طور پر اجازت حاصل کی اور گھر کے چند خاص آدمیوں کی موجودگی میں خضر خاں اور دولرانی کا چپ چاپ نکاح ہو گیا ؎

نہفتہ با درونی خاصۂ چند | نشست و عقدِ کابیں کرد پیوند

زدرجِ دیدہ گوہرہا بروریخت — نثار از گریۂ شادی فروریخت
براں شد تا برآں مہمانِ شیریں — شکر ریزی کند از جانِ شیریں
ولی چوں شکّرش بر جلوہ رہ داشت — نہ بہرِ شربت آں شکّر نگہ داشت

خضر خاں جب اپنے اس انتہائی مقصد میں کامیاب ہوگیا تو اُس کی حالت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی یعنی توفیقِ خداوندی اُس کی رفیق ہوئی۔ اُس نے تمام منہیات سے توبہ کی اور حضرت نظام الدین اولیاؒ سے بیعت کرکے اُن کے معتقدوں اور مریدوں کے حلقہ میں داخل ہوگیا اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہوگیا ؎

ارادت را درآں درگاہ شد خاص — گرفت الحمد اللہ ملکِ اخلاص
یکے خود بود شمعِ پادشاہی — دگر روشن شد از نورِ الٰہی
بہ ہمّت زد درِ پرہیزگاری — خدا کردش درآں پرہیزیاری
ربود از جمِّ ملک انگشتری را — نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کردہ بارش — سعادت شد بہ تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جست — رواں دست از ہمہ آلودگی شست
مُصلّائے نماز افگند در پیش — سخن گفت از نیازِ سینۂ خویش
برآورد از پئے تحریمۂ راز — طلبگارِ عنایت را دو کف باز
بہ تکبیرے کہ از دُنبالۂ پیر — بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر
بجمد آمد ز افلاسِ نہانی — زہفت اندامِ او سبع المثانی

قیامے کرد در طاعت الف وار — کہ گشت از راستی سرحرفِ اسرار
رکوعے کرد چوں لامِ محقق — کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود — کہ سرِ رہ نمایش گشت موجود
ز دانذر قعدۂ زانوے اُمید — کہ زانو بوسِ گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیاتِ رضا خواند — ز ملکش بس فرائض کاں قضا ماند
نمازے کرد بر سجادۂ شوق — کہ کروبی و عرشی گم شد از ذوق
چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے — گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے
جو عشق اندر مجازش جلوہ گر داد — مجازش بر پلِ تحقیق رہ داد

خضر خاں کا زوال جب خضر خاں کے جاہ و جلال اور دولت و اقبال کا آفتاب انتہائی عروج پر پہنچ چکا تو اب زوال کا وقت آیا جس کی دردانگیز داستان یہ ہے کہ سلطان علاء الدین بیمار ہوا خضر خاں نے منت مانی کہ اگر سلطان کو صحت ہوئی تو پیادہ پا تھانیسر کی زیارت کو جاؤنگا اور جب قدرے صحت ہوئی تو وہ اپنی منت کے پورا کرنے کو روانہ ہوا۔ ملک کافور نے جو حصولِ سلطنت کی فکر میں تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جھوٹی سچی شکایتیں کر کے سلطان کو خضر خاں اور اُس کے خسر الپ خاں سے بالکل بدظن کر دیا۔ الپ خاں تو فوراً قتل کر دیا گیا لیکن خضر خاں کو نسبتہً کم سزا دی گئی۔ چتر و دربار (جو ولیعہدی کی علامتیں تھیں) اُس سے واپس لے لی گئیں اور اُس کو امروہہ میں رہنے کا حکم ہوا۔ اور یہ کہ بلا طلب دہلی میں نہ آئے۔ خضر خاں جب میرٹھ کے علاقہ سے آگے بڑھا

تو یہ شاہی عتاب نامہ ملک حسام الدین کے ذریعہ سے اُس کو پہنچا جس کی فوراً تعمیل کی اور چتر و دو رباش ملک حسام الدین کو سپرد کر کے خود امروہہ چلا گیا۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ خضر خاں سے باوجود یکہ وہ بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ کا معتقد تھا اور دل سے اُن کی تعظیم کرتا تھا یہ غلطی ہوئی کہ وہ سفرِ زیارت سے پہلے اور نیز سفر کے بعد اپنے پیر یعنی حضرت سلطان نظام الدینؒ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اُس کا قدم اتقا اور پرہیزگاری کی صراطِ مستقیم سے بھی ہٹ گیا تھا ؎

غلط شد با چناں تعظیمِ پاکاں ق یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں
کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر
نہ رفت آں سوئے و باز آمدن نیز کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز
چو بر رویش قضا میخواست گردے نبردش در پناہِ نیک مردے
حمایت را کہن در امانِ درویش زصد سدِّ سکندر قوتش بیش
بگوشِ اقبال میکردش منادی کہ حج بر درنشاید قطعِ وادی
ولے گوشش پُر از بانگِ نئے و چنگ درودے کے راہ یابد دیگر آہنگ
چناں ہم بود کز پرہیزگاری قدم لغزیدہ بودش ز استواری
بدستش طرّۂ سیمیں عذاراں چو سُبحہ در کفِ پرہیزگاراں
ترنمہا کہ رفتہ تا بخورشید شدہ بیت السعادت برجِ ناہید

چو برعزم زیارتگاہ می رفت ہزاراں رہنرنش ہمراہ می رفت
زنغمتہا کہ ہوش از مغزمی رفت درخت و دشت و صحرا پای میکوفت

خضرخاں کی سیرت اور خصلت جہاں تک کہ حضرت امیر خسرو اور مورخینِ عصر کے بیان سے سمجھی جاتی ہے اُس سے خضرخاں کوئی سیاسی آدمی معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا ناز پروردہ شہزادہ ثابت ہوتا ہے جس کو سوائے عیش و عشرت، راگ و رنگ اور لہو و لعب کے ملکی معاملات اور سیاسی جوڑ توڑ سے کبھی کوئی سروکار نہیں رہا۔ ایسی حالتوں میں اس کی نسبت بغاوت یا گورنمنٹ کے خلاف کسی سازش کا اتہام جو اُس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف تھا سلطان علاء الدین کو باور کرا دینا بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے مگر مورخین کے بیان پر غور کرنے سے اس قسم کے شکوک و شبہات دُور ہو جاتے ہیں

اس واقعہ کے متعلق فرشتہ کا بیان کے بعض حصے اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے کسیقدر مختلف ہیں اور یہ اختلافی امور حضرت امیر کے مقابلہ میں کسی طرح قابلِ قبول نہیں ہو سکتے لیکن اس سے سلطان علاء الدین کی ناخوشی کے وجوہ بہت صاف معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ "سلطان علاء الدین[1] ایک سخت مرض میں مبتلا ہوا۔ چونکہ خضرخاں اور ملکہ جہاں ہمیشہ نئے جشنہائے شادی میں مصروف رہتے تھے اور سلطان کے معالجہ کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے تھے اس لیے سلطان اپنی عدم صحت کو ان کی غفلت اور لاپروائی کی طرف منسوب کرکے ان سے سخت ناراض ہو گیا۔ ہر روز ان سے ایسی نئی ادائیں زد

---

[1] حضرت امیر خسرو نے بخارا اور ضیاء برنی نے ہستقا لکھا ہے

ہوتی تھیں جن سے سلطان کی ناراضی اور بدگمانی بڑھتی جاتی تھی اس لیے کہ خضر خاں کو سوائے مجلس آراستہ کرنے شراب پینے راگ و رنگ سننے چوگاں کھیلنے اور ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اور ملکہ جہاں بھی اپنے پوتوں اور نواسوں کی تقریبات عقیقہ وختنہ وغیرہ کے سوا کسی چیز کی طرف التفات نکرتی تھی۔ اور جو بات کہ کبھی ان کے ذہن میں نہ آتی تھی وہ سلطان اور اُس کی بیماری کا خیال تھا۔"

یہ حالت دیکھکر سلطان نے ملک نائب کو دکن سے اور الغ خاں[1] کو گجرات سے طلب کیا اور جب یہ فوراً حاضر ہوگئے تو خوش ہوا اور تنہائی میں ملک نائب سے بیوی بچوں کی لاپروائی کی شکایت کی۔ ملک نائب نے (جس کے دماغ میں حصولِ سلطنت کا خبط جاگزین ہو رہا تھا) فرصت کو غنیمت سمجھکر کہا کہ یہ لوگ الغ خاں کے ساتھ حضور کے دفع میں متفق ہوگئے ہیں اور آپ کی موت کی دعائیں کر رہے ہیں۔ (بدقسمتی سے) اسی اثناء میں ملکہ جہاں نے الغ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی خاں کی شادی کی اجازت طلب کی ملک نائب نے پھر موقع پاکر نہایت ہولناک باتیں سلطان کے گوش گذار کیں جن کو سنکر سلطان اُن لوگوں سے بدگمان ہوگیا اور ازراہِ احتیاط و دوراندیشی خضر خاں کو امروہہ کی طرف رخصت کردیا اور کہا کہ جب صحت ہوگی تم کو طلب کرلیا جاویگا۔

خضر خاں چونکہ ناز پروردہ اور ناتجربہ کار تھا اور شاہی عتاب کی تلخی سے ابتک

---

[1] یہ الغ خاں الماس بیگ الغ خاں نہیں ہے جو سلطان علاء الدین کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ الپ خاں معلوم ہوتا ہے جو ملکہ جہاں کا بھائی اور خضر خاں کا ماموں اور خسر تھا (جیسا کہ ہم اوپر تحقیق کرچکے ہیں)

واقف نہ تھا اس لیے امروہہ پہنچکر سخت رنج والم میں مبتلا رہا جب اس حالت سے کچھ افاقہ ہوا تو اس معاملہ پر غور کی اُس نے سمجھا کہ میں بالکل بے قصور ہوں سلطان کی ناخوشی کا ایسی حالت میں کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ باتیں سوچکر فوراً بلا طلب دہلی میں اور سلطان کی حضور میں حاضر ہوگیا۔ سلطان اُس کے آنے سے خوش ہوا اور پدرانہ شفقت سے گلے لگایا۔ اور معذرت کی ؎

بامروہہ دروں غمناک نشست — چوگل باسینۂ صد چاک نشست
دراندیشید اں پس با دلِ خویش — کہ نتواں داشت بی مرہم دلِ ریش
گرفتم شہ چو دریا سہمناک ست — نہ آخر گوہرِ اویم چہ باک ست
گناہِ خود نمی بینم دریں ہیچ — کہ خشمِ شاہ گوشم آدہد پیچ
ور آرد گوشمالِ او بجوشم — شفیعے ہست مرداریدِ گوشم
وگر زد نشنود عذرِ گناہم — بمرداریدِ دیدہ عذر خواہم
بدیں اندیشہ یکدم شاد نشست — پس آں گاہے چوگل برباد نشست
بسرعت سوئے حضرت شد شتاباں — چو مہ در چرخ و باد اندر بیاباں
شبا روزی بہ تیزی کردہ قطع — رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع

فرشتہ نے اتنی بات اور اضافہ کی ہے کہ "سلطان نے پدرانہ شفقت و مہربانی کے اظہار کے بعد خضر خاں کو اجازت دی کہ محلسرا میں جائے اور اپنی والدہ اور بہنوں کو دیکھے۔ لیکن چند روز کے بعد جب خضر خاں غافل ہوگیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر دربار کی

پابندی ترک کردی تو ملک نائب کو موقع مل گیا"۔ اُس نے سلطان سے کہا کہ خضر خاں اور شادی خاں بعض امرا کے ساتھ سازش کرکے آپ کی جان لینے کے خواہاں ہیں اس کی تائید میں بہت سے غلاموں اور خواجہ سراؤں کی شہادتیں دلوادیں اور طرح طرح کے مکر و فریب کام میں لاکر سلطان سے حکم حاصل کرلیا کہ دونوں بھائی قلعہ گوالیار میں قید کردیے جائیں اور ملکہ جہاں کو بھی محلسرائے سے نکال کر پرانی دہلی میں محبوس کیا گیا۔

سلطان علاء الدین خضر خاں کو اپنے سامنے طلب کرکے قید کا حکم سناتا ہے۔ اور خضر خاں کی بیقراری دیکھکر کہتا ہے ؎

خضر خاں چوں بروں داد ایں دمِ درد — بلرزیدند خاصاں زاں دمِ سرد
بسے بگریست شہ چوں ابر نوروز — پس از دل برزد ایں برقِ جگرسوز
کہ ایں شعلہ کت از من یادگارست — ترا از دوزخم گوئی شرارست
چہ پنداری مرا جانے نست در تن — بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشمِ من نور — کہ چوں تو مردم از چشمم شود دور
ولے چوں نر افرینش دارم ایں ننگ — کہ باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے — نہ جنبد حکمِ سنگینِ من از جائے
وگر چوں تیغ گردد جانِ سنگیں — خطِ سنگ ست اگر نقشِ تیغ ست ایں
ز خلقت چوں مرا ایں گونہ حال ست — بدل در خلقتِ مردم محال ست
چو آگاہی ز خوے بد ستیزم — ببارد سلامت ز اب خیزم

ہم اکنوں بازت آرد بختِ والا　　بر افسر سازدت لولوے لالا

خضر خاں کی روانگی کے وقت سلطان کی اندرونی حالت اور شفقتِ پدری اور نخوتِ شاہی میں جو باہمی آویزش اور کشمکش ہو رہی ہے اُس کی تصویر حضرت امیر خسرو نہایت خوبی کے ساتھ کھینچتے ہیں اور قلبی کیفیات کی تصویر خصوصاً جب کہ وہ متضاد ہوں شاعری میں نہایت ہی مشکل کام ہے ؎

چو آئینِ وثیقت محکمی یافت　　دو دل با عالمِ غم ہمدمی یافت

اشارت کرد شاہِ محکم آئیں　　بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں

چراغِ ملک ابر دن شبانگاہ　　بحصنِ گوالیر از منظرِ شاہ

تعالیٰ اللہ ندانم کاں دل بود　　کہ نزدش گوہرے زانگونہ گل بود

چکیدہ قطرۂ دریا دشش از وے　　فگند از روے خود چوں قطرۂ خوے

سکونت را عجب بر پاے میداشت　　کہ جاں میرفت و دل بر جاے میداشت

جگر می کند ہجرانش بصد زور　　کہ در کندن نبودش زرۂ شور

جگر گوشہ دیدہ می شدش دور　　بدیدہ خونِ دل میداشت مستور

ہمی رفت و ہمی شد طاقتش کم　　ز چشمش دیدہ و از دیدہ مردم

درونش پارہ پارہ می شد از درد　　برُوں آں درد پاں پاں می خورد

جدائی ہر دو را چوں کرد تقسیم　　تو پنداری کہ یک جاں شد بدو نیم

روان شد نیم جاں با جانِ پُر غم　　شہنشہ ماند نیمے جانِ درہم

سرِ سوزن نہ سر رشتہ پدیدار　　کہ بتواں دوخت آں دنیمہ یکبار
چو آں دیدہ ز چشمش برکراں شد　　زگریہ مردمِ چشمش رواں شد

مورخین لکھتے ہیں کہ الپ خاں کے قتل اور خضر خاں و شادی خاں کے قید ہونے سے ملک میں سخت بغاوتیں برپا ہوئیں۔ لشکر گجرات نے بغاوت کرکے فتنۂ عظیم برپا کر دیا سلطان نے ملک نائب کے مشورہ سے سید کمال الدین کرک کو اس فتنہ کے دبانے کے لیے بھیجا جو الپ خاں کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر نہایت بُری طرح قتل کیا گیا۔ حاکم جیتپور[1] نے بھی بغاوت کی اور وکلائے شاہی کو جو قلعہ میں تھے مشکیں باندھکر فصیل قلعہ سے نیچے پھکوا دیا۔ ہرپال دیو بھی جو رام دیو سابق والی دکن کا داماد تھا باغی ہو گیا اور اکثر شاہی تھانوں کو اُٹھا دیا۔ سلطان علاء الدین ان بغاوتوں کی خبروں کو سنکر اپنے بسترِ مرگ پر پیچ و تاب کھاتا اور دانت پیستا تھا۔ اُس کی حالت روز بروز زردی ہوتی جاتی تھی۔ اور کسی طبیب کی دوا کارگر نہوتی تھی۔ آخر اسی حالت میں بتاریخ ۱۵ شوال ۷۱۵ھ ہجری وفات پائی۔

حضرت امیر اس واقعۂ وفات کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

کہ چوں شہ الحکم لایزالی　　شد از روئے خضر خاں دیدہ خالی
درونش را در آں غمہای جانی　　تواں رفت و فزوں شد ناتوانی
دلش خوں می شد و بیروں نمی داد　　جگر را غوطہ جز در خوں نمی داد

---

[1] یہ غالباً کوئی دوسرا جیتپور ہے جو جنوبی ہند میں ہے۔ راجپوتانہ والا جیتپور معلوم نہیں ہوتا

فرومی ریخت خونِ ناب خورده — چو دیوارِ گلِ خام آب خورده
یکے رنجش گرفته در جگرگاه — دگر قطعِ جگر گوشه جگرکاه
وزیں ہر دو بتر خوے جفا ساز — کہ گر میرم نیارم رفته را باز
ستیزے سخت کایں رسمِ جمال است — کہ ہر چہ آں من کنم گشتن محال است
جفا بر دشمنِ بیروں تواں کرد — چو در سینه است دشمن چوں تواں کرد
سہ دشمن در دروں گشته بلا سنج — غمِ فرزند و خوے ناخوش و رنج
گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگرجاے — بریں ہر سہ اجل شد کارفرماے
زشوّال آمده ہفتم بپایے — سنه ہفصد سنبج بر سرِ وے
کزیں دیرِ سپنج آں شاہِ آفاق — بروں از ہفت گنبد بر دشش طاق
برو کرد آں چناں شیرِ فلک زور — کہ شد زانگونه شیرے طعمهٔ گور
نگر تا چند زنیساں شیرِ پر بیم — شکارِ گور شد زیں آہوے سیم
عجب ناوک زنے کو گاہِ پنجیر — شگافد مورو اژدرہا بیک تیر
چو بوبکرے برآرد لطمهٔ خویش — چہ سلطاں زیر آں لطمه چہ درویش

سلطان علاء الدین کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت امیر دنیا اور اُس کی دلچسپیوں کو بہ نظرِ اعتبار دیکھنے اور اُن سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرماتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ منظر نہایت ہی دہشت خیز اور عبرت انگیز لکھا ہے ؎

دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند — بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند

کہ لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ — کہ لعبت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش — چہ خواہد کرد نش فردا ببینید ش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست — کہ زیر خاک لعبت بیش ازیں ست
گر از دیبائے چیں خواہی نمونہ — زمیں را کردہ باید باژ گونہ
چرا بر تختِ عاج آں کس نہد تاج — کہ زیر تختہ گل خواہ ست شد عاج
خرد بیند چو گردوں استخواں سنج — کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماند ش استخواں چیز — کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم — چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کز خاک زاید باز خاک ست — خوش آں کس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر — کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

محمد قاسم فرشتہ بحوالہ تاریخ صدر جہاں گجراتی لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین کی وفات کے دوسرے دن ملک نائب نے تمام امراء و ارکانِ دولت کو جمع کر کے سلطان کا ایک نوشتہ اُن کے سامنے پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں خضر خاں کو معزول کر کے بجائے اُس کے شہاب الدین عمر کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں۔ شہاب الدین کی عمر اس وقت صرف سات سال کی تھی۔ ملک نائب اُس کو برائے نام تخت پر بٹھلا کر کاروبار سلطنت بحیثیت نیابت کی خود انجام

لہ اس مضمون کو حضرت امیر خسرو نے غرۃ الکمال کے دوسرے قصیدہ میں اور بھی مؤثر اور ہیبت ناک پیرایہ میں لکھا ہے ؎

زروئے خفتگانِ خود زمیں گر پردہ بردارد — درآں دیباچہ عبرت بمانی تا ابد حیراں
نہفتہ خاکدانے بینی اندر کلۂ کسرے — شکستہ استخوانے بینی اندر کاسۂ خاقاں

دینے لگا اور تمام امراء علائی کو اپنا ہوا خواہ تصور کر کے تخت نشینی کے پہلے ہی دن ملک سنبل کو باربکی کا منصب عطا فرمایا اور فوراً گوالیار کو روانہ کر دیا تاکہ خضر خاں اور شادی خاں کی آنکھوں کو بے نور کر دے۔ اُس کافرِ نعمت اور کور دل نے وہاں پہنچکر دونوں بھائیوں کی آنکھیں نکلوا دیں۔

حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ سلطان کی نعش کے دفن سے پیشتر ہی ملک نائب نے ملک سنبل کو گوالیار روانہ کر دیا۔ اور جب خضر خاں کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو اُس نے کسی قسم کی گھبراہٹ اور بیقراری کا اظہار نہیں کیا اور احکامِ قضاؤ قدر کو رضا و تسلیم کے ساتھ برداشت کرنے پر مستعد ہو گیا ؎

ہنوز آں ماہ را نا بردہ در مہد — کہ گشت آں دشمنِ مہدی کش از عہد
سبک نامہربانے راروان کرد — کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
شتابد میل میل آنسو بہ تعجیل — کہ نورِ دیدۂ شہ را کشد میل
شتاباں رفت سنبل تند چوں باد — غبار آلودہ سوئے سروِ آزاد
خضر خاں را خبر شد کامد آں خار — کزاں ما دامِ چشمش یابد آزار
بہ تسلیمِ قضا بنشست خنداں — نرفت از جائے چوں نا ہوشمنداں
چنیں تا آں غبار آلودہ از راہ — برآمد بر فرازِ قلعہ ناگاہ
برآں جانِ گرامی با تنے چند — رسید آہختہ بر گل سوسنے چند[1]
چو آں دیدہ بر آں خصماں نظر کرد — ہماں چشمے کہ خواہد رفت تر کرد

---

[1] گل سے خضر خاں و سوسنے چند سے مراد تلوارین

بگریہ گفت مانا شہ فرخفت — کز نیساں فتنہ خفتہ برشفت
چہ حال ست این و این جوش از چیست — براین زندانی ایں بخشایش از کیست
ورا اُمید خلاص آں خود نباشد — کہ دشمن لایقِ مسند نباشد
وگر بر دیدہ و جان ست فرماں — منم فرماں پذیر از دیدہ و جاں

سنبل خضر خاں کے جواب میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر کرتا ہے ؎

جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت — چہ باشد سنبلے با صد مہ سخت
بحکمے کاں بسختی تند بادیست — گیاہے را نہ جائے ایستادیست
منم سنبل ترا یک بندہ داغی — نہ آں سنبل کہ شد آبی و باغی[1]
بشارت می دہم بارے نخستت — کہ حکمے نیست بر جانِ درستت
ولیکن در چنیں فرخ جمالی — ہمی خواہد فلک عین الکمالی
مرنج از من کہ از من نیست ایں زور — کہ چوں خود خواہد اختر حملہ را کور
چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور — بچشمش چون بچشمِ مردہ کافور
ہمی خواہد ز رائے سست تمییز — کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز

اس مکالمہ کے بعد خضر خاں اپنے آپ کو سنبل کے حوالہ کر دیتا ہے اور بیرحم سپاہی اُس کو پچھاڑ کر آنکھیں نکالتے ہیں ؎

چو خاں دانست کا مد تیرِ تقدیر — شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر

---

[1] آبی و باغی کے دو معنی ہیں :- اوّل تو سرکش اور بغاوت کرنے والا اور دوسرے پانی سے پرورش پانے والا اور باغ میں اُگنے والا

برغبت داشت نرگس پیشِ سنبل — کہ خواہی خارِ من افگن خواہیم گل
چو دید آں حال سنبل چارِ ناچار — عنیفاں از ہر سو کرد برکار
کہ بفگندند سروِ راستیں را — بیازردند چشمِ نازنیں را
کسے کز بہرِ زخمِ چشمِ زخمیل — رسیدش چشم زخمے ناگہ از میل
چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش — چگونہ تابِ میل آرد بہ بیندیش
چو پُر خوں شد خماری نرگسِ وے — خماری گو بیا قے مے کند مے
خمارے داشت چشمش وائے صد وائے — کہ شد چشم و خمارش ماند بر جائے
بدیدہ ہر کس اندر دردمی کرد — وے از دیدہ می افشاں شد زہے درد
اگر بود از فلک زینگونہ بیداد — فلک کو رست یارب کور تر باد
ستارہ بر شہابی یافت چوں میل — کہ انجم را کشد میلے بہ تعجیل
جہانے خستہ شد کز بس خرابی — شد آں ہا دامِ عنّابی و آبی
رقم کاں بود بر چشمش قلم را — بچشمِ خویشتن خواند آں رقم را
دگر پرسی سوادش کز قدر بود — اِذَا جَآءَ الْقَضَا عَمِیَ الْبَصَرْ بود

ملک نائب خضر خاں اور شادی خاں کی طرف سے مطمئن ہو کر شاہزادہ مبارک خاں کی فکر میں مصروف ہوا اور چاہتا تھا کہ اُس کو بھی کسی ترکیب سے قتل کرا کر سلطنت کا بالکل مالک و مختار ہو جائے لیکن قضا و قدر کا قلم مبارک خاں کی بادشاہت پر جاری ہو چکا تھا۔ ملک نائب نے جو ترکیب اُس کے قتل کے لیے کی تھی وہ اُلٹ گئی اور جو لوگ اُس کے قتل پر متعین

ہوئے تھے اُنھوں نے رات کے وقت جب کہ عمال اور ملازم اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور قصرِ ہزار ستون کے دروازے بند کر دیئے گئے ملک نائب کے خیمے میں گھسکر اُسکو اور اُس کے تمام خواص اور مشیروں کو قتل کر ڈالا اور خضر خاں پر جو ظلم ہوا تھا اُس کی مکافات پوری پوری اُس کو مل گئی ۵

فلک را انجا کہ در بادشِ سر ہاست — دعائے دردمنداں را اثر ہاست

زمانہ ساخت تیغے زاہِ مظلوم — سرِ شومش فگندا ز گردنِ شوم

چو گفتم سر بخشایم ایں قطع — کہ خونریزِ سرش چوں بود ما بالقطع

چو دانست آں طلبگارِ بلندی — کہ ہر سو چیرہ گشت از زردمندی

اگرچہ خاطرش سیر ازہم بود — کشش از ہر خارخارے خواب کم بود

دلے چوں وقت کاں تیغ ست قاطع — رسید و داد بیروں نورِ ساطع

نہانی دادش افیونے زمانہ — کزو ہوش و خرد شد برکرانہ

بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلّاب — کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب

دو قرصے کاندریں بالا وشیب اند — چو نانِ کیسہ بر مردم فریب اند

فریبِ آسماں خوردن نشاید — بخورگرت از سر و گردن نباید

چو ابرِ دیدۂ منعم جفا کرد — سپہر از دیدۂ جانش سزا کرد

خضر خاں کے کسی خیر خواہ نے ملک نائب کے قتل کی خوشخبری قاصد کے ذریعہ سے خضر خاں کے پاس پہنچائی۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو سنکر خضر خاں نے خدا کا شکر

کیا مگر کچھ خوش نہوا ۵

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ — بدل بود از فریبِ عالم آگاہ
نہ چنداں شاد ماں گشت اندراں کار — کہ ہر کس را بنوبت دید تیمار
کسے کز خرچ نوبت رنج دارد — برنجد گرچہ نوبت پنج دارد

خضر خاں چوں زغیب انصافِ خود یافت — کرم را جائے شکرِ بے عدد یافت
بمسکینے جبیں بر خاک مالید — ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید
بر اں مد خواہِ بے تمیز بگریست — برو بگریست و بر خود نیز بگریست

قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی اور خضر خاں کا قتل

ملک نائب کے قتل ہونے کے بعد شاہزادہ مبارک خاں اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کی نیابت میں سلطنت کا کاروبار انجام دینے لگا لیکن رفتہ رفتہ اُس نے اُمرا دولت کے ساتھ ساز کر کے دو مہینہ کے بعد روز یکشنبہ ۲۴ محرم ۷۱۶ھ کو تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ اُس کا خطاب قرار پایا۔ اور شہاب الدین عمر کو اندھا کر کے قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ نے اپنے جلوس کے دوسرے[۵] سال دکن پر فوجکشی کی اور واپسی کے وقت جب بمقام جھائن پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحدار

---

[۵] جلوس کا دوسرا سال حضرت امیر کے بیان کے موافق ۷۱۷ھ اور مورخین کے بیان کے موافق ۷۱۸ھ ہوتا ہے

کوگوالیار روانہ کیا تاکہ خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو قتل کردے اور اُن کے اہل و عیال کو دہلی لے آئے چنانچہ اُس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے خضر خاں کی منکوحہ دیولدی کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ مورخین نے اس قتل کے اسباب سے مطلق بحث نہیں کی۔ اور نہ اُس کی نسبت حضرت امیر خسروؒ نے کچھ لکھا ہے۔ سلطان قطب الدین کی سلطنت پوری طرح مستحکم ہو چکی تھی۔ ان تینوں بھائیوں کی طرف سے جو نا بینا ہو چکے تھے بظاہر کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قتل کی ضرورت کن اسباب سے پیش آئی۔ ضیاء برنی اور دیگر مورخوں نے دکن کی فوجکشی کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے جو میرے نزدیک اس قتل کا سبب ہو سکتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان مہم دکن سے واپس آرہا تھا تو راستہ میں سلطان علاء الدین کے بھتیجے ملک اسد الدین نے اُس کے قتل کی ایک زبردست سازش تیار کی۔ سپاہیوں کی جماعت اُس کے ساتھ اس میں شریک تھی۔ لیکن اُنھیں میں سے ایک شخص نے وقتِ معیّن سے پیشتر یہ تمام راز سلطان سے بیان کردیا۔ چنانچہ ملک اسد الدین گرفتار ہو کر بعد ثبوتِ جرم قتل کیا گیا اور اُس کے تمام شریک جن کی نسبت شرکت کا شبہ ہوا سب کے سب قتل کردیئے گئے۔

نہایت قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلطان قطب الدین نے بغاوت کے اس واقعہ سے متاثر اور خوفزدہ ہو کر خضر خاں وغیرہ کو قتل کرا دیا ہو۔ اس لئے کہ اگرچہ یہ لوگ بحالت موجودہ سلطنت کے قابل نہیں رہے نہ اُس کے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ باغیوں اور سرکشوں کے لیے آلۂ بغاوت و سرکشی ضرور بن سکتے ہیں

اس لیے سلطان قطب الدین نے گزشتہ واقعہ سے متنبہ ہو کر ان غریبوں کا قتل ہی ضروری سمجھا۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم مترشح ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ؎

که چوں سلطان مبارک شاہِ بے مہر — ز تلخی گشت بر خویشاں ترش چہر
صلاحِ ملک در خوں ریزشاں دید — سزاواری بہ تیغِ تیزشاں دید
برآں شد تا کند از کیں سگالی — ز انبازانِ ملک اقلیم خالی

سلطان قطب الدین جس موقع پر ملک شادی کو بلا کر فوراً گوالیار جانے اور شاہزادوں کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں بھی حضرت امیر کے الفاظ سے اسی قسم کا مضمون معلوم ہوتا ہے ؎

بہ تندی سر سلاحی را طلب کرد — که باید صد[1] کرده امروز شب کرد
رود اندر گوالیر این دم نه بس دیر — سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر
که من ایمن شوم ز انبازیِ ملک — که هست این فتنه کمتر بازیِ ملک

حضرت امیر کے نزدیک خضر خاں کے قتل کی اصلی وجہ وہی تھی جو مذکورۂ بالا اشعار سے مفہوم ہوتی ہے۔ لیکن سلطان قطب الدین نے قتل کا بہانہ پیدا کرنے کے لیے خضر خاں کو ایک مخفی پیغام بھیجا جس میں برادرانہ شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد موجودہ قید سے رہائی اور کسی صوبہ کی حکومت پر مامور کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان تمام مدارج کے بعد اس امر کی خواہش کی گئی تھی کہ دولرانی کو جو ایک کنیز ہے اور سلطنت کی ملک ہے ہمارے پاس بھیجدو ؎

نہاں سوے خضر خاں کس فرستاد — نمو داری بعذرا ز دل برون داد

---

[1] بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم دہلی میں دیا جا رہا ہے مگر مورخین نے بمقام جھائن لکھا ہے۔ جھائن اور گوالیار کا فاصلہ مجھے معلوم نہیں

که اے شمعے ز مجلس دُور ماندہ — تنت بیتاب و رُخ بے نور ماندہ
تو میدانی کہ از من نیست ایں کار — ستم کش ماند و یکسو شد ستمگار
گرت بندی ست از گیتی خداوند — چو وقت آید ہمت بگشاید ایں بند
نمی شاید دریں اندیشہ تعجیل — بہنجار از وحل بیروں رود پیل
کنوں ما ہم دراں ہنجار کاریم — بہنجاری ازیں بندت برآریم
چو در خوردی کہ باشی مسند آرائے — بر افتی لیمے کنیمت کار فرمائے
ولے مہرِ کسے کاندر دلت رُست — نہ در خورد علوِ ہمتِ تست
دَولرانی کہ در پیشت کنیزی ست — کنیز ارمہ بود ہم سہل چیزی ست
شنیدم کآں خناں گشتہ ارجمندت — کہ شد پابوسِ او سر بلندت
نہ بس زیبا بود کز چشمِ کوتاہ — پرستارِ پرستارے شود شاہ
کدو در صحنِ بستاں کیست بارے — کہ جوید سر بلندی با چنارے
تمنائے دلِ ما می کند خواہست — کزاں زانو نشیں بر بایدت خاست
چو زیں جا رفت باز ینجا فرستش — بپائیں گاہِ تختِ ما فرستش
چو سودائے دلت گم گشت چیزے — دہیمت باز تا باشد کنیزے

اِس پیغام کے جواب میں خضر خاں شاہی حکم کی تعمیل سے قطعاً انکار کرتا ہے اور کہتا ہے ؎

نخست از دیدہ لب را جوشِ خوں داد — پس آلودہ بخوں پاسخ بروں داد

کہ شہ را ملک رانی چوں وفا کرد | دو لرانی بمن باید رہا کرد
وریں دولت ہم از من دریغ ہی | مرا بے دولت و بے نور خواہی
چو با من ہمسر ست ایں یار جانی | سرِ من دور کن زاں پس تو دانی

اس سخت جواب کو سُنکر سلطان آگ بگولا ہو جاتا ہی اور ملک شادی کو طلب کر کے فوراً گوالیار جانے اور ان مظلوم اندھوں کے قتل کا حکم دیتا ہی۔

ملک شادی نے ایک رات دن میں مسافت طے کی اور گوالیار پہنچکر محافظان قلعہ کو شاہی حکم سے آگاہ کیا۔ بے باک سپاہی نہایت گستاخی کے ساتھ حرم میں داخل ہوئے۔ مستورات میں ایک شورِ قیامت برپا ہو گیا۔ ناز پروردہ شہزادے مشکیں بندھے ہوئے قاتلوں کے سامنے حاضر کیے گئے۔ ملک شادی قتل کا اشارہ کرتا ہی لیکن اس لعنت انگیز کام کے انجام دینے کی کسی کو جرأت نہیں ہوتی ؎

چو بستند آں دو دولتمند را سخت | زمانہ بست دستِ دولت و بخت
فتادند آں شگرفاں زبونے | در آمد سو بسو شمشیرِ خونے
چو ہبت آوازِ بے رحمی ز خنجر | در آمد خونئے بے رحمت از در
جہانے مایۂ غم شادیش نام | مخالف چوں خطِ مہر و غم و دام
جبینے تُند چوں سکینِ جلّاد | نگاہے تیز چوں متینِ فولاد
اشارت کرد ہر سو راندنِ تیغ | نہ شد برقِ کسے در جنبش از میغ

عفا اللہ برخیاں روہائے چوں ماہ — کسے چوں برکشد شمشیر کیں خواہ
کرا در دل نیاید سوزِ جانی — ز افسوسِ چناں عمرِ جوانی
فلک را با دیا رب سینہ صد چاک — کزینساں ارجمنداں را کند خاک
بخوں قصّاب ارحمت چہ جوئی — کہ خواہد تیغِ خود را سرخروئی
چو گل ببند دلبر حلّہ دِ خونریز — ز اندامے چو گل نہ بود بہ پرہیز

آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو جرأت کر کے آگے بڑھتا ہے اور اپنے افسر سے جوہر دار تلوار لے کر خضر خاں کو قتل کرتا ہے ؎

غرض کس را پریشاں چوں نشد رائے — کہ گردد تیغِ خوں کار فرمائے
بجنبید از میاں چوں تند بادے — فرو تر نشستے ہندو نژادے
ز فرمانندہ تیغِ گوہریں جست — کشید و کرد دامانِ قبا چست
برآمد گردِ آں سروِ گرامی — کہ از سرسبزیِ خود بود نامی
شہادت خاست از خضر اندراں کاخ — چو تسبیحِ درخت از سبزیِ شاخ
سیاستِ افلک زاری ہمی کرد — شہادت را ملک یاری ہمی کرد
درِ فردوس رضواں باز کردہ — ہمہ حوراں درود آغاز کردہ
ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ — شہادت گوی شد ہم مہر و ہم ماہ
چو بر شد خنجرِ شہ جعد بر داشت — ق — درآں منظر فغاں چوں رعد بر داشت
سپری کرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر یکسو کردش از پیش

کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید — نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد — سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

خضر خاں کی روح جسم سے نکل کر دولرانی کے گرد اگرد چکر لگاتی ہی اور اپنی الوداعی اسپیچ کرتی ہی ؎

چو خونِ خضر خاں در خاک درشد — زخونش ہر گیا خضرے دگر شد
بگردِ یارِ خود می گشت جانش — ہمی گفت ایں حکایت از زبانش
کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم — کہ در کارِ تو شد جان و جہانم
چو من بہرت زجاں کردم جدائی — مبُری ز آشنایاں آشنائی
بہر جائے کہ خونِ من بریزد — گیاہِ مہ خواہد رستن از خاک
زخون و خاکم ایں رنگیں گیاہے — ازاں گوگردِ سُرخ ایں کیمیاہے

ور آگہ نیست آں ماہِ قصب پوش — ق — کہ خونم بر زمیں چوں می کند جوش
بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز — شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیارائید بزمِ بہمن و دے را — کہ من از خونِ خود خوش می خورم مے
منم فرقِ سراں را گوہریں تاج — کہ بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گل آمیخت — کہ درّش گم شد و لعلش فرو ریخت

گزشتیم از جہان وخاست ہوئے　　نماند از ما بجا جز آرزوئے

نوردِ ہستیم شد ہیچ در ہیچ　　ہنوز م قصۂ دل پیچ در پیچ

غرض کہ خضر خاں کے بعد اُس کے دونوں بھائی شادی اور شہاب الدین عمر بھی تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس قیامت خیز حادثہ پر مستورات کی جو حالت ہوئی اُس کو حضرت امیرؒ اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شہابی کز سریرش بود گردی　　چشید او نیز ازاں جوے آب خوردی

چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز　　برآمد شورِ مستوراں در آں سوز

کسے کاوازِ شاں دیوار نشنید　　ز بانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید

ز پردہ مہوشاں بیروں فتادند　　چو خورشید از شفق درخوں فتادند

بچشم آب و بر و خوں ہمگناں را　　عجب خونابۂ رو دادِ شاں را

ز چہرہ ہر بتے پر کالہ می کند　　ز روے لالہ برگِ لالہ می کند

کناں ہر موے کہ بر دلہاے نومید　　شبِ غم را دہد پیوندِ جاوید

ز موئے کندۂ و خونِ روانہ　　ز خون و مشک پُر شد صحنِ خانہ

جہاں در دیدۂ ما در شدہ تار　　کہ از چشمش دو مردم رفتہ یک بار

ہوس بہرِ ہلاکِ خویش مے برد — ہمی مُرد از پئے مرگ و نمی مرد

فتادہ لعبتاں چوں خاک بر در — بجائے گل فگندہ خاک بر سر

فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد — ببالا بردنِ جاں صبر میکرد

ہمی کرد ایں ندا ہاتف زبالا — سَلَامٌ مِّن جَاءَ مِن رَبِّی تَعَالٰی

اس ماتم میں دولرانی کی جو حالت تھی اُس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو ؎

دولرانی دراں خونابہ سرگم — ق — چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم

زتابِ مہر در صفرای وتاپاک — چو تابِ مہر می اُفتاد بر خاک

ز زخمِ ماہِ نو در ہر کنارہ — بصد پارہ رُخے چوں ماہ پارہ

نہ زاں رخسارہ می شد پارۂ دور — کہ از مہ دور می شد پارۂ نور

صباحت ہم بر آں رخسارِ گلگوں — ہمی کرد از جراحت گریۂ خوں

ز چشم و رُخ کہ خوں بیروں ہمی رفت — بہر سو سیلہاے خوں ہمی رفت

ز کوبش بر رُخِ پُر خون و رنگیں — خامی بست بر دستِ نگاریں

بساعد مو بہائے پیچ کردہ — چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ

بیادِ پیچۂ موئے کہ خاں داد — بہ پیچا پیچِ مو مینو است جاں داد

درآں موہا کہ پیچِ بے کراں بود　　دلِ خاں حبت و جانش ہمداں بود

جب اس قیامت خیز ماتم سے کچھ افاقہ ہوا تو شہیدوں کا جنازہ اُٹھایا گیا اور قلعۂ گوالیار کے ایک برج میں جس کا نام بجمند رہے اُن کی لاشیں بصد حسرت و یاس دفن کی گئیں ؎

چو شد ہنگامِ آں کاں کشتہ چند　　ق　　بزندانِ ابد مانند دربند

شہیداں را زمشہد گاہِ خونریز　　رواں کردند سوے خوابگہ تیز

بجمند رکہ بُرجے زاں حصار ست　　شہاں را کاندراں جاے قرار ست

درآں بر دندشاں ریزاں زچشم آب　　کہ خپسند اندراں شاہانِ خوش خواب

بسنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ　　نہاں کردندشاں چوں لعل در سنگ

بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود　　ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود

نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زامید　　کیاں را خواہست دادن خوابِ جاوید

یہاں پہنچکر حضرت امیر خسروؒ قصہ کے واقعات کو اس اندوہ ناک حادثہ پر ختم کر دیتے ہیں اور اپنے ناظرین کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے متنبہ فرماتے ہیں۔ میں بھی اپنی ناچیز گزارش کو جو بہت کچھ تصدیع کا باعث ہوئی ہوگی اس

مقام پر ختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم سے پہلے کچھ لفظ عرض کرنے ضروری ہیں۔
اس میں شُبہ نہیں کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ایک اہلِ دل پاک باطن روشن ضمیر صوفی صافی تھے۔ اُنھوں نے آخر کے دونوں شعروں میں جو پیشیں گوئی کی تھی تاریخ شاہد ہے کہ وہ کس قدر حیرت انگیز طریقہ کے ساتھ پوری ہوئی۔ کم وبیش دو سال کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ اور اُس کے خاندان پر خسرو خاں کے ہاتھوں سے جو تباہی آئی اُس کے بیان سے قلم تھراتا ہے۔ قاتلوں نے سلطان کا کام تمام کرکے شاہی حرم میں یورش کی چاروں شہزادے اور بعض بیگمات ذبح کردی گئیں۔ کچھ مستورات اور شہزادیاں سپاہیوں کو بخشدی گئیں اور وہ کچھ کیا جس کا بیان ناممکن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس خاندان کا نام صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح محو کردیا اور اہلِ عالم کے لئے ایک نمونۂ عبرت بنا دیا گیا۔

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ مُغَیِّرِ الدَّوَّلِ وَمُبَیِّدِ الْاُمَمِ وَالْمِلَلِ الَّذِیْ
ھُوَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہِ الْحَکِیْمِ "وَکَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَھَا فَتِلْکَ مَسَاکِنُھُمْ
لَمْ تُسْکَنْ مِنْ بَعْدِھِمْ اِلَّا قَلِیْلًا وَکُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ"

مثنوی کی خصوصیات | فارسی شعرانے مخلص یا گریز کو صرف قصائد کے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور دیگر اصناف کلام میں اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا کہ کسی شاعر نے مثنوی میں گریز کا استعمال کیا ہو۔ مگر حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں گریز لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔

سلطان علاء الدین کی ان عظیم الشان فتوحات کو جو اُس کے جنرلوں نے گجرات، رنتھور، چتور، ماندو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل کیں اُن کو یوں بیان کرکے لکھتے ہیں ؎

تعالی اللہ کرا باشد چنیں بخت — کہ گیرد عالمے بے جنبش از تخت

بدہلی او کند زابر و اشارت — فتد در معبر و بحرین غارت

عزیمت نے و در ملکِ سُلیماں — ہمہ دیوانِ ہندش زیر فرماں

سکندر خود سفر کردی در اطراف — بحرفِ تیغ زاں زد قاف تا قاف

نہ بستہ او بجنبش ترکشِ خویش — شدہ تیرش درونِ عرصۂ کیش

چناں بودند دیگر خسرواں ہم — کہ بے جنبش نشد مُلکے مُسلّم

چناں خورشید کوہست آسماں گیر — سفر خود میکند زاں شد جہانگیر۔

بہ از خورشید داں ایں کامراں را — کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را

پھر فرماتے ہیں کہ یہ بلند مرتبہ اور یہ اعلیٰ پایہ کون حاصل کرسکتا ہے سوائے اُس کے فرزند ارجمند شمس الحق خضر خاں کے جس کا جاہ و جلال اور دولت و اقبال روبترقی ہے

مگر باوجود اپنی اس اقبال مندی کے اپنے دل کے ہاتھ سے مجبور ہے۔ نہ دن میں اُس کی آنکھوں کے آنسو خشک ہوتے ہیں اور نہ رات کو بستر خواب پر نیند آتی ہے ۵

بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا — مگر ہم زادۂ او شمس والا
چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر — چو نامِ خویش خورشید جہانگیر
ہنوزش تیغ فتح اندر نہفتہ است — ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نصرت در نیام است — ہنوزش نافۂ امید خام است
ہنوز اندر طلوع ست آفتابش — ہنوز اندر برافزونی ست آبش
ہنوز اقبالش اندر کارسازیست — ہنوزش نخلِ تر در سرفرازیست
ہنوزش میرسد بر گل صبا ہا — ہنوزش چرخ میدوزد قبا ہا
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج — تتق بالا کشد خورشید از برج
جمالِ کارِ آں بختِ جہانگیر — بروں آید شادروانِ تقدیر
شود روشن کہ ایں مہ برزمیں کیست — حدِ ایں آفتابِ ملک و دیں کیست
بدورِ مہ شود بدرے ہلالش — کہ ایمن باشد از نقصان کمالش
غلط کردم کہ گردد آفتابے — کہ کم بیند زوال و انقلابے
ولے با ایں وجود مقبلِ خویش — گرفتارست در دستِ دلِ خویش
نہ روزش خشک گردد زیرِ چشم آب — نہ شب پہلو زند بر بسترِ خواب
ہمہ شب با خیالِ غمزہ درگفت — مغیلاں زیر پہلو چوں تواں خفت

اس مثنوی میں حضرت امیر خسرو نے یہ التزام کیا ہے کہ ہر ایک داستان کے آخر میں دو غزلیں لکھتے ہیں۔ اوّل "غزل از زبان عاشق" اور دوم "پاسخ از لبِ معشوق" ان غزلوں میں وہ عاشق و معشوق کی زبان سے اُنھیں جذبات اور خیالات کو ادا کرتے ہیں جو اُس داستان کی مناسبت سے ان کے دل میں ہونے چاہئیں۔ یہ غزلیں اگرچہ مثنوی کی بحر اور مثنوی ہی کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور اصطلاحی طور پر ان کو غزل نہیں کہا جا سکتا لیکن اُن میں سوز و گداز رقت اور درد کی وہی کیفیت پائی جاتی ہے جو حضرت امیر خسرو کے تغزل کا عام انداز ہے۔ یہ غزلیں جن کو صرف لغوی معنوں کے اعتبار سے غزل کہا جا سکتا ہے شاید ناظرین کو اجنبی معلوم ہوں مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ طریقہ قدما میں عام تھا مگر ان کے یہاں اس قسم کی غزلوں کا نام غزل نہیں ہوتا بلکہ ان کو سرود کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ فخر الدین اسعد فخری جُرجانی نے اپنی مشہور مثنوی ویس و رامین میں متعدد مقامات پر عاشق کی طرف سے سرود لکھے ہیں۔ خواجہ نظامی گنجوی نے شیریں خسرو میں یہ تمام سرود ایک ہی مقام پر جمع کر دئے ہیں۔ مولنا عصّار شیرازی نے اپنی مثنوی مہر و مشتری میں جو بہت کمیاب ہے کسی مقام پر سرود نہیں لکھا۔ البتہ خاتمہ کے قریب ایک غزل لکھی ہے جو مثنوی کی بحر میں ہے اور لغوی و اصطلاحی ہر اعتبار سے غزل ہے۔ چونکہ یہ غزل اس زمانہ میں بہت کچھ حسب حال ہے اس لئے ناظرین کی دلچسپی کی غرض سے اُس کو نقل کرتا ہوں ؎

مجو عصّار مہر از طبعِ مردم کہ گل ہرگز بشورستاں نخیزد

وفا از صورتِ بے معنیِ خلق — چو از صورت ملائک میگریزد
بغربالِ فلک بر فرقِ اینہا — قضا جز گردِ غداری نہ بیزد
بمہر آں را کہ نیکی بیش خواہی — بکینت ہر زماں بدتر ستیزد
چو اشک آں را کہ سازی جاے در چشم — اگر دستش دہد خونت بریزد

خواجوے کرمانی نے ہمائے وہمایوں میں غزل اور سرود دونوں چیزیں لکھی ہیں ان کی غزل تو ہر لحاظ سے غزل ہی جو مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے۔ لیکن سرود البتہ مثنوی ہی۔ خود امیر خسرو نے قران السعدین میں متعدد غزلیں لکھی ہیں جو واقعی غزلیں ہیں ان کی بحریں بھی جُدا جُدا اور مثنوی کی بحر سے مختلف ہیں۔

میرا مقصد اصلی اس طویل داستان کے لکھنے سے یہ ہی کہ مثنوی کے ساتھ غزل یا سرود کا لکھنا کوئی اجنبی اور غیر معمولی بات نہیں ہی بلکہ فارسی شعرا میں معمول رہا ہی۔ حضرت امیر خسرو نے اُس میں صرف اس قدر ترمیم کی ہی کہ ان کو غزل کے لفظ سے تعبیر کیا ہی اور ہر داستان کے خاتمہ پر لکھا ہی۔

ایک داستانِ فراق کے خاتمہ میں عاشق ومعشوق کی زبان سے جو غزلیں لکھی ہیں ان کے اشعار نمونہ کے طور پر ہم درج کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہی جہاں خضر خاں اور دولرانی جُدا کر دئے گئے ہیں اور دولرانی کو قصر لعل میں بھیجدیا ہی ؎

غزل از زبان عاشق

جمال صحبتِ یارانِ دلجوے — غنیمت داشت باید از ہمہ روے

که گردوں گرچہ چشم آمد سراپایے
دو مردُم دید نتواند بیک جایے

زشمشیرے کہ بر بالا کشیدہ است
بسا پیوندہا کز ہم بُریدہ است

کجا دو غنچہ باہم کرد روئے
کہ ہر یک را خزاں نفگند سوئے

چہ بینی رستہ دو گل بر یکے شاخ
کہ ہر یک جانبے رنگیں کند کاخ

بیک رشتہ شود صد دُر فراہم
ولے در رشتہ کے مانند باہم

نمیدانم کہ دَورانِ دغا باز
چرا پیوندِ دو بُرد ز ہم باز

دراں بُرجی کہ آں مہ شد حصاری
سپردم دود دل را پردہ داری

زدم موجے ز چشم خوں چکیدہ
کہ قصرش لعل گشت از خونِ دیدہ

بگو اے بادکت آتش بنعل ست
رہت گہ گہ برآں گلہائے لعل ست

بقصرِ لعل آں دلخواہ چون ست
شفق چون ست در وے ماہ چون ست

کجائی اے چراغِ دیدۂ من ق
رُخِ خوبِ تو باغِ دیدۂ من

بہارِ عیشِ من گر شد خزانی
ترا ہر روز باد انو جوانی

پاسخ از لبِ معشوق

بیا اے نوشدارو ئے دلِ من
ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من

ہر انچہ از مہرِ تو آمد بر و یم
نیارد تاب اگر بر کوہ گویم

من و شہائے ہمچوں کوہ در پیش
فراقے با ہزار اندوہ در پیش

پسِ دیوارِ غم غمخوار ماندہ
تنے چوں صورتِ دیوار ماندہ

زسوزِ دل چو خونم برزند جوش — ترا خوانم کنم عمدا فراموش
ولیکن چوں توئی پیوستہ باخوں — بآساں چوں روی از سینہ بیروں
چو تنگ آیم زشہائے سیہ روز — برآرم از جگر آہے جہاں سوز
ندانم از تو ایں رنجِ ابد را — دعائے بد کنم شب را و خود را
زغم بر حالِ خود خندم نہ بر تو — گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو
دعا ہا کز پیت جاں کردہ تلقیں — ہمہ شب گویم و دل گوید آمیں
زچشمِ خویش سحر آموزم آنگاہ — فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ
نیازِ خویش بینم چوں زحد بیش — دعا سوئیت دمم افسوں سوئے خویش
گر آمد آفتابِ من بزردی — چہ چارہ با سپہرِ لاجوردی
مرا گر دونِ سبزار داد بر باد — خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

ایک بہاریہ تمہید | مثلاً خضر خاں کی پہلی شادی کی داستان حسب ذیل بہاریہ تمہید سے شروع کی گئی ہے ؎

چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ — کشاد از گوشۂ نرگس چشمِ گستاخ
ہوائے شد چو آغاز جوانی — سزاوارِ نشاط و کامرانی
نسیمِ صبح چوں مشاطہ پرکار — بزیور بستنِ خوبانِ گلزار
بسرخ و سبز نوروزِ طرب زاے — عروسانِ چمن را پیکر آراے
بروے باغ باران بہاری — بہ دُر پاشی و مروارید باری

بہار از لالہ و سوری بگلشن — حنا بستہ بپائے سرو و سوسن
ز رنگِ سبز و تر شاخِ نگوں سر — چو ابروئے بتاں در وسمۂ تر
بصد گلگونہ باغ آراستہ روئے — بمشکِ سودہ سنبل بافتہ موئے
خراماں در چمن خوبانِ سقلاب — کشادہ چشمہائے بستہ را آب
ز عشقِ پائے خوباں نرگسِ مست — نہادہ چشمِ خود را بر زمیں پست
بتی کو سوئے بستاں رائے کردہ — میانِ چشمِ نرگس جائے کردہ
ز غنچہ بسکہ بکشادہ دمِ مشک — شدہ از موئے تر چوں نافۂ خشک
بنغمہ بلبل و قمری خروشاں — سرافگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
ز مرغانے کہ گشتہ ارغنوں زائے — نے آمد صبا را بر زمیں پائے

شاندار تمہیدیں اس مثنوی میں ہر ایک داستان کا بیان ایک نہایت شاندار اور مبسوط تمہید کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جو ہر اعتبار سے اُس داستان کے لئے مناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

مثلاً سلطان علاء الدین کی ناراضی اور خضر خاں کے تنزل کی داستان کو اس تمہید کے ساتھ شروع کرتے ہیں ؎

بسے دیدم دریں گردندہ دولاب — ندیدم ہیچ دورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلندست — زمانِ دیگر از پستی نژندست
دگر سیارگاں ہم زیں شمارند — کہ گہ زیر و گہے بالا بکارند

چو ایں گردش ہمہ بالا و زیرست — گر آید زیر بالائے نہ دیرست
مکن تکیہ بصد رو مسند و تخت — خس ست ایں جملہ چوں بادی وزد سخت
ز تاراجِ سپہرِ دوں بیندیش — کہ صد شہ را کند یک لحظہ درویش
بچشمِ خویش دیدم کجکلاہاں — برہنہ پا و کفشِ کہنہ خواہاں
بگوشِ خود شنیدم تاجداراں — زبے نانی بخوشہ جو شماراں
عملہائے جہاں برعکس ہم ہست — کہ بر ملکِ گدائے را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافسردہ پائے — بہ تختِ زر دریدہ پاشنائے

اس تمہید میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم کی ناپائداری کا خیال ایک نہایت لطیف تمثیل میں ادا کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ آسمان جس کی گردش دولابی ہے کبھی ایک حالت پر قرار نہیں پکڑتا چاند سورج اور ستارے کبھی اوپر مصروف کار رہتے ہیں اور کبھی نیچے پس جبکہ یہ دولابی گردش بلندی اور پستی میں مسلسل جاری رہنے والی ہے تو اگر بلند مرتبہ لوگ پستی میں آجائیں اور پست مرتبہ عالی قدر بن جائیں تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ اس نفیس تشبیہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دولاب میں پانی کے بھرے ہوئے ظروف اوپر آجاتے اور خالی ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں اور یہی دَور و تسلسل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اور کسی عجمی شاعر نے اسی مضمون کو اس طور پر کہا ہے اور فی الحقیقۃ اچھا کہا ہے ؎

کوزۂ دولاب را مانند ہمی — ہر کہ زیرِ چرخِ دولابی بود
کز پئے اوج و بلندی حاصلش — سر نگونساری و بے آبی بود

ذوق کے اُستاد شاہ نصیر دہلوی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

بلندی پر چڑھا کر خلق کو پھینکے ہے پستی میں
ہنڈولا بے سبب تجھکو نہیں اے آسماں باندھا

خضر خاں کا قتل | اگرچہ اس مثنوی کی تمہیدیں عموماً بلند اور پُرشکوہ ہیں لیکن سلطان علاء الدین کی وفات اور خضر خاں کے قتل کی داستان میں حضرت امیر خسرو نے خاص طور پر اس کا لحاظ رکھا ہے اور واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے ان کی تمہیدوں کو اس درجہ عبرتناک، موثر اور پُرسحر بنا دیا ہے جو شاعری کا کھلا ہوا معجزہ ہے جس پر ہر ایک منکر کو ایمان لانا اور حضرت امیر کا کلمہ بھرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اوّل الذکر تمہید کے چند اشعار ہم یہاں ثبت کرتے ہیں ؎

گرت در سینہ چشمے ہست روشن — بعبرت بیں دریں پیروزہ گلشن
ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد — برنگ و بوئے چوں طفلاں مشوشاد
کہ بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک — چنیں گلہا بسے کردہ ست خاشاک
نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت — کہ از یک صدمۂ دَے برزمیں خفت
نگر تا چند سرو آزاد برخاست — کہ شد پست از خزاں را با دبر خاست
نگہ کن تا کیاں راز آفرینش — درین نزہتگہ آمد چشمِ بینش
نگر تا چند رخشِ کیقبادی — خرامید اندریں صحرا بشادی
مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت — نگہ کن تا بباں لائے کیاں تافت

نسیمے کان وزد ہر صبح گاہے | نگرتا بر چہ گلہا داشت راہے
خیالے را کہ نقشے بر زلال ست | اُمید دیر پائستن محال ست
دریں بیرانہ عقل آں را پسند د | کہ در وے رخت بند د دل نہ بند د
دریں ایواں کہ مینی لعبتے چند | بزلف و جعد شاں دل را مکن بند
کہ لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ | کہ لعبت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش | چہ خواہد کرد نش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست | کہ زیر خاک لعبت بیش ازیں ست
گر از دیبائے چیں خواہی منونہ | زمیں را کرد باید باژ گونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج | کہ زیر تختۂ گل خواہست شد عاج
خرد بیند چو گرد استخواں سنج | کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز | کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اول خاک و آخر نیز خاکیم | چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک ست | خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر | کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

خضر خاں کے قتل کا واقعہ ایک خاص قسم کا واقعہ ہے۔ خضر خاں کی نوعمری، نوجوانی اُس کا حسن و جمال اور ناز و تنعم اور اُس کی عام محبوبیت جو تمام اہل ملک کے دلوں میں جاگزیں تھی اُس کو بیان کرنے کے بعد اب حضرت امیر خسرو اُس کے قتل کی داستان لکھنے پر

مجبور ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسے رقت خیز واقعہ کا لکھنا اور پڑھنا کوئی آسان کام نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے دل کانپ اُٹھیں گے۔ جگر چاک چاک ہو جائیں گے اور دامن صبر و شکیبائی پارہ پارہ ہو جائے گا اور سخت سے سخت طبیعتیں بھی اُس کو مشکل ہی سے برداشت کر سکیں گی۔ اس لئے وہ تمہید کے ذریعہ سے اس عبرت خیز منظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ناظرین کو تیار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ؎

شرابِ عشقبازاں آبِ تیغ ست — بہر عاشق چنیں آبے دریغ ست
کسے کز زخم بارانش فتد موے — بزخمِ تیر باراں کے نہد روے
بسا عاشق کہ آمد ارّہ بر فرق — کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق
بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں — سرش خوں گرید و لبہاش خنداں
چو مہرِ دوست دل راشد غناں گیر — نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند — خبر کے باشد ار خنجر گزارند
شنیدی قصّہ یوسف کہ تا چوں — زناں را دست شویانید از خوں
زناں کاں حُسن را نظارہ کردہ — ترنجش بر کف و کف پارہ کردہ
عروسانے کہ حُسنِ شہ پسندند — حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند
چہ داغ ست ایں کہ ہر جامی نشانم — چہ خون ست ایں کہ ہر سو می فشانم
کسے روشن کند ایں آتشیں سوز — کہ روزے سوختہ باشد بدیں روز

نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را　　نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کو سر نہد در پائے خوباں　　سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مرغے شد بہ مہمانی ہوسناک　　زخونِ خود دہد مہمانی خاک

حضرت امیر خسرو صرف اس تمہید ہی پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ آگے چل کر ایک عارف شاہد پرست کی حکایت لکھتے ہیں جس کی شہادت کے لئے معشوق کا ایک تیز نگاہ ہی کافی ہو گیا تھا اور پھر اُس کے بعد بطور نتیجہ کے فرماتے ہیں ؎

چو بر عاشق اشارت تیغِ خوبست　　سیاست کردن از رحمت بروبست
خضر خانے کہ چوں وحشِ شکاری　　زغمزہ داشت برجاں زخم کاری
چہ حاجت بود چرخِ بے وفا را　　برو راندن زخوں تیغِ جفا را
ولیکن چوں چنانش بود تقدیر　　گسستن کے تواند بستہ زنجیر

اور داستان کے خاتمہ پر اس پُر عبرت واقعہ کو مقدّرات اور مشیّت ایزدی پر حوالہ کر کے ایک معمولی اور بے حقیقت واقعہ بنا دیتے ہیں ؎

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں　　زشیرش پرورد انگہ خورد خوں
نگر تا چند گرد د دورِ افلاک　　کہ یک نوبادہ بیروں آرد از خاک
کسے کو کرد کاسے بہرِ خوردن　　شکستن ہست آساں تر زکردن
کسے تیمار دارد زیں کم و کاست　　کہ نتواند ازانساں دیگر آراست
چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں　　زبیش و کم کجا باشد ہر اساں

چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز — ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز
پس آں بہ کادمی در جاں سپردن — بقائے خضر یابد بعد مردن

فلسفۂ شعر | بعض اوقات شاعر اپنے غلط یا صحیح دعاوی کو شاعرانہ دلائل سے ثابت کرتا ہے فلسفۂ شعر سے میری یہی مراد ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس فلسفہ کی بنیاد ہمیشہ واقعیت پر ہو۔ بلکہ شاعر تشبیہوں اور تمثیلوں کی طرفگی اور حسن بیان سے اپنے سامعین کو اس قدر مسحور کر دیتا ہے کہ سوائے تسلیم کے کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہتا۔ اس قسم کے فلسفہ سے اگرچہ کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہے۔ لیکن حضرت امیر خسرو اس مضمون کو واقعات کے سلسلے میں جا بجا کثرت کے ساتھ لکھتے ہیں اور نہایت خوب لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس صنف کلام میں اُن کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ قدما اور متوسطین میں سوائے خواجہ نظامی اور شیخ سعدی کے کوئی شاعر ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چند مثالیں اس مثنوی میں سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

فطرت اور خلقت کی تبدیل ناممکن ہے۔ لا تبدیل لخلق اللہ۔ اور اگر کہیں اس کے خلاف نظر آئے تو اُس کو عارضی سمجھنا چاہیئے ؎

زروزی خواہ در دہ خواہ در شہر — مقامِ ہر کسے پیداست در دہر
پرندہ بال و پر بہرِ ہوا یافت — خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موش با لا بر نیاید — مگر آں کش غلیوازے رُباید
عقاب از اوج نتواں داشتن پست — مگر در بازوش لنگر تواں بست

بحیلہ چند باشد پست را اوج　　بدریا برشود۔ باز اوفتد موج
بنِ جَو را زیک گز نگزرد شاخ　　شود گر جو بجو تا ابر گستاخ

اقبال مند اور ہونہار اونچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں ؎

سعادتہاست اندر پردۂ غیب　　نگہ کُن تا کرا ریزند در جیب
سرے کو خواست شد تاجِ جہانی　　تولّد یابد از صاحبقرانی
دُرے کز روشنی گردد جہانگیر　　شود پیدا ز ابرِ آسمانگیر
زبرجد زادۂ کوہِ بلند ست　　کز انساں در بلندی ارجمند ست
شعاعِ مہر گیرا تر ز مہر ست　　کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر ست

ابر اور کوہ دونوں لفظوں میں بلندی کا خیال موجود ہے لیکن کوہ کے ساتھ آسمانگیر کی صفت بڑھا کر استدلال میں زور زیادہ پیدا کر دیا ہے۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ سورج آسمان میں ہے مگر شعاعیں تمام عالم کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس صفت میں وہ سورج سے فایق ہیں۔ اس شعر میں مضمون زیادہ صفائی کے ساتھ ادا نہیں ہوا۔

اسی قسم کا ایک دوسرا مضمون ثابت کرتے ہیں ؎

شرابی کش بود زاقبال بوئے　　رسد در گوہریں جام از سبوئے
گلی کو خواست والا دستگہ یافت　　نیارد سوئے دیگر دست رہ یافت
دُرے کو خواست شد بر افسرِ خاص　　رسد در گنجِ شہ از دستِ غواص

حقیقی محبت کا اظہار دُوری کی حالت میں ہوتا ہے ؎

ہمہ کس پیشِ رُو باشد خیر دار — بدوری دوستی گردد پدیدار
نہ یاری خس کشی باشد کہ گہ گاہ — زنزدیکی رُباید کہربا کاہ
کم از ذرہ نشاید بود کز خاک — دو دسر گشتہ سوے مہرِ افلاک
بہ نیلوفر نگر کز مہرِ جاوید — فرو میرد چو پنہاں گشت خورشید
وفاداری زماہی باید آموخت — کہ گر از آب یکدم شد جدا سوخت

نیلوفر کا پھول دن بھر کھلا رہتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد مُرجھا جاتا ہے۔

بزرگوں کا توسّل موجب حصول عزت ہوتا ہے ۵

چہ نیک اختر کسے کز بختِ فیروز — شود پیشِ بزرگاں خدمت آموز
چو خاکِ تیرہ گیرد دامنِ باد — نماند ابر رازو دامن آزاد
چو پیچیش با چنار اُفتد کدورا — چنار از خویش برتر دارد اورا

آسمانی مصائب پر رضا و تسلیم اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہی مصائب جن کو انسان ناپسند کرتا ہے اُس کی ترقی و کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں ۵

چو نے اُمید پاینده است و نے بیم — خوش آنکس کو نہد گردن بہ تسلیم
چو نتواں رشتۂ گردن گسستن — بباید دل درو ناچار بستن
بس آفت کاں نوید کامرانی ست — بسا غم کاں کلیدِ شادمانی ست
چہ داند طوطیِ کافتادہ در دام — کہ از شکّر دہندش طعمہ در کام
چہ داند باز چوں بندند پایش — کہ دستِ شاہ خواہد بود جایش

بسا ہندو کہ گردید در اسیری　　کند شکرِ اسیری در امیری

آخری شعر میں حضرت امیر خسرو نے چشم دید واقعہ نقل کیا ہے۔ یعنی ملک کافور، سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت میں ان کے سامنے غلام بن کر آیا اور آخر کار وزارت اور نیابتِ سلطنت کے منصب پر پہنچا۔

عشق میں امارت و سلطنت کو کوئی نہیں پوچھتا ؎

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد　　بغم صاحب کلاہی بر نگیرد

چو از بلقیس جنبد بادِ بیداد　　بے تختِ سلیماں را بر د باد

بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی　　کہ خواہد تیغ خود را سُرخ روئی

چو گل بند د بسر جلّادِ خونریز　　زاندامے چو گل بنو د بپرہیز

عمل گر بہرہ اندک در فزوں داد　　بامیدے دہ ان ست آدمی زاد

واقعہ نگاری حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک ممتاز صفت واقعہ نگاری ہے۔ واقعہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ شاعر جس اصلی یا فرضی واقعہ کو بیان کرنا چاہے اُس کے تمام جزئیات اور متعلقات اور لوازمات کو ذکر کر کے واقعہ کی تصویر ہُو بہُو کھینچ دے اگر وہ واقعہ فرضی بھی ہو اصلی اور واقعی معلوم ہونے لگے۔ قدما کی شاعری کا طغرائے امتیاز یہی صفت رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ متاخرین نے اس سے غفلت کی اور ان کی شاعری میں یہ ضروری صفت بہت ہی کمیاب ہو گئی ہے۔

حضرت امیر نے اس مثنوی میں متعدد تاریخی واقعات لکھے ہیں اور اس خوبی کے

ساتھ لکھے ہیں کہ کوئی خوش بیان مؤرخ بھی اس سے بہتر نہیں لکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مورخین جب سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت کے واقعات لکھنا چاہتے ہیں تو بجائے اپنے الفاظ اور اپنی عبارت میں لکھنے کے اس مثنوی کے اشعار نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ملا عبدالقادر بدایونی اور راجہ درگا پرشاد نے اپنی تواریخ میں جابجا ایسا ہی کیا ہے اور اس مثنوی کے صفحے کے صفحے نقل کر دئے ہیں۔ محمد قاسم فرشتہ جو ایک مستند مؤرخ ہے کہیں کہیں حضرت امیر کے بیان سے اپنی تاریخ کے صفحات کو زینت دیتا ہے۔ اور یہ کسی شاعر کے لئے انتہا، خوبی ہو سکتی ہے کہ اُس کا بیان محتاط مؤرخین کے نزدیک بھی قابل استناد ہو۔ جو اشعار ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں بہت سے نمونے اعلیٰ واقعہ نگاری کے ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ چند اور نمونے اس عنوان کے تحت میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

واقعہ نگاری حقایق تاریخی میں شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی فتوحات پر لکھا ہے سلطان معزالدین سام سے شروع کر کے جو ہندوستان کی نئی تاریخوں میں شہاب الدین غوری کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے سلسلۂ واقعات کو سلطان علاء الدین خلجی سے ملا دیا ہے اس سلسلہ میں رضیہ سلطانہ کی نسبت لکھتے ہیں

ازاں پس چوں پسر کم بود شایاں — بدختر گشت رائے نیک رایاں

رضیہ دخترے مرضیہ سیرت — سریر آراست از جائے سریرت

مہے چند آفتابش بود در میغ — چو برق از پردہ میزد پرتو تیغ

چو تیغ اندر نیام از کار می ماند　　فراواں فتنہ بے آزار می ماند
پریدار صدمۂ شاہی نقابش　　ز پردہ روئے بنمود آفتابش
چناں میراند زور مادہ شیراں　　کہ حامل می شدند از وے دلیراں
سہ سالے کش قوی بدبنجہ مشت　　کسے بر حرفِ او نہنا د انگشت
چہارم چوں زکارِ او ورق گشت　　بر و ہم خامۂ تقدیر بگذشت

مؤرخین نے لکھا ہے کہ سلطان شمس الدین التمش کے لڑکے شراب نوشی اور ہوا پرستی میں مبتلا تھے لیکن ان کے برخلاف رضیہ خاتون نہایت عاقلہ اور دُور اندیش تھی قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتی اور ضروری علوم وفنون میں کافی مہارت رکھتی تھی ملکی معاملات میں وقتاً فوقتاً باپ کو نہایت مفید مشورے دیا کرتی تھی۔ اس لئے سلطان نے وفات سے پہلے اُس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

معزالدین بہرام شاہ کی نسبت کہتے ہیں ؎

رواں شد آں پس از حکمِ الٰہی　　نگینِ سکۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت وجام　　نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بر و ہم کرد بہرامِ فلک زور　　شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور

بہرام شاہ کی سہ سالہ حکومت کا خلاصہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے جو حضرت امیر نے صرف ایک شعر میں لکھ دیا ہے۔

سلطان ناصرالدین محمود کی نسبت لکھتے ہیں ؎

به محمودی شه روئے زمیں گشت — بگیتی ناصرِ دُنیا و دیں گشت
بسالے بیست زاوجِ پایۂ خویش — جہاں میدا شت تا در سایۂ خویش
عجب عہدے ہمہ در کامرانی — بہر خانہ نشاط و شادمانی
شہے در ذاتش از یزداں شکوہے — ہم از سنگ و ہم از گوہر چوکوہے
خود او مستغرقِ کارِ الٰہی — بامرش بندگاں در کارِ شاہی

سلطان ناصر الدین محمود نہایت نیک سیرت اور عابد و زاہد اور پرہیزگار اور عدالت شعار بادشاہ گزرا ہے۔ قرآن مجید کی کتابت کرکے اُس کی اُجرت سے اپنا خرچ چلاتا اور شاہی خزانہ سے کچھ نہ لیتا تھا۔ تمام ملکی اور قومی مہمات غیاث الدین بلبن کے سپرد کرکے خود عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔

علاء الدین خلجی جب اپنے چچا اور مُربّی اور خسر سلطان جلال الدین فیروز شاہ کو دھوکے سے قتل کرکے دہلی کی طرف بڑھا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی غرض سے بے تحاشا زر پاشی شروع کی (جس کے حالات ضیاء برنی نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں تو بے شمار مخلوق اور اُمراء سلطنت اُس کے گرد جمع ہو گئے اس واقعہ کو حضرت امیر نے اس طرح پر لکھا ہے کہ واقعیت کا کوئی پہلو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ؎

ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل — رواں شد فتحِ دہلی را بتعجیل
خزاین ریز شد منزل بمنزل — زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل

ملوک از پیش مے آمد خریدہ — ز زر میشد غلام زر خریدہ
نہ شد گردن کش از وے کس بعصیاں — کہ بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دور — نشاندہ گنجہا بے منع گنجور
چو با دہلی بفتح اُفتاد کارش — گرفتہ از منجنیق و زر حصارش
ز عشقِ زر بدہلی خاصہ و عام — بعبرہ جون را در بندِ آشام
چو زر از ہر طرف آوازی داد — دواں لبیک گویاں خلق چون باد

سلطان جلال الدین فیروز شاہ کے واقعۂ شہادت کے بعد دہلی میں اُس کا بیٹا رکن الدین ابراہیم تخت سلطنت پر بٹھایا گیا۔ لیکن علاء الدین کی زر ریزی کی افواہیں سُن کر اُس کے تمام ارکینِ سلطنت اُس کو چھوڑ کر علاء الدین سے جا ملے اور آخر کار رکن الدین کو تخت چھوڑ کر ملتان کی طرف بھاگ جانا پڑا دیکھو اس واقعہ کو کس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں ؎

بدہلی نیز دربند بہ تعظیم — شرف نو کردہ رکن الدین ابراہیم
ملوک و خاں ز اندازہ برون بود — کہ ہر یک تختِ دہلی راسکوں بود
اگرچہ بود تختش راسکونے — کز انبوہِ ستوں بُد بے ستونے
ز بانگِ زر کہ در رقص آورد پاے — بر قص آمد ستونہا جملہ آنجاے
ستونہا چوں سوئے تختِ دگر راند — ز ارکاں تختِ رکنی بے ستوں ماند
ز جا جنبش در آمد رکنِ بے زور — برفت آں رکن و ارکاں گشت پر شور

سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے حکم سے جب خضر خاں قتل کیا گیا تو اُسی کے ساتھ

شادی خاں اور شہاب الدین عمر بھی مقتول ہوئے۔ شہاب الدین عمر کو جس کی عمر صرف سات سال کی تھی ملک کافور نے نمونہ کے طور پر چند روز کے لئے تخت پر بٹھایا تھا۔ اس بات کو حضرت امیر خسرو نے نہایت لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہے ؎

غرض چوں خضر خورد آں شربتِ جور ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور
شہابے کز سریرش بوگردے چشید او نیز ازاں جو آبخوردے

یعنی شہاب الدین عمر جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ تخت کی کچھ گرد اُس کے دامن پر پڑ گئی تھی وہ بھی خضر خاں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اُتارا گیا۔

واقعہ نگاری فرضی واقعات میں

یہ نمونے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان سے ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ تاریخی واقعات کے بیان میں حضرت امیر خسرو کی قادر الکلامی اور واقعہ نگاری کا درجہ کس قدر بلند ہے۔ اب چند نمونے فرضی واقعات کے بھی ملاحظہ ہوں۔

ایک راز دار کے ذریعہ سے خضر خاں کا خط نہایت مخفی طور پر دولرانی کے پاس پہنچتا ہے اور وہ اُس کو پڑھتی ہے ؎

چو آمد آں سوادِ خضر خانی نہانی تر ز آبِ زندگانی
بہ پیچا پیچ شوق آں نقشِ خامہ صنم میخواند و مے پیچید نامہ
بروں بُد حرفِ نامہ بر زبانش دروں چوں نامہ مے پیچید جانش
گہے با عجز و گہ با ناز می خواند گہے پست و گہے زآواز می خواند

سرش می بست دیگر باز میکرد | چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد
گہے بر دل گہے بر دیدہ مے سود | گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود
فتاں خیزاں نہ صبرے و نہ تابے | چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے
بدست از ماجرائے راستینش | رقیبِ گریہ گشتہ آستینش
بدستش آتش و در آستیں آب | بدیں آب امینی بودش ازاں تاب
نہاد آں نامۂ پس بر دلِ خویش | کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

گوالیار کے قلعہ میں خضر خاں اور دولرانی قید کا زمانہ کیونکر بسر کرتے تھے ۵

بسنگیں قلعہ در پیغولۂ تنگ | نہاں نشست چوں یاقوت در سنگ
دراں تنگی زغم دلتنگ مے بود | دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود
چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں | غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں
ز غم جانش ارچہ در بیداد مے بود | ولے بر روے جاناں شاد مے بود
ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست | ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست
شب و روزاں مہ و زہرہ بمرقد | ہمے بودند با ہم چوں دو فرقد
دو یکدم ہمچو جو زار و دے در روے | بدندی یک دگر دلدار و دلجوے
گہے او پیشِ ایں صد ناز کردے | گہے ایں بر لبِ او گاز کردے
گہ او باز و کشادے ایں خزیدے | گہ ایں گیسو سپردے او کشیدے
گہ او سر در کنارِ ایں نہادے | گہ ایں در زیرِ پائے او فتادے

دراں زنداں براں دلہائے پرسوز بدیں حیلہ بسر می شد شب و روز

خضر خاں کے قتل کا سین بھی حضرت امیر نے نہایت دردناک اور موثر پیرایہ میں دکھلایا ہے دونوں شاہزادے بیڑیوں میں کسے سامنے لائے جاتے ہیں ملک شادی اپنے آدمیوں کو قتل کے لئے اشارہ کرتا ہے مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ آگے بڑھکر وار کرے۔ آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو آگے بڑھتا ہے اور اس لعنت انگیز کام کو انجام دیتا ہے

غرض کس را بر ایشاں چوں نشد رائے کہ گردد تیغ خوں را کارفرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادے فرو تر نسبتے ہندو نژادے

ستنبہ صورتے آہرمن آثار ہزار آہرمن از رویش بزنہار

غم افزائے چو عیش تنگ حالاں کشر اندیشے چو عقل خرد سالاں

چو بوم نو بدیدن شوم چہرے چو صبح دے بغرنیں سرد مہرے

چو شام غم جبینے محنت آمیز چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز

درازش سبلتے پیچیدہ در گوش ز سبلت کردہ اورا حلقہ در گوش

سبک زاں صف سرہنگاں بروں جست تو گوئی خواہد از وے موج خوں جست

زراہ مہر دامن در کشیدہ بخونریز آستینہا بر کشیدہ

ز فرماینده تیغ گوہریں جست کشید و کرد دامان قبا چست

برآمد گرد آں سرو گرامی کہ از سرسبزی خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ چو تسبیح درخت از سبزی شاخ

سیاست را فلک زاری ہمیکرد — شہادت را ملک یاری ہمیکرد
درِ فردوس رضواں باز کردہ — ہمہ حوراں درود آغاز کردہ
ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ — شہادت گوے شد ہم مہر و ہم ماہ
چو برشد خنجر و سہ جعد برداشت — دراں منظر فغاں چوں سعد برداشت
سپر میکرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغ قضا چوں قطعِ امید — نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد — سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

تشبیہات اور استعارات تشبیہ اور استعارہ شاعری کے بہت بڑے رُکن ہیں۔ تشبیہوں میں جس قدر جدّت اور طرفگی زیادہ ہوگی اُسی قدر کلام کا رُتبہ بلند تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز اور قادر الکلام شعرا عام اور مبتذل تشبیہوں کا استعمال نہیں کرتے بلکہ نئی تشبیہوں اور نئے استعاروں سے اپنے اشعار کو زینت دیتے ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں اکثر نہایت لطیف تشبیہیں لکھی ہیں اگرچہ کسی تشبیہ کی نسبت یہ دعویٰ کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی خاص شاعر کی ایجاد ہے اور اُس سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ چند نمونے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں کی غدّاری اور مکّاری ایک ایسا پامال مضمون ہے جو ہزاروں طریقوں سے کہا جا چکا ہے مگر حضرت امیر خسرو اس کے لئے ایک نیا اسلوب پیدا کرتے ہیں۔ وہ آسمان کو ایک ٹھگ اور چاند سورج کو اُس کی روٹیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

دو قرصی کاندریں بالا و شیب اند　　چو نانِ کیسہ بُر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نباید　　بخور گرت از سر و گردن نباید

چاند سورج کی تشبیہ سپر کے ساتھ ملاحظہ ہو ؎

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش　　ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید　　نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

تشبیہ کی اقسام میں تشبیہ مرکب نہایت مشکل چیز ہے جس میں چند چیزوں کی مجموعی حالت کو دوسری مجموعی حالت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے سوائے مشّاق ماہرین فن کے تمام شعرا کو اس میں بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔ امیر خسرو نے خصوصیت کے ساتھ اس قسم کی تشبیہیں نہایت ہی عمدہ لکھی ہیں۔

دولرانی قصر لعل میں بھیجدی گئی ہے اُس موقع پر خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

بقصرِ لعل آں دلخواہ چوں ست　　شفق چوں ست و روے ماہ چوں ست

سردی کی شدت میں فرماتے ہیں ؎

قصب پوشی کہ بر یاری رسیدہ　　بہ بر۔ چوں شکّر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے و منزل　　چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل

خضر خاں کی شادی میں جب موتیوں کی بکھیر ہوئی وہاں ان کی کثرت اور بیقدری

اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

گہرہائے کہ ہر یک راز اُمید　　بصد خونِ جگر پرورد خورشید

فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار　　چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار

بعض اوقات حضرت امیر خسرو عام اور مبتذل تشبیہوں کو ایسے نئے اسلوب سے لکھتے ہیں کہ ان میں عجب دلکشی اور دلاویزی اور طرفگی پیدا ہو جاتی ہے جو کسی نئی تشبیہ میں بھی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے ؎

بآبِ دیدہ غم پرداخت نتواں　　کزیں لولو مفرح ساخت نتواں

مشہور یہ ہے کہ رونے سے جی ہلکا ہو جاتا ہے مگر حضرت امیر فرماتے ہیں کہ آنسو بلاشبہ موتی تو ہیں مگر ان سے معجون مفرّح تیار نہیں ہو سکتی۔

زحل چوں ہند وازرہ خاک می رفت　　فلک بروے ہَداک اللہ منگفت

زحل کی تشبیہ ہندو کے ساتھ بہت عام ہے مگر آسمان کے ہداک اللہ کہنے سے اُس میں طرفگی پیدا ہو گئی۔ ہداک اللہ ایک ایسا سلام ہے جو ہندوستان میں صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

چکاں ہر دم زچشمش لعلِ رخشاں　　غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

خونیں آنسوؤں کی تشبیہ لعل کے ساتھ معمولی ہے لیکن غم کو کوہِ بدخشاں کے ساتھ تشبیہ دے کر اُس میں زیادہ لطف پیدا کر دیا ہے۔

زگوہر نازنیناں راتہ پائے　　شد اندر آبلہ پائے گہر سائے

یعنی موتیوں پر چلتے چلتے محل کی عورتوں کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے یا یہ کہ وہ موتی ان کے نیچے بمنزلہ آبلے کے تھے۔

چند استعارے بھی قابل ملاحظہ ہیں ؎

تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ	بگرد لالہ سوسن ہا دمیدہ
بفرمانِ مہ پوشیدہ تمثال	رواں شد زہرہ و پروین بنبال
رواں سیارۂ پراں تر از طیر	بسوئے شمس والا شد سبک سیر
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت	ستارہ ز آفتابِ خویش برداشت

آخر کے دو شعروں میں صنعت ایہام ہے۔

ہندوستان

حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک بہت بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنے تمام تصانیفِ نظم و نثر میں ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ لکھا ہے۔ میرے نزدیک اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا کلام عہد خلجی بلکہ کسی قدر اُس کے قبل اور مابعد زمانہ کی ایسی صحیح اور مستند تاریخ ہے کہ موجودہ کتب تواریخ منفرداً یا مجتمعاً صحت اور استناد کے لحاظ سے اُس کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر کی تاریخی تصانیف عام طور پر کچھ زیادہ مقبول نہیں ہوئیں اس کا اصلی راز وہ عام بدمذاقی ہے جو چند صدیوں سے ہندوستان پر چھائی ہوئی ہے۔ جن کتابوں میں

لفاظی صنائع و بدائع لفظی و معنوی اور ضلع جگت کا عنصر زیادہ ہوگا اُسی نسبت سے ان کو عام مقبولیت حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قران السعدین اور اعجاز خسروی متعدد بار چھپ چکی ہیں۔ قرآن السعدین ایک عرصہ دراز تک داخل درس رہی اور اُس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں اور اس وقت ان کے ہزارہا قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں لیکن دولرانی خضر خاں اور نہ سپہر کو یہ بات حاصل نہ ہوسکی اس لئے کہ یہ کتابیں عام مذاق سے بالاتر تھیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تمام ہندوستان میں نہ سپہر کے تین چار نسخوں سے زیادہ نہ مل سکے اور تغلق نامہ تو بالکل ہی مفقود ہو چکا ہے۔

مگر مجھے اُمید ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی مقبولیت کا اب زمانہ آگیا ہے۔ مغربی علوم اور مغربی ادبیات کے اثر سے ہندوستان کے علمی و ادبی ذوق میں صاف طور پر تبدیلی محسوس ہونے لگی ہے اور ایک ایسا وسیع حلقہ اُدبا کا پیدا ہوگیا ہے جہاں اس قسم کی تصانیف یقیناً قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مثنوی دولرانی خضر خاں کی ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں ہندوستان کی تواریخ و جغرافیہ تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کی نسبت نہایت قیمتی معلومات کافی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر لکھا ہے۔ اس میں سلاطین اسلام کا پورا سلسلہ سلطان معزالدین سام سے شروع کرکے جو دہلی میں اسلامی سلطنت کا بانی ہوا ہے سلطان علاءالدین خلجی تک ملا دیا ہے۔ اس کے بعد علاءالدین خلجی کی فتوحات جو اُس کو مغلوں پر حاصل ہوئیں اور سرداران مغل کی گرفتاری

اور مغلوں کے حملوں کے دائمی سدباب کو بیان کیا ہے۔ اور پھر ان فتوحات کا ذکر ہے جو علاءالدین کو چتوڑ، رنتھنبور، گجرات، مانڈو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل ہوئیں۔ اور ان امور کی نسبت واقعات کے سلسلے اور دیگر عنوانوں کے تحت میں جستہ جستہ اشارہ کیا جا چکا ہے اور اس موقع پر یہ اجمالی یاددہانی کافی ہے۔ خلجی عہد کے اسلامی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کے متعلق بھی کافی تفصیل خضر خانی شادی کی داستان کے ضمن میں کی جا چکی ہے۔ البتہ ہندوستان کے متعلق بعض متفرق باتیں باقی رہ گئی ہیں جن کی نسبت میں ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں:۔

اسلام کا غلبہ اور اُس کی یکساں رونق تمام ہندوستان میں

تاریخ اسلامی کی تمہید میں حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے اسلام کی اشاعت کی اور علمائے باعمل کی بدولت آج دہلی کو دارالعلم بخارا کا مرتبہ حاصل ہے۔ زبردست کافر اور اُن کا کفر پامال ہو چکا۔ اور غزنین سے ساحلِ دریائے شور تک مذہب اسلام ایک حالت اور یکساں رونق کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ نہ یہاں عیسائیوں یہودیوں اور آتش پرستوں کا وجود ہے اور نہ کہیں خارجیوں اور معتزلوں کا پتہ لگتا ہے بلکہ اس تمام رقبہ میں جس کی حدیں اوپر مذکور ہوئیں سوائے حنفیوں کے دوسرے مذہب کا آدمی نہیں دیکھا جاتا ؎

خوشا ہندوستان و رونقِ دیں — شریعت را کمالِ عز و تمکیں

زعلمِ باعمل دہلی بخارا را — زشاہاں گشتہ اسلام آشکارا

تمامی کشور از تیغِ غزا کار — چو خارستاں ز آتش گشتہ بنجار
زمینش سیر خوردِ آبِ شمشیر — فروخفتہ غبارِ کفر در زیر
زبردستانِ ہند و گشتہ پامال — فرودستاں ہمہ در دادنِ مال
بدیں عزت شدہ اسلام منصور — بداں خواری سرانِ کفر مقہور
بذمہ گر نبودے رخصتِ شرع — نماندی نامِ ہندو ز اصل تا فرع

ز غزنیں تا لبِ دریا دریں باب — ہمہ اسلام بینی بر یکے آب
نہ زاں رہ دیدہ زاغانِ گرہ گیر — ہمہ در کیشِ احمدؐ راست چوں تیر
نہ ترسائی کہ از نا ترسگاری — نہد بر بندہ داغِ کردگاری
نہ از جنس جہوداں جنگ و جوریت — کہ از قرآں کند دعوی بتوریت
نہ مغ کز طاعتِ آتش شود شاد — وزو با صد زباں آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانی روش خاص — ز دل ہر چار آئیں را باخلاص
نہ کیں با شافعی نے مہر بازید — جماعت را و سنت را بجاں صید
نہ زاہلِ اعتزالے کز فنِ شوم — ز دیدارِ خدا کردند محروم
نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی — کند با شیرِ حق روباہ بازی

ہندوستان کی زبان اور اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر

ہندی زبان کی نسبت حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کا مدعی ہے اُس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندی زبان فارسی سے کم نہیں ہے۔ بلکہ سوائے عربی زبان کے جو تمام زبانوں پر

حمکراں ہے باقی اکثر زبانوں پر اُس کو ترجیح حاصل ہے۔ عربی کی خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں اجنبی الفاظ کی آمیزش نہیں ہو سکتی اور فارسی میں یہ نقص ہے کہ اُس میں عربی الفاظ کی آمیزش ناگزیر ہے ؎

غلط کردم گر از دانش زنی دم — نہ لفظ ہندی ست از پارسی کم
بجز تازی کہ میرِ ہر زبان ست — کہ بر جملہ زبانہا کامران ست
دگر غالب زبانہا دررے وردم — کم از ہندی ست شد زاندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر — کہ نامیزد در و گفتارِ دیگر
بنقصان ست لفظِ پارس درخورد[1] — کہ بے آچار تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی دش واین دردناک ست — تو گوئی کیں جسد اں جانِ پاک ست
جسد را مایۂ گنجد زہر سال — نہ گنجد از لطافت ہیچ در جاں
نہ زیبد جفت کردن ہمسری را — عقیقے از یمن درِّ دُری را
ببین دولت زگنجِ خویش صرف ست — متاعِ عاریت عاری شگرف ست
زبانِ ہند ہم تازی مثال ست — کہ آمیزش دراں جا کم مجال ست

آخری شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت تک ہندی زبان میں فارسی الفاظ کی آمیزش بالکل نہیں ہوئی تھی یا بہت ہی کم ہوئی تھی۔

ہندی صرف و نحو | ہندی صرف و نحو کے اصول و قواعد عربی کی طرح منضبط ہیں

---

[1] درخورد یعنی سزاوار و شایاں۔ اچار یعنی آمیزش۔ تیزی الالہ تازی یعنی عربی اور کم تواں خورد یعنی نمی تواں خورد۔

گر آئینِ عرب نخوست وگر صرف — ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دکّاں راست صراف — شناسد کیں نہ تخلیط است و نے لاف

معانی | ہندی زبان معانی اور خیالات کے اعتبار سے بھی دوسری زبانوں سے کسی طرح کم نہیں ہے ؎

وگر پرسی نیایش از معانی — دراں نیز از دگر ہا کم ندانی
اگر از صدق و انصافت دہم شرح — حدِ ہندی کنی گفتارِ من جرح
ورآرایم بسوگندے زبانے — کہ داند با ورم داری و یا نے
ولے من کاندریں نقدِ مہیّا — بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا
ز قطرہ در چشیدن گشت معلوم — کہ مرغِ وادی ست از دجلہ محروم
کسے کز گنگِ ہندستاں بود دُور — زنیل و دجلہ لافد ہست معذور
چو در چیں دید بلبل بوستاں را[1] — چہ داند طوطیِ ہندوستاں را

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت | حضرت امیر خسروؒ کے عہد میں جو بیش بہا ریشمی کپڑا ہندوستان میں عام طور پر مشہور اور مقبول تھا اُس کا نام دیوگیری ہے۔ چونکہ وہ دیوگیر میں بنتا تھا اس لئے اس نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ دیوگیر دکن میں ایک تاریخی شہر ہے جو اس وقت دولت آباد کے نام سے مشہور ہے۔ غالباً سلطان تغلق کے زمانہ سے اُس کا

---

[1] یہ را اضافی ہے اور بلبل بوستاں مفعول ہے اور فاعل دید کا محذوف سمجھنا چاہیئے اور را کو علامت مفعول مانا گیا تو بلبل بوستاں میں فک اضافت تسلیم کرنا پڑے گا جو ایک حد تک معیوب ہے

نہ نام مشہور ہوا ہے۔ اس کپڑے کی تعریف میں حضرت امیر فرماتے ہیں ؎

نکو دانند خوبانِ پری کیش　　کہ لطفِ دیو گیری از کتاں بیش

زلطف آں جامہ گوئی آفتابیست　　و یا خود سایہ یا ماہتابیست

پان | پان کی نسبت فرماتے ہیں کہ خراسانی جن کو اہل ہند گنوار اور احمق سمجھتے ہیں پان ان کے نزدیک گھاس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ؎

خراسانے کہ ہندی گیرد شگول　　خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول

شناسد آنکہ مرد زندگانی ست　　کہ ذوقِ برگ خائی ذوقِ جانی ست

آم اور انجیر | اس بحث کے خاتمہ میں یہاں کے آم کو دیگر ممالک کے انجیر پر ترجیح دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کی چیزوں کی تعریف اور ترجیح میں بیجا طرفداری سے کام نہیں لیتا۔ جو لوگ منصف مزاج اور تجربہ کار ہیں اور جنھوں نے دنیا کے ممالک کو غور کے ساتھ دیکھا ہے وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ مگر بے انصافوں سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اس لئے کہ اندھی عورت تو بصرہ کو شام سے بہتر بتائے گی اور جو شخص اپنے ملک کی طرفداری کرے گا وہ ہمارے ملک کے آم کو انجیر سے کم درجہ بتائے گا۔ حقیقت میں ہندوستان جنت نشان ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آدمؑ اور طاؤس بہشت سے نکل کر یہاں کیوں اُتارے جاتے۔ اس مضمون کے بھی چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

دریں شرح و بیاں کا دست دَرو　　کسے با در کند گفتارِ خسرو

که دانا باشد و منصف بهر چیز — زمینہا یک بیک دیدہ بہ تمییز
سخن کز ہند و از روم افتدش پیش — سوے انصاف گیرد نے سوے خویش
زبے انصاف نتواں یافت ایں کام — کہ عمیا بصرہ را گوید بہ از شام
وگر کس سوے خود گردد جہت گیر — نہد کم نغزکِ ما راز انجیر
بہ از من خود نیارد بود وصّاف — کہ من حُجّت سرایم او زند لاف
سیہ گویند ہند و ہمچنین ست — سوادِ اعظم عالم ہمین ست
بہشتے فرض کن ہندوستاں را — کز انجا نسبت ست ایں بوستاں را
وگرنہ آدم و طاؤس زانجاے — کجا اینجا شدندے منزل آراے
اگر دعویٰ کنی بارے چنیں کن — بحجت موم خود را انگبیں کن

ہندوستاں کے پھول | قصر شاہی کے پائیں باغ کی تعریف کے سلسلہ میں چند مشہور پھولوں کا ذکر کرکے ہندوستانی پھولوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں قابل لحاظ بات یہ ہے کہ ہر ایک پھول کی تعریف میں شاعری کے ساتھ واقعیت کا پہلو ہاتھ سے نہیں جانے پاتا۔

گل کوزہ اور صد برگ :۔

زگلہائے تر ہندوستاں ہم — شدہ سرگشتہ با دو بوستاں ہم
بتری آب را در کوزہ کردہ — لطافت آب از و دریوزہ کردہ
گلِ صد برگ را خوبی زحد بیش — نمودہ صد ورق دیباچۂ خویش

بسانِ دفترِ شیرازہ بستہ　　زہر برگش سرشکِ شیر جستہ

پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونوں نام پارسی ہیں لیکن یہ پھول ہندی نژاد ہیں اور اس دعوی کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں ؎

اگرچہ پارسی نامند اینہا　　ولے در ہند زادند از زمینہا

گر ایں گل در دیارِ پارسی زاد　　چرا زو نیست در گفتارِ شاں یاد

ہم ایں لشکر دریں صحرا برآمد　　ہم ایشاں را علم اینجا برآمد

بیل اور جوہی ؎

ازیں سو بیل پیشانی کشادہ　　بیک گل ہفت گل برہم نہادہ

وزاں سو دلرباے عاشقاں جاے　　ہمہ تن بہرِ دلہا راشدہ جاے

کیوڑہ ؎

بخوبی کیوڑہ چادر لحافش　　سنانِ نقرہ و زمینا غلافش

صبا ہر گل کہ کردہ ہم عنانش　　سپر افگندہ از نوکِ سنانش

زبویش حلۂ خوباں معطر　　دو سالہ خشک و بویش ہمچناں تر

ہراں جامہ کہ ازوے بو گرفتہ　　دریدہ جامہ و بویش نرفتہ

رائے چمپا ؎

دگر آں رائے چمپا شاہِ گلہا　　کہ بویش مشکبار آمد چو ملہا

چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد　　ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد

چو پیکانِ زرو بدریدہ آساں
بہ پیکاں صفِّ گلہائے خراساں

بروغن پرورندش بہرِ سرہا
کہ سرازمشکِ تر گیرد اثرہا

مولسری ؎

دگرما دل سرے کش طرفہ نامے
برنگِ طرفہ مروارید فامے

بہیئت چست و برگش خرد و باریک
بہر جیب و بدلہا نیک نزدیک

پرندش شہر شہر ارچہ بو دخشک
چنین گل کم بگیر از نافۂ مشک

بسویش بسکہ دلہا گشتہ مائل
شدہ در گردنِ خوباں حمائل

دونہ ؎

دگر دونہ کہ آں ریحانِ ہندست
زترّی بوش درخوردِ پسندست

سپرغم رنگ و برگش اسپرِ غم
غلامِ او شدہ شاہِ سپرغم

کرنہ ؎

دگر کرنہ کہ چوں زوجست بوئے
معطر گردد از یک خانہ کوئے

بسودہ مشک و بویش نام کردہ
زبو از بہرِ دلہا دام کردہ

سیوتی ؎

چو پیکانِ ہلیلہ سیوتی خرد
کہ جانہا بہرِ آں پیکاں ہوس برد

زعشقِ بوئے او جاں دادہ زنبور
نگشتہ بعدِ مُردن نیز از و دُور

ہمہ خوبانش عاشق وار جویاں
کہ معشوقیست نزدِ خوبرویاں

ہندوستانی پھولوں کی وجوہِ ترجیح خراسانی پھولوں پر ؎

چہ بینی ارغوان و لالہ خنداں — کہ رنگے ہست و بوئے نیست چنداں
گلِ ما را ہندی نام زشت ست — وگرنہ ہر گلے باغِ بہشت ست
گر ایں گل خاستے در روم یا شام — کہ بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم — چہ سان غلغل زدندے در ری و روم
کدامی گل چنیں باشد کہ سالے — دہد بو در ماندہ از نہالے

حسینانِ ہند کی ترجیح حسینانِ عالم پر

پھولوں کی بحث کو ختم کر کے فرماتے ہیں کہ جس طرح ہندوستان کے پھول دیگر ممالک کے پھولوں پر فوقیت رکھتے ہیں اسی طرح ہندوستان کے حسین خوبانِ عالم پر تمام صفاتِ حُسن میں فایق ہیں۔ اِس سلسلہ میں مصر، روم، قندھار، سمرقند، خطا و ختن یعنما اور خلخ جو حُسن خیز سمجھے جاتے ہیں سب ہی کو لے ڈالا ہے ؎

بیانِ ہند را نسبت ہمیں ست — بہر یک موئے شاں صد ملکِ چیں ست
چہ گیری نام از یعنما و خلخ — کہ غالب تیز چشم اند و ترش رُخ
چہ یاد آری سپید و سُرخ رادے — چو گلہائے خراساں رنگ بے بوئے
وگر پرسی خبر از روم و از روس — از ایشاں نیز نا دیدہ بہ ولوس
سپید و سرد ہمچو کندۂ تیغ — کز ایشاں دم خورد خاتونِ دزخ
لبِ تاتار خود خنداں نباشد — ختن را خود نمک چنداں نباشد

سمرقندی و بخارا زقند ہا رند　　بجز نامے ز شیرینی ندارند

بمصر و روم ہم سیمیں خدانند　　ولے چستی و چالاکی ندانند

حضرت امیر خسروؒ کے کلام میں جو گوناگوں خوبیاں ہیں اُن کا استیعاب میرے لیے ناممکن ہے جو کچھ میں نے کہا بلا مبالغہ سمندر میں سے ایک قطرہ یا بیابان سے ایک ذرہ ہے۔

جس قدر صنایع و بدایع علمائے معانی و بیان نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اُن میں سے غالباً ہر ایک اہم صنعت کی مثال اس مثنوی میں مل سکتی ہے اگر اس مضمون کی تفصیل کی جائے تو یہ بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے میں یہیں ختم کرتا ہوں۔

خاکسار

رشید احمد انصاری

مدرسۃ العلوم علی گڑھ:

دسمبر ۱۹۱۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایں صحیفہ عشق کہ ہر حرفِ سطرش از زلفِ لیلیٰ زنجیرِ مجنوں می جنباند و ہر سخنِ شیرینش در شگافتنِ دلہائے سنگین تیشۂ فرہاد را ماند بنام دول رانی و خضر خاں نوشتہ آمد

بِمَنْ فِی الْعِشْقِ مَاتَ وَحَیٌّ فِیْہِ

سرِ نامہ بنامِ آں خداوند — کہ دلہا را بخوباں داد پیوند
زعشق آراستہ لوحِ آب و گل را — بداں جاں زندگی بخشید دل را
زکاف و نوں کہ رمزِ مشکل ست آں — یکے نقطہ بروں داد و دل ست آں
ززلف و رخ بتاں را روز و شب داد — وزاں نظارہ جانہا را طرب داد
قلم را داد سودائے الٰہی — کہ بنوشت ایں سپیدی و سیاہی
طبایع را بمرکز کرد مائل — فلک را ساخت در گردش حمائل
منقّش نطع ایں پیروزہ گلشن — بہ گلرویانِ انجم کرد روشن

۲۔ عنوان کی یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں پائی گئی۔ صرف نسخہ ح ۲ اور حج میں درج ہے۔
ایضاً و زنجیر حج ۔ زنجیر ر ۲ ۴ ۔ نوشتہ آمد" اور اُس کے بعد کی عربی عبارت نسخہ ر ۲ میں نہیں ہے۔
۸۔ کاف و نون ر ۲ ع ۲ حج ۔ کافِ کن ع ایضاً بروں دادہ ع ۱۲۔ فیروزہ ع ۲ ر ۲ ح ۲

دگر آراست بہرِ انس و جاں را — بیک خورشید و یک مہ آسماں را
زمیں را نیز داد از صُنعِ جادید — زخوباں صد ہزاراں ماہ و خورشید
جمالِ نیکواں بزدود و زاں ساں — کہ بتواں دید در وی صورتِ جاں
قصب پوشانِ شیریں کرد پرکار — بسانِ نے شکر در نے شکرزار
بتانِ چین و خوبانِ طرازی — پدید آورد بہرِ عشق بازی
کرشمہ داد چشمِ نیکواں را — شکارِ شیر فرمود آہواں را
مُسلسل کرد زُلفِ ماہرویاں — مشوّش روزگارِ مہرجویاں
چناں بنگاشت گیسوئے گرہ گیر — کہ نتواں داشت دلہا را بہ زنجیر
زہے نقّاشِ صورت ہائے زیبا — کہ پشتِ خاک از و شد روئے دیبا
طبقہائے فلک را گوہر آمائے — نمطہائے زمیں را زیور آرائے
نمک بخشِ دہن ہائے شکر خند — حلاوت پرورِ لبہائے چوں قند
بیارایدبسر و ارید گل پوش — عروسانِ چمن را گردن و گوش
نہد در صبح مہری کاندر افلاک — برسمِ عاشقاں دامن کند چاک
رُخِ دلبر کند نازک بداں آب — کہ ماہش را رسد سلخی ز مہتاب
دہد مشتاق را آں سخت جانی — کہ داند کندنِ جاں زندگانی

۸- بتواں حر ر ۹- مہد دیبا ر ع
۱۰- تنقہائے فلک ر ح ا= نقطہائے فلک حر = طبقہائے فلک ع غ د
۱۳- زندچاک ع ۱۴- بداں آب حر د = ترا زآب غ ح ا= بداں آب ع

زہستی ہرچہ دارد صورتِ بود — زسرِّ عشق کرد آں جملہ موجود
بآدم داد شمعِ روشنائی — نہاد ابلیس را داغِ جدائی
چو بر نوح از تفِ غیرت زند برق — بہ طوفاں مردمِ چشمش کند غرق
بہ نوری بخشد ابراہیم را راہ — کہ در چشمش نیاید انجم و ماہ
چو خواہد عینِ یعقوب از پسر نور — زعینش قرۃ العینش کند دور
کند بر موسیٰ آں راز آشکارا — کہ تابِ آں نیارد کوہِ خارا
یکے را بر گلو راند پلارک — یکے را ارّہ بر بالائے تارک
چو تابِ مہر بر روح اللہ افشاند — زمہر و دوستی جانِ خودش خواند
چو مہرش زد بزلفِ مصطفےٰ دست — چناں صد جاں بتارِ موئے او بست
جمالی داد احمد را بدرگاہ — کہ چاک اُفتاد زاں در سینۂ ماہ
بہ یارانش ہم از دل چاشنی داد — زسوزاں شمعہا را روشنی داد
بامت ہم رسید آں شعلۂ شوق — کہ چوں پروانہ جاں دادند ازاں فوق
ہمو راند ز درنا مقبلاں را — ہمو خواند بخود صاحب دلاں را
گہے بخشد جنیدی را کلاہے — کہ تنہا زاہلِ دل باشد سپاہے
گہے از ذہم را بُرد حبلِ عقیلہ — دہد از خیلِ حُبُّ اللہ طویلہ
گہے با شبلے آں ہمت کند ضم — کہ صیدِ خویش نہ پسند دو عالم

۶- سنگ خارا ع۲ = کوہ خارا ش ر ح ح ۷- دگر ارہ ع ۸- نورِ بہ ح ح د ع ۲
۱۵- جبل حب اللہ ح ع = جبل جبل اللہ ر = خیل حب اللہ ش ر ع = خیل حب اللہ د

گہے در پیش شاہد روانِ اسرار
نماید جلوۂ منصور بر دار

ہمو داند کہ ایں رازِ نہاں چیست
چہ داند مردمِ گم گشتہ کاں چیست

شناسائے ضمیرِ راز دانان
مرادِ سینہ ہائے پاک جانان

بروں از ہر تنے کشِ گلِ تواں گفت
دروں در ہر دلے کشِ دلِ تواں گفت

۵ زلیلےٰ او بدفتر زد رقم را
ہمو پرداخت از مجنوں قلم را

چناں بخشد بہ خسرو شربتِ کام
کہ از شیریں و شکّر خوش کند کام

کند فرہاد را روزی چناں تنگ
کہ میرد سنگ بر دل در دلِ سنگ

نہ جرمی دارد آں کو کام کم یافت
نہ کاری بیش کرد آں کیں کرم یافت

نوشتہ بر سرِ مایَفعَلُ اللہ
چراؤ چوں کجا گنجد دریں راہ

۱۰ ہر انچہ او کرد گر خوب است و گر زشت
خردمند آں ہمہ جز خوب ننوشت

اگر در نیست رُو داری مخور غم
کہ چوں ہستی است می بالیست آنہم

از آں شد گنجِ رازش نیستی سنج
کہ نقد نیستی ہم دارد آں گنج

از و داں ہر چہ ہست ار ہست و نیست
کہ ہست و نیست کُن جزوی و گر نیست

ہر آں جوہر کش از ہستی نشان است
ہمہ حاصل ز کانِ کُن فکانَ است

---

۴ - درونِ ہر دلے ح ع ح ۵ - برداشت ر۲

۷ - میرد ر ر۲ ر۳ ع۲ = میرد ح ایضاً در دل ر۳ = بر دل ع ح = از دلِ سنگ ع - در دلِ سنگ ر۲ ر۳ ح = با دلِ تنگ ع۲ ۱۰ - ور زشت ع۲

۱۴ - کہ از ع ح = کش از ر۲ ایضاً بکانِ ر۲ ر۳ ع۲

به هر گنجینه قفلِ راز دادہ
کلیدِ آں بہر دُم باز دادہ

بہر کس نعمتِ شایاں سپردہ
خرد را گنجِ بے پایاں سپردہ

پس آنگہ عشق را کردہ اشارت
کہ اندر گنجِ عقل افگن غارت

زگنجِ عقل خسرو را خبر نیست
دروجز عاشقی عیبی دگر نیست

چہ غم گر بارِ صد عیبم بدوش است
نہ پوشیدہ است زاں کو عیب پوش است

فراواں نقدِ اُمید است در جیب
کہ بہ پزیرد گدائے را بدیں عیب

چو عیبِ بندگاں زو شد پدیدار
ہمو با دا بدیں عیبم خریدار

نیازمندی در حضرتِ بے نیازی کہ دماغ مختل بندگاں را از گلشنِ یُحِبُّہُم ویُحِبُّونَہٗ بوئے نبخشیدہ

خداوندا چو جاں دادی دلم بخش
دلے عاشق نہ جانے عاقلم بخش

درونی دہ کہ بیروں نبود از درد
بہ بیرون و دروں نبود ز تو فرد

چناں دارم کہ تا پایندہ باشم
نہ از جاں بلکہ از دل زندہ باشم

چناں شو جانبِ خود رہنمایم
کہ از خود بگسلم سوئے تو آیم

چناں کن خانۂ طینت خرابم
کہ از ہر سُو در آید آفتابم

۳- آوردہ ۶ ۵- بہ پوشیدہ ۶ = نہ پوشیدہ ۲ح = نہ پوشیدہ ۳ ۶ ایضاً ایں کو ع ۲ ۳ = زاں کو حح = آں کو ع ۲ ۸- بندہ حح = بندگان ۳ = شدہ ۳ ۶

۱۰- بجانِ عاقلم ۶ = نہ جانِ عاقلم ۳ ۶ حح حح ۲د = نہ جانے عاقلک

چناں نہ یادِ خود اندر ضمیرم — کہ با یادِ تو میرم چوں بہ میرم
چناں بنیادِ عشق افگن دریں دل — کہ روید جاودانی سبزہ زیں گل
چنانم خواں سوئے خویش از ہمہ سوئے — کہ رویم در تو باشد از ہمہ روئے
چنانم دہ مئے پے در پئے عشق — کہ فرد است خیزم از مئے عشق
شرابی دہ کہ خواب از من رُباید — خمارِ مستی و شوقم فزاید
نہ آں می کز ریا وُ شیوہ ریو — زمن لاحول گویاں رم خورد دیو
گرفتارم بدستِ نفس خود رائے — برحمت برگرفتارے بہ بخشائے
بداست ایں سایۂ من یار با من — تو یاری کن مرا مگزار با من
بہ نورِ دل چناں کن زندہ جانم — کہ بعد از مُردگی ہم زن مانم
زنفسِ تیرہ کیشم کش بیک بار — پس آنگہ سوئے خویشم کش بیک بار
کرم را پردہ از ایواں برافگن — زطاقِ قُرب شادُروا ں برافگن
گدائی را چناں دہ بارِ درگاہ — کزاں درگہ نداند سوئے خود راہ
بداں نورِ نہانی شود لیلش — کہ پروانہ نہ زیبد جبرئیلش
مَرا در شعلہ ہائے شوقِ خود نہ — چو خاکستر شوم برباد در دہ

۱- گر بہ میرم ع ك ۲- جاوداں آں سبزہ س ع ۲ ر ۲ = جاوداں سبزہ ح ح
۴- چناں مئے دہ پیاپے در پئے عشق ر ۲ ۶- خم خورد س ر ۲ ح ۷- برگرفتارے بہ بخشائے ح ح ۲ د
س ر ۲ ع ۲ ح = برگرفتاریم بخشائے ع ۸- بداست س ر ۲ ر ۳ ع ۲ ح = شدہ است ع
۱۱- کرم کن س ۱۲- چناں س ر ۲ ع ۲ = چنیں ع ح ایضاً نداند س ر ۲ ع ۲ ح = نداردع

نسیمے نام زد فرمازسویت — کہ بیہوشِ ابد گردم ببویت
بداں زندہ دلاں کاندر تف و تاب — نخفتند از غمت تا آخریں خواب
کہ چوں آید زمانِ خفتنم تنگ — بہ بیداریِّ در دم نوکن آہنگ
پس از خوابی کہ بیداری نیابم — ق چو بیداری دہی فردا ز خوابم
۵ کشادہ کن چناں چشم اُمیدم — کہ بخت آرد ز دیدارت نویدم
حیاتی دہ مرا در جستجویت — کہ میرم تازیم در آرزویت
بداں مقصودِ خواہش بخش راہم — کہ از تو جز تو مقصودی نخواہم
زہمّت نردبانی نہ دریں خاک — کہ بتوانم شدن بر بام افلاک
اُمیدی دہ کہ رہ سویت نماید — کلیدی دہ کہ در سویت کشاید
۱۰ چو دادی از پئے طاعت وُجودم — بطاعت بخش توفیقِ سُجودم
بکاری رہنمونی کُن دلم را — کہ نسپارد بشیطاں حاصلم را
مرا با زندگانی بخش یاری — کہ تا جاں دادنم دل زنہ داری
بدہ با آشنائی آب خوردم — کہ من زاں آشنائی زندہ گردم
مبر نزدیک شانم در غم و سُور — کہ "دور از من" بوند از چوں توئے دور
۱۵ نمازِ من کزو رویم بہ پستی است — بروں طاعت دروں صورت پرستی است

۱- زبویت ر۱ ۶ ح ۳- توکن ر۱ ۶ ح = تو کن ۶ ۷- مقصود و خواہش ر۱ د
۸- روئے افلاک ر۱ ۶ ۱۱- نسپاری ر۱ ۱۴- بود ر۱ ۶
۱۵- صورت پرستی ۶ ر۱ ر۲ ح = سوبت پرستی ر۱ ۶

نیازی وہ زملکِ بے نیازی — کزاں گرد دمنا زِمن نمازی
بہرچہ آید دَرونم دارخسند — بروں ہم زیورِ خرسندیم بند
چوراہِ دوزنزدیک است پیشم — ق — چناں دارا زکرم نزدیکِ خویشم
کہ ازخود دورصد فرسنگ باشم — بیادت بے دل وبے سنگ باشم
چورہ پیش است زادِ منزلم دہ — چوجاں خواہی ستد بارے دلم دہ
چوخواہد خفت لابُدنفسِ باطِل — پس ازبیداریش خسپاں تہ گِل
چوخاکم برسرافتد درتہ خاک — توکُن برخاکساری رحمت اے پاک
گہِ رفتن رہم سوئے رضا دہ — زِمامِ من بدستِ مصطفٰے دہ

نعت کامل جمالے کہ سرناخنے ازحسنش یک بدررا دوہلال گردانید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کآیتِ نورست رویش — سوادِ روشن واللّیل مویش
گرامی نازنینِ حضرتِ پاک — کزو نازند ہم انجم ہم افلاک
دوعالم راچراغِ چشمِ بینش — کلیدِ فتحِ بابِ آفرینش
دوابروئے مبارک برکشادہ — دونونِ کُن فکاں راجلوہ دادہ

۵- بارے سرا ۶ ح = بارِ ۶ ۹- کمالِ جمالے سر ۶- ازحسنش ح ح ۲۶ = ازناخنش ۶-
۱۰- گردانید صلی اللہ علیہ وسلم سر ۱۲- نازند ۶ ح = نازندہ ۶ سر
۱۴- کُن فکانش سر سر ۳ ع ۲ ح ح = کن فکاں را ۶

مژه و ابروش ایزد یاد کرده — پس از نون والقلم سوگند خورده
رخش راگفت طٰہٰ ز امرِ درگاه — چو ماهِ چاردہ بل چاردہ ماه
زلیخنِ دہانش جاں بہ تسنیم — بکنیت قاف واندر نام حامیم
زحُسنِ خود ملاحت داشتہ عام — صباحت دادہ یوسف را بانعام
شدا ز نورِ نخستش چرخ برپائے — بنا میزد زہے ماہِ فلک زائے
چو نور پاکش اوّل مشعل افروخت — مہ و خورشید شمعِ خویش ازاں سوخت
شنیدہ عزتِ آں قرّۃ العین — کہ قرباں پیش ازاں گشتہ زبیحین
ہم از معشوق و عاشق نیست تمیز — محبِّ صانع و محبوبِ او نیز
ملائک ماندہ حیراں بر کمالش — ثواکب جملہ عاشق برجمالش
چہ دریا ہائے معنی درکشیدہ — کزاں برانبیا بوئے رسیدہ
ازاں بو کو خرابی بر دل افشاند — بشر مست و فرشتہ بے خبر ماند
عجب شاہی سریر آرائے ہستی — کزو داریم مُلکِ حق پرستی
بقلبِ عرش گشتہ مند آرائے — بعرش قلب رایت کردہ برپائے
بشر دُرّی ز دریائے وجودش — جہاں یک قطرہ از بارانِ جودش
فراخش دست بے وُسعت بفرسنگ — کہ نہ انگشترین در خنصرش تنگ

۲۔ گفت ۳ ع ح = گفتہ ع ۳۔ بہ تقسیم ۳ ع ۲
۴۔ داشتہ عام ۲ ع = داد برعام ر = داشت برعام ع ۲ ح ایضاً۔ دادہ ع ۲ ح = داد ۳ ع ۲
۵ جبینش ۲ ر ۹۔ درکمالش ۳ ع ۲ = برکمالش ع ۱۰۔ چہ دریا ع ۲ = چو دریا ع ح

نگیں ہفت است و نہ انگشترینش — کہ لولاکَ است نقشِ ہر نگینش
فلک سر در گریباں کردہ ہر پے — کہ نہ دامانش پیوندیست از وے
زہے اُمّی نظر بر لوح بازش — قلم سرگشتہ در سودائے رازش
ز علمِ او یکے قطرہ بروں داد — شریعت زود و صد دریا فزوں داد
محیطِ دو جہاں علمِ قلیلش — کہ شد راوی زبانِ جبرئیلش
بروح افزود میکائیل را روح — دعائے او کہ شد محفوظش از لوح
قیامت زاں سبب آہستہ ماندہ — کہ اسرافیل از دم بستہ ماندہ
ز عزرائیل بردی جانفشانہا — فگندہ زیر پائش فرشِ جانہا
حریم اللہ ز محمودی مقامش — یَدُ اللہ دستگاہِ احترامش
قضا چوں کُندِ بے پایانش دیدہ — از انجا نقشِ کُن بیروں کشیدہ
نہ خامہ خود بکاف و نوں رقم زد — چو او پروانہ دادانگہ قلم زد
جہانے گم پدید آمد چو خامہ — نوشت از میمِ احمدؐ گر دو نامہ
فلک نہ دَرز بہرش باز کردہ — دی از کُنجِ گدایاں ناز کردہ
گہے ہمخوانِ مسکیناں بقوتے — گہے مہماں بغارِ عنکبوتے
کجا باور شود در دہر کس را — شکارِ آہنگاں شیرے مگس را

---

۱۰ - ۱ - نقشے ہر نگینش مز۲ حاشیہ ۲ - ہر پے ع حم = بر پے ع ۴ - بروں داد مز۲ ع حم = بروں زاد ع ۶ - از لوح مز۲ حم = نوح ع ۱۱ - نہ خامہ ع۲ حم = بخامہ ع مز۲ ۔
۱۲ - جہانے ع۲ = جہانِ ع حم ۱۴ - بغارے مز۲

دل افروزِ گروہِ تیرہ کیشاں — سر و ساماں کُنِ جمعِ پریشاں
تصوّر کن قیاسِ ایں کرم را — پدر مادر فدا کردہ اُمم را
بعونِ اُمتِ مسکین و محتاج — شفاعت را ببالا کردہ معراج
کنوں در وصفِ معراجش زنم کلک — بجائے دُرکشم سیّارہ در سلک

۵ صفتِ معراجِ صاحبدلی کہ از دو نونِ قابِ قوسین یک دائرہ میم محبّت بنگاشت

شبے ہمچوں سوادِ چشمِ پاکاں — نہفتہ رو۔ ز چشمِ خوابناکاں
ز نورِ او کمینہ پرتوی بدر — ز قدرِ او نمودی شبِ قدر
فلک مہ را بسے دندانہ کرن — وزاں گیسوئے شب را شانہ کرن
۱۰ مہش در چشمِ نیکاں ریختہ تاب — فگندہ چشم بد را پردۂ خواب
عُطاردِ دبیرِ دہم زاں شب سیاہی — نوشتہ آیتِ سرِّ الٰہی
ز مِزمَرِ توبہ کردہ زُہرہ مست — بجائے زلفِ چنگش سُبحہ در دست
بہ تعظیم بزرگی بستہ اُمید — بہ حُرمت جائے خالی کردہ خورشید
مسیحا چوں ہوادارانِ جانی — براہش کردہ ہر دم جانفشانی

۱۔ گروہ ۱ ۲ ۳ ع ۲ ح ح = درونِ ع ۶۔ میم محبت ۱ ۳ ع ح ع ۲ محبت ۱ ۶۔ بنگاشتہ ع ۲
۱۰۔ پردہ در خواب ۱ ۱۱۔ نبشتہ ۱ ۱۲۔ توبہ کردہ ۱ = کردِ ع۔
۱۳۔ بہ حرمت ۱ ۳ ع ح = بحذمت ع۔

ستادہ منتظر ترکِ قبا پوش — بسرہنگی نہادہ تیغ بر دوش
زسر برجیس زیر آوردہ دستار — کہ فرشے گسترد در پائے رہوار
زحل کوہندوی پیراست وخم پشت — شہادت را بالا کردہ انگشت
دہ و دو برج را در تختۂ تیر — نگارش کردہ نقاشانِ تقدیر
در ایواں طلسق راندہ برسیاہی — نہ از مہتاب کز نورِ الٰہی
ثوابت ہفت مسند راست کردہ — سریر از ہشت جنت خواست کردہ
بہ جنت رفتن رضوان شدہ گم — زطاؤسانِ طوبیٰ بستدہ دم
زشادی بسکہ حوراں گشتہ بیہوش — کشیدہ وسمہ بر رخ سرمہ در گوش
بخلد ادریس کیں مژدہ شنیدہ — بجا بگزاشتہ کفش و دویدہ
چو زینساں زیوری بستند شب را — بہ احمد جبرئیل آمد طلب را
نویدش داد کای سلطانِ عشاق — بعزمِ عرش والاقسم علی الساق
براقی پیشکش کردش فلک گام — کہ وہم از وے بحجت تنگ کند وام
دو گامی زیں جہاں تا آں جہانش — دو جولاں از مکاں تا لامکانش
بفرماں شد سوار آں خاصِ درگاہ — ملائک طرّ قوا گویاں ہمہ راہ
سیہ چتر از شبِ معراج بارش — زسبحانَ الذی اسرٰے طرازش

۴- تختۂ پیر ع = تختہ و تیر ر ح = تختۂ تیر ر ع۲۔ ۵- ایوان طلق راندہ بر ر ع۲ ح ح = ایوانِ تق راندہ ع ر ۱۲- کردش ر ع۲ ح = کردہ ع ایضاً فلک گام ع ح = فلک وام ع۲۔

نخست اپیش بیرِ فکرت آسا — شد از بیت الحرم در بیت اقصا
سُبک گنبد بہ گنبد شد روانہ — ز بیتی تا بہ بیتی خانہ خانہ
گزشت از ہفت سیّارہ بیک دم — زد و شش برج بلکہ از شش جہت ہم
رہ از صفِّ ملائک گشتہ صف صف — ہم از رف بر گزشت و ہم ز رفرف
بسِدرہ ماند ہم پروازِ والا — وز انجا رفت بالا مرغِ بالا
رسید آنجا کہ نتواں گفت جائے — ہوائے در گرفتش بے ہوائے
در آمد خازنے از دحدت آباد — جہت راشش خزینہ داد برباد
جہت چوں پردہ بُرد از پیشِ دیدار — جمالِ بے جہات آمد پدیدار
چو ہستی نیست گشت از ہست بے نیت — عیاں شد ہستیٔ کو ہستِ عینست
لقائے دید کانجا دیدہ شد گم — ندیدہ بل ہمہ ہستیِّ مردم
ز خود گم گشتہ بے خود بود با او — دوئی بگزار یا ایں بود یا او
خدا را دید و دید از دیدۂ سر — نخود دیدن تواں از چشمِ دیگر
دراں حضرت چو خواہش رامحل دید — ہمہ مشکل بکارِ خویش حل دید
گروہِ خویش را فریادرس گشت — گرانبارِ عنایت باز پس گشت

۱۔ آسا اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصا ج ح ع۲ = اسائے۔ اقصائے ع ایضاً بیت الحرم در ۲ ۳ ع۲ ح ع = بیتِ حرم تا ۳ ۴۔ گشتہ ع = بستہ ع۲ = گشت ح ۶۔ نے ہوائے ع = بے ہوائے ۳ ع۲ ۸۔ بے جہت ۳ ۱۰۔ ہستیٔ مردم ۳ ع۲ ح = ہستی ز مردم ع ۱۱۔ گشت ع۲ ۱۲۔ کہ خود ع۲ ح ۱۴۔ گراں بار ۳ ح = کزاں بار ع = کزانبار ۳ ع۲۔

ازاں بخشش کہ دانش گراں کرد — رہ آوردی بہ مسکیناں رواں کرد
بیک قطرہ ز دریائے الٰہی — فروشست از ہمہ اُمت سیاہی
ہزاراں شکر یزداں را کہ مارا — سپرد آں فرّخ ابرِ بہاراں را
کہ چوں خورشیدِ حشر آید بگرما — ازاں بے سایہ باشد سایہ بر ما
خہی طغرا کشِ حرفِ الٰہی — کہ اورا بر رُسل ختم است شاہی
خطابش سکّہ بر دینار خور زد — قمر را فَلَقَہُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ زد
سریرِ شرع تختِ پائدارش — بہ تختش چار عُمدہ چاریارش
ازاں ہر چار ایماں سخت بنیاد — چناں کز چار عنصر آدمی زاد
ابو بکر اوّل آں ہم منزلِ غار — کہ دوّم جائے پیغمبر شدش یار
عمر دومی کہ بستد جاں ز فرزند — کہ زندہ کرد ازاں عدلِ خداوند
سوم عثماں دو صبحِ صدق را مہر — کہ گشت از مہرِ قرآں روشنش چہر
چہارم حیدر آں در ہر ہنر فرد — فقیہ و عالِم و مرد و جوانمرد
دگر یاراں کہ سیّاراتِ نوراند — امم را پیشوائے راہِ دوراند
زما باداد رودِ بے کرانہ — فراواں خاکبوسِ چاکرانہ
نخُست اندر جنابِ مصطفائی — کزو دارد دلِ ما رُوشنائی

۱۔ گراں بود اور مصرعہ ثانی کا قافیہ رواں بود ح ۱۰۔ عمر دوم سرع ا ح = دومی ع
ایضاً۔ جاں ز فرزند سرع ۲ ح = جانِ فرزند ع
۱۳۔ سیّاران سرع ۲ ۱۴۔ درودی بیکرانہ سرع ۲۔

پس اندر خدمتِ آں پاک جاناں — کہ بودند آں ملک راہم عناناں
مبادا جان ما بی یادِ شاں شاد — ہمیشہ یادِ شاں در جانِ ما باد

مدح شیخی کہ در آئینۂ صفا مثالی است از ذات محمد مصطفیٰ بالعین نہ بالعکس

پس از دیباچۂ نعتِ رسالت — ز ذکرِ پیر بہ باشد مقالت
نظام الدین حق فرخندہ نامے — کہ دینِ حق گرفت از وے نظامے
خطابش راست دو نقطہ فرو خواں — نشانِ نقطہائے انبیا داں
محمد اسم و آیاتِ محمدؐ — در و واضح چو حامیم اندر احمدؐ
زعلمش در دو عالم روشنائی — دو عالم علم کبسی و عطائی
حدیثش چوں خبر در امر و در نہی — بیک پایہ فرود از پایۂ وحی
از و تا انبیا یک کافِ تعظیم — بر آں گونہ کز احمدؐ تا احد میم
شبیہِ مرسلاں از جانِ صافی — ادب را کافِ تشبیہ است کافی
بہ معراجِ نمازش چرخ محتاج — بہ چرخش چوں نمازِ خویش معراج
بشاذروانِ انجم صدرِ جاہش — بدار القربِ کرسی تکیہ گاہش
بصدرِ خضر و عیسےٰ مند آرائے — خضر بوسید دستش خضر خاں پائے

۴- بالعین والعکس ر ۵- بذکر ر ت
۱۲- تشبیہ است ت ع ۲- تشبیہش ع ح ۱۴- بدر العرش ع۔

مسیحے ہر دم از فیضِ تہا نہا — زدہ بر مُردہ جاناں موجِ جانہا
سریر آرائے فقر از صفِّ ابرار — سریرِ مصطفےٰ را عُمدہ کار
دَمش مریم صفت آبستنِ روح — لُعابش مرہمِ دلہائے مجروح
بہر سو کز دمش بادے رسیدہ — ہزاراں کوہِ رنج از جا پریدہ
بہ جانب کہ او الحمد خواندہ — اجل از کار رانی باز ماندہ
ضمیرش محرم دیرینۂ عشق — نیازش خازن گنجینۂ عشق
دلش کز شوق دارد در دو داغے — رُواقِ قُدس را روشن چراغے
ملک از ہمتش پر وام کردہ — فلک بہر درش سر وام کردہ
بچرخ از ذکر آں ذاتِ مُعلّا — شکستہ مشتری عطفِ مصلّا
کسے کو صُوفِ او در بر گرفتہ — قضا از وے قلم را بر گرفتہ
کلاہش را نیارم نام گیرم — زہے بخت ار تہ کفشش بمیرم
خدایا آں گزیدہ بندۂ خاص — کہ ہست الحمد للہ جفت اخلاص
بہ قربت ہمنشینِ مصطفےٰ باد — دراں قرب ایستادش بہر ما باد

ستایش خلیفۂ ثالثہ علاء الدین محمد ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ موج آمد دلِ دریا دشم باز — باوجِ آسماں شد گوہر انداز

۱- مسیحے ع ح = مسیحا - جاناں ع ح = جانہا ۲ - آں فخر ر = از صفِّ ع ا = از صنفِ ر ۲ ہ - رسیدہ ر ۱ ع ۲ ح = وزیدہ ر ۱ ایضاً کوہ غم ر ۱ ۷ - دو دو داغے ر ۱ ۱۴ - علاء الدین محمد ر ۱ ر ۲ ع ۲ ح = علاء الدین محمد شاہ
۱۴ - علیٰ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ر ۱ ر ۲ ع ۲

فلک خواہد شدن در گوہرش غرق — کز و تا خود ندانند اختراں فرق
کند ایں موجِ دُر چوں بر فلک راہ — رسد از من نثاری بر درِ شاہ
شہے کاسکندرِ گیتی کشایست — دلش آئینۂ گیتی نمایست
علائے دین و دنیا شاہِ والا — بقدرت نائبِ ایزدِ تعالیٰ
۵ محمد شہ کہ صد چوں کسریٰ و جم — زمیم نام او پوشیدہ خاتم
سپہر کوزہ گر خود ایستد راست — بنوسد پایۂ تختے کہ او راست
زہے چترِ بلندِ گوہرینش — کہ ظلُّ اللہ بود سایہ نشینش
بلند اعلامِ او سر بردہ بر ماہ — الفہای است از نصرٌ مِّنَ اللہ
صفش در طولِ دریائے مہیاست — بگاہِ عرضِ خود چوں ریگِ دریاست
۱۰ چو دست و پا نہند خنگش بر انجم — شود انجم وشاں را دست و پا گم
چو جنبد لشکرش بر سطحِ ہاموں — رود در قعرِ دریا رُبعِ مسکوں
چو راند تیغ در صف ہائے انبوہ — سرِ کوہ افگند در دامنِ کوہ
نہیبش قلبِ سرداراں شکستہ — شکوہش پشتِ جباراں شکستہ
دُرشتاں از شکوہش در تہِ کوب — چو کشتِ پُر کلوخ از مالشِ چوب
۱۵ زبیم او نجستہ فتنہ از خواب — زخوابِ مرگ چوں گرگیں دہ اب

۱- گوہرش س ع ۲ ح = گوہراں ع س ۲ ۲ - کند چوں موجِ ایں دُر ع ۲ - از من ع ۲ = از وی ع ح -
۴ - علائے دین ع ۲ = علاء الدین ع ح ۵ - صد چوں ع ۲ ح = چوں صد ع ایضاً پوشند خاتم س ۲
۱۳ - قلبِ صفداران س ۲ = قلبِ سرداران س ۲ ع ۲ ح ع ۱۴ - از شکوہش س ۲ س ۲ ع ۲ ح = با شکوہش ع ایضاً از مالہ چوب
ع ۲ = از مالشِ چوب ح ۱۵ نجستہ کید س ۲ = نجستہ فتنہ ع ایضاً چوں گرگیں ع = ہم گرگیں س س ۲ ع ۲ ح

از و نقشِ مغل ہم چربہ دارد — کہ ناید گرچہ صورت گر نگارد
زند سمش سراں را زخمِ جانہا — چو قصّاباں تبر بر اُستخوانہا
فلک را سہمش اردر خانہ افتد — حوادث زشکمش افگانہ افتد
خدنگش راست ہمچوں دلربایاں — بعیّاری ربودہ دل زرایاں
بُدوری تیرش از دریا گزشتہ — دردنِ کیش منزل گیر گشتہ
بہر جانب کہ جیشِ آں جہانگیر — رسانیدہ بگردوں بانگِ تکبیر
بصد تعظیم سوئے کعبۂ پاک — صنم خانہ نہادہ روئے برخاک
از و بادِ سلیمانے وزیدہ — ہزاراں پیلِ معبر بر پریدہ
زتیغش قطرہ بردہ برمغل سیل — بسے طوفانِ رخشں آوردہ زاں خیل
سِنانش سفتہ مروارید انجم — بساطش خفتہ برایوانِ پنجم
زخاکِ آستانِ او فرشتہ — سراسر حلیۂ شاہاں نوشتہ
رسیدہ شیرِ دہلیزش بہ خورشید — اسد را کرد از خورشید نومید
زبہرِ سجدہ سلطانانِ کشور — سرآوردہ برآں درجزیہ برسر
بزرگی یافتہ ملک از درِ او — بلندی یافتہ تاج از سرِ او
زنقشِ روئے شاہاں آستانش — چو دیبائے کہ اندازے ستانش
زحل خاکِ درش کردہ برخ صرف — چو ہندو در بہارِ خویش شنگرف

۱- حرب دارد ع۲ = حربہ دارد حہ ۳ - از شکم ع۲ حہ ۸ - کوہ معبر سہ حاشیہ ۴ تاج از فرِ او سہ
۱۵- اندازی ستانش سہ سہ ع۲ حہ = اندازی زمانش سہ = بود از مد نشانش ع -

فلک خواہد کہ ساکن تر زند گام — کہ عہدش را درازی یا بد ایام
چناں نایاب شد ظلم از امانش — کہ دلہائے پریشاں در زمانش
بداں تا ہیبتش نفتد بکندی — کر مہار انہفتہ زیر تندی
چو دریائے کہ موج انداز گردد — گہر بیروں فشاند باز گردد
مکارم را زخشم افگندہ مقنع — تہوّر بر عطا کردہ طمع
چو خورشیدی کہ گرمایش بود درشت — ہمو میوہ پزد ہم دانہ درکشت
رعیت پرور از بخشایش عام — چو بارانی کہ پُر بارد بہنگام
ضعیفاں را زبونِ حکم پیوست — ولیکن بر قوی دستاں قوی دست
چو انصافِ عُمرؓ صیتش شنیدہ — ز ایّامِ عُمرؓ سویش دویدہ
ازاں گاہے کہ گیتی دیدہ دادش — برفتہ دادِ نوشروان زیادش
زعہدش عامہ در شادی و دستاں — چنانکہ از جمعہ طفلانِ دبستاں
زمانہ تا بود دَوراں او باد — سراسر دَور در فرماں او باد

خطاب زمین بوس بادشاہ اسمان قدر فی الورا و انکہ روشنائی بخش است در شام کفار کالبدر فی الدّجیٰ

خمے گردن زن گردن فرازاں — نواز شہات بر عاجز نوازاں

---

۱ - ترند گام ترا = برزند گام ح ۳ - ہمتش ترا - زکندی ح ۴ - بیروں فشاندہ ع ۵ - مقنع ع ح = برقع ع ایضاً سہا را بر عطا ترا = تہور بر عطا ترا ح ع = تہور اعطاع ۶ - دانہ کشت ترا ۷ - ی بار د ترا ۱۰ - عہد نوشروان ع ۱۱ - عامہ ترا ح = عام ع ۱۳ - اکثر نسخوں میں یہ عنوان نہیں ہے ہم نے نسخہ ترا سے نقل کیا ہے - نسخہ را و ع میں اس عنوان کو آیندہ عنوان یعنی عرض صحیفہ طولانی کے ساتھ شامل کر دیا ہے - اور بجائے روشنائی بخش کے ع میں روشنائی بخشندہ اور ر میں روشنائی بخشندہ ہے اور لفظ فی الورا اور فی الدجے ان دونوں نسخوں میں نہیں ہے ۱۵ - خمی ترا ح = شیع ایضاً نوز شہات ع ح = نواز شہاش ع -

بہ بستہ ضبطِ تو کارِ جہاں سخت
بہ ہواری بسانِ جامہ در تخت

چناں امن از تو گیتی دار گشتہ
کہ شمشیر از عمل بیکار گشتہ

پلارکھا کہ اندر جنگ و نا ورد
نہنگ و شیر خوردی مورچہ خورد

ز لطفت کارہائے سخت مومی
ز بادِ قہر تو دوزخ سمومی

فلک قہرِ ترا بازیچہ دست
چو شیشہ برکف دیوانہ مست

حسودت سرخرو بنود بہر سوئے
کِش از سہمِ تو خوں بگریزد از روئے

شود ہم سرخ رو لیکن چو شمشیر
خورد بر فرق و خونش از سر رود زیر

بود بر روئے تیغت خصمِ سرکش
چو اسپِ موم در میدانِ آتش

ز تیغت گنجِ رایاں بے گہر گشت
کہ دید آہن کہ مقناطیسِ زر گشت

ز شاہاں بستدی زرہائے موجود
بدرویشانِ مسکیں دادی از جود

چو می بوسد فلک نامت بہ تعظیم
خطابت حیف باشد بر زر و سیم

ازاں بے مہر شد دینارِ خورشید
کہ دارد سکۂ نامِ تو امید

کرہمایت بہر سو داشتہ شمع
کہ کو پرگندہ حالی تا کند جمع

رواں آوازۂ تو قاف تا قاف
کہ دلہا را بہ چنگ آرد ز اطراف

ز جودت عقل دیوانہ رقم گشت
جراید نیز مرفوعُ القلم گشت

جہاں تنگ آمدہ زاں دستِ دربار
چو کشتِ پختہ از بارانِ بسیار

۱۔ بہ تخت سر ۵۔ درکفِ سر ۱۲۔ بے مہر شد سر ۱۳ ح ع ۲ بے سکہ شد ع ۱۴۔ دوان سر ۱۵ ع ۱۵۔ نسخ ع میں جراید نیز کے بجائے چراند بیز ہوا اور یہ لفظ غلط ہے ۱۶۔ کشتِ پختہ سر ۱۶ ع نحہ ۔ پختہ کشت سر ۱۶ ع ۔

فلک زیر دستت از پئے خواست — ہمی خواہد نہد طاس نگوں راست
بہر دل از کرم شرمندگی رُست — ولے در دل کرم شرمندۂ تست
عطا کز موجِ دستت خاست کردن — دروغِ شاعراں را راست کردن
ترا وصفی است اے یزدانت ناصر — کہ استغراقِ مدح آنجاست قاصر
۵ براتِ پادشاہاں صفر ہم بود — کنوں صد صفر خطّت راست موجود
زمدحت خرّم ارباب معانی — چو پیر از سرگذشتِ کامرانی
کسے کز تو خورد تنبولِ اُمید — کند بختش ذخیرہ برگِ جاوید
جہانے از تو در آسایشی زیست — زآسایش نکوتر در جہاں چیست
زتو زینگونہ دہر آسودہ بادا — بداندیشت زغم فرسودہ بادا

۱۰ عرض صحیفۂ طولانیِ نصیحت پیش ضمیر ملہم پادشاہ کہ نسخہ اصیل صحیح از لوحِ محفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ عن التلویح السُّوء

شہا حکمت شناسا کار دانا — زدادو دانش اسکندر نشانا
بہ بستانی بروں افگندم از بند — برسمِ نیک خواہاں نکتۂ چند
تو خود در کارِ ملک آں کاردانی — کہ از تلقینِ دولت کامرانی
۱۵ ہم از خود عقلِ دانش سنج داری — ہم از الہامِ غیبی گنج داری

۳۔ خاست کردہ سرا = خواست کردہ سر ۱ ع ۲ ح ۵۔ خطش راست سرا = ہر خط راست سر ۱ ع = ہر خط اوست سرا۔
۸۔ آسائشے سرا = آسایش سر ۱ ع ۲ ح ۹۔ زینگونہ ع ۲ ح = ایں گونہ ع ایضاً دہر ۱ ع ۲ ح = دو ع۔
۱۱۔ حفظہا ع = حفظہٗ ح۔ تلویح السُّوء سر ۱ ع ح ۱۲۔ زدین و دانش سر ع ۱ = زدادو دانش سر ۲ ح۔
۱۴۔ تلقینِ دولت کاررانی ع ۲۔

چو دولتمند ملہم باشد از غیب — نصیحت کردنش نوعیست از عیب
بداں ماندہی زینساں خطا بے — کہ کس برگستاں ریزد گلا بے
خرد بنود بہ معدن زر فگندن — بدریا دُر بکاں گوہر فگندن
عمارت کردن اندر بیتِ معمور — بہ نور آلودنِ خورشیدِ پر نور
ولے بر دولت اندیشانِ شاہی — بواجب شرط باشد نیکخواہی
بہ گیتی نیست پنہاں قصّۂ کُرد — کہ سوئے دجلہ برد از پارگین دُرد
کشادم پوست از نو باوۂ تلخ — تو خواہم پوستیں دہ خواہ کن سلخ
خوش آمد نیز دارم شکّر آلود — چو قندِ می زیانش افزوں تر از سود
ولے چوں بندہ نیکوخواہِ شاہ است — زیانکاری نہ شرطِ نیکخواہ است
دریں حضرت کہ از تشویشِ جانہا — گرہ گردد حکایت بر زبانہا
حدیثی کز دلیری حاصلم داد — ازاں گفتم کہ عفوِ شہ دلم داد
وگرنہ زہرہ کے دارد گدائے — کہ گوید مصلحت با پادشائے
ندیم آنگہ کند بستاخ گوئی — کہ بیند از بزرگاں نرم خوئی
چو موجِ تند دریا برزند جوش — معلّم را شود تختہ فراموش
چو صرصر در رُباید کوہِ خارا — چراغی را عیاں کردن چہ یارا

---

۶ - کُرد ع ۲ حج = گرد ع ۷ - تو خواہم سہ سہ ۲ ع ۲ حج = تو خواہی ع -
۸ - چو قندی ع ۲ حج ۱۳ - گستاخ گوئی سہ = بستاخ روئی سہ = گستاخ روئی حج -
۱۵ - عیاں کردن ع = زیاں کردن سہ سہ = زباں کردن ع ۲ حج -

سخن در وادیِ موراں کند مور — کجا پیشِ سلیماں دارد ایں زور
درختے کشتم و سر بر ہوا سود — نہاں چوں دارش چوں بودنی بود
کنوں میخواہدم ایں جانِ گستاخ — کہ پیش آرد طبق واری ازیں شاخ
چو دارم ہمچو عفوت پشتبانے — بہ بستاخی بہ جنبانم زبانے
وراں ماخولیا نرد قبولے — فضولی را مگیر از بوالفضولے
گرت خوش باشد ایں می نوش کردن — زمن گفتن زتو در گوش کردن
نصیحت امنیست اے شاہِ جہانگیر ق — کہ چوں گشتی بشاہی در جہاں میر
گرفتن سہل باشد ایں جہاں را — کلیدِ آن جہاں باید شہاں را
مکن بس بر ہمیں کز تیغ واز رائے — ہمہ دنیا گرفتی شستہ برجائے
بہمت آسماں را قلعہ کن باز — بہ ملکِ خشکی و تری مکن ناز
بکن کارے ہمیں جا تا توانے — کہ آنجا ہم چو اینجا ملک رانے
وضو وارے شمر دریائے سرگم — زمیں خاکی بمقدارِ تیمم
مسلّم بایدت گر پادشائی — بباید کردن از دلہا گدائی
نگیرد آں جہاں قلبِ مرتّب — مگر قلبِ ضعیفِ لشکرِ شب
چو میخواہی کزاں سو در کنی باز ق — علم بالا کشی تا عالم راز

۲- درختے سرع حع = درختِ ع - سر بر ہوا سرع حع = در ہوا ع ۵- نرد سرع حع = ارزد سر -
۶- خوش بایدع ۷- درجہاں پیر سر ۸- جہاں بایدسرع حع = جہاں نابد سر = جہاں باشد ع حع
۹- کن بس ہمبریں سرع = شستہ درجائے ع ۱۰- تری وخشکی سر ۱۱- بکن کارے ہم اینجا ح ع حع = بکن کار
ہم اینجا ع ۱۴- قلب مرتب سر سر حع = قلب مرکب ح ایضاً و لشکر سر حع = لشکر سر ع حع -

سپاہی جوئے بے خیل و مراکب — کہ بیدارند ہر شب چوں کواکب
چو زاں لشکر زنی بالا رَوا رَو — شناسی قدرِ ایں گفتارِ خُسرو
دُعا زیں بہ نمیدانم بجایت — کہ از دلہا حشم بخشد خدایت
اگر یکدل ترا خواہد بامید — ببامِ عرش برزن کوسِ جاوید
نہانی مُزدِ دلہا دہ بہ تنہا — کہ ہر دل بہر تو قلبی است تنہا
کسے کالایشی بینی گلش را — بجاں بخشی بدست آور دلش را
بہیں راہی بملکِ سرفرازی — رہِ جاں بخشی است و دلنوازی
یکے اندیشہ کُن کایں ہر دو رایت — ببالا تا کجا دارد وِلایت
گرایں رایت توانی داشتن باز — ببامِ آسماں رایت برافراز
مکن تیغِ سیاست را چناں تیز — کہ چوں آتش نداند کرد پرہیز
شہ آں بہ کو عمل چوں آب راند — کہ ہم جاں بخشد و ہم جاں ستاند
تو شو جاں بخش تا اِنسے و جانی — ہمت جاں بخشد و ہم زندگانی
کسے کو مملکت را بد سگال است — بکُش کاں خونِ بے حرمت حلال است
بکارِ دیگراں برشعلہ زن آب — خرد بیدار دار و تیغ در خواب
نہ برگِ گندنا شد آدمی زاد — کہ بُرّند و دگر خیزد ز بُنیاد
چو نپسندی غبارے بر گلِ خویش — خزاں در گلستانِ کس مینديش

۱- فیل و مراکب سر ۳- بہ زیں سرّ ع۲ ۵- مژدہ ع۲ ۷- وکار سازی ع۲ ۱۳- جرمت ع حم
۱۵- کہ برند سرّ ع۲ حم = کہ ببرند مر۲ ۱۶- غبارے سرّ حم = غبارِ ع ع۲-

چو پایت گیرد از برگِ گل آزار — بره مپسند در پائے کساں خار
چو ہستندت ہمہ پائیں پرستاں — ز بردستی مکن بر زیردستاں
رہت چوں رُفت خلق از دیدہ دزدیش — رہ خود را تو روب از دیدۂ خویش
بدانش کارِ دیں کن تا توانے — چناں ناداں نہ کیں ہم ندانے
چو بر تو کارِ اقلیمے کشادند — خرد ہم در تو اقلیمے نہادند
نہ پنج و دہ ہُنرہا دادہ اندت — کہ عقلِ جملہ سرہا دادہ اندت
اگر در حقِّ تو بنود چنیں خواست — بیکدانش کجا ملکی شود راست
نہ از یک چشم بتواں بوستاں دید — نہ از یک ہندسہ ہندوستاں دید
پس ایں دانش ہمہ اینجا مکن صرف — کہ ایں خود خواندہ گیرت حرف بر حرف
بچندیں مشعلِ امشب کارِ رہ کن — رہِ ظُلماتِ فردا را نگہ کن
اگرچہ آفتابِ حشر تند است — بقطعِ ظلمتش شمشیر کند است
از ینجا بر چراغے گر توانے — کہ تا آنجا بتاریکے نمانے
چراغے نے کہ باد از وے برد نور — چراغے کاں نمیرد از دمِ صور
مشو معزور ایں مشتے خیالات — کہ در پیشِ تو می آید بجالات
جہاں خوابیست پیشِ چشمِ بیدار — بخوابی دل نہ بندد مردِ ہشیار

۲- پائیں پرستاں سرع ۲ ح = آئین پرستاں ع سر ۳ ۳ - خود رُفت سرع ۲ ح
۶- نہ پنج و دہ ع = ز پنج و دہ ح ۸- از یک چشمہ سر ۳ ۹- کمن اینجا ہمہ ع ۲ ح ایضاً خواندہ گیرت ع ع ۲ ح = خواندہ گیرش سر ۲ = خواندہ گیر از سر ۳ ۱۲- چراغے نہ ع ح = چراغے نے سرع ۲
۱۳- مشتِ خیالات ع ح = مشتے خیالات سرع ۲ -

شهانی کاسمان تخمِ زمین کرد — زمین شان ارغوان و یاسمین کرد
چه طرفه است این کشاورزی نمودن — فریدون کشتن و خاقان دُرودن
تو یک ذرّه غباری از زمینی — که اندر خواب خود را کوه بینی
چو بر تو دستِ تقدیر آورد زور — کنی رُوشن که جمشیدی و یا مور

حکایت موش به تمثیل

بخواب اندر مگر موشی شتُر شد — ز پُرّی تنش دل نیز پُر شد
ز خوابِ خوش برآمد شادگشته — همی شد سُو بسو پُر بادگشته
بناگاه اشتری باری برو ریخت — ز صد من یک جَو آزاری برو ریخت
تهِ آن بار مسکیں موش درماند — بمسکینے جَمازه در عدم راند
خوش است این خوابهائے خوش بتعبیر — اگر بر عکس ننمایند تاثیر
چو بازیچه است ملکِ سُست بنیاد — بدیں بازیچه چوں طفلاں مشو شاد
مدار کیں ملک و آں رخت درخور — که مرداں دیگر اند و ملک دیگر
خَشَن پوشی نهاده پشت بر خاک — گدائی را بخشد ملکِ ضحّاک
گلیمِ مفلسی کاں تا قدم نیست — ز چرخِ اطلسش دیباجه کم نیست
رسید است ارچه شه را مملکت بخش — ولی دَرویش باشد مملکت بخش
میاں فقر و ملک ار بایدت حد — نگه کُن در سلیمان و محمد

۱- ارغوان را سرا ۲- طُرفست حج ۴- تو یا مور حج ۵- حکایت فی التمثیل سرا ۸- بصد من حج -
۹- بر عدم سا سرا ۱۲- مدار سرا ع حج = بداں ع ۱۳- دست بر خاک سرا ۱۴- کو تا قدم ع ۱۶- جہانِ فقر سرا

چو با انگشتِ تو بستہ است پیماں ق نگینِ خاتمِ ملکِ سلیماں
گر آں ملکِ نہانی نیز خواہی گدایاں را تواضع کن بشاہی
نمیگویم کہ ترکِ خسروی کن رہِ کم توشگاں را پیروی کن
توکے ایں پایۂ رہ پیمائے داری کہ زنجیرِ زر اندر پائے داری
خرامش زیں رہ آنکس را تمام است کہ زیرِ پاش دو عالم دو گام است
تو ایں رہ کے روی کز ناز و تمکیں زنی دہ گام بر یک خشتِ زرّیں
چہ از رستم برآری گرد چوں میغ سپاہِ دیو زن چوں میزنی تیغ
بدل اصحابِ دل را آشنا باش دروں درویش و بیروں پادشاہ باش
ولیکن از تو درویشی ہمیں است کہ عزت داری آنرا کاہلِ دیں است
بشاہی سہل باشد ملک رانی بملکِ بندگی رس گر توانی
پرستش چوں ترا جملہ جہاں کرد ترا باید پرستش بیش ازاں کرد
چو تو با آں کرم یک سجدہ ناری چساں آں سجدہ ہا را حق گذاری
نہ اندک۔ کارہا بسیار کردی ولے بہرِ دلِ خود کار کردی
کنوں کارا زپئے آں کن کہ ہر بار دہد در کارِ اندک مزدِ بسیار

۱۔ خاتم و ملکِ سر۲ حج ع = خاتمِ ملکِ سر۲ ع۲ ۲۔ ملکِ سلیماں نیز سر ۴۔ توکے ایں سر۲ = کہ تو نے سر حج ع۲ = تو این نے ح = تو آں نے ع ۷۔ چہ از رستم سر۲ ع۲ = چو از رستم ح ایضاً گر میزنی سر۲ حج ع۲ = چوں میزنی ع ۱۰۔ ملک رانی ع۲ حج حاشیہ = کامرانی ع ایضاً تا توانی سر ع۲ ۱۳۔ تو اندک ع۲۔ ۱۴۔ پئے آں کن ع = پے او کن سر ح حج ع = پئے دین کن سر۲۔

چو توقیعی کہ اندر پادشاہی است — خلافت نامۂ ملکِ خدائی است
شہے کو خواہد آزادی ز آفت — نیندیشد خلاف اندر خلافت
ستونِ ملک بود پایۂ تخت — نہ چوبِ چتر باشد عمدۂ بخت
ستونِ و عمدۂ با استواری — ستادِ شہ بود با راست کاری
بود شہ برفراز تختِ جمشید — چراغِ ہفت کشور ہمچو خورشید
چنیں روشن چراغے را بود شوم — کہ باشد روغنش از مغزِ مظلوم
سزائے گریہ باشد تاجِ شاہے — کہ لعلش ہست ز اشکِ دادخواہے
بسے دیدم کمرہائے کریماں — ہمہ دُرِّ یتیمیش از یتیماں
جفائے خلق پیشِ شاہ گویند — جفا چوں شہ کند داد از کہ جویند
نہ ہر فرقے سزائے تاجِ شاہی است — نہ ہر سر لایقِ صاحب کلاہی است
ہمہ باشند بہرِ تاج محتاج — یکے را زانہمہ روزی شود تاج
فلک ہر لحظہ میدوزد کلاہے — کزاں تاجے نہد بر فرقِ شاہے
کسے را ایں کلہ بر سر بود چست — کہ او نگزارد آئیں سری سست
کسے کش تاجِ شاہی بہر زیب است — نہ تاج آں قندزِ مردم فریب است
کسے را تاج زر بر سر دہد زیب — کہ ناید بر ضعیف از تختش آسیب

۱- توفیقے سرع = توقیعے حج = توقیعت سز ۴- ستون و عمدۂ سرسزع حج = ستون و عمدہ ع۔
۴- در راستکاری سرزع حج = باراستکاری ع ۱۳- آئین سری سرسزع حج = آئین شہی ع ۱۴- کسے کش
سرسزع حج = کسے را ع ایضاً قندزی بہر فریب سزحع حد = قندزِ مردم فریب سز۔

رساند از کفِ خود جملہ را بہر — کزاں پروردۂ راحت شود دہر
غمِ عالم چناں باشد بجانش — کہ باشد عالمے غم بہرِ آنش
بسر ہا مہرِ شاہ و سایۂ وے — بود چوں تابِ مہر اندر مہِ وے
جہانداری بہ از عالم ستانی — کہ از خورشید ناید سائبانی
بدہ گر دَور منگر چترِ شاہاں — کہ ہرگز گیرد از چیں تا سپاہاں
دو فرسنگے کند یک ابر سایہ — دو کشور یک شہِ خورشید پایہ
کسے کز وے دو کشور سایہ گیرد — تہِ قصرش چرا ہمسایہ میرد
روا باشد کہ زیرِ قصرِ خود شاہ — کند ہمسائگاں را سایہ کوتاہ
کسے کو سایۂ یزداں است در عصر — گدا بے سایہ او در سایۂ قصر
حدیثِ طاق نوشرواں نہاں نیست — چنیں پایندہ طاقی در جہاں نیست
دراں طاق او بر اوجِ تخت چوں جم — ستورِ زال و شیرِ تخت باہم
شہاں را از سریرِ دولتِ خویش — چناں باید رعایت سوئے درویش
چنیں کردند شاہاں ملک رانی — چنیں بود است رسمِ مہربانی
چو شہ را از رعیت راز پرسند — ز درویش و تونگر باز پرسند
کسے کو راست بر یک خانہ فرماں — بیک تن بایدش یکخانہ درباں

۲- عالم غم سرّ ع۲ حج ۴- سایہ بانے ع۲ ۵- ہرگز سرّ ع۲ = مرکز سرّ حج ۶- دو فرسنگے سرّ سرّ ع۲ حج = دو فرسنگ ا ع ۷- ہمسایہ گیرد حج سرّ ۹- ز در سایہ سرّ ع۲ = او در سایہ ع حج ۱۰ چنیں سرّ = چناں ع حج ع
۱۱- طاق او بر اوج سرّ ع۲ حج = طاق و بر برجِ سرّ ۱۳- ملک رانی ع۲ حج = زندگانی ع-
۱۵- یکخانہ درباں سرّ حج = یکخانہ درباں سرّ ع۲ = در خانہ درباں سرّ-

کسے کو کشوری را کامراں گشت — بنا چارش بباید گردِ آں گشت
بقدرِ خویش باید کار برداشت — بحدِّ زورمندی بار برداشت
اگر موری ملخ را پائے بردار — کجا تختِ سلیماں را کشی بار
بود اسپ از پئے تنہا سواری — شتر ہودج کشد پیلاں عماری
تنے باید بمقدارِ جہانے — کہ بر یک سر کشد بارِ جہانے
نہ حدِ بُردن است ایں بارِ شاہی — ز مردم جز بہ نیروئے الٰہی
چو کشتی کو بود چوبی سُبکبار — بود کوہِ گراں در جنبشِ کار
کشد شاہ ارچہ بارِ مرکب و پیل — گراں تر آدمی زیں جملہ بے قیل
کہ پیل و اسپ را جز یک شکم نیست — کمینہ مردم از یک خانہ کم نیست
سراسر بارِ چندیں خانہ و شہر — بود بر یک سرِ فرماں دہِ دہر
پس آں بہتر کہ بردارندۂ بار — بود از رخت و بارِ خود خبردار
اگر دورِ بَرَد ایں حال دارد — کہ آں گنجینہ و ایں مال دارد
چرا منہی ازیں در خواب ماندست — کہ ایں بے نان و آں بے آب ماندست
نشاید بود خوش با ہر چہ نیکوست — خوش آمد را نشاید داشتن دوست
چو تو ہر دم جہانی را خوری غم — جہانے غم خورد بہرِ تو ہر دم
چو باشد یک جہانے در زیانت — زیانکاریست در ہر دو جہانت

۴- پیلے عماری س۳ ۱۲- دور بریدایں حال دارد حرع = دور بریدایں حال باشد ع۲-
۱۶- زیاں کار است ع۲ حج -

چو دہقاں پرورد کشتِ جوِ خویش — زجو پُر بیند انبارِ نوِ خویش
چو بُرّد باغباں خرمائے پُر بار — ہماں یکبار برباید نہ ہر بار
رعیّت مایۂ بنیادِ مال است — زمال اسبابِ ملک آمادہ حال است
رعیت چوں خلل یابد ز بنیاد — کجا ماند بنائی دولت آباد
وگر مال از حشم نادان ماند — شتر چوں ماند بار افتان ماند
سپاہ است آلتِ آفاق گیری — کزاں آلت تواں کردن میسری
چو از آلت عمل بسیار باید — بہنگامِ عمل ہنجار باید
چو تیشہ بشکند از راندنِ سخت — نہ کرسی ساختن بتواں ونے تخت
ارہ بر چوب رانی دو شود چوب — ولے بر سنگ باشد ارّہ را کوب
ز محنت پارہ شد چوں قلبِ لشکر — درستی نیست جز از بدرۂ زر
عطا گرچہ از شہاں سنّت نشستہ است — ولیکن فرض بر قلبِ شکستہ است
بسا روئیں تنانِ آہنیں دل — کہ گشت از بے زری پولادِ شاں گِل
بسا نقشِ سُفالیں چوں گلِ زرد — کہ شد پولادِ ہندی چوں زرِ خورد
کرم شرط است بر اجرت ستانی — کہ جانے میفروشد بہر نانی
مَلِک باید کہ گیرد مایۂ داد — چہ غم گر باد گیرد آسیا باد

۳- پایۂ بنیاد ع۱ ایضاً آمادہ حال ۲ ع۳ ح ح = آباد حال ع۲ ۵- بار افتادہ ع ح = رخت افتان ۳ ع۲ ۷- بسیار یابد اور مصرعہ ثانی ہنجار یابد ع = بسیار باید و ہنجار باید ۳ ح ع۲ ۱۱- نشستہ اور شکستہ نسخہ ۲ سے لیا گیا ہے باقی نسخوں میں نشست اور شکست ہے۔ ان میں غیر ملفوظی حروف کو کتابت میں بھی حذف کر دیا ہے۔ ۱۲- روئیں تنان و آہنیں دل ع۲ ۱۳- زری خورد ۲ ۳ ح = زرِ خرد ۲ ع = زرِ خرد ح ۱۵- پایۂ داد ع ح ایضاً آشنا باد ۳ ع۲

چه آگہ خفتہ شاہ اندر عماری — ازو کافتادہ در راشتر سواری
چہ داند نازنیں بر پشتِ رہوار — ازاں رہرو کہ بر سر میکشد بار
حزاندر کوچگہ جاں داد و جاں بُرد — ولے خر بندہ زیرِ بارِ خر مُرد
کسے کز بہر تو صد رنج ورزد — ز تو آخر بیک راحت نیرزد
زبہرِ آنست ایں درویش و آں شاہ — کہ او تیمارِ ایں دارد ہمہ گاہ
نہ شہ را از گِل دیگر سرشتند — نہ نعمت زانِ او تنہا نوشتند
چو ما ہم گوہریم از یک خزانہ — چرا گنجد تفاوت درمیانہ
بَندہ نیست او را بر سرِ ایں تاج — کہ ہست او منعِم و خواہندہ محتاج
ہمیں موجش نگہ کن تا کجا خاست — کہ دستش ناودانِ روزیِ ماست
بشکرِ ایں ببا ید آرزو داد — کہ جُست ایں آرزوئے خویش و او داد
نُہ شیر ار بخوردی بخلِ گرگے — بروتہمت بود نامِ بزرگے
وگر دریا نہ بخشد لولوئی ناب — چرا غوّاص گردد غرقہ در آب
درخت ار سایہ نبود بر زمینش — چرا خلقے بود سایہ نشینش
بزرگی را کہ خلق از وے فروتر — دہش نیکو است داد از وے نکوتر
بدادِ دست دہ تا صد شود شاد — بدستِ داد ماند کشور آباد

۱- برشتر ع = درشتر ر ح ع۲ = ازشتر ر۲ = دوراشتر ر۳ ۶- کہ نعمت ع ح ۹- باد وانی روزی ع = ناوداں روزی ر۲ ر۳ ع۲ ح ۱۰- اوداد ع ع۲ = ان داد ح ۱۲- بہ بخشد ع = نہ بخشد ر ر۲ ع۲ ح۲ ایضاً غوق ع = غرقہ ر۲ ر۳ ح ع۲ ۱۵- بداد و ہمت دہ صد ع = بدادِ دست دہ تا صد ر۳ ع۲ ح = بدست او دہ دہ تا صد ر

کند ابرے کہ دائم سایہ بانی
بہ از باراں کہ باشد ناگہانی

چو پرشد قصۂ مظلوم ناگاہ
ستاند ز آسماں نستاند از شاہ

فرو خواں نامۂ مظلوم زاں پیش
کہ بینی روسیہ ز و نامۂ خویش

سپید است ار چہ ایوانِ شہنشاہ
سیہ گردد ز دودِ تیرۂ آہ

چو تیرِ نالہ دوزد بامِ خورشید
چہ باشد پیشِ او دیوارِ جمشید

عنانِ شاہ گر بر آسمان است
دعا را دست بالاتر ازان است

تہِ غار اژدہائے باچناں زور
شود مسکیں چو در چشمش خزد مور

کنہ چوں گیرد اندر پرّہ پیل
نگارد پیل را از سُرخی و نیل

توانِ بے تواناں ہست چنداں
کہ پیچد سخت دستِ زورمنداں

بباید شاہ را بینش ز دو عین
ز عینِ عدل و عینِ عفو ما بین

شہے کش نیست زیں دو عین بینش
اگر صد مردمی دارد ببینش

سزد رہبر دو دالش بر صیانت
کہ سر حرف است بر دین و دیانت

مَلِک را کیں دو رہبر پیش باشد
رہش سوئے صلاحِ خویش باشد

دگر پیرایۂ شاہاں صلاح است
کہ دولت را خلل در روح و راح است

۲- برشد ع ۲ح = پُرشد ۳ = پُرسد ۳ ایضاً ستاند ز آسماں ۲ع = ستاند آسماں ع ح ۳- نامۂ مظلوم ۲ع ح = قصۂ مظلوم ع ۳ ۶- گر بر آسماں ۳ ۲ع ح = کو بر آسماں ع ۸- کنہ ۲ع ح = کند ع -

۹- ناتواناں ع = بے تواناں ۲ع ح = بے تواناں ۳ ایضاً سخت دستِ ۳ ۲ع ح = دستِ سخت ع ۳

۱۲- حرف است ۲ع ح = حرف اند ع - بر دین ۳ ۳ ح = در دین ع ۲ ح ۲-

کسے کو ظلِّ یزداں شد زنہ طاق — بگہ خیزی شود خورشیدِ آفاق
بگہ خیز است خورشیدِ سمائی — کہ دارعالمے زورُ وشنائی
نہ گہ خیزی کِش اندر دَورِ باقی — دمد صبح نشاط از روئے ساقی
ازاں گہ خیزئے کاندر زبر دست — شوند از ذکرِ وی روحانیاں مست
چو مردم ایں روا دارد کہ ہر کس — ق ہمیں پیش نہد رو بر زمیں بس
روا باشد چنیں کز شکرِ ایں جود — جبیں بر خاک نہد پیشِ معبود
چو داد ش ایزدآں پیشانیِ نخبت — کہ بر پیشانیِ شاہاں نہد تخت
اگر بر خاک پیشانی نساید — بجز خاکش بہ پیشانی نشاید
کند چوں صد ہزارش سجدہ در پیش — از و صد چند باید سجدہ بل بیش
ولے چوں نیست آں در حدِّ مردم — بتا ویلے ازینجا باز گردم
چو سلطاں بندگی را پیش گیرد — خدا آں بندگی زو در پزیرد
چو یک سجدہ نہد بیچارہ وارش — دہد بیچارگی مژدِ ہزارش
پس آں سرہا کہ سودش بر گذرہا — بدیں چارہ برد زو وامِ سرہا
وگر نہ کے تواند کو بہر روئے — گذارد حقِّ یک سر یک سرِ موئے

۱- بگہ خیزی ر۲ ر۳ = زگہ خیزی ع ع۲ ح ۴- زند دست ع = زبر دست ر۲ ع۲ ح ح ۵- ہر دم ر۲ ع = مردم ر۳ ع۲ ح ۶ جبیں بر خاک ع = دوخ بر خاک ر۲ ر۳ ح ع۲ ۷- ایں پیشانی ع ع۲ = آں پیشانی ح ۱۱- زو در پزیرد ر۲ ر۳ ع = از وے پزیرد ع ۱۲- سجدہ کند ر۲ ر۳ ع ح ایضاً مژدِ ہزار ر۲ ع۲ ح = ہژدہ ہزار ع ۱۳- بدیں چارہ ر۲ ع۲ ح = بدیں سرہا ع ایضاً بر دزو وامِ سرہا ر۲ = بدوزد وام سرہا ع۲ ح-

نیاز از شاہ بہ کو سرفراز است — گدا خود جملہ زاری و نیاز است
زپیرِ خود شنیدم قطبِ آفاق — ق — کہ ثابت باد چوں دو قطبِ طاق
کہ ہر کو والیِ ملکے شد از دور — ولی اللہ بود گر خود کند جور
وگر عادل بود از ظلم بے لوث — بود قطبی بعہدِ خویش بل غوث
کسے کش برجبیں مسند بود جائے — روا باشد کہ از مَی لغزدش پائے
پس آں کو ملک داد انگشتہ میش — سزد کز لعلِ مَی نبود نگینش
وگر شد رسمِ شاہاں جامِ گلگوں — باندازہ نہ از اندازہ بیروں
چو باشد خانہ را پاسباں مست — رساند دُزد خود را بادہ بر دست
چو نوشد پاسبانِ عالمے مَے — خرابی چوں نگیرد عالم از وے
شبانی را کہ باشد بادہ در پیش — رساند نقلِ گرگ از پہلوئے میش
مبیں یک جُرعہ در طاسِ شرابی — کہ طوفان است از بہرِ خرابی
خرابی قصرِ سلطاں را ز آب است — چہ بد آبی کز و سلطاں خراب است
سرود و لہو ہم باید بمقدار — کہ چوں بسیار شد عکس آورد بار
نشاید تا بداں حد نغمہ و نائے — کہ پائے تخت ہم برخیزد از جائے
نوا ہائے کہ در خورِ سریر است — صریرِ خامہ و آوازِ تیر است

---

۴ - بے ظلم و بے لوث ع ۲ ح ۶ - کز سل س ۲ ع ۲ ح = گر لعل ع ۸ - بادہ بر دست س ۲ ع ۲ ح = بار بر دست س ۲ ۹ - کشور از وے س ع ۲ = عالم از وے س ۲ س ۳ ح -
۱۳ - ہم باید س ۳ ع ۲ ح = ہم باشد ع -

سماع ارکنِ داؤد بسیار — بود ملکِ سلیمان را زیان کار
بدستِ شاه به شهبازِ دلکش — که طفلان را بود با بلبلان خوش
همه بازیست این در سرفرازی — بود سربازی اندر ملک بازی
سرود ار چه غذائی جان پاک است — چو جان مستغرقِ آن شد هلاک است
شراب ار چه جسد را نوش دارو است — نه آخر اصلِ سر درد و خمار او است
بصرفه هر چه برگیرند نغز است — خورش بی صرفه جان را پائے لغز است
بحکمت باده راحت بهر باشد — به پرّی آبِ حیوان زهر باشد

سرگزشت

درایامی که این نفسِ بدآموز — گرفتارِ مغل شد دورزامروز
بیاباں می بریدم ریگ بر ریگ — زبس گرما سرم جوشید چوں دیگ
من و با من چو من تشنه سواری — رسیدیم از رہ اندر جوئباری
من ار چه نفط جانم بود در تاب — ندادم نفطِ خود را روغن از اب
بلے تر کردم و تر شد جگر هم — سکونت یافت لختے جانِ درهم
فتاد آں تشنه وزاں تشنه تر رخش — که نخبشِ جاں بر دزاں آبِ جاں بخش
هم او سیراب شد هم مرکبش سیر — نشد در دادنِ جاں هر دو را دیر

۱- ملکِ سلیمان ر ۱ ر ۲ ع حم - تخت سلیمان ع ۴- آں شد ح ع ۲ = آں بیم ع ۵- دردِ سر خمار ر ۳ ۷- بسیری ع ۲ حم = به پری ع ۸- سرگزشت ع حم = حکایت سرگزشت ر ۳ = حکایت ر ع ۲ ۱۱- رسیدیم ر ۱ حم = رسیدم ع ع ۲ ۱۲- لفظِ جانم ع = نفطِ جانم ر ۳ حم ع ۲ ایضاً لفظِ خود ع = نفطِ خود ر ۳ حم ع ۲ ۱۵- هر دو تقصیر ع ۲-

دریں وادی کہ مہرش ہست جاں سوز — کسے جاں بُرد کو شد حکمت آموز
بیک شعلہ است آتش شمعِ خانہ — بسوز دخانہ چوں برزد زبانہ
زُلالی کوست تا لب تشنہ زلیست — چو از لب رفت بالاتر نگر چیست
غُلو جائے کہ در طاعت نشاید — کسے در لہو و عشرت چوں نماید
بہر فن کت غلو گشتہ است محکم — غُلو یابی کنی گر نقطہ کم
شہ آنرا داں کہ گفت از جانِ آزاد — بترکِ نجل و خشم و لہو و بیداد
شہے کش چار ترکش در کلہ نیست — بباید ترکِ او گفتن کہ شہ نیست
سُبک خواہی حسابِ پادشاہی — گراں کن پلہ سوئے پارسائی
کہ در حشر آتشی کش نیست پایاں — نیارد سوخت رختِ پارسایاں
نہ صوم و سجدہ مطلق پارسائیست — بسا مس کاں ز راندودِ ریائیست
ہمیگویم بکارے شو ہوسناک — کزاں خوشنود باشد ایزدِ پاک
ہمیں توفیق باد از غیب یارت — ہمیں مقصود از ایزد در کنارت
ہمیشہ بادت از قربِ خدا نور — غبارِ ظلمتِ دوری ز تو دور

در سبب نظم ایں جواہر کہ رُمزے وصف خضر خاں و واسطۂ عقدِ اوست

کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی قُصُوصِ الْقُلُوب

مبارک بامدادی کاختر روز — شد از نورِ مبارک گیتی افروز

۳۔ رفت بالاتر ع ۲ ح ع = بگزرد بالاتر ۹۔ آتشے ۲ ع ۲ ح = آتش ۲ ع ۱۰۔ مطلق ۲ ر ۲ ر ۲ ح ح ع ۲ = رختِ ع ۱۴۔ ایں نظمِ جواہر ع ۲ ح۔

رسید اقبال پیشانی کشان — کُلہ بالائے پیشانی نہان
دلم را گفت کاحسنت اے جوان بخت — کہ برگردوں زدی اندیشہ را تخت
چہ گنج است ایں کہ دادت خازنِ غیب — کہ در پیشت نگوں کرد آسماں جیب
بفردوس ار زُلالِ جاودان است — زُبانِ کلکت آنرا ناودان است
نماند از بس کہ دادندت بسینہ — کواکب رہتاعی در خزینہ
بشارت میدہم کز پردۂ راز — دری کردست دولت بہر تو باز
خضرِ دی مژدۂ دادست جانی — خضرِ خاں را بہ آبِ زندگانی
نہ آں آبے کزاں اسکندرِ روم — نہ بُد چوں آب خوردش ماند محروم
ازاں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار — بعہدِ دوُم اسکندر پدیدار
چنیں دانم کہ آں گویندۂ چست — توئی واں آبِ حیواں گفتۂ تست
رواں کن چشمۂ خود را بدانسوئے — کہ ہست ایں چشمہ را آں تشنہ رہ جوئے
زہے بخت ارچناں فرخ نہالے — زجوی خاطرت نوشد زُلالے
ہم ایں چشمہ بہ آبِ روئے ماند — ہمیشہ آبش اندر جوئے ماند
ہم آں سرو فگند بر اہلِ اُمید — زشاخِ نیکنامی ظلِّ جاوید
مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش — زشادی پائے خود کردم فراموش
زہمت ساختم رخشِ فلک گام — بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

۸- کزو سر۳ ۱۰- دانندۂ چست ع۲ ایضاً توئی و آبِ حیواں ع حح = توئی واں آبِ حیواں سر۳ ع۲
۱۵- پائے خود سر۳ ع حح ع۱ح = خویش را سر۲

همان چشمه که دریا بود در موج — بهم راهی شده با من دران اوج
رسیدم تا بدان گلشن که جستم — چو گل بر چشمهٔ اُمید رستم
مُعلّا حضرتے دیدم فلک سائے — ملک صف بستہ و انجم صف آرائے
فلک بر کرسیِ نخجش نشاندہ — سعادت آیۃ الکرسیش خواندہ
فروغ جبہہ نور افگندہ تا دور — چنانکہ از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشم من دران خورشید شد گرم — چو مومم روزگارِ سخت شد نرم
بجائے سودہ شد رُو بر زمینم — کہ انجم رشک بردند از جبینم
دران خدمت چو بسم اللہ شنیدم — دعائے سوئے مسند در دمیدم
بروئے سروران چیدۂ ملک — بابرو در حدیث آں دیدۂ ملک
دران ابرو و چشم بندہ خسرو — چو چشمِ عید جویاں در مہِ نو
بہر کاں ماہِ نو خم گشت ناگاہ — مبارکباد گفتش خواجہ و شاہ
مرا با آں شکوہِ بادشاہی — بپرسش داد مژدِ نیک خواہی
عزیزم داشت ہمچوں چشم نگیں را — تواضع کرد چوں گردوں زمیں را
بہم گفتاریم دادا حتراسے — کہ دولت گفت نخجم را سلامے
نخجستم گفت خسرو تا ندانی — کہ در من رسمِ کبر است ایں معانی
چو سلکِ بندگی یکسانست از غیب — من ار برتر نہم خود را زہی عیب

---

۴ نخجش ر ر ع ۲ حج نخجشش ع ۶ - براں ع ۸ - دراں خدمت ع ۲ حج ع = دراں حضرت ر ۱۰ - بندہ خسرو ع = شیر پہلو ح ر ر ع ۲ حج = میر و پہلو ر ۱۵ - رسم گیر ع = رسم کبر حج ع ۲ -

بداں منعم کز احسانی زحد بیش — زشاہ افزوں نہد تعظیم درویش
کہ من گرچہ آشکارا تاج دارم — نہاں خود را کم از کم می شمارم
ولے ملکے کہ حکم آسماں داد — بباید دادِ آں در خورد آں داد
بزرگی کردن ارچہ ناروائی است — نہ کبر است آں کہ فرِ پادشائی است
اگر بنود بچشمِ خاصگاں ناز — زگستاخی کہ دارد عام را باز
کرشمہ تند جاں واریست شہ را — کہ خالی دارد از بیگانہ رہ را
نگشت از سر بزرگی کس شہ و میر — ولے چوں سر بزرگ آمد چہ تدبیر
شکوہِ شیرزاں افزوں زگرگ است — کہ در معنی و صورت سر بزرگ است
پلنگ ار کبر بنود در دِ ماغش — نہد میش از لگد بر سینہ داغش
چو گفت ایں بس نوازش کرد و فرمود ق — کہ اے صد گنج معنی در تو موجود
زلطفت یک سخن صد لولوی تر — زکلکت یک شبہ صد کان گوہر
مرا در سر ز سودائے جوانی — خیالی ہست زانگونہ کہ دانی
ولے دارم اسیرِ فتنہ جائے — مسلسل گشتہ در بندِ بلائے
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز — شبم در قصۂ لیلی شود روز
شدم گم در بیابانی بناگاہ — کہ آنجا خضرِ اول گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم — ولیکن آبِ خوش خوردن نیارم

۲- کہ من گرچہ آشکارا ر ر۲ ح = من اچہ اشکارا ع = کہ من گر آشکارا ح ر۳ ۳- ملکم ح ۴- آں کہ ر ر۲ ع ح = ایں کہ ع
۶- جاندار است ع ۱۱- زلفظت ر ر۲ ر۳ ع = زلطفت ع -

اگرچہ عالم است ایں دل دریں گل — دو عالم غم کجا گنجد دریں دل
چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ — بچہرہ نقش بستم ز اشکِ گلرنگ
ز تو خواہم کہ ایں افسانۂ راز — کہ کرد از رخنہائے سینہ دربار
چناں سنجی ز بہرِ ایں دلِ تنگ — کہ در میزانِ دلہا کم شود سنگ
دلِ مُردہ حیات از سر پزیرد — وگر کس زندہ دل باشد بمیرد
بود گاہِ غم و اندیشہ یارے — مرا و عالمے را غمگسارے
چناں در دل رود از رخنۂ گوش — کہ بگریزد ز دیگر رخنہا ہوش
چو دیدایں رنج طبعِ گنج سنجت — کم از گنجی نباشد مُزدِ رنجت
بفرمود آنگہے کاں نامۂ درد — نہانی محرمے سوئے من آورد
چو در چشم آمد آں دودِ جگر تاب — کشاد از دیدۂ من در زماں آب
سُبک زاں قرۃ العینِ جہاندار — پزیرفتم بچشم و دیدہ ایں کار
شدم بس سربلند از خدمتِ پست — نمودم رجعت آں دیباچہ بربست
من و زیں پس طرازِ ایں معانی — سوادِ حرف و سودائے نہانی
چو آنرا دیدہ شد آغاز و انجام — بہندی بود و روے بیشتر نام
بسے ننمود در اندیشہ زیبا — کہ پیوندم پلاسی را بہ دیبا
ولیکن چوں ضروری بود پیوند — ضرورت عیب کے گیرد خردمند
غلط کردم گر از دانش زنی دم — نہ لفظِ ہندیست از پارسی کم

۶- باری سر۲ ۱۴- زاغازع = آغازع ح ح ۱۷- کہ از دانش سر- کہ لفظ ع۲-

بجز تازی کہ میرِ ہر زبانست — کہ بر جملہ زبانہا کامرانست
دگر غالب زبانہا در رَوی و روم — کم از ہندیست شد زاندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر — کہ نامیزد در و گفتارِ دیگر
بنقصانست نفظِ پارُس در خورد — کہ بے آچارِ تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی وشِ وایں دُردناک است — تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک است
جسد را مایۂ گنجد ز ہر سان — نگنجد از لطافت ہیچ در جاں
نزیبد جُفت کردن ہمسری را — عقیقی از یمن دُرِّ دری را
بہیں دولت زگنج خویش صرف است — متاعِ عاریت عاری شگرف است
زبانِ ہند ہم تازی مثال است — کہ آمیزش در آنجا کم مجال است
گر آئینِ عرب نحو است و گر صرف — ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دوکاں راست صرّاف — شناسد کیں نہ تخلیط است و نی لاف
وگر پُرسی بیانش از معانے — دراں نیز از دگرہا کم ندانے
اگر از صدق و انصافت دہم شرح — حدِ ہندی کُنی گفتار من جرح
ور آرایم بسوگندے زبانے — کہ داند با ورم داری و یانے
ولے من کاندریں نقدِ مہیّا — بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا

---

۲ - غالب سر ۱ ۲ ع ۲ ح = اغلب ع ۴ - اچار تیزی سر ۱ ۲ ح = اچار حربی سر ۱ = اچار چیزی ع ۲
۷ - ہمسری را ۱ = ہم سری را سر ۱ = ہر سری را سر ع ۲ ح ۸ - حرفِ شگرف سر -
۱۳ - کند ۱ = کنی سر ۱ ۲ ع ۲ ح -

ز قطرہ در چشیدن گشت معلوم — کہ مُرغ و ادلیست از دجلہ محروم
کسے کز گنگِ ہندستاں بود دور — زنیل و دجلہ لافد ہست معذور
چو در چیں دید بلبل بوستاں را — چہ داند طوطیِ ہندوستاں را
نکو دانند خوبانِ پری کیش — کہ لطفِ دیو گیری از کتاں بیش
ز لطف آں جامہ گوئی آفتابے است — و یا خود سایۂ با ماہتابے است
کسے کا مرد و آبی داشت در کام — نخوردہ موز را سنجد نہد نام
خراسانی کہ ہندی گیرد ش گول — خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول
شناسد آنکہ مردِ زندگانی است — کہ ذوقِ برگ خالی ذوقِ جانی است
دریں شرح و بیاں کا بیست در رد — ق کسے باور کند گفتارِ خسرو
کہ دانا باشد و منصف بہر چیز — زمیں ہا یک بیک دیدہ بہ تمییز
سخن کز ہند و از روم افتدش پیش — سوئے انصاف گیرد نی سوئے خویش
ز بے انصاف نتواں یافت ایں کام — کہ عُمیا بصرہ را بہ گوید از شام
دگر کس سوئے خود گرد د جہت گیر — نہد کم نغزکِ ما را ز انجیر
بہ از من خود نیارد بود وصّاف — کہ من حجّت سرایم او زند لاف
سیہ گو بند ہند و ہمچنیں است — سوادِ اعظمِ عالم ہمیں است

---

۵ - آفتابے است اور مصرعہ ثانی ماہتابے است حج ع۲ = آفتاب است و ماہتاب است ع س۳ ایضاً سایۂ باغ س۳ = سایہ یا خود سراج ع۲ = سایۂ یا حج ۸ - صرف نسخہ ع میں مصراع ثانی اس طرح ہے - کہ ذوقِ برگ ذوقِ برگ جانے است ۹ - کا بیست خوش رو س۳ ۱۱ - کز روم و از ہند س۳ - ۱۲ - یافتن کام س۳ ۱۵ - عالم اعظم حج -

بہشتے فرض کن ہندوستاں را — کز انجا نسبت است ایں بوستاں را
وگر نہ آدم و طاؤس ز آنجائے — کجا اینجا شدندی منزل آرائے
اگر دعویٰ کنی بارے چنیں کن — بحجّت موم خود را انگبیں کن
سخن باید کہ چوں گوید خردمند — دروغش نیز باشد راست مانند
زباں باید بہ دُر سفتن چو الماس — نہ آنکہ از بہرِ دُرّ دون بود داس
غرض طبعم کہ تند است آبخیزش — بہ ہر سو میدود سیلابِ تیزش
پریشاں چند موج انداز گردم — کنوں در جوے اصلی باز گردم
دَوَل رانی کہ ہست اندر زمانہ — ز طاؤسانِ ہندستاں یگانہ
برہمِ ہندوی از نام و بابش — در اول بود دیول دی خطابش
بنامِ آں پری چوں دیورہ داشت — فسونِ بندہ از دیوش نگہداشت
چناں رسمِ بَدَل کردم مُراعات — کہ آں ہندی علم برزد ز ہندات
یکے علّت در و فگندم از کار — کہ دیول را دَوَل کردم بہنجار
دَوَل چوں جمع دولتہاست در سمع — دریں نام است دولتہا بسے جمع
چو رانی بود صاحب دولت و کام — دَوَل رانی مرکّب کردمش نام
چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد — فلک در ظلِّ ایں ہر دو علم شد
خطابِ ایں کتابِ عاشقی بہر — دَوَل رانی خضر خاں ماند در دہر

۱۔ کہ آنجا نسبت ع ۲ح ۲۔ مجلس آرائی ع ۵۔ نہ آنکہ از بہر کہ دُر دون ع ۲ح = نہ آنکہ از بہر دُرّ دون ع ۱۱۔ رسمِ بَدَل ع ۱ = رسمے بدل ع ۲ح۔

مبارک نقش ایں حرفِ ورق مال — بدو معنی مبارک میکند فال
یکے ہست آنکہ اندر کامرانے — خضرِ خانا تو دولتہا برانے
دگر چوں لیلی و مجنوں بترتیب — دَ دَل رانی خضر خاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاجِ بیانی — بیاں کردن نمیدارد زیانی
چو لولو باشد اندر گوشِ ماہی — سرشں را باز کن گر دیدخواہی
اگرچہ مغز بادام است بس نغز — بباید پوست کندن تا دہد مغز
دو کشتی نقل بخشد پستہ خنداں — چو گردد غرقہ دری دُرِّ دنداں
چو عذرِ نام بیروں دادم از کام — دگر عذرے ندارم از پئے نام
کنوں گر در لقا باشد درنگی — بریں شیشہ بنارد چرخ سنگی
بخششہا کہ من در سینہ دارم — بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم
بہنجاری نگارم نقش ایں درج — کہ چوں آبِ رواں گوہر شود خرج
نہ لافم بیش ازیں ناکردہ ترتیب — کہ گل نارستہ نتواں گفتن از طیب
چو آید نقشِ ایں دیبا بپایاں — بیابد خود بری کش ہست شایاں
خدا عمرم بہ بخشد تا بداں گاہ — کہ از گلگونہ بیروں آید ایں ماہ
چو ہیئت گرد کردم جلوہ سازش — کم از شہری نباشد نرخ نازش

۱- حرفِ ایں نقش ع۱ نقشِ ایں حرفِ ع ح ۳- گشت سرا = کردع = کردہ ح ع۲ ۴- نمی داند ح ۵- گردیدہ خواہی ع۲ ۷- غوقہ سرا سرا ع ح = غرق ع ۸- ندارم ع۲ ح ع = نیارم سرا ۹- نیارد ع۲ ح ۱۲- بیش ازیں سرا ع۲ = بیش ازاں ح ع ایضاً گفتن سرا ع۲ = گفت ع ۱۴- خدایم عمر بخشد سرا = خدا را عمر بخشد سرا = خدایا عمر بخشد سرا ع۲ ح = خدایا عمر باشد ح ۱۵- کردہ ام در جلوہ سرا ع۲ -

زشاہی کوست آں بُت را وفا جوئے — توانم خواست لابُد ہدیۂ رُوئے
خدایا دہ فراغ و زندگانی — کہ بینم ایں صنم را در جوانی
چو شد پر دردہ زاب خضر جانش — سپارم در کنارِ خضر خانش
کز آبِ لطفِ آں خضرِ زمانہ — بسر سبزی بماند جاودانہ

۵ قلم زدنِ نخست در شرح تیغ زدن جمہور سلاطین ماضیۂ دہلی علی الخصوص دربیان آثار و اوقاف محمد علاء الدین و الدنیا

خوشا ہندوستان و رونقِ دین — شریعت را کمالِ عزّ و تمکیں
زعلمِ باعمل دہلی بخارا — زشاہانِ گشتہ اسلام آشکارا
تمامی کشور از تیغِ غزا کار — چو خارستاں ز آتش گشتہ بیخار
۱۰ زمینش سیر خوردہ آبِ شمشیر — فروخفتہ غبارِ کفر در زیر
زبر دستان ہندو گشتہ پامال — فرو دستاں ہمہ در دادنِ مال
بجائے کاب جُستہ کدخدایاں — زمغزِ خویش روغن دادہ رایاں
بدیں عزت شدہ اسلام منصور — بداں خواری سرانِ کفر مقہور
بذمّہ گر نبودی رخصتِ شرع — نماندی نام ہندو ز اصل تا فرع
۱۵ سر ہندو چو فرماں را مطیع است — ز آبِ تیغ خونش را شفیع است

۱۔ وفا کوش اور مصرعہ ثانی ہدیۂ روشس ع حاشیہ ۵۔ دہلی کا لفظ سرّ سرّ ع میں نہیں ہے۔ اور دربیان صرف سرّ میں نہیں ہے۔ اور نسخہ حح ع میں بجائے علاء الدین و الدنیا کے علاء الدنیا و الدین ہے اور نسخہ ع میں محمد کا لفظ نہیں ہے۔ ۸۔ عسلے سرّ ۹۔ کہ زاتش سرّ حح۔
۱۴۔ بذمہ سرّ حح = بذمی ع سرّ حاشیہ بجزیہ سرّ۔

زغزنین تالب دریا دریں باب — همه اسلام بینی بریکے آب
نه زاں زه دیده زاغانِ گره گیر — همه درکیشِ احمدؐ راست چوں تیر
نه ترسائی که ازنا ترسگاری — نهند بربنده داغ کردگاری
نه ازجنسِ جهوداں جنگ وجوریت — که ازقرآں کنند دعوی به توریت
نه مُغ کزطاعتِ آتش شود شاد — وزو باصد زباں آتش بفریاد
مُسلمانانِ نُعمانی روش خاص — زدل هرچار آئیں را باخلاص
نه کیں باشافعی نے مهر بازید — جماعت را وسُنّت را بجاں صید
نه زاهل اعتزالی کزفنِ شوم — زدیدارِ خدا کردند محروم
نه رفضی تارسد زاں مذهبِ بد — جفائے بروفاداراں احمدؐ
نه آں سگ خارجی کزکینه سازی — کند باشیرِ حق روباه بازی
زهی خاکِ مسلماں خیز دیں جوئے — که ماهی نیز سُنّی خیزد ازجوئے
کنوں ازباغِ اصلی نوکنم بر — زشاخِ خشک ریزم میوهٔ تر
چنیں گوید خبر دانندهٔ حال — کزاں میموں خبر میموں شدش فال
که ازغزنین چوبیروں کرد صمصام — مُعزّالدین محمد گوهرِ سام

۱- بریں باب ۳۲ - نه آں ره ۳۱ = نه زاں زه ع = نه زاں ره ح ع ۲ = نه زاں کنر ۳۱ ایضاً گره گیر ع ح = غرض گیر ح ع ۳۲ حاشیه
۴ - یوریت ع ۲ - با هرچار آئیں ۳۱ = در هرچار آئیں ع ح ۸ - گردند ع = گشتند ۲ = کرند ۳۲ ع ۲ = گرویده ح ۱۲ - اس شعر کے اوپر صرف نسخه ۳۱ میں یه عنوان درج ہے "ذکر اسامی بادشاهان دہلی" باقی نسخے اس عنوان سے خالی ہیں۔ میرے نزدیک یه عنوان امیر خسرو رح کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور نه اس کی یہاں ضرورت ہے عنوان سابق تمام فصل کے لئے کافی ہے ۱۳ - کزیں ع ۲ ح -

ازاں سلطانِ غازی بے مُدارا — بہ ہندستاں شد اسلام آشکارا
سریرِ دہلی ازوے یافت بنیاد — کہ بنیادِ سریرش تا ابد باد
چو بود است اعتقادے در نہادش — قوی ماند ایں بنا چوں اعتقادش
چناں کوزآہنِ شمشیرِ شاہی ق — زدود از روئے ہندستاں سیاہی
۵ زیزداں باہزاراں دلفروزی — جزائے ایں عمل باداش روزی
ہر آنچہ آں شاہ غازی کرد بنیاد — زقطب الدین سلطاں گشت آباد
زہے بندہ کہ از یک حکمِ مخدوم — ہمایوں کرد زاسلام ایں کہن بوم
زشمشیرے کہ زد بر رائے قنّوج — درآبش غرقہ کرد از آتشیں موج
فگند از آبِ گنگش جامہ در نیل — گرفت ازوے ہزار و چار صد فیل
۱۰ چناں قطبے چو در مغرب سر آمد — زمشرق چترِ شمس الدیں برآمد
تفِ تیغش چناں گشت آسماں گیر — کہ ہمچوں صبح دوّم شد جہانگیر
چو ذوالقرنین تا یک قرنِ کامل — نتاجِ فتح زاد از تیغِ حامل
زحدِ مالوہ تا عرصۂ سند — نمود ارغزائی اوست در ہند
چو رفت آں شمسِ روشن در سیاہی — برآمد اخترِ فیروز شاہی
۱۵ بہ بخشش خلقِ عالم را رہی کرد — ہمہ گنجینۂ شمسے تہی کرد
چو شش شاہی دراں دولت بسر برد — چو طفلِ ہشت ماہہ دولتش مُرد

۳- بود است ع ۲ حج = بود ش ع ایضاً بر اعتقادش ع ۴- زاہنیں ع ۲ حج ۶- سلطان گشت ر ۱ = سلطانی شد ر ۳ ح حج ع ۲ ۷- حکم محکوم ر ۱ ۸- غزو سر ر ۳ ع ۲ حج = غزق ع ۱۰- چو در مغرب ع ۲ حج = کہ در مغرب ع ۱۱- چناں ش ع ع ۲ ۱۲- نتاج فتح ع ۲ حج حاشیہ = نتاج فتح ر ۲ ر ۳ ع۔

ازاں پس چوں پسر کم بود شایاں — بہ دختر گشت رائے نیکرایاں
رضیّہ دخترے مرضیّہ سیرت — سریر آراست از جائے سریرت
مہے چند آفتابش بود در میغ — چو برق از پردہ میزد پرتوِ تیغ
چو تیغ اندر نیام از کار میماند — فراواں فتنہ بے آزار میماند
بردہ از صدمۂ شاہی نقابش — ز پردہ روئے بنمود آفتابش
چناں میراند زور مادہ شیراں — کہ حامل میشد ناز وے دلیراں
سہ سالی کش قوی بُد پنجہ و مُشت — کسے بر حرف او نہنا د انگشت
چہارم چوں ز کار او ورق گشت — بروہم خامۂ تقدیر بگزشت
رواں شد زاں پس از حکمِ الٰہی — نگینِ سکّۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت و جام — نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بروہم کرد بہرام فلک زور — شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور
ازاں پس برفرازِ تختِ مقصود — سعادت داد ہفت اختر بہ مسعود
دو سہ سالے دگر از دولت و بخت — علای داشت از وے مسند و تخت
چو آں گلہائے کم عمر از چمن جَست — جواں سروے ببالیں گاہ بنشست
بہ محمودی شہ روئے زمیں گشت — بگیتی ناصرِ دنیا و دیں گشت
بسالِ بیست زاوجِ پایۂ خویش — جہاں میداشت اندر سایۂ خویش

۱- وزاں پس حج ۲- دخترے ع حج - دختر ع ۵- پرید مع ۷- پنجہ و مشت ع - تختہ پشت ۱۲ ع = بخت را پشت سا ۱۲ = برتخت بنشست حج ۱۰- سہ سالے او ہم سا ۱۲ ع حج = سہ سال او نیز ع
۱۳- دو سہ سال دگر ع ۲-

عجب عهدی همه در کامرانی — بهر خانه نشاط و شادمانی
نه کس دادی کمندِ کینه را تاب — نه کس دیدی خیالِ فتنه در خواب
مسلمان چیره دست و هندوان رام — ندانستی کس از جنسِ مُغل نام
شهے در ذاتش از یزدان شکوهے — هم از سنگ و هم از گوهر چو کوهے
خود او مستغرقِ کارِ الٰهی — بامرش بندگان در کارِ شاهی
چنین تا دَورِ او هم برسر آمد — جهان را نوبتے دیگر درآمد
الغ خانی کِش آن محمود والا — بخویشی کرده بودش کار بالا
ز بهرِ عونِ مظلومانِ دل تنگ — غیاث الدّین دُنیا شد براورنگ
شهے بود او که از بخشایش و زور — خرامِ پیل نپسندید بر مُور
درایاش مغل ره یافت ایں سوئے — بتاراج بضاعت گشت ره جوئے
بکیں می آمدند افروخته چهر — ز شه میيافتند افروزشِ مهر
گر آں مدخل زیاں بود ست و گر سود — گر شت آں روزگار و بود نے بود
شد آں خورشیدِ روشن نیز مستور — به برجِ خاک شد از بیت معمور
پس از وے پورِ پورِ وی بشاے — برآمد برسریرِ کیقباے
ز سر نو کرد اکلیلِ شهاں را — معزّ الدین دُنیا شد جهاں را

۱- نشاطِ زندگانی سرّ ۷- الغ خانی سرّ ع ح = الف خانِ سر = الف خانے سرّ ۸- غیاث الدین و دنیا سرّ سرّ ع ح - غیاثِ دین و دنیا ع ۱۰- بتاراج بضاعت ع = بتاراج و بغارت ح = بتاراج و بطاعت ع = بتاراج و تطاول سرّ ۱۲- گر سود سرّ ع ح ۱۵- معزالدین و دنیا سرّ ع ح = معزدین و دنیا ع

سه سالی سکّهٔ او نیز در ضرب — رَواجی داشت اندر شرق تا غرب
چو او هم رخشِ عشرت را عنان داد — بدو هم چرخ دَورِ همگنان داد
بهر پیمانه پُر مے رنجیتی دُر — هم آخر خفت چوں پیمانه شد پُر
دو ماهی داد پس چوں صورتِ خواب — چراغِ کیقبادی شمسِ دیں تاب
هنوز آں صبح بو داندر تبا شیر — که شیرش دا گرفت ایں دایهٔ پیر
چو بو دایں طفل در کارِ جہاں خام — جہاں بر پختہ کارے یافت آرام
بفیروزی دریں فیروزه گوں مهد — سرِ فیروزشه شد سروِ رعهد
زبهرِ خطبهٔ صدق و صوابش — جلال الدین و دنیا شد خطابش
چه یارم گفت من وصفِ چناں شاه — که هست اندیشه را زاں دست کوتاه
چو تاجِ خویشتن در سر بلندی — چو نامِ خویش فیروز مندی
هنرِ بری بود هنگامِ جوانے — نموده بر هنرِ براں پهلوانے
زبس خونریز کافر در گذرها — بر آبِ تیغ پل بسته ز سرها
ز مُلتاں سوئے غزنیں کرده آهنگ — زده در حدِ چرخ از سناں زنگ
از انجا بر تتاراں رانده توسن — بسے لاله دمانیده ز سوسن
بهر جائے که اسپش آب خورده — ز محرابی بسے محراب کرده
بهر تیغے چوں پرِ طوطی دراں بوم — پرانیده بسے سر چوں پرِ بوم

۱- سه سالی ع ۵- برگرفت مع ۲ ۹- وصفاں جہاں شاہ حج ۱۳- در حدِ خلج حج ۱۵- بهر جائیکه اسپش مع ۳ = بهر جا اسپش آنو حج = بهر جا رخشش آنو ع ۲ = بهر جا چشمش آنو ع ۱۶- با پر بوم حج ح = چوں پر بوم مع ۳ ع ۲ ع-

بترکستان چنان هندی نموده — که از ترکان بهندی جان ربوده
چو زانجا باز ایں سوئے نهاده — بقتل گمکهراں بازو کشاده
بتاب پنجه بر لبهائے پنجاب — بطاقت را چاشنی داده ز سرخاب
هلال راستش را روز تا روز — فلک میخواست بدری عالم افروز
چو رو اندر برآمد داشت تابش — همیکرد آسماں حاصل خراجش
همی شد چوں کواکب در ثریا — همه اسباب اقبالش مهیا
هراں کارے که میجست انتظامش — ز دولت پیش ازاں میشد نظامش
چو شد هنگام تقدیر الٰهی — سپرد اندر کف او تیغ شاهی
که تابد جهاں زاں تیغ چوں برق — نه چوں بے قوتاں از حیلهٔ زرق
برآمد کردن بر فرق افسر بخت — بدار الملک دهلی بر سر تخت
ز عدل آفاق را پیرایه بست — گنج شرع از و سرمایه بست
ز عین عدل او شد قاف تا قاف — نهفته حرف بیدادی در اطراف
بعزم رزم لشکر هر کجا راند — بآب تیغ گرد فتنه بنشاند
بخنجر داد چندیں شیر سرکش — چو خاشاکی که ریزندش بر آتش
بفیروزی دریں زنگار گوں سطح — بسے قلعه کشاد از بازوے فتح
رعیت را ز آسایش چناں داشت — که خلق آسایش دار الجناں داشت

۲- کمکراں حح ۳- بآب ع ۷- بیش ازاں حخ ع ۱۵- یاری فتح ع۔
۱۶- دار الاماں ع ز ح = دار الجنان س ز ع ا ک۔

مغل را از پئے قانون و تدبیر — ہم از آہن ہم از زر ساخت زنجیر
بسالے ہفت کو شاہِ جہاں بود — کرم پیدا و بیدادی نہاں بود
چگویم آنچہ من دیدم ازاں داد — کے از کلک و زباں شرحش تواں داد
چو او کشتی بہ نہ دریا رواں کرد — چو من یک قطرہ نہ دریا زیاں کرد
چنانکہ او کرد رحمت برجہانی — زغیبش باد رحمت ہر زمانی
بجائے تاجِ غفراں افسرش باد — بجائے چترِ طوبیٰ برسرش باد
غرض چوں دورِ آں دولت بسر شد — سریرِ ملک را دورے دگر شد
فرو پیچید گردوں نطعِ آں شاہ — جہاں را شاہِ دیگر شد جہاں شاہ
چو بکشاد آسماں از رخ نقابے — پس از ماہی عیاں گشت آفتابے
سعادتہا بگیتی روئے بنمود — برآمد کوکبے از برجِ مسعود
ز تیرِ چرخ و برجیسِ کماں گیر — ز سر شد تختِ دہلی آسماں گیر
سریر شاہ فیروزی ارچہ ز انجم — گرفت از چار بالش تختِ پنجم
تو گوئی قالبے بست آں زمانہ — کزاں طاقی برارد جاودانہ
چو شد طاقِ علائی آسماں سائے — ازاں قالب تہی کرد آسماں جائے
خدایا گر برآں فرخ جہاندار — ز حکمت برسر آمد نوبتِ کار
ہمیشہ باد از مہ تا بماہی — بغلغل نوبتِ ایں پادشاہی

۱- قانونِ تدبیر ع ۲ ۳- نہ از کلک سرا ۴- زباں کردہ ع ۷- دورِ دگر ع ۹- عیاں شد ع ۱۲- از چہ انجم ع ۱۳ بستایں سرع ۱۵ ایضاً برآمد ع = برآید سرا = برارد سرا ع حج -

نخست از گوہرش گویم کہ چونست — کہ دریا ہا دراں گوہر درونست
یکے والا ہمیں فیروزِ مرحوم — کہ از فیروزیش کردیم معلوم
دگر اعظم شہاب الدینِ مسعود — کہ ہم لشکر کش و ہم پہلواں بود
دو دُر بود ایں سزائے تاجِ شاہی — زیک باراں و از یک گوشہ ماہی
ازاں روشن شہابِ چرخ مقدار — علاء الدین دنیا شد پدیدار
فلک حیراں بکارش کز شہابی — چگونہ گشت پیدا آفتابی
زہے سیّارۂ مسعودِ سرمد — کہ زاد از فیضِ نورش ایں محمّد
علی وار از غزا آفاق گیرے — کہ اوصافش نگنجد در ضمیرے
ز دولت ہم بدورانِ امیرے — سلیماں شد بملکِ دیو گیرے
بملک جم چناں شد دیو رامش — کہ اول رام دیو آمد بدامش
گرفت و مملکت برباد کردش — نخستش بندہ پس آزاد کردش
بدستش داد دولت ناگہانی — جہانی گنج بل گنجِ جہانی
فراواں پیل و جوہر نیز چنداں — کہ صد اشتر زمیں گیرد بدنداں
بعہدش کارہائے یافت بنیاد — کہ ماند تا بہ بنیادِ جہاں یاد
کسے در میری واندک سواری — جزاو نہ نہاد بر پیلاں عماری

۷۔ آں مجع ۱۱۔ نخستش مز مع حج = نخستیں ع ۱۳۔ پیل و جوہر مز مز ع = پیلِ جوہر حج۔
۱۴۔ کہ ماند مز = کہ مانداین ع حج = کہ ماندان مز ع ۱۵۔ کسے در شبروی اندر مز حاشیہ = کسے در میری واندک مز مز ع حج

زہی در زیر رانش خنگِ خوش گام — کہ کرد از موئے پرچم پیل را دام
زموجِ پیل و گنجِ پیل بالا — بملکش رہنموں شد بخت والا
زروزہ رفتہ نصفے با بہیں فال — زہجرت ششصد و پنج و نو سال
کہ در دولت شد از عونِ الٰہی — بما نکپور تخت آرائے شاہی
کفِ دستش چناں در موجِ دُر شد — کہ مانک پُر ز دُرّ و لعل پُر شد
بچتر آسماں سر در نیاورد — کہ برخورشید چتر زر برآورد
بچشمِ آفتاب از اوج گاہش — سوادِ دیدہ شد چترِ سیاہش
ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل — رواں شد فتح دہلی را بہ تعجیل
خزائن ریز شد منزل بمنزل — ز زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل
ملوک از پیش می آمد جریدہ — ز زر میشد غلامِ زر خریدہ
نشد گردن کش از وے کس بعصیاں — کہ بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دور — فشاندہ گنجہا بے منعِ گنجور
زیکمن تا بہ پنجہ مہر زیبش — برینساں کرد ثابت سکۂ خویش
جہاں را بود گاہِ آنکہ باراں — دُر افشاند چو دستِ تاجداراں
ہوا طوفاں فشاں در منزل و راہ — زمیں در زیرِ طوفانِ زر از شاہ
گدا کز دہلی آمد زندہ در زیر — تہی گاہش بکین زر نشد سیر

۱- پیل را رام ح ع۲ ۸- شکوہ و لشکر ر ش۳. ۹- خزائن ش۳ ع۲ = خزانہ ع ح -
۱۵- طوفاں فشاں ر۲ ش۲ ع۲ ح۲ ک۲ ح۲ د = طوفان نشان ع

چه زر بلکه آهنش هم بود دُرشت — کسے کز زنمرد از آهنش کُشت
جو با دہلی بفتح افتاد کارش — گرفت از منجنیق زرحصارش
عَروسک ساخت نُصرت را زرافشاں — ظفر عَرّادہ شد گوہر فشاں
ازاں عرادۂ زر برلب جَوں — ہمی شد دوست قارون خصم فرعوں
زعشقِ زر بدہلی خاصہ و عام — بعبرہ جَوں را در بندِ آشام
چو زر از ہر طرف آواز میداد — دواں لبّیک گویاں خلق چوں باد
شتابان ذرّہ و نوگشتہ خورشید — جہانی کردہ رُوشن روئے اُمید
بدہلی نیز درمند بہ تعظیم — شرف نوکردہ رکن الدین براہیم
ملوک و خاں زاندازہ بروں بود — کہ ہر یک تختِ دہلی راستوں بود
اگرچہ بود تختش را سکُونے — کز انبوہِ سُتوں بُد بے ستونے
زبانگِ زر کہ در رقص آورد پائے — برقص آمد ستونہا جملہ از جائے
سُتونہا چوں سوئے تختِ دگر راند — زارکاں تختِ رکنی بے ستوں ماند
زجا دُر جنبش آمد رکنِ بے زور — برفت آں رکن و ارکاں گشت برشور
در آمد تند را یاتِ علائی — بضبطِ دارِ مُلکِ پادشائی
ازاں پس بیں کہ چوں کرد آسماں کار — کہ شد سرگشتہ گیتی آسماں وار

۱- بلکہ ع ۲ حـ = بلک ع ۵ - خاص تا عام ۳ حـ -
۶- دواں ۳ = رواں ع ع ۲ حـ خصم چوں باد حـ -
۹- فزوں بود ۳ ع ۲ حـ ۵ ۱- ازیں پس ع ۲ حـ -

طلوع اکلیل علائی تا اوج جبہۂ اسد بر سریر سپہر منزلت دہلی و در مطلع صبح دولت لوامع آفتاب شمشیر در شرق و غرب گستردن

کسے کز سیر گردوں بہرہ مند است — ز انجم ہمچو انجم سربلند است
سرے کز بہر تاج آرایش دہر — ز دوران فلک باشد فزون بہر
چو عون غیب سوئے مقبل آید — غرض پیش از تمنا حاصل آید
ہنوز ش آرزو باشد بسینہ — کہ بیش از خواست پیش آید خزینہ
بمشرق گر بود کشت مرادش — ز مغرب در رسد باران و بادش
کواکب کز رصدہا در شمارند — شمار کار عالم پیشہ دارند
بآئینے کہ می آید ز تقدیر — بکار خلق می سازند تدبیر
یکے زایشاں شود نخلے رطب ریز — یکے در خاک و خاشاکے زمیں خیز
ز روزی خواہ در دہ خواہ در شہر — مقام ہر کسے پیدا ست در دہر
پرندہ بال و پر بہر ہوا یافت — خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موش بالا بر نیاید — مگر آں کش غلیواز ی رباید
عقاب از اوج نتواں داشتن پست — مگر در بازوش لنگر تواں بست

۳- ز مردم ہمچو انجم س۳ ۷- بمغرب در رسد س ر۲ ح = بمشرق در رسد ع۲ ۱۰- خاک خاشاکی ر۲ س۳ ع۲ = خار و خاشاکے ع = خاک و خاشاکے س ح ۱۱- شمار ہر کسے س۳ = مقام ہر کسے ع ع۲ ح-
۱۲- از زمیں بودن ر ر۲ س۳ ع۲ ح ح = در زمیں بودن ع ح۲-

بحیلہ چند باشد پست را اوج — ز دریا بر شود باز اوفتد موج
بُنِ جَو را ز یک گز نگذرد شاخ — شود گر جو بجو تا ابر گستاخ
چو دولتمند باشد نیک بختی — که از دولت شود عالی درختی
بود چوں آسماں برگِ فراخش — زمیں سایہ نشیں گردد ز شاخش
اگر جوید کلیدِ کار در مُشت — کلیدے گردد از دستش هر انگشت
بدو دشمن چو تیر انداز گردد — ز سُویش هم بدشمن باز گردد
اگر خنجر کشد بروی بداندیش — براو اندازد و بُرّد سرِ خویش
فروغ دولتش از بخت فیروز — چو ماہِ نو فزاید روز تا روز
پدید است ایں نشاں در پادشائی — که هست او دین و دنیا را علائی
چو از تلقین غیبی داشت فرهنگ — زمن بشنو که چوں برشد براورنگ
چو روزِ ماه رایت برد بر ماه — دراں سالی که بالا کرد آگاه
شمارِ ماه ذی الحجه دو و بیست — براں طالع که در دولت تواں زیست
شهے کآمد عنایت ز آسمانش — که دولت خواه شد دَورِ زمانش
بدولت خانه دهلی درآمد — به تخت مُلک در دولت برآمد
نهاد از عَونِ غیب و قوتِ بخت — بفرقِ سرفرازاں پایۂ تخت

۲- کز جو بجو ع حج ۷- بروں انداز د س ع۲ ۱۱- چو ماه روزه س۳-
۱۲- ذی الحجه دو و بیست ع س۳ = ذی الحجه ده و بیست س۲ = ذی الحجه دو و بُد و بیست حج
= ذی الحج در دو و بیست ع۲-

چناں محکم گرفت ایں پایہ بنیاد — کہ زیر خاک شد سرہائے پُر باد
چو سرداران حضرت سر نہادند — دلیراں سر تہِ خنجر نہادند
بہر جانب ز بعضے لشکر آرائے — غبار انگیز می میشد بہر جائے
چو ابر فتح بار آہنگ آں کرد — ق — کہ از یک قطرہ شاند آں ہمہ گرد
ولے بختے کہ ثابت خواستش کار — عناں بگرفت و گفتش جانگہدار
بحکم حضرتِ عالم پناہش — علم بر بام ملتاں زد سپاہش
سپہ کش بود الغخانِ معظم — کہ بر ہر فتح فتحی میشدش ضم
شد آں بازوئے شاہنشہ ظفر کوش — لِ فتح از سرِ ملتاں شدش نوش
بدرگاہ آمد و آورد درپیش — سران آں ہمہ سر حد زحد بیش
کہ آں فیروزی بود از الٰہی — ظفر برگو ہر فیروز شاہی
چو بادِ تند قہرِ شہ در آں خاک — فرو رفت از زمیں سند خاشاک
ازاں پس عزم شد سلطانِ دیں را — کشیدن از مغل صد سالہ کیں را
تمامی خوردہ آں تیرہ کیشاں — بروں کردن بزخم تیر از ایشاں
زبانِ تیغ شہ کاندر زمانہ — ق — چراغ فتح را آمد زبانہ
مغل می آمد و زاں تیغ سرکش — چو پروانہ علف میشد بر آتش

۱- ایں پایہ سر سر۲ ع۲ ح = ایں تخت ع = ایں مایہ ح ۳- زبعض سر ع۲ ۴- فتح بار ع۲ ح = فتح بازع ایضاً شاند آں ہمہ گرد ع سر۲ = بشاند ہمہ گرد ح ۵- بختے سر ع۲ ح = بخجستہ ع - ۱۰- کہ آں سر ع۲ = کزاں ح ع ۱۱- زیں ہند سر = زیں سند سر۲ ع۲ ح
۱۴- آمد زبانہ سر سر۲ ع۲ ح = آمد شانہ ع ۱۵- تلف می شد ح -

نخست اندر حد منجور و جارن — الغخاں بر مغل زد ہمچو قارن
کشتہا کرد و دادا ز خشم شمشیر — شگالاں را کباب از پہلوئے شیر
گلوئے کافر از خنجر گزاراں — چو در خندہ لبِ تنبول خواراں
ز زخم گرزہائے تند کینہ — سر دشمن شدہ مہمانِ سینہ
ز خونِ آں ہمہ تاتار کارے — زمیں شد پُر ز ریحانِ تتارے
چہ شک کانجا کہ آں سُرخاں شدہ پست — دمد گر سُرخ مرد از خاک پیوست
ازاں پس بود قتلغ خواجہ گستاخ ق — قوی تر شجرۂ ملعونہ را شاخ
بحدِ گیلے آمد کافر آں سال — شہ آں جرأت مبارک دید در فال
چو سگ در بیشۂ شیراں کند راہ — کند بر خود اجل را راہ کوتاہ
چو آید مور در جنگِ سُلیماں — کند پیمانۂ سم نقضِ پیماں
بہ پیش آہنگ شد شہ تا دو فرسنگ — کشید اندر حدِ گیلی صفِ جنگ
دلیری کردہ قتلغ خواجۂ شوم — بجنگِ شاہبازی آمدہ بوم
اشارت کرد شہ کارند با جزم — الغخان و ظفر خاں روئے در رزم
شدند آں ہر دو از دریا شتاباں — دریدند از زلزلہ کوہ و بیاباں
نبردے کرد الغخانِ جہانگیر — کہ در یوز آمد آں یکدشت نخچیر

۱- منجو و جارن ع = منجور جارن س۳ = سنجور چارن ع ح۲ = سنجور جارن س س۲ ۵- پر ز ریحانِ س س۳ ع ح۲ ح = پر بریحان ع - تتاری ع س۲ ع۲ = بہاری س۳ = نثاری س ۷- شجرۂ ملعون ح ح -
۹- دست کوتاہ ع ۱۰- سم ع۲ ح ح = پرسم س۲ = نیم س ا = رسم س۲ = ہم ع
۱۲- قتلو س۲ = قتلق ح ح -

سپہ دنبال وقتلغ خواجہ در پیش — بجائے تیر در افگندنِ کیش
اگرچہ حالی از شمشیر جاں برد — ولیک از سہم حربہ رفتنا مُرد
بفیروزی ستادہ شاہِ آفاق — چو خورشید اندریں فیروزہ گوں طاق
زخوں کہسار گیلے غرقہ در سیل — سر گبراں فرو غلطیدہ چوں کیل
سر آرندہ ز ہر سو تیغ داراں — کجا کاسہ بہم گشتہ سواراں
نیرزید ارچہ دانگ آں کاسۂ سر — ہمیداد از کرم شہ تنگۂ زر
چنیں فتحے چو داد اسلام را دست — مغل را بازوئے شمشیر بشکست
ازاں پس بست در ترغی کمر سخت — فگند او ہم بخاک از تیغ شہ رخت
اگرچہ سخت چشمیہا بسے کرد — ہم از کیشِ محمد بیلکے خورد
چو از کفّار دردیں خواست آزار — کشانیدش زمانہ ہم زکفار
پس اندر دشت خوں آشام شد ریگ — ز لشکرہائے ترتاق و علی بیگ
سپاہِ دیں کہ چوں دریا در آمد — مغل را موج دریا بر سر آمد
شد از یک بندۂ ہندوئے درگاہ — گرفتاراں دو خانِ ترک ناگاہ
ز تیغ شاہ کابی بود بس تیز — فرو رفت آں دخانِ آتش انگیز
ازاں پس سہ سپہدارِ دگر تند — ق کہ صرصر بود با آہنگ شاں کُند
در آمد در سواد مولتاں تیز — شد ند از آب راوی آتش انگیز

۲- رفت تا مردو ۳ ۴- فرو افتادہ ۳ ۵- بہم گفتہ ۳ ۸- بر ترغی حج = در ترغی ع ع۲
۹- شوخ چشمیہا ۳ ۱۰- خواست ع۲ حج = خاست ع ۱۴- دو خانِ ع حج ع۲ = دخانِ حج

یکے تابو دگر اقبالِ مُدبر — کبکِ سیوم برزم وکین مُدبّر
سپاہ بے عدد چوں ذرّۂ ریگ — زہبہ کنِ ترتاق وعلی بیگ
بدستوری کہ حضرت راند دستور — معظم بیضۂ اسلام کا فور
بداں تابوئے آں تابوئے مُردار — چناں پوشد کہ بیروں ندہد آثار
بدانساں عزم آں غزو گراں کرد — کہ دوشب یک مہرہ درمیاں کرد
چو باد تند ناگہ زد برایشاں — ہمہ جمعیتِ خس شد پریشاں
گزشت از تیغ سیلِ خونِ تاتار — دراں دشتِ فراخ از تنگِ رہوار
گریزندہ سگانِ کفر بدحال — چو شیراں غازیانِ دین بدنبال
بہم اقبال وتیبو زآتشِ جنگ — بسوئے آبہا کردند آہنگ
غنیمت ہا کہ می بردند زیں پیش — غنیمت داشتند آمدنِ سرِ خویش
سپاہِ دیں کہ چوں دریا درآمد — کبک را موجِ دریا برسر آمد
درآمد جرّہ بازی از سرِ زود — کبک را ہمچو کبک از جائے بربود
قلادہ بستہ آں کلبِ مُعلّم — رواں کردند پیشِ شاہِ عالم
برآمد فتح از عونِ الٰہی — کہ فارغ شد مغل از کینہ خواہی
ازاں پس سیلِ جیحوں راشد زور — کہ بر باید زہندستاں یکے مور

۱- یکے تابو ش۳ = یکے تیو ع ۲ ح ۴- تابوئے مردار ش۳ = بابوئے مردار ح ع۲ = بدبوئے مردار ع = تیوئے مردار ح حاشیہ ۵- یک مہ ش۳ = یک مہ ع ۱۰- درپیش ش ح ع۲ ح-
۱۵- پر مور ش۳

عجب تر بیں ز اقبالِ علائی ق | کہ با داجا و داں در پادشائی
برانساں تاخت از دوزخ سمومی | کہ آہن را ز آتش ساخت مومی
ہمہ مردند و بُویحیٰ کہ جاں بُرد | ز ننگِ جانِ شاں او نیز مے مُرد
اگرچہ آں خارِ آفت بود بسیار | ہمہ خاکسترِ دوزخ شد آں خار
چناں بنشاند ہر سو فتنہ را جوش | کہ کس بانگِ سگے نشنید در گوش
خدا را گوئی از دینِ محمدؐ | ہمیں بایست کاں ماند مؤبّد
کہ نیرو ایں محمد را چناں داد | کہ بست از تیغ دیں را حصنِ پولاد
زہے در امن و راحت خواب ما را | کہ سلطاں پاسباں باشد گدا را
خداوندا چو او را پاسِ عالم | تو فرمودی تو داری پاسِ او ہم
چناں بیدار دارش در ہمہ باب | کہ تا صبحِ قیامت نایدش خواب

داستان در حک کردن نقش کفر بپلارک شاہی از سوادِ ہندوستاں وحرفی چند از دیباجہ عشقِ خضر خاں کہ خانِ خاناں بود

کنوں از فتح ہندستاں دہم شرح | کنم دیباجہ گر شاسپ را طرح
بگویم آنچہ کرد از کار دانے | گہے لشکر کشی گہ پہلوانے
کہ چوں شاہ جہاں شد عار باشد | کہ ذکرِ او بدیں مقدار باشد

۳- و بویحیٰ ۳ = بویحیٰ ع ع ۲ حہ ۸- آنزار ۱۲- خانِ خانانِ جہاں بود ۳ حہ ح ع ۲ = خانِ خانان بود ع ۱۳- گرشاسپ ۱ ع ۳ حہ = گرشاسبی ع ۲-

بجز یک فتحِ ملکِ دیوگیری — که کرد ایں کار شاہانِ دریری
بدولت زاں پسش کیں چرخِ خم پشت — کلیدِ فتحِ دہلی داد در مشت
چو ملکِ سندھ و کوہستان و دریا ق — بطاعت گاہِ فرماں شد مہیّا
بقدرت رائے زد بختِ بلندش — کہ رائے گوجرات افتد بہ بندش
ہماں اعظم الغنماں را فرستاد — کہ خاکِ آں زمیں را داد بر باد
برائے عزّتِ دینِ ابد را — برائے نیک زد آں رائے بدرا
بدریا و سواحل چوں ہزبراں — لبالب داد دَور از خون گیراں
خلل در سومنات افگند زانساں — کہ شد بتخانۂ گردوں ہراساں
زبس نیرو کہ آں بنیاد برکند — زمیں را لرزہ چوں دریا درافگند
سعادت بیں چہ ساں زاں نجم مسعود — بہ محمودی برآمد فالِ محمود
چو زانسو چیرہ بر مقصودِ خود گشت — ز حضرت سوئے دیگر نامزد گشت
چو آں مرحوم بازو بود شہ را ق — کہ نیرو باشد از وے دستگہ را
مصالح کو ز غایت بیش می کرد — بمعنی شہ بدستِ خویش می کرد
برادر ہست بازو گر بود یار — ولے بازو برآور نیست درکار
زد و بازو تن تنہا برنج است — دو تن را چار بازو کار سنج است
نیت باز آنچناں شد پادشا را — کہ راند لشکرِ کشور کشا را

---

۳ - ملک ہند ۳ ح ع ۲ = ملک سند ع خ
۱۴ - ہست بازو ع ۲ ح = سست ع -

روان گشت از پے پیل و خزائن — الغخانِ معظم سوئے جہائن
بسوئے حصنِ رنتھنبور شد تیز — کزاں کہ لالہ رویاند بخونریز
بگردش دَورِ لشکر شد مُہیّا — چو گردِ ربعِ مسکوں دَورِ دریا
پیاپے ہم برسم گشت شہ نیز — برآنسو رفت و زد برکوہ دہلیز
خود آں قلعہ برفعت جائے آں داشت — بہ نسبت رائے ہم یا رائے آں داشت
کہ بُدرائی ہم از نسلِ پتھورا — ولے درکبر از و بردہ گرو را
فریبی دادہ دہر پُرغریبش — برآوردہ لقب ہمتیر دیوش
بقدرِ دہ ہزارش اسپ تیزی — چو باد تند خیز از تند خیزی
دو ہفتہ رہ زدہلی برکشیدہ — عماریہا بہ پیلاں درکشیدہ
سپاہ و راوت و رانہ زحد بیش — پیادہ خود چگویم از عدد بیش
حصاری دَورِ دیوارش سہ فرسنگ — زبہر ژالہ دادہ ابر را سنگ
مدورچنبری گشتہ فراہم — فرو بالا زخیبر نقطۂ کم
محمد شاہ عالم چوں درآمد — علی ساں گردِ آں خیبر برآمد
برآمد مغربی از شرق و از غرب — ہمی افگند برجی را بیک ضرب

۱- روان کرد س۳ = روان گشت ع ع۲ ح ۳- دَورِ لشکر س۲ س۳ ح ع۲ = آں دو لشکر ع ایضاً گردِ ربعِ مسکوں س۲ س۳ ح ع۲ = گیر دربعِ مسکوں ع ۶- کہ بُدرائی ع ح س۲ = پتھورائے س س۳ ع۲
۷- ہمتیر دیوش س۳ ح ع۲ ۹- زدہلی برکشیدہ ح ع۲ = زدہلی برکشیدہ ع ایضاً بہ پیلاں برکشیدہ ح ع۲ = بہ پیلاں درکشیدہ ع ۱۲- مدورچنبری ح ع۲ = بدورچنبری ع ایضاً تہ و بالا زخیبر س۳ = فرو بالا زخیبر ح ع۲ ۱۴- وازغرب س۲ س۳ ح ع۲ = تاغرب ع

بدانساں سنگِ ہیبت ناک میزد — کہ ہر کُنگر کلہ بر خاک میزد
چو بوداز سوئے شاہ آں سنگ چالاک — بخوردن قلعہ میزد بوسہ برخاک
چو شاہ از روئے ہمت داشت بنیاد — بماہی یکد وہمت بست وبکشاد
دژی کز سنگ تو بر تو نشستہ — رہِ سی سالہ کوشش بود بستہ
چو سوئے حق نیت را بود راہی — برآمد حاجتِ قرنی بماہی
مثل زد زیرکی کو ہوشمند است — کہ بنیاد نیت قصرِ بلند است
اگر نقدی نداری چوں نیت ہست — دہندت مُزدِ آں نادادہ بر دست
خبر زاں داد دانائے فلک سیر — کہ از خیر است بہتر نیتِ خیر
چو شد زاقبالِ شاہ ہفت اقلیم — ق — از انساں وارکفری دار اسلیم
الغخاں را سپرد آں قلعہ و قصر — خود اندر دارِ ملک آمد شہ عصر
بدولت کرد زاں پس عزم چیتور — خرابی داد آنرا ہم بیک دور
در آں ہم بود رائے لشکر آرائے — گراں جنبش وزورایاں مُبکپائے
بتختِ ہندواں گر باز پُرسے — ببالا بر شدہ از ہفت کُرسے
بدآنجا نیز کمتر شد درنگے — دو ماہی بود ہر سو نیم جنگے
فلک را دست ہمت بود در جیب — ستد زآنجا کلید نصرت از غیب

۲- بوسہ برخاک سا را حج ۲ = روئے برخاک ع ۴- رہ سی سالہ کوشش ع ۳ حج = رہ کشش سالہ کوشش ع ۲ = رہ سی سالہ گردش را ۸- کہ در خیر است نیت بہتر از خیر ۳ ۹- اقلام اور قافیہ مصرعہ ثانی اسلام حج ع ۲ حج ۱۱- خرابی داد سا را ۳ حج ع ۲ = خرابی ساخت ع ۱۲- از و ۳ ع ۲ = وزوح = وزاں حج ۱۳- ببالا تر شدہ ۳ ۱۴- بیم جنگے سا را حج ع ۲ = بیم و جنگے ۳ = نیم جنگے ع ۱۵- ستد زآنجا را ۲ -

کشاد آن قلعه را زانگونه آسان — که کیوان شد ببرج خود هراسان
بانعام خضرخان شاد کردش — پس آنگه نام خضرآباد کردش
بهشت هند واں حرّم حصاری — بهر سو چشمه و سبزه زاری
سرش برآسمان سبزے سود — مگر بالاش سبزیها ازاں بود
چو شاهنشه براں سبزه رواں گشت — سکندر گویا برخضر بگذشت
خضرخاں را برغم چرخ اخضر — همان جا داد چتر لعل بر سر
ازانجا خضر رهبر کرده درپیش — چو خضر آمد بفرّخ روضهٔ خویش
خدایا باد جاوید ایں سکندر — بفرق خضر والا چتر برسر
درخت قامت خان خضر نام — چو طوبیٰ در بهشت آسایش عام
سخن کاب از دل من خورد گشاخ — نگر تا برچه سان شد شاخ برشاخ
کنوں ریزم شرابی کاں بجام است — که شاخ آنجا کشد میوه که کام است
ازاں پس عزم شد شه را بخوبے — که گیرد ملک رایان جنوبے
وزیرے بود کو کالشکر آرائے — بملک مالوه غالب ترازرائے
سوارافزوں زصد چل هزارش — پیاده خود نداند کس شمارش
زحضرت ده هزار آنسو گزر کرد — همه جمعیتش زیروزبر کرد

---

۳ - چشمه و سبزه زاری ب ج ع = چشمه بود و سبزه زاری ح = چشمه ها و سبزه زاری ع
۸ - ان سکندر ب ج ح ع
ایضاً - سایه گستر ب ج ع ح = چتر برسر ع
۹ - خان خضر نام ب ج ح ع = جان خضرخاں نام ب ع

سرش بر شہ رسید از یک دو ادو — مداخل شد علم را پرچمِ نو
تنی کش سوئے طاعت رائے نامد — بسر آمد اگر از پائے نامد
اسیر و کشتہ شد ہندو با نبوہ — بغیر از رائے مہلک دیو بر کوہ
چو شہ میخواست آنسو بے مدارا — کہ گردد نورِ اسلام آشکارا
بعینُ الملک اشارت کرد زا بروئے — کہ آرد زود سوئے مالوہ روئے
زبینائی کہ عینُ الملک را بود — بدیدہ در پزیرفت انچہ فرمود
روانہ شد سپاہی صف کشیدہ — بگردش ہمچو مژگاں گردِ دیدہ
اگرچہ اتیغ زن صاحب قلم بود — بنجنر نیز در لشکر علم بود
چو بختِ شاہ عالم را علم کرد — قلمزن تیغ رایاں را قلم کرد
بگردِ حصن ماندو چند گاہے — ہمیداو اسپ را آب و گیاہے
بنجنر از زمیں ہا خاری کند — بہ آہن قلعہ را مسماری کند
عجب حصنے کہ دَورش چار فرسنگ — زاوجش آسماں را شیشہ بر سنگ
رہی می جُست و کمتر بود راہش — ببالا بر شدن تا برج ماہش
چنیں تا فرجۂ ناگاہ دریافت — بدو فوج از دو سوئے قلعہ بشتافت
برآمد تا گرفت اندر سر آرائے — گرفت و کُشت و رایت کرد بر پائے

۱- برمہ رسید سرع ۲ ایضاً - تداخل سرع ۲ = بداخل سرع ۲ حج
۳- مثل دیو ع ۲ ۵- ازاں روئے حج ۸- ایں تیغ زن سرع ۲ حج ع ۱ = تیغ زن ع
۱۰- حصن مندو سرع = حصن ماندہ حج ۱۳- تا برج سرع ۲ حج ع ۲ ع = تا اوج سرع
۱۵- اندر سر ارائے ع حج = سر رائے سرع ۲ حج سرع ۲ ایضاً - کرد بے رائے سرع

فرستاد آگہے در حضرتِ شاہ — ہماں قطاع داوندش ز درگاہ
ازاں پس شہ بدولت شد روانہ — برسمِ گشت برسمتِ سمانہ
بدآنجا بود رائے سخت بازو — گسستہ سنگِ رایاں را ترازو
درشت آہرمنی نامش ستلدیو — ہمش راوت بفرماں وہمش میو
بسے گبرانِ آہن دل بکارش — ز رویئں قلعہ سنگیں ترحصارش
برنگ بہرماں خنجر نمودہ — گلیم از بیشتر رایاں ربودہ
نشستہ لشکر شہ پنج وشش سال — نکردہ نیم خشتش را فرومال
بیک جنبش کہ شاہ آہنگ آں کرد — براں کوہ از سپہ دریا رواں کرد
ستلدیوی کہ پیلے بُد بمقدار — بخوابِ پیل رفت از شاہ بیدار
ازاں پس نامزد شد لشکرِ شاہ — کہ برسمتِ تلنگی بسپرد راہ
تلنگے صاحبِ صد پیل رائے — جہانِ تلک را فرمانروائے
شغب میجست با قلبِ جہاں گیر — ولی شد ہیبتِ شاہش عناں گیر
بنودش زہرہ چوں خنجر گذاری — شد اندر حصن بید ولت حصاری
میانِ دو رلشکر مانن پرکم — چو دیوی درمیانِ حلقۂ جم

۲- وزاں پس حج = ازانجا س۳ ایضاً سمانہ س۳ حج = سوانہ ع س۲ ۴- درشت آہرمنے نامش ع = درشت واہرمن نامش ع۲ = درشت اہرمن نامش حج = درشت وسخت نام او س۳ ۵- زرویئں قلعہ سنگیں تر س۳ س۳ ع۲ = زرویئں قلعہ وسنگیں ع ۶- بیشتر رایان ع حج ع۲ = بستر رایان س۳ ۷- نیم برجش را س۳ س۳ ع۲ = نیم خشتش را ع حج ۹- بد پیلے س۳ ۱۱- مہانِ ملک را س۳ س۳ حج ع۲ = جہانِ ملک را ع ۱۳- زہرہ چوں خنجر گزاری س۳ حج ع۲ = زہرۂ خنجر گزاری ع ۱۴- لشکر جم س۳ حاشیہ

چو اقبالِ شہ از غایت فزوں دید — بچنگِ دولتش خود را زبوں دید
وثیقت جست و دستِ راست در خواست — بداد انچہ آں شوریدہ سر خواست
نخست از زر مثالِ خویشتن ساخت — ہم از زر در گلوگاہش رسن ساخت
فرستاد آں بُتِ زریں و صد پیل — خزانہ بیشتر از حدِّ تحصیل
ملک ہر چند آنرا در پذیرفت — ق — سرش بخشید و نرخ سر پذیرفت
ولیکن آزمونرا را ندتندی — کہ بنود بے غرض در تیر کندی
اگر رای آمد ار نہ ماستادیم — بخنجر شد بدل دستی کہ دادیم
چو بشنید ایں عتاب آں گردنی رائے — براں سر شد کہ از تارک کند پائے
بیامد پیشتر ز آوردن خویش — گرفتہ بارِ سر بر گردن خویش
چو ایں طاعت نمود آں گردن افراز — سرش ایمن شد از تیغِ سر انداز
بگفتندش کہ تا بر جائے باشد — بملکِ خویش ثابت پائے باشد
زمیندار یش را کردند محکم — زُحل را برجِ خاکی شد مسلّم
مظفر لشکری با پیل و با مال — ق — سر گردنکشاں را کردہ پامال
بدرگاہ آمد و خاصِ کرم گشت — سواری سہل میری محترم گشت
ازاں پس نامزد شد بار بک باز — کہ سازد پیلِ معبر طعمۂ باز

۱- از غایت فزوں ح حج ع۲ = از غایت بروں ع ۴ - حدِ تحصیل ر۲ ر۳ حج ع۲ = حد و تحصیل ع ر
۶- بے ہدف ر ع۲ - در تیر کندی ع = در تیر کندی ر ر۲ حج ع۲ ۸ - ایں عتابے ح ر۳ = ایں عتاب ع۲
ع حج ۱۱- جائے ماند اور قافیہ مصرعہ ثانی پائی ماند ر۲

کند بر دَور لشکرِ دست بر دست دلیراں را ز خونِ معبری مست
سواحل تا حدِ لنکا بگیرد بقطرہ عرصۂ دریا بگیرد
ہمہ خاکِ سواحل تا سر اندیب کند از بوئے ایماں عنبریں طیب
سرِ ابلیس فعلاں را دمادم بہ تیغ انداز در اندر پائے آدم
روان شد لشکری با فتح ہمراہ کہ از دریا بر آرد گرد بر ماہ
رسید اندر دیارِ رائی رایاں زمیں گم گشت زیرِ چار پایاں
چو ملکِ دیوگیری رام شہ بود عزیمت شد بدیوانِ دگر زود
چو لشکر پیشتر زاں شد زمیں مال بحد دیوگیر افکند زلزال
بدانجا نیز رائے بود با نام بلالش نام و نام آورد در ایام
بمالش زور و زیلش سری ہم زبونش دیوگیری معبری ہم
سپاہ اول ہمانجا بُرد غارت کفایت بود ز انسویش اشارت
زپیل و مال و اسپ آنچش بکف بود سپاہ شاہ را وجہ علف بود
نگشت آں رائے زیرک گرد جنگی بروں آمد ز قلعہ بے درنگی
چو ہم در رہ دوید آں فتح فرّخ سپہ را ہم بکارِ اصل شد رُخ
ہمہ سازِ غزا کردہ مہیّا روان شد کوہ آہن سوئے دریا
درآمد با دو ایں لشکر دراں خاک کہ سنگش ہم گریزاں شد چو خاشاک

۱- در دَور ۳ ح ع ۲ ۱۰- دیوگیر د ح ۱۶- ز کہ سنگش ع = کہ سنگش ہم ۳ ح ع ۲ = کہ و سنگش ۳

سوار باد چوں بر دآنطرف دست — ہم از بادش سوارِ آب بشکست
لبِ دریا سواحل بر سواحل — بجوش آمدہ وشہر و مراحل
در آں حد نیز رائے بود والا — بتاجِ ہند واں لولوئے لالا
بر آب و خاک فرمانِ تمامش — برہمن بیر پنڈیا کردہ نامش
بسے شہرش بخشکی و تری ہم — پٹن خوش کردہ و مرہت پوری ہم
پتن راساختہ منزل گہ خویش — بُت و بتخانہ در مرہت پوری بیش
ز زر بتخانہ را بر ماہ بردہ — زحل را زاں بتاں از راہ بردہ
بتے در وے غریقِ لعل و یاقوت — کہ شہری را بود ہر گو ہری قوت
سپہ بسیار و کشتی بیکرانش — مسلماناں چو ہند و چاکرانش
ہزارش پیل مستِ معبری پیش — کمیتِ تند جوشاں خود زحد بیش
چو در حدِّ پتن شد لشکرِ شاہ — زہیبت کردہ گم رہ رائے گمراہ
درونِ بیشہ کانجا کم خزد مور — چو مورے در خزیدہ با چناں زور
رعیت ہر طرف غم خوردہ میگشت — سپاہ و پیل سرگم کردہ میگشت
گو لشکر چو سر لشکر نباشد — چہ کار آید ز تن چوں سر نباشد

۱- ہم از باد ع = ہم از بادش سرع۲ = ہم از بادی سرحع ۵ - مرہٹ سر۳ = مرہت حرع۲ = مرہپ سر۱ = برمت ع ۶ - فتن را حرع۲ ایضاً در مرہٹ سر۱ = در مرہت حرع۲ = در برمت ع ۸ - از لعل و یاقوت سر۱ ایضاً ہر گو ہرش سر۱ = ہر گو ہرے سرسرحع۲ ۹ - وہند و سر۳ ۱۰ - ہزارش سر۱ ع۲ حع = ہزاراں ع ایضاً معبری سر۱ ایضاً تند خو شرد سر۱ ۱۱ - رائے بیراہ سرحع ۱۲ - چو موری کردہ در خز سر۱ ع۲ حع = چو موری در خزیدن سر۱ = جو مور در خزیدہ ع ۱۴ - چہ کار آید تنے سر۱

مسلمانان آن لشکر سپاهی — گرفتند ایں طرف جانرا پناهی
سپهدار از نوازش کردشاں شاد — کرم فرمود و جاں بخشید و دل داد
سپه را زاں پس از فتح خداوند — مسلسل گشت پانصد پیل دربند
پس آهن بر بُتِ زر ساز کردند — سرِ تجانهٔ زر باز کردند
اگرچه آن قبلهٔ بُدگبرِیعں را — زمیں بوسید بیت المالِ دیں را
زر و گنجِ فزوں از وزنِ بازو — که کوه افتد ز وزنش در ترازو
مهیا شد ز بهر درگهِ شاه — که هر کوهاں برد کوهی بدرگاه
چو کارِ رائے معبر شد بپایاں — برجعت گشت رائے نیک رایاں
سپاه آمد برآں فیروزمندی — گرفت از بخششِ شاه ارجمندی
تعالی الله کرا باشد چنیں بخت — که گیرد عالمے بے جنبش از تخت
بدهلی او کند زابرو اشارت — فتد در معبر و بحرین غارت
عزیمت نے و در ملکِ سلیماں — همه دیوانِ هندش زیر فرماں
سکندر خود سفر کردی در اطراف — بحرفِ تیغ زاں زد قاف تا قاف
بسته او بجنبش ترکشِ خویش — شده تیرش درونِ عرصهٔ کیش
چناں بودند دیگر خسروان هم — که بے جنبش نشد ملکی مسلّم

۴- سرِ تجانهٔ زر ساز ح ع = سرِ تجانه را د ع ۵- اگرچه آن قبلهٔ بُد ح ع = اگرچه قبلهٔ بد ع
۱۰- بے جنبش از تخت ح = بے جنبشِ تخت ع ۱۳- بحرفِ تیغ زد زاں = بحرفِ تیغ ازاں زد ع ح = وودسی تیغ زد زاں ح حاشیه

چناں خورشید کوہست آسماں گیر — سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں را — کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را
بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا — مگر ہم زادۂ او شمسِ والا
خضر خانی کز اقبالِ مبینش — گواہی میدہد نورِ جبینش
چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر — چو نامِ خویش خورشید جہانگیر
ہنوزش تیغِ فتح اندر نہفتہ است — ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نصرت در نیام است — ہنوزش نافۂ امید خام است
ہنوز اندر طلوع است آفتابش — ہنوز اندر برافزونیست آبش
ہنوزش صبح دولت در نقاب است — ہنوزش دیدۂ بینش بخواب است
ہنوزش بخت در تزئینِ بار است — ہنوزش دہر در تدبیر کار است
ہنوز اقبالش اندر کارسازیست — ہنوزش نخل تر در سر فرازیست
ہنوزش میرسد بر گل صباہا — ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
ہنوزش فتح ہائے غیب پیش است — ہنوزش مژدہا از اندازہ بیش است
زمانے باش تا بکشاید ایں درج — تتق بالا کشد خورشید از برج
جمالِ کار آں بخت جہانگیر — بروں آید زشادروانِ تقدیر

۱- خورشید ہم ہست ع = خورشید کیں ہست حح = خورشید کوہست س۱ = خورشید گر ہست ع۲ س ۳ - بریں گونہ ع حح ع۲ = بدیں گونہ س۲ س۳ ۴ - اقبال مبینش س۲ ۵ - جوانے پیر تدبیر س۲ س۳ حح ع۲ حح = جوان و پیر تدبیر ع -
۱۰ - ترتیب بار س ۱۴ - زمانہ باش س۳ ع۲ حح = زمانے باش ع ایضاً بالا کند س۲ س۳ حح ع۲ = بالا کشد ع

شود روشن کہ ایں مہ بر زمیں کیست — خدایا ایں آفتابِ ملک و دیں کیست
ز نورش چشم میدارد زمانہ — کہ گردد شمعِ گردوں را زبانہ
بدورِ مہ شود بدرے ہلالش — کہ ایمن باشد از نقصاں کمالش
غلط کردم کہ گردد آفتے بے — کہ کم بیند زوال و انقلابے
ولے با ایں وجودِ مقبلِ خویش — گرفتار است در دستِ دلِ خویش
نہ روزش خشک گردد زیرِ چشمِ آب — نہ شب پہلو زند بر بسترِ خواب
ہمہ شب با خیالِ غمزہ درگفت — مُغیلاں زیرِ پہلو چوں تواں خفت
بجاں آید چو از شب زن داری — ز مطرب ایں غزل خواہد بزاری

غزل از زبانِ عاشق

دمی بیدار باش اے بخت با من — مگیر از بہرِ کامی سخت با من
بداں ہنجار کن پیوندِ کاری — کہ یاری را دہی پیوندِ یاری
برافگن پردہ زاں رخسارِ چوں بدر — کہ روزم عید گردد شب شبِ قدر
مرا در دل غبارِ نازنیں است — کہ جانم در تہِ پایش زمیں است
مرا در دیدہ سروی سرفراز است — از آنم روز تا شب دیدہ باز است

۱- خدا ایں آفتاب ملک و دیں کیست ۲ حج ۳- بدرے ۳ حج = بدرِ ع ۴- کہ باشد آفتابے ۳ ۵- در دست ۳ ۳ حج ع ۲ = از دست ع ۶- زیر چشم آب ۳ ع ۲ = چشم پر آب ۳ ۱ = زیر سر آب حج ۹- عاشق گوید ع حج ۱۰- مگیر از بہرِ کامی سخت ع حج ع ۲ ۳ حاشیہ = مگیر امروز کامی سخت ۳ حاشیہ = مگیر از روزگارِ سخت ۳ ۱۳- غبارِ ع = عتابِ ۳ ع ۲ = غبارے ۳

منم شاہی کہ چوں گردم صف آرائے
نیارد باد سودن بر زمیں پائے

زبونِ شوخ چشمے بیں کہ چونم
کہ با چندیں سپہ کردہ زبونم

جفا از دل شکایت از کہ خوانم
بلا در سینہ خنجر بر کہ رانم

چو شد گنجِ دل اندر سینہ تاراج
بفرق من چہ سود از گوہریں تاج

چو عشق افگند در چہ بیزنی را
کشد سیمیں تنے روئیں تنے را

بکارِ عشق شاہی برنگیرد
بغم صاحب کلاہی برنگیرد

شہاں را گرچہ آئین است مشہور
کز ایشاں دور باشے کم بود دور

چو خواہد نرگسِ خوباں خراشے
نہ ہر غمزہ کم است از دور باشے

مرا گر تو سنِ دل نیست در راہ
کمندِ زلف او ہم نیست کوتاہ

گرفتم کنگرِ تاجم بلند است
نہ آخر حلقہ جائے ایں کمند است

بہ آبِ دیدہ غم پروخت نتواں
کزیں لولو مفرّح ساخت نتواں

سپیدم باد ایں چشمِ سیہ روئے
کہ از وے زرد رو گشتم بہر سوئے

ولے از خونِ دلِ صد شکر گویم
کہ یکدم می نخواہد زرد رویم

گر آید بر سرِ ایں روزِ جدائی ق
کہ یابد دیدہ زاں رو روشنائی

کشم در دیدۂ نازک درونش
بہ بندم چشم و نگزارم برونش

چو زاں مردم شود ایں دیدہ آباد
مرا تا دیں باشد مردم او باد

۲- کردہ زبونم ۱ ۲ ۳ = گیرد زبونم ۳ ح ۷ - دور باشے کم بود ۳ ۵ ۶ ح ع ۲ = دور باش کم بود ع
۸- نہ ہر غمزہ ۵ ۶ ح ح ع = نہ از غمزہ ع ۱۲ - زہر سو ۳ ح ح ع ۱۳ - ولیک ح ح ع ۱۴ - کے آید بر سر ۳ ح ح ع ۱

چو جا دو ایں فسوں خواند از لب شاہ — بروں زد زہرہ ایں سحر از لب ماہ

پاسخ از لبِ معشوق

خبر داری کہ بے تو در دلم چیست — ز ہجرِ سینہ سوزت حاصلم چیست
دَرونم خوں شد آخر چند جوشم — مے اندر آبگینہ چند پوشم
اگر زخمی رسد بر سنگِ خارا — برآرد بانگِ فریاد آشکارا
تو سنگیں کہ در جانِ بلاکوش — خورم صد ضربتِ ہجراں و خاموش
بدَرّد غازی از شمشیر تارک — مرا غم در جگر کارد پلارک
تو ہم دانی کہ خود نتواں ربودن — بری زیں کاشتن جز جاں درودن
مرا مادر بشیرِ ناز پرورد — تو گر نازم بنوئی چوں تواں کرد
فضولست ایں کہ با ایں بختِ بدساز — کنم با چوں تو صاحب دولتی ناز
ہمیں بس نیست کز یادِ جمالت — ہمہ شب عشق بازم با خیالت
شبے وخلوتی و چونتو یارے — ازیں خوشتر نباشد روزگارے
سعادت نامہ ہر کس ز آسماں جست — مرا بس باشد ایں داغی کہ از تست
گر از غم آرزوئے نیست بر دست — غمت را زندگانی باد کو ہست

۱- چو جا دو سر ۳ ح ع۲ = با دو ۳ ۲- غزل از زبان معشوق گوید ع = پاسخ از لبِ معشوق گوید ح
۴- چند جوشم ح ح ع۲ = چند نوشم ع ۶- جانِ بلاکوش سر ۳ ح ع۲ = جانِ بلانوش ع
۸- خود نتواں ۳ = چوں نتواں ح ع۲ ۱۰- بخت ناساز ۳ = بخت بدساز ع۲ = بختِ دمساز ح
۱۱- ہمیں بس ہست سر ۳ ۴ ۱- گر از غم آرزوئی سر ۳ ح ع۲ = گر از غمر آرزو یم ع

زدوری تا کیم ایں دیدہ بے نور
کم از نظّارۂ کت بینم از دور

چو خوابم شد حرام اندر خیالت
حلالم کن نگاہے در جمالت

چو دست از کام ماند کہتراں را
نوازش شرط باشد مہتراں را

نہ ابر احساں ہمہ بر منعم آرد
بکشتِ خوشہ چیناں نیز بارد

۵ بَرد گرچہ آفتاب از قصہ ہا زنگ
مداں کز فرجۂ موشاں کند تنگ

درت معذور دارم نیز شاید
کہ در یا میہمانِ چشمہ ناید

چہ جوید پیل در خانۂ مور
کہ نے از حیلہ در گنجد نہ از زور

گرم بنوازی و گر جوئی آزار
خدایت یار باد اندر ہمہ کار

آغاز انشعابِ عَشِقہ عشق خضر خانی از شاخ سبز و تر دَوَرانی

۱۰ ہمیشہ دور چرخِ لاجوردی
نداند پیشۂ جز نوردی

زدَورش ہر یکے گردش بکار است
بزیرِ ہر یکے دیگر شمار است

بیارا یدیکے را گوہرِ نہد
کہ بنشاند دراں مہدش بصد جہد

کند آں دیگرے را خانہ تاراج
کہ پوید بر درِ ہر خانہ محتاج

چو نے امید پاینده است و نے بیم
خوش آں کس کو نہد گردن بہ تسلیم

۲- چو خوابم س۳ ح ع۲ = چہ خواہم ع ۳- دست از کام س۲ س۳ ح ع۲ = دست از کار ع ۹- انشعاب عشیقہ عشق خضر خاں ع ح ع۲ = انشعاب عشیقۂ عشق خضر خانی ح = برآمدن عشقۂ عشق خضر خانی س۳ ۱۱- بکار است اور قافیہ مصرعۂ ثانی شمار است ح ع۲ ح س س۲ س۳ = بکار است و شمار است ع

چو نتواں رشتهٔ گردوں گسستن — بباید دل درونا چار بستن
بس آفت کاں نوید کامرانیست — بساغم کاں کلید شادمانیست
چه داند طوطیِ کافتاده در دام — که از شکّر دهندش طعمه در کام
چه داند باز چوں بندند پایش — که دست شاه خواهد بود جایش
بساهند و که گرید در اسیری — کند شکر اسیری در امیری
همایوں طالعی باشد جوان بخت — که در کارش نگیرد آسمان سخت
بهر کامی که پیش آید نیازش — بصد هنجار گردد کارسازش
نمودار ی نهد در وے بتدبیر — که خلق از عزتش گردد دعا گیر
شرابی کش بود زاقبال بوئے — رسد در گوهریں جام از سبوئے
گلی کو خواست والا دستگه یافت — نیارد سوئے دیگر دست ره یافت
دُری کو خواست شد بر افسر خاص — رسد در گنج شاه از دست غوّاص
چو روزی مند را برد ند جائے — که از روزی نهد بر گنج پائے
درآں حالت نباشد صاحب هوش — که شکر منعمش گردد فراموش
خدایا هر کرا نعمت دهی بیش — درآموزش سپاس نعمت خویش
کنوں زینجا بنامه باز گردم — بگرد نکته هائے ناز گردم

۱- درو ۲ ۳ حم = بروع ۲ س ۳- چه داند س ۲ ۳ حع ۲ = نه بینی ع ایضاً هم ا ر شکر ع- نهندش حم ۱۲- روزی شاه را س حع ۲ ۱۳- شکر نعمتش ۲ ۳ حم = شکر منعمش س ع ۲ ع ۱۵- نکته هائے راز س ۲ ع ۲ = نکته هائے ناز ۳ حم

چنیں خواندم دراں دیباچۂ راز — کہ عمرِ عرفی از و میکرد صد ناز
کہ چوں شاہنشہِ جمشید مسند — علاء الدین و الدنیا محمد
بملکِ دہلی از عونِ الٰہی — برآمد بر سریرِ پادشاہی
سری کز بادِ کیں دیدش خطرناک — بآبِ تیغ کردش طعمۂ خاک
هم اندر ہند رایاں را رہی کرد — هم از تاتار غزنیں را تہی کرد
چو کرد از خونِ گبراں خاک را سیر — بدریا خواست شوید خونِ شمشیر
خود از خونے چنیں زنگونہ محراب — بدریا پاک گردونی بہر آب
مگر میخواست آں خورشیدِ بے میغ — کہ دریا را کند خشک از تفِ تیغ
بفیروزی فرستد قلبِ شاہی — ز برجِ مہ بمنزل گاہِ ماہی
الغخانِ معظم را بفرمود — کہ لشکر جانبِ دریا کشد زود
صنم خانہ کہ برشد تا ثریا — دراندازد نگوں در قعرِ دریا
چو زانسو رفت الغخانِ ظفر یار — برآنساں کرد زآئینِ ظفر کار
کہ داد آں ملک و دولت را بتاراج — زرای و رانہ بستد رایت و تاج
دراں حد کرن رائے بود با نام — بقدرت کامگار اندر ہمہ کام
ازو رایانِ ساحل در تلف و تاب — رواں در بحر و بر فرمانش چوں آب

۷- خونے چنیں س۱ = خونے چناں ع۱ = خونِ چنیں ع س۱ ح - زینگونہ س۱ = زانگونہ س۲ ع۲ ح ۸- بگرمی خواست س۲ ع۲ ۱۱- پر شد ح ۱۲- چو زانسو رفت ح ع۲ ح = آنسو رفت ع ایضاً بدانساں ح ع۲ ح = برانساں ع

چو تیغ افشاند بر وی خانِ مغفور — رمید آں تیرہ دل چوں سایہ از نور
سپہ دنبال کرد آں محترم را — ستد زاں کعبۂ گبراں حرم را
حرمہائے مہینِ رائے والا — سراپا غرقہ در لولوئے لالا
بدست افتاد با پیل و خزانہ — جہانی پر شد از رانی و رانہ
بتانی نے ستان دیدہ نی ماہ — نہ چشمِ بد در ایشاں یافتہ راہ
سرآں جملہ خوبانِ گل اندام — پری روئی کہ کنولا دی بدش نام
چو دین زار جمندی نازنیں خوئے — چو جاں پوشیدہ از بینندہ گاں روئے
نہ در تو ئی خرش موری خزیدہ — نہ بادِ تند بر رویش وزیدہ
گرامی آفتابے سایہ پرورد — ولے خورشیدش از ہیبت شدہ زرد
امانت دار آں خانِ جہانگیر — کہ از عصمت برآں آہو نزد تیر
بفیروزی چو باز آمد از آں فتح — بہ پیشِ تختِ شہ زد بوسہ بر سطح
بعرضِ بارگاہ آورد در پیش — متاع و پیل و اسپ و زر ز حد بیش
نہانی تحفۂ کاں پیشکش کرد — ہماں نازک تنانِ ماہوش کرد
سرآں جملہ کنولا دیِ رانے — سزائے خدمتِ تختِ کیانے
چناں ماہی و آں انجم بدنبال — بفرماں در حرم رفتند در حال

۲- دنبالہ کرد سر۱ ۴- غرقہ سر۱ حرع۲ = غرق ع ۵- درایشاں سر۱ سر۳ حرع۲ = بدایشاں ع ۶- شدش سر۱ حرع۲ = بدش سر۳ ع ۸- موئے خزیدہ سر۱ سر۳ ۱۰- امانت دارِ آں سر۳ = امانت داری سر۱ حرع۲ = امانت داری ازع ۱۳- نازک تنانِ سر۱ = نازک بتان حرع۲ ۱۴- سزائے خلعت د سر

مہ اندر برج شد چوں لعل در دُرج — و بالش را شرف رو داد زاں بُرج
چو آمد در شبستانِ شہ آں شمع — پریشاں خاطرش گشت اندکی جمع
چناں افشرد بہرِ بندگی پائے — کہ کرد اندر دلِ شاہِ جہاں جائے
کسے کش بخت و دولت پائے گیرد — بچشمِ بختیاراں جائے گیرد
۵ ہر آں فعلے کزو گردد پدیدار — شود منعم بصد جانش خریدار
پرستاری کہ دولت یار باشد — ہمہ کارش جمالِ کار باشد
چہ نیک اختر کسے کز بخت فیروز — شود پیشِ بزرگاں خدمت آموز
چو خاکِ تیرہ گیرد دامنِ باد — نماند ابر را زو دامن آزاد
چو پیچش با چنار افتد کدُورا — چنار از خویش برتر دارد اُورا
۱۰ غرض القصہ کنولادیؔ رانے — دو دختر داشت گاہِ کامرانے
چو رانی سوئے حضرت شد بکپائے — بماند آں ہر دو گوہر در کفِ رائے
چناں اُفتاد حکمِ ایزدِ پاک — کہ شد دُرِّ بزرگ اندر دلِ خاک
دویم را عُمر شش مہ بود رفتہ — کہ بود آں شش مہہ ماہِ دو ہفتہ
پری روی زمردم حور زادہ — سپہرش نام دیولدی نہادہ
۱۵ ہمی آراستش مشاطۂ بخت — ہمیدادش سعادت مژدۂ تخت
چو کنولادیؔ آں دُر را صدف بود — بخدمت پیشِ شاہِ بحر کف بود

---

۵ - بصد جلش ۱۲ حاشیہ ۱۲ شش مہ ۱۲ ح ع ۲ شش مہے ع ۱۵ - مژدہ بر تخت ۱۲

همیکرد آنچنان خدمت بدرگاه — که حاصل میشدش خوشنودیِ شاه
شبے خوش دید دارائے زمن را — بعرض آورد رازِ خویشتن را
نخست اندر دعا لب را زبان داد — زبانرا در دعا گوئی عنان داد
که شاها تا ابد مسند نشیں باش — بشاہی خسروِ روئے زمیں باش
همیشه بر سریرِ ملک جایت — سرانِ ملک را سر زیرِ پایت
بیادت هرکه نبود بر زمیں شاد — اگر خود آسماں باشد زمیں باد
پس آنگه با دلِ پُر بیم و امید — بشرحِ حال شد لرزنده چون بید
که از شاخِ جوانی بر درختم — دو غنچه ناشگفته داشت بختم
چو زینجا بادِ اقبال آنطرف تاخت — مرا از انجا ربود ایں جانب انداخت
شدم من خوش ز بختِ روشنِ خویش — ولے ماند آں دو گل در گلشنِ خویش
یکے زاں دو سپرد اندر جوانی — پرستارانِ شه را زندگانی
دوم مانده است و چوں پیوندِ خویشت — دلِ من بهرِ آں خوں بے سکونست
دمی گر مهرِ شه بر بنده تابد — بگرمی خوں بخوں پیوند یابد
ازیں پیوندِ فرزندی بما در — نیاید پائے شه فردا برآید
چو شه را در شدایں دیباچه در گوش — نموداری دگر رو داد ش از هوش
بدل میگشت حبتن هر زمانش — پرستاری ز بهرِ خضر خانش

---

۴ مسند نشیں باش - زمیں باش ر ۳ ع ۲ = مسند نشین باد - زمیں باد ر ۲ ح ۶ - درزمیں ر ۲ ح
۱۲ - مانده است آں ر ۲ = مانده است چوں ر ۲ ح ع ۲ = مانده است و چوں ع

موافق باز خواندش در دل آں گفت ستاں خواست تا مہ را کند جفت
برائے کارداں فرماں فرستاد کہ ما را بخت آگاہی چناں داد
کہ داری در سرائے دولتِ خویش مبارک روئے دُختے دولت اندیش
چو بر طغرائے فرماں دیدہ سائی زدو دیدہ فرست آں رُوشنائی
کہ گردد بیتِ ایں خورشید معمور شود روشن شبستانش بداں نور
سریر آرائے ملکِ ہندواں کرن کہ بد صاحبقراں رائے دراں قرن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید دہد نزدِ خودش پویندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائے شود آں چشمہ ہم بحر از روائے
براں شدکاں طرب را کارسازد علم بر پشت پیلاں برفرازد
متاعِ قیمتی صد پیل بالا ق زدیبا خز و لولوئے لالا
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ با ہزار اُمید واری نشاند نازنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت
دریں اثنا چناں شد شاہ رائے کہ بستاند ازاں رائے کرن جائے

۱- بازگفتش ر۲ = باز خواندش ع ر۱ ر۳ حج ۲- نامہ فرستاد ع = فرماں فرستاد ر۱ ر۲ ر۳ حج ع ۲ ایضاً چناں داد ر۳ ع ۲ = چنیں داد ر۲ ع حج ۳- مبارک روئے دختر ر۲ ۱۱- قیمتی ر۱ ر۲ ر۳ حج ع ۲ = قیمتِ ع
۱۳- نشاند نازنیں را ر۳ = نشاند آں نازنیں را ر۲ حج

برآنسو نام زد گشتند در دم — الغخانِ معظم پنجمیں ہم
امیرانِ دگر با جیش و انبوہ — کہ از پا مالِ اسپاں سرمہ شد کوہ
چو در گجرات رفت آں لشکر سخت — بخاک افگند رائے کار داں رخت
ہمیدانست کو را نبود ایں زور — کہ پیشِ قلبِ جم بند دصفِ مور
چو آں جانی صلاحِ جان و تن دید — ہزیمت را سلاحِ خویشتن دید
جنیبت راند و بیروں شد شتاباں — چو بادِ تند در کوہ و بیاباں
بُرد از ہمدمان وخون و پیوند — بجز خاصِ شبستاں لُعبتے چند
نہاں از دیدۂ مردم پری وار — بسوئے دیوگیر افگند رہوار
رسید آنجا و گشت ایمن ز خونریز — عناں را نرم کرد از جنبشِ تیز
چو سنگھن دیو پورِ رای رایاں — بشد آگاہ ز آگاہے سرایاں
کہ کرن از گوجرات آمد بریں سوئے — ز تابِ تیغ تُرکاں تافتہ روئے
بہ پردہ دختری دارد نہفتہ — گلی پوشیدہ روئے ناشگفتہ
لطافت مایۂ چوں آبِ باراں — سزائے تخت گاہِ تاجداراں

۱- پنجمیں ح ع۲ = پنجمی س۱ = اپنچیں س۲ ۲- جیش و انبوہ س۱ = جیش انبوہ س۲ ح ع۲ ۵- چو آنجا نے صلاح س۲ ح ع = چو آنجانی سلاح ع۲ = جو آنجا بے سلاح س۱ ایضاً صلاح خویشتن ع ح = سلاح خویشتن ع۲ ۷- ہمدمانِ س۳ ع۲ = ہمدمان و س۲ ح ع۲ - خون و پیوند س۱ = خویش و پیوند س ح = خویش پیوند ع۲ ۹- نرم کرد س۱ س۳ = گرد کرد س ع۲ = سُست کرد ح = گرم کرد ع ۱۰- بسنگھن دیو س۲ ح = بہ سنگھن دیو س۳ = چو سنگھس ع = بسنگیں دیو ع۲ ایضاً شد آگاہی س۱ س۲ ح ع۲ = بشد آگاہ ع ۱۱- بدیں سوئے س۳ ح = بریں سوئے ع ع۲

طمع دربست سنکھن تا بصد جہد — برد در برج خویش آں ماہ را مہد
برادر را کہ بھیلم بود نامش — بخواند و کرد حمّالِ پیامش
برآنسو رفت بھیلم دیو چوں باد — بمہماں رازِ مہمانے بروں داد
چو کرن آزردۂ بختِ پریشاں — حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں
نیارست اندر آں پیغام نہ کرد — ضرورت با زُحل پیوندِ مہ کرد
نشانہا کہ باشد شرطِ ایں کار — بمقداری کہ رایاں راست مقدار
ہمہ یک یک بہ یکدیگر سپردند — بہ صد دریا یکے گوہر سپردند
دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر — رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بومے ہمائے — مہِ روشن بکامِ اژدہائے
چو یک فرسنگ ماند اندر رتکا پوئے — کہ اندر دیو گیر آرد پری روئے
سپاہِ شہ کہ بود اندر پئے کرن — کہ کردی در زمانے کارِ یک قرن
چو بادِ تند زد ناگہ برایشاں — ہمہ جمعیّتِ خس شد پریشاں
بکوہ و دشت سر زد کرنِ سرکش — سپاہی در عقب چوں کوہِ آتش
چناں بگرفت زاندیشہ سرِ خویش — کہ چوں اندیشہ ناپیدا شد از پیش
دلاور پنجمیں کو مرد گو بود — بفرمانِ الغخاں پیشرو بود

۱- طمع بربست سرا حم ۲- برادر رای بھیلم دیو ح = برادر را کہ بھیلم دیو ع سرا = برادر را کہ بھیلم بود سرا ع
۱۰- آرد سرا = آید سر ع ا ع = آمد حم ۱۴- ناپیدا شد از پیش ح ع ا حم = ناپیدا از سر پیش ع
۱۵- دلاور پنجمی سرا ایضاً الف خاں سر سرا حم

چو کرن از تابِ تیغش برق ساں جست — حرمہا زد چو ابر از باد بگسست
دراں جنبش دو لرانی کہ بختش — بری میخواست چیدن از درختش
دواں می شد بہ پشتِ باد پائے — چو گل کش باد برگیرد ز جائے
بہ پیکاں گوش او کز اوج واز پست — بسانِ تیر میشد شست در شست
غرض ناگہ رسید از غیب تیرے — کہ تیرِ چرخ زاں برزد نفیرے
بماند آں رخش آتش پائے سرکش — گرفتِ ماہ شد در برجِ آتش
سپہ کش پنجمیں نزدیک تر بود — رسید و در عنانش پنجہ زد زود
ازاں گل برگ وزنِ لالہ بازو ق — گراں شد پنجمیں را چوں ترازو
امینِ شاہ بود آں گرگِ خونریز — ندید از بیم سوئے آں برہ تیز
بعصمت ہم بداں ساں بہرماں پوش — النخاں را رسانید از سرِ ہوش
النخاں در حرم میداشت مستور — چو فرزندِ خودش در پردۂ نور
چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس — بشہر آرند چوں برجیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید — بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید
کنوں بیں کاختر ہر ہفت کردہ — چہا بیروں دہد از ہفت پردہ
بیا مطرب بساز ابریشمی چنگ — بریں شادی کہ آمد دوست در چنگ

۴- بہ پیکا گوش او ع ۲ حہ = بہ پیکاں گوش خود ع ۷- پنجمی س ۳ ۱۰- بدانساں بہرماں س ۳ = برانساں بہرماں ع ع ۲ = بدانساں پرنیاں حہ ۱۴- کاختر ے س ایضاً جاں ع ۲ حہ -

بداں تا ن کند در سینہ بنیوشت | رواں کن ایں غزل در پردۂ راست

غزل از زبان عاشق

چہ رویست اینکہ چشم کرد روشن | چہ بویست اینکہ مجلس کرد گلشن
نہ ماہِ آسماں را باشد ایں روئے | نہ فردوس بریں دارد چنیں بوئے
رُخے دیدم کہ جاں را زندگی داد | ولے دل را نوید بندگی داد
ازاں روعیش فرّخ زاد در من | چناں روئے مبارک باد بر من
بیا اے زندگانی بخشِ جانم | کسے کز تو زید نہ از جان من آنم
نہم بر دیدہ پائے جانفزایت | ولیکن نیست آں تعظیم پایت
ستانم دیدہ از خورشید وامے | کہ تو خوش خوش براں بالا خرامے
براہی کامدے ہمرہ کہ بودت | دل افروز گہ و بیگہ کہ بودت
خوش آں بادی کہ از صحرا وا زدشت | بگرد اگرد رویت داشت گلگشت
کدامی گرد در زلفِ تو کرد | کز آبِ دیدۂ خود شویم آں گرد
کدامی مرغ بر سر کرد پرواز | کہ سازم در زمانش طُعمۂ باز
فروغت در کدامی خاک پیوست | کہ از در ویزہ خورشید دمہ رست
ولے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک | ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک

۱- بردں کن حم ۲- عاشق گوید ع حم = عاشق گوید بمعشوق بندہ نواز سرا یہ غزل تمام وکمال نسخہ حم میں متروک ہوگئی ہے ۷- نزجان سرع ۲ = اے جان سرا سرا ۳ = بیجان ع ۱۰- دل افروز سرا ع ۲ = دل افروزے ع
۱۴- دریوزہ سرا سرا ع = در ویزہ ع - خورشید دمہ سرا سرا ع ۲ = خورشیدمہ سرا ع

زہی اقبالِ آں خاکِ رہ افسوس — کہ نعلِ توسنت میسود بر دبوس
ولیکن از دستِ با دمِ آہ و صد آہ — کہ نقشِ بوسہ بر می چیدزاں راہ
فلک زیں آرزومی مُرد کای کاش — ہلالم نعل بودی در تہ پاس
گذشتہ است آنکہ چوں افسردۂ چند — دلم بودی بخورد و خواب خرسند
۵ کنوں دل را زمانِ بت پرستی است — حریفِ عشق را آغازِ مستی است
شرابِ دوستی دہ تا ہنانی — بروئے دوست نوشم دوست گانی
نوازندہ چوزیں دستاں بہ پرداخت — دگر سازندہ دستانِ دگر ساخت
بپاسخ از زبانِ دلبرِ نو — رواں کرد ایں غزل در رمزِ مرنو

پاسخ از لبِ معشوق

۱۰ زمانہ بیں چہ ساں شد کارسازم — چہ درہائے سعادت کرد بازم
بہ بے مہری نخستم کرد تاراج — زمہرم داد زاں پس مژدۂ تاج
نگہ کن تا چہ میمونست بختم — کہ سر بر ماہ زد میموں درختم
نسیمے خوش وزید از سبز گلشن — کہ از وے تازہ گشت ایں جانِ روشن
مرا چوں گل زشاخِ ناز بر کند — بدولت خانۂ امید افگند
۱۵ کنونم اعتماد بخت خود ہست — کہ گلبوئے شود از بوئے من مست

۴- فلک زیں آرزومی مرد سرا ع۱ ع = فلک ایں آرزو می برد سرا ۴- بخورد و خواب سرا سرا ع = بخواب و خورد و خورند ع
۵- حریفِ عشق سرا سرا ع۲ = حریفِ عیش ع ۹- پاسخ از لب معشوق سرا سرا ع = پاسخ از زبان معشوق بہ عاشق سرا = پاسخ از زبان معشوق گوید ع ۱۴- شاخِ ناز سرا سرا ع۲ = شاخِ تنان سرا سرا ۱۵- اعتماد بخت سرا سرا سرا ع۲ = اعتقاد بخت ع

گواہی میدہد خاطر برآنم — کہ باقی عمر جز دولت نرانم
شود پیوند من با مہربانی — کہ بندم در وفاش از مہر جانی
سر خود در رہ او خاک سازم — ز بہر بودنش جاں چاک سازم
براہم طائر میموں زد ایں فال — کہ از فرخ رخے فرخ شود حال
برآں فرخندہ فال امیدوارم — کہ گردد اختر فرخندہ یارم
مرا خود ہست در طالع شماری — کہ در گردم بتاج تاجداری
گر اختر صاد قست ایں پایہ یابم — ز در ہائے فلک پیرایہ یابم
وگر قلب اند گوہر ہائے افلاک — بقلبے نیز خوش باشد ہوسناک
عروسے کش ہوس بیش است یا کم — ز مژدہ سازد از مینا بخانم
ز ہندستاں غزالے شیر مستم — کہ از یک غمزہ ترکستاں شکستم
رسیدم تا ز چشم آہوانہ — دوانم ہر طرف تیر روانہ
دلی را مرغزار خویش سازم — جواں شیرے شکار خویش سازم
دریں ناوک زنی وکینہ توزی — شکار جاں شکارم باد روزی
شکار جاں شکارم خضر خاں باد — کہ چوں خضرش حیات جاوداں باد

۴- براہم طائر میموں س ر ۱ ۲ ۳ ح ع ۲ = برایم طالع میموں ع ۸- بقلبے س ر ۱ ۲ ۳ ح ع ۲ = بقلب ع ۱۰- غزالے ر ۱ ۲ ۳ ح ع ۲ = غزال ع س ۱۱- تیر دوانہ ح = تیر روانہ س ر ۱ ۲ ۳ ع ۲

گرم شدن چشم دولرانی در روئے شمس الحق والدین خضر خاں و از تاب مہر آب در چشمش گشتن و مہربان گشتن آن چشمۂ مہر بر آں نیلوفر ہندی و چوں شعاعِ خورشید از صفر ابر زمیں افتادن

چہ خوش باشد در آغازِ جوانی — دو بیدل را بہم سودائے جانی
گہ از ابرو بیانِ راز کردن — گہ از مژگاں عتاب آغاز کردن
گہے از گوشہائے چشم خواندن — گہے از دُور باشِ غمزہ راندن
ازیں جاں دادن و ازوے ربودن — وزیں گفتن جفا وزوے شنودن
ازیں با خویش خوں در گریہ خوردن — ازو در لب بدُزدی خندہ کردن
ازیں کندن بحسرت سینۂ ریش — ازو دیدن ندادن رُو سوئے خویش
ازیں در پیش محرم غم کشادن — ازو پائے رقیباں بوسہ دادن
ازو شوخی وزیں در غم نشستن — ازیں زاری وزور و برشکستن
ازیں چوں دشمنانِ سخت بازو — خدنگِ دوستی کردن ترازو
ازو ناوک درونِ جاں گرفتن — بصد جاں لذتِ پیکاں گرفتن
فشردہ عشق در جانہا قدم سخت — خرد بردہ بصحرائے عدم رخت
وکیلانِ بلا در فتنہ مشغول — عملدارانِ غم را کردہ معزول

---

۱ شمس الحق خضر خاں ر۳ ۳ - ۲ از صفر ابر ر۳ = بصفر ابر ر۲ ح ۷ - ۳ از و گفتن ر۳ ر۲ ع ۲ - زیں شنودن ر۳ ع ۲ ۹ - سینۂ ریش ر۳ ر۲ ع ۲ = سینۂ خویش ر۲ ح ۱۰ - ۴ رقیباں ر۳ = رقیبش ح ع ۲ ۱۱ - ۵ وزور و برشکستن ر۳ = واز وی برشکستن ح ع ۲ = واز وی برگسستن ع

بخونریزی کرشمہ تیز دستست — نہادہ دل شدہ جاں برکفِ دست
درون جان خیالِ زلف و بالا — چو دزد خانگی جاسوسِ کالا
ہوائے دل بکنج سینہ پنہاں — چو طرّاران بافسوں بردنِ جاں
جفائے کاید از جاناں پیاپے — بعزّت در پذیرد عاشق از وے
مئے تلخست جورِ گلعذاراں — کہ ہر چندش خوری باشد گواراں
ہر آتش کاں بفیروزد بتِ سیم — خلیلاں را بود باغِ براہیم
وگر شد ہر دو دل زیں شعلہ معمور — بنامیزد زہے نورٌ علیٰ نور
خضرخان و دولرانی دریں کار — دو دل بودند یکدیگر گرفتار
کنوں حرفی کہ من خواندم دریں لوح — چنیں نخشد بدلہا راحت و روح
کہ چوں آمد دولرانی بدرگاہ — بشارت یافت از بختِ نکو خواہ
برسمِ بندگی بر پائے مے بود — بفرش خاص جبہت سائی مے بود
بفرخ روزی اندر خلوتِ قصر — خضرخاں را بخواند اسکندرِ عصر
اشارت کرد بانوئے جہاں را — کہ بیروں افگند رازِ نہاں را
خلف را از خلیفہ گوید ایں راز — کہ گشتت بخت و دولت کارپرداز
دولرانی خجستہ دخترِ کرن — کہ نارد چرخ چوں آں مہ بصد قرن

۲- زلف و بالا ب ع حجعا = زلفِ بالاع ۳- بافسوں ب = درافسوں ب حع۲ = درافیون س حج ۴- بعشرت کا ۶- بتے سیم ب ۷- نورٌ علیٰ نور ب د ۸- بود ند یکدیگر گرفتار ب ع۲ حج د = بون یکدیگر ع ۱۵- چوں او مہ ب حج ب ع۲

شداست از بہر تزویجت مُہیّا — کہ گردد خانہ زاں ماہت ثُریّا
چو خاں را آمد ایں دیباچہ در گوش — ز شرمِ شاہ بانو ماند خاموش
در آں شرمندگی زایواں بروں رفت — ولیکن مہرش اندر جاں دروں رفت
در آمد بود خاں دہ سالۂ راست — کہ ایں ہنگامۂ شادیش برخاست
دَوَلرانی بقدرِ ہشت سالہ — دو ہفتہ ماہ را بستہ کُلالہ
ہمہ دندانش مست شیر بُد راست — ازاں مستی ہمی اُفتاد میخاست
برادر داشت در ہر وصف شایاں — چراغ افروزِ گوہر ہائے رایاں
بصورت اندکی با خانِ کشور — مشابہ بود ہمچوں روئے با زر
ز ہجرِ آن برادر در نہانش — غمے میزاد ہر دم تواَمانش
چو دیدی روئے خاں چیزے ازآنساں — ازاں رو نقشِ خانش بود در جاں
چناں بے سلخ ماہی را تہ پوست — بمہرِ آں برادر داشتی دوست
نمیدانست چوں او نیک و بد را — گماں بردی برادر جفتِ خود را
ولیکن بود خانِ اعظم آگاہ — کہ از نہ طاق جفتِ اوست آں ماہ
بدیں خوش بود آں بازِ شکاری — کہ زانِ اوست کبکِ مرغزاری
بریشاں مہرِ آں ہر دو دل افروز — چو ماہِ نو ہمی افزود ہر روز

۴- ایں ہنگامہ ۲ ۳ = آں نہ گانہ ع ۶- مست از شیر ۳ ۸- شابہ گونہ ۳ - رویش برابر ع = رویش باز رحح ۳ ۳ ب = ہمچوں بئے باز رعکا ۵ ۱۰- بداناں ۳ ۱۱- در تہ پوست ۳ حح
۱۴- صید اوست ۳ حاشیہ

بیا زمی بودشاں عشق کہ یک دم — نبودندے جدا در بازی از ہم
بندچوں عشق در بازی مجازی — شد آں بازی ز آخر عشق بازی
چو طفلانے کہ باہم لعب سازند — بہم گہ طاق دگاہے جفت بازند
نہانی باختندی آں دو مشتاق — ز طاقِ ابرواں ہم جفت و ہم طاق
بہر بازی کہے چوں خوردسالاں — دویدی خوردشیری باغزالاں
بریں آئیں کہ تا بگزشت سالے — سری برزد ز باغش ہر نہالے
شناسا شد دو لرانی ہم از بخت — کہ بختِ اوست این فرماندہِ تخت
بطالع ہست در بہتر زمانے — قرانش با چناں صاحب قرانے
فلک چوں سروری نجشد سری را — کند پیوند او نیک اختری را
کند چوں زہرہ با برجیس دیدار — سعادت ہا بہر آید پدیدار
شدی ہر سو کہ آں خورشید پایہ — صنم رفتی بدنبالش چو سایہ
نبودی ز و جدا درگاہ و بیگاہ — چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ
دویدی شمس وار اہم پس و پیش — ز تابِ مہر سوئے سایۂ خویش
بیکجا خوردشاں بودی جدا خواب — نخوردندی دمے بے یکدگر آب

۱- ہر دم ب ایضاً از بازی حہ ۴- آں دو مشتاق سرسہ حہ ب ع۲ د = ہر دو مشتاق ع
۶- بریں سہ حہ ایضاً ز باغش سہ ع حہ ب د = بباغش ع - ہر نہالے سسہ حہ ب ع۲ د ح = نونہالے ع ۷- زان اوست سہ = جفتِ اوست ب د ۱۰- چوں زہرہ سرسہ حہ ع۲ د = زہرہ چو ع ۱۳- کہ ماند مہر سہ

زلیخا نعمتِ دیدار در پیش — نبودی سیریش از یوسفِ خویش
چنیں تا هشت سالہ دختر رائے — نہاد از دَورِ گردوں بر نہم پائے
خضر ہم شد براں حالت کہ کوشد — کزاں چشمہ زلالِ خضر نوشد
بسلطاں میرسید از ہر جریدہ — نسیم آں بہارِ نو رسیدہ
۵ کہ بادش در پئے غنچہ شگافیست — ولے ابرِ حیا در پردہ بافیست
مہین بانواں را جُست یک روز — نہانی گفتش اے شمع شب افروز
خضر خاں چوں بسر سبزی چناں گشت — کہ خواہد عالمے را سائباں گشت
بباید کرد نخلے ہمنشیں — کہ بر خوردار گردد میوہ چینش
پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را — ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را
۱۰ کہ چوں خالِ خضر خاں الپخاں است — کہ زیبِ چہرۂ دولت بداں است
بُدرجِ عصمتش دُرِّ یست مستور — کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش با ہزاراں ارجمندی — بعقدِ آں زمرّد عقد بندی
چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را — نوید خواستگاری داد مہ را
بسوئے الپخاں فرماں فرستاد — ازاں اندیشۂ خیرش خبر داد
الپخاں کاں بلندی یافت از بخت — پذیرفت آں مبارک مژدہ از بخت

---

۴ - تمام نسخوں میں بہار ہی سوائے ع کے۔ مگر اس میں بھی بہار کو چھیل کر نہال بنایا گیا ہے ۵ - ابرِ حیا ۳ = بروی حیا ۳ ح ۵ = روئے حیا ع ۶ - مہین بانواں ۳ ۳ ح ب د ع ۲ = مہیں بانوئے خود ع
۸ - تان نخلے ۳ ۱۱ - از نور ۳ ۳ د ح = از دور ح ع ۲

مُہیّا کرد با صد زینت و زین — ز بہر چشمِ ملک آں قرۃ العین
شدند اہلِ حرم زیں نکتہ آگاہ — دروں رفتند پیشِ بانوئے شاہ
برسمِ بندگی و نیک خواہی — نمودند اندراں درگاہ شاہی
کہ دُخت الپخاں چوں شد مقرّر — کہ گردد ہمنشیں با خانِ کشور
نہ او بیگانہ شد از دور پیوند — کہ او ہم شاہ بانو راست فرزند
خضر خاں کز بہارِ زندگانی — بہر سُو میزند شاخِ جوانی
نباید کاں گلی کش بار گردد — ز خارِ غیرتش افگار گردد
ازیں مہر کہ گیتی زوست گلشن — نمو داری کہ ما را ہست رُوشن
برایں آتش اگر خاشاک پوشیم — چو روشن تر شود ناگہ بجوشیم
ہما ناخاں برخوردارِ نوخیز — بباغ حُسن دارد رغبتے تیز
چو غنچہ دل بشاخِ سبز بستہ است — ز گلرویانِ دیگر باز رستہ است
بہر بادی دریدہ صد جامہ چوں گل — نہ ریحاں دامنش گیرد نہ سنبل
از آں گاہی کہ دختِ کرن گجرات — حوالت کرد شاہنشہ بداں ذات
بگوشِ او کہ ایں گفتار در شد — تو گوئی در تنش جانِ دگر شد

۴- مقدر س۱ ۵- بیگانہ شد دور س۳ ب کا = بیگانہ شد از دور س حج ع۲ د ۷- یار گرد س۲ ب معا = یار دارد س حج ع۲ د حج۲ ۸- مہر و کہ حج۲ ۱۰- ہما ناخاں برخوردار نوخیز س۱ س۲ س۳ ب حج حج۲ ع۲ کد = ہماں خاں برخوردار شاخ نوخیز ع ۱۲- صد جامہ چوں گل س۱ س۲ س۳ د حج۲ ع۲ = صد چاک چوں گل حج ب = چوں جامہ صد گل ع

زیادِ او شود آسودہ جانش
نیاساید ز نامِ او زبانش

دو فرقد را فتد سوگندِ باین
دو مہ را بُعد ممکن نیست کاین

بُرندا زہم دو پیکر آشنائی
مُیسّر نیست ایشاں را جُدائی

صواب آں شد کہ دو لولوئے ہم دُرج
شود ہر یک چراغے در دگر بُرج

خوش آمد ایں سخن بانوئے شہ را
دو منزل شد مُعیّن ہر دو مہ را

بجائے شہ شد و جائے دگر دوست
دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست

ہمیں شد رسمِ دَورانِ ستم ساز
کہ نتواند دو کس را دید دمساز

کجا بُرج از دو کوکب کرد معمور
کہ باز از یکدگر نفگندشاں دور

کجا دو مرغ را خانہ بہم ساخت
کہ باز اندر میاں سنگی نینداخت

فلک کو بندہا می بُرّد از بند
چہ شک گر بگسلاند مہرہ پیوند

غرض ہر یک بخلوت جائے خود رفت
بپائے دیگراں نہ از پائے خود رفت

پس از یک ہفتہ آں ماہِ دو ہفتہ
بخدمت آمدی از تاب رفتہ

خَضِر خاں کردی از دورش نگاہے
برآوردی ز دل دُزدیدہ آہے

دو لرزانی ہم از دنبالہ چشم
بدیدی و فگندی شعلہ در شم

خَضِر خاں راست کردی موزہ از پیش
چنیں کردی سلامِ دلبرِ خویش

۱- نیاساید ح ب ح۲ ۲- پیوند باں ح۲ ایضاً نیست ممکن بُعد س۲ ۴- ایں دو لولوئے درج س۳ ۷- ہمیں شد رسم س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ د ع ا = ہمی رسمت س۲ = ہمی شد رسم ع ۱۰- ابند با ح ح۲ د = بند با ع ع۲ ایضاً چہ شد س۳ حاشیہ ۱۵- از پیش س۱ س۳ ب ہ ح ع۲ د ح۲ = در پیش ع

سنبر خدمتِ دیگر گرفتے گل افگندی بخاک و بر گرفتے
جسد ہا دُور و جانہا یکدگر یار زبانہا گنگ و ابرو ہا بگفتار
بپرسش ہر نظر زیں سو بیانے بپاسخ ہر مژہ زاں سو زبانے
گر شمہ تیغ میزد در چپ و راست ولیکن آبِ دیدہ عذر میخواست
جگر بے صبر و تنہا در قناعت مژہ در خشم و لبہا در شفاعت
بمہر ایں در درونِ او جگر وش بناز او از درونِ ایں جگر کش
درونِ یکدگر در رفتہ پنہاں نہ قالب درمیاں گنجیدہ نی جاں
دو آئینہ گر از رسمِ خیالی رود در یکدگر گر نبود محالی
دو شمع ار چہ بوند از یکدگر دُور ولے پیوندیا بد نور با نُور
چو رفتندی دگر در خلوت آباد شدندی با خیالِ یکدگر شاد
چو گشتند اندراں دُوری خیالے ق ز گریہ چوں خیالی در زُلالے
خیالِ یکدگر در بر گرفتند ز مہر سینہ ترکِ خور گرفتند
غم از تن خورد را رغبت بروں بُرد شکم را شعلہ از خونابِ دل مرد
کسے کش سوزِ معدہ در فروغ است ز سوزِ دل سخن گوید دروغ است
چو داغی نیست چند از گفتِ ابتر زباں دیگر زبانہ ہست دیگر

---

۵ - قناعت ع ۳ ب د = صناعت س ۱ ح ح ۲ ع ۲ - کا د حاشیہ ۶ - در درونِ س ۱ ۲ ۳ ب - ح ح ۲ د = دروں ع ع ۲ ۹ - با نور ۳ ب ح ۲ = در نور ع ع ۲ ح د ۱۲ - ترک خور ح ع ۲ = ترکِ سر ع ح ۲ ب

گرفتارِ شکم راناں عزیز است — پرستارِ جسد را جاں عزیز است
کسے کو عزّتِ معشوق داند — کجا از نان و جانش یاد ماند
اسیرِ عاشقی را جاں چہ باشد — چو جاں کم شد حدیثِ ناں چہ باشد
در آں سینہ کہ گشت از جانِ خود سیر — بود برگ و تره پیکان و شمشیر
دو غمخوار از خورش بے نوش مانده — رُخ از خونِ جگر پر جوش مانده
خوری کاشام و خوردش نام کردند — جگر خوردند و خوں آشام کردند
گہے رفتی بسیرے لُقمہ شاں زیر — کہ دیدندی جمالِ یکدگر سیر
غذائے روح چوں برداشتی دل — شدی تن ہم بخورد خویش مائل
وگرنہ ہر خورش کاں پیش بودے — اگر حلوا بُدی حنظل نمودے
میانِ آں دو سر و پائے در گِل — پُر ستاراں بسے بودند یک دِل
چہار از سوئے شہ پوشندۂ راز — چو راز سینہ با جاں گشتہ دمساز
ستادہ راست ہر چار اندریں فن — بسانِ چار عُنصر عُمدۂ تن
سہ بودند از کنیزانِ دروني — دریں رہ کردہ شہ را رہنونے
یکے عزّت کہ او زاں راز داری — مشرّف شد بغیرِ استواری
دوم کرنا کہ از نیکش خبر بود — ز بد چوں نیم نامِ خویش کر بود
سہ دیگر یاسمن خوشخو تر از آب — چو گُل کو گنجد اندر بسترِ خواب

۴- برگ تره سا ۱ ۲ حح ۲ ب د ع ۱ = برگ و تره ع = برگ ترب حح ۲ ۱۴- از راز داری د ۱۶- سہ دیگر یاسمن خوشخو تر سا ۱ ۲ حح ۲ ع ۲ ب د = سوم بُد یاسمینِ خوشتر ع

چہارم سوئے بیروں بندۂ خاص — زرحمت آیتے بر لوحِ اخلاص
بحسنِ خلق آئینی تمامش — حسن خلقی و احمد خواجہ نامش
شگرفی زیرکی و کاردانی — برزم اندر دلی در بزم جانی
سواری چابکی کوگاہ نخچیر — دو آہو کشتی از یک چوبۂ تیر
فراواں خدمتِ شہزاد کردہ — گہے چوگاں زدہ گہ زخم خوردہ
گہ و بیگاہ ازاں خورشیدِ پُرنور — نبودہ ہمچو سایہ یکزماں دُور
چو خاں را در نہاں ہمدم ہمو بود — دریں سودائے دل محرم ہمو بود
چو شہ رفتی زخلوت خانہ بیروں — برویش دادی ایں افسانہ بیروں
بروئے او تہی کردی دلِ پُر — بگریہ غرق ہمچوں رشتۂ دُر
فشاندی جملہ غمہائے جگرخائے — کہ باشد بہر غمہائے دگر جائے
اگرچہ آں چشمہ در بیروں کشیدن — فزوں تر گشتی از افزوں کشیدن
چو آں چشمہ کہ در زادن در آید — چو آب افزوں کشی افزوں تر آید
صنم ہم داشت پنہاں محرمے چار — طریق محرمیت را سزاوار
یکے نرگس کہ گر خارے برہ دید — زپیشِ نازنیں از دیدہ برچید

۲- بحسن خلق س۱ ح۲ د ایضاً بحسن خلق واحد س۳ = حسن خلقی محمد ع ۲ ۵- گوی خوردہ کا س۳ حاشیہ ۷- درنہانے ہمدم او س۲ د = درنہاں ہمدم ہمو ب ۹- ہمچوں رشتۂ دُر س۱ س۳ ح ب = ہمچوں رشتہ در دُر س ع ح۲ د = خون چوں رشتہ در دُر ع ۱۱- چشمہ س۱ س۲ س۳ ح ح د ع ۲ = آب ع = چشم ح۲ ۱۲- خود آں چشمہ س۱ س۳ ع ۲ ح ب ح۲ د = خوش آں چشمہ س۲ = چو آں چشمہ ع ایضاً افزوں ترآید س۱ س۳ ع ۲ د ح۲ = برآید ع ۱۳- محرم چار ع ح۲ ع ۱ ۱۴- برچید س۱ س۲ س۳ ح ب ع ح۲ د = می چید ع

دوم آں مشک ریزی کز سرِ ہوش — خزیدہ ہمچو زلفش در بُنا گوش
سیوم لادی گرفتہ بر سر ایں بار — کہ در ہندیست لادی بار بردار
چہارم خواجہ کافور سرائے — کہ بُد چشم وفا را روشنائے
چو صفر امین ز عقد مختلف بود — کہ سر حرفِ امانت چوں الف بود
۵ گہ از گاہ او ہم اندر راز مستور — بگنجیدی چو در لولو زینہ کافور
غرض آں محرماں در شام و شبگیر — شدہ جاسوس چشم فتنہ چوں تیر
دروں سو رازِ جانہا داشتندی — بروں پاسِ زبانہا داشتندی
بنہا مونس دو یارِ جانی — کہ بے مونس مباد از زندگانی
چہ خوش گفت ایں مثل یاری بیاری — کہ ہر غم را بباید غمگساری
۱۰ غم ار چہ بے عدد باشد چو باراں — تواں خوردن بروئے غمگساراں
شود یک ذرّہ ریگے غرقِ دریا — برد کوہی چو کشتی شد مُہیّا
چو یک سر باشد از باری ہراساں — دو سر یکجا شود برگیرد آساں
چو باشد بے ستونے بر سرِ بام — ستوں گر ہست زیرش گیرد آرام
غمِ کس ہر کسے را در نگیرد — کہ مہماں زلۂ غم بر نگیرد
نہ نقلِ غم چناں زیباست در خورد — کہ از ہم صحبتاں تنہا تواں خورد

۴- سر حرف سا۱ سا۲ ح ب ع د کا = بر حرف ع ۵- گہ از گاہ او ح۲ د = گہ در گاہ او سا۱ سا۲ = گہ و بگہ ب = کہ از کار او ع ۷- راز جانہا سا۱ سا۲ ب ع۲ د ح۲ = سوز جانہا ع ۹- آں مثل ب ع۲ ع د = ایں مثل سا۲ ح۲ = گفتا مثل ح

کسے کیں تلخیش شیریں گوارست — مبرزاں صحبتِ شیریں کہ یارست
درآسایش بسے باشند یاراں — بغم کن آزمونِ دوستداراں

حکایت

بمہمانِ بُزی شد کہنہ میشے — بہ پہلو خارشی برپشت ریشے
گرفت از سبزہ زارِ بُزچناں نوش — کہ کرد از فربہی سختی فراموش
بہ بُز گفتی کہ پیشِ گرگ وقصّاب — رَوم من بہرِ تو در آتش و آب
لبِ بُز کند ناگہ سگ بدنداں — بُز آمد باز سوئے میش خنداں
ازاں خندیدن اندر گریہ شد میش — کہ با او ہم کند سگ گرگیِ خویش
بہانہ کرد تا بگریزد از وے — کہ بر یاراں ازیناں خندہ تا کے
بسے میش است بُز را یارِ جانی — ولے در سبزہ نے در کارِ جانی
غرض القصّہ چوں بانوئے آفاق — بپردہ بخت رازِ آں دوشتاق
اشارت کرد تا خاصانِ درگاہ — برند آں ماہ را زآنجا شبانگاہ
بقصرِ لعل دارندش نہانے — چنانکہ اندر خزینہ لعلِ کانے
چو عزمِ کار گشت آں حلقہ را جزم — کمر بستند چوں حلقہ دراں عزم
دراندیشید بانو باز در دل — صواب اندیش شد زاں راز در دل
کہ چوں پرّد تدروِ مرغزارے — بتا پاک اوفتد باز شکارے

---

۳ - حکایت بطریق تمثیل ۱۲ حج ۲ = ۰ ۳ ۴ - بہمانے ۳ ۵ - سبزہ زارش آں چناں ب ایضاً مخت
۳ ۱۲ - زیں جا ۳ ۱۶ - بطا پاک ۳

فسون دل که در جانش عمل کرد | عزیمت زان پری پیکر بدل کرد
بمنزل استقامت داد مه را | نکرد از هره صفر آن جا نگه را
ولے در عزم اوّل نیک خواہاں | خبر بردند بر خورشید شاہاں
که شه با نو بران عزم ست کامروز | دہد پروانه کاں شمع شب افروز
زبرج خاص برگیرد دل خویش | بقصر لعل سازد منزل خویش
بدانسان زان خبر شه بے خبر گشت | که در گشت و خرام از پائے در گشت
چو باز آمد بخویش آہی برآورد | که دود از هر نکو خواہی برآورد
بدانسان نیست شد صبرش درآن درد | که شد نزدیک کز هستی شود فرد
چو در جیب خرد کم دید چاکے | بزد دست و گریباں کرد پاکے
بچاک جامه عاشق را مکن عیب | که اوّل جاں شدش چاک انگهی جیب
بدوری کے بود دل را صبوری | که دشمن را مبادا از دو دست دوری
مثل گر چوب و گر سنگ است و پولاد | شود گاہ جدا کردن بفریاد
نه مردم سخت تر زانهاست در پوست | که رنجی نبودش در دوری دوست
برآنسان شه دریده جامه چون گل | خراب از خون دل نه از خوردن مل
پریشاں حال و آب از دیده ریزاں | چو مستاں میگذشت افتاں و خیزاں
ملایک زاں غم اندر بال کندن | فلک زیں فتنه در زیور فگندن

۲- که کرد ب ح ع۲ د ح۲ = نکرد ع ۸- صبرش س ر۲ ح ع۲ د = خیرش ع ۱۲- جدا کردن ح ح ع۲ د ح۲ = جدا بودن ع ۱۴- نزخوردن ح ح۲ = نه از ح ع۲ د = برخوردن ع

پریدہ جاں زتن دیو و پری را — نماندہ تاب ماہ و مشتری را
شہ و شہزادہ با چندیں رقیباں — دریدہ جامہ دامن تا گریباں
گلش پژمردہ و نرگس گہربار — چو شاخِ زعفرانش برگِ گلنار
ہراں کاں تختۂ حیرت فرو خواند — چو نقشِ تختہ در حیرت فرو ماند
کسے آں حال پرسیدن نیارست — چہ پرسیدن کہ خود دیدن نیارست
یکے از خاصگاں کش بود یارا — بپرسید از سرِ رفق و مدارا
کہ اے چشمِ جہاں را نورِ دیدہ — چو تو چشمِ جہاں نوری ندیدہ
چہ حالست ایں و آں غم بر تنت چیست — شگافِ فتنہ در پیراہنت چیست
کدامی خار دامانت گرفتہ است — کدامی غم گریبانت گرفتہ است
ز گردِ کیست ایں بر دامنت خاک — ز دستِ کیست ایں پیراہنت چاک
کہ تیزت دیدہ تا چشمش برآریم — کہ خارت خست تا تیغش گزاریم
ورت دل رفت جائے غیر مقدور — درآغوشت دہیم ار خود بود حور
شہِ دل خستہ از بیمِ دو افسر — کہ باشندش بدولت ہر دو بر سر
بصدق ایں ماجرا خواندن نیارست — غمِ دل بر زباں راندن نیارست

۲- رقیباں س س۲ س۳ ب ه کا ع۲ د ح۲ = رفیقاں ع ح ایضاً تا دامن گریباں س۳
۴- ہر آں کاں س س۲ ح = ہر آنکہ اں ع۲ د ح۲ = ہر انکو ع س۳ ب
۸- چہ حالست و ایں غم ب ایضاً شگافِ سینہ ح کا ۱۱- خستہ ح ب د ۱۳- بو دندش د کا = با دندش س۲ س۳ ب ه ع۲ ح۲ = باشندش ع

زبس کز شرم بے پایاں خجل بود — سخن را قلب زر انجش بدل بود
بپاسخ گفت من از بانوئ قصر — شتابان میشدم سوئے شہ عصر
بنو دا ندر شتابم جائے پرہیز — زدا ندر پیرہن نے نیزۂ تیز
دریں زخمی تو ہم خود منصفم باش — کہ با چوبی چہ یارم کرد پاداش
۵ بنوشندہ کہ کرد ایں نکتہ در گوش — سخن را جان دید و ماند خاموش
اگرچہ ایں لمعہ زاول صبحدم داشت — ازاں خورشید دوّم صدق پندا شت
وزاں پس بر طریقِ مہربانی — بے گفتش دعائے زندگانی
پس آنگاہیش گفت اے دیدۂ شاہ — زدیت چشمِ بد را دیدہ کوتاہ
رسد گر چشم زخمی در جمالت — جہانی کور گردد در خیالت
۱۰ اگر چشم تو کاے آتش بران نے ق — شدی خستہ عیاذاً باللہ از وے
فلک گر آں دو چشم افگار کردی — چساں با ما دو دیدہ چار کردی
فلک را گر کشیدندی ہمہ چشم — چناں بودی کہ پاداشِ گہر پشم
جہاں کس را ازیں بے دیدہ بودن — چگونہ رو تو انستی نمودن
اگرچہ کوریٔ دارد زمانہ — بماندی کور تر زیں جاودانہ

۱- قلبہ زد ح ع د ۲- کازۂ ۵ ح ۲ ۴- دریں زحمت ۳ = دریں زخمی س ع د ۲ = دریں زخمہ ح ب ح ۲ ح- منصفم باش س ۲ س ۳ ب ح ع د ۲ ح ۲ = منصفی باش ع ۶- زاول ع ۳ = اول س ۲ ح ب ع د ۲ ح ۲ ایضاً صبح پنداشت ۳ حاشیہ ۱۱- ان دو چشم افگار ۳ ۵ ع ب = باد و چشمت خار س ع د ۲ = باد و چشمت کار ۳ ایضاً دو چشمش چار ۳ ۱۳- جہاں س ۲ س ۳ ح ب د ح ۲ = چناں ع ع ۲ ۱۴- بماندی س ۲ ح ب ع د ۲ = نماندی ع

چرا غفلت کنی زینگونہ در خویش — کہ زینساں چشم زخمی آیدت پیش
چہ گوئی اے فدا دوران دورت — حمل قرباں کنم باجدی وثورت
چہ گردانم برائے عمر جاوید — بفرقت مشتری با ماہ وخورشید
برایشاں من خود ایں گردش چہ سنجم — کہ میگردند خود برفرقت انجم
سر رشتہ کت بدینساں کار کردہ است — زخوابت گوئیا بیدار کردہ است
کہ تو شاہی چناں مگزر خراماں — کہ گستاخی کند خارت بداماں
چناں کن ایں دم از نے نیزہ پرہیز — کہ فردا ژدکنی صد نیزۂ تیز
نصیحت گوئی زینساں در سخن بود — ولے عاشق بکار خویشتن بود
چو جانش بے خبر بود اندراں گشت — حدیثے چند از و بشنید بگزشت
چو زانجا چند گامے پیشتر شد — بشکوئی نشاط خویش در شد
پرستاراں بخدمت در دویدند — لباس پاں از وے برکشیدند
سبلہائے تنک بردند در پیش — کہ در ناید بوصف از صفوت خویش
چو روئے ناخنش یکجا سرو بن — کہ گنجد صد گزاندر درز ناخن
چو پوشندش نمی باشد براندام — غلط کردم زبادی بافتہ دام

۲- دوران و دورت حج۲ ۳- یا ماہ سا۲ حج ب ع۲ د ۴- برایشاں سا۳ حج ب ع۲ د = پریشاں حج۲ = بدیساں سا۲ ع = برانسان کا = برانیان ع ۷- ولے سا۲ ۳ حج ع حا حج۲ = دل سا ب د ع۲ ۱۱- برکشیدند سا۲ ۳ ب ع۲ د حج۲ = درکشیدند ع حج ۱۳- یکسان سا۲ ۳ حج ع = یکجا سا ب د ع۲ حج۲ ۱۴- تاری بافتہ سا ع۲ د حج۲

بداں نمود میلے خانِ اعظم — کزاں جامہ تنک دل تر بُد از غم
بتن پوشید کتّانی چو مہتاب — تنک بر برگ گل شد قطرۂ آب
چو شہ تشریفِ رسوائے بدل کرد — بدلہا داغِ آں کسوت عمل کرد
زبس کاں ہر ہمہ دلہائے غمناک — شد از غم چاک چوں آں جامۂ چاک
۵ از آں ساں کسوتِ رفتہ زساماں ق — کہ بود از مہر صبحی چاک داماں
ہمہ کردند پان پان تقسیم — چو نانِ نیک مرداں بہر تعظیم
نہ آں پان بجائے بند کردند — کہ جانِ پارہ را پیوند کردند
چو از جاں پان بود آں پانِ چند — ز جانی ہم بجانی یافت پیوند
ازاں پس آگہی دادند شہ را — کہ در منزل ثباتے ہست مہ را
۱۰ دو لرانی کہ میشد در دِ گر قصر — توقف داشت آنرا با نوائے عصر
خضر گو غم مخور کاشوب جاں نیست — ہنوز آں چشمۂ حیواں رواں نیست
گرفتارِ دل ار آمد از دروں یافت — چو جاں ساکن شد ش دل ہم سکوں یافت
چو باز آمد ز رفتن سروِ آزاد — نہالِ ملک را در سر شد آں باد
کہ گل چیند بہارِ خویشتن را — ببوسد غنچۂ کوچک دہن را
۱۵ نہانی بلبلے را داد پیغام — کہ رو چوں باد سوئے آں گل اندام

۱- تنک دل تر بد سر۱ حح ب ع د۲ حح۲ = تنک تر بود س۳ = تنک تر دل بُد ع
۴- ز غم شد حح ۵- بساماں حح کاب ۸- پان بد ب ۱۱- جاں ہست - رواں ہست حح
۱۳- در جان شد ب حح ۵ ع د۲ = بر سر شد س۳ ۱۴- بپر سد ب

بگوش از من کہ اے شمعِ دلِ من — ز تو سوز و گداز ی حاصلِ من
تو گر نا دانی و عالم ندیدہ — گلے از باغِ عالم برنچیدہ
زمن بشنو کہ خوئے آسماں چیست — بکارے کاسماں میگردد آں چیست
زہر آنست ایں گردندہ پرکار — کہ یاری را جدا گرداند از یار
کجا با ہم دو تن را دا دپیوند — کہ از ہم باز شاں دوری نیفگند
چو حال اینست آں بہ کادمی زاد — دمی باشد برائے دوستاں شاد
دہد از روئے یاراں دیدہ را نور — زمانی نبود از ہم صحبتاں دور
چو خواہد عاقبت بودن جدائی — غنیمت داشت باید آشنائی
بیا اے بے تو روزِ من شب تار — ق — کہ چوں شبہائے دوری رفت بسیار
بروز آریم بر رویتو یک شب — نخستت پائے بوسیم آنگہے لب
بحلوائی لبت انگشت یازیم — مگس گردیم گرچہ شاہ بازیم
سرو پا گم شدہ سویت شتابیم — شویمت ذرّہ ہر چند آفتابیم
بگردِ شکّرت در شور گردیم — سلیمانیم و پیشت مور گردیم
جوابی دہ کامیدش یار باشد — امیدم را کلیدِ کار باشد
چو گلرخ را رسید ایں مژدۂ دوست — نگنجید از طرب چوں غنچہ در پوست

۱- بگوش س۱ س۳ ح ع د۲ ح۲ = بگوع ۲ - دانچیدہ ح ح س ع د۲ ۸ - دیدن جدائی ب ۹ - رفتہ بسیار س ح۲ ۱۰ - یازیم ح ی = تازیم ع د۲ = بازیم ع ح = سازیم ح ۱۵ - آں مژدہ س۱ س۳ ح ع د۲ = ایں مژدہ ع ب ح۲

خود او آں عیشِ جاں افروز میخواست — بخواہش ہر شبے آں روز میخواست
لبش در خندہ شد زاں لذّتِ کام — بدل صبرش نماند و در تن آرام
براں شد کز پئے مہمان خود را — بہ آوردن فرستد جانِ خود را
بپاسخ گفت محرم را کہ رو باز — برفتن جانِ من با خود کن انباز
۵ دراں خدمت ببوس از من زمیں را — نشاں بر دیدہ آں مسند نشیں را
ز راہِ مردمی سوئے من آرش — نشاندہ بر دو چشمِ روشن آرش
وگر دارد ز چشمِ چوں تو عار — ببراں دیدہ زیرِ پائے او دار
وگر از دیدۂ من ہم کند ننگ — ق — بہ پشتِ پا بروں اندازد آں سنگ
ازیں بہتر ندارم فرشِ راہش — چو پا در نہد عذرے بخواہش
۱۰ دلم آنجاست کو آں مہر جو را — کہ در ہر گام بوسد پائے او را
پس آں وعدہ طلب را شد رضا کوش — ز عینِ وعدہ کردش حلقہ در گوش
کہ چوں بنیرد فلاں شب عنبر ناب — در آید شب بکنجِ ما چو مہتاب
فرستادہ بدیں میعادِ دلکش — بطاعت گاہِ فرماں باز شد خوش
طرب زاں گونہ بر شاہ اشتلم کرد — کہ پا افزارِ جست و پائے گم کرد
۱۵ بداں دل شد ز جانِ ناشکیبا — کہ پیچد نطع مہلت را چو دیبا

۱- خود او آں س۱ س۳ ح ع۲ د۲ = خود آں م ع ۴- با خود کن س۳ ح ۵ ع۲ د ح۲ = کن با خود ع
۸- ایں سنگ س۳ ع۲ د ح۲ = آں سنگ ح ب ع ۱۱- آں وعدہ س۳ ح ب ع۲ د ح۲ = از وعدہ ع
۱۴- پا افزار ب ح ح۲ = پا افراز ع۲ د ۱۵- ز جاناں س۱ -

وگر ممکن بود در حال چوں باد — زجا بجہد فتد بر روزِ میعاد
چہ کوہِ غم نہاد اندر دلِ تنگ — کہ خود را چند روزی داشت بانگ
کجا دیوانۂ را سنگ باشد — کزو تا صبر صد فرسنگ باشد
چو آب از تشنہ باشد تیز پرتاب — بیاشامد زمیں را تشنہ چوں آب
چو بازرگاں کہ با سودِ مہیّا — نماید شربتِ آبیش دریا
چو در پیچد مہلت را زمانہ — وگر عذرے نماند اندر میانہ
دگر باں بحکمِ عہد و پیماں — سوئے بلقیس شد مرغِ سلیماں
صنم خود بود ماندہ چشم در راہ — کہ تا در چشم او کی رہ کند شاہ
فرستادہ ز دولت زندگی سخت — نویدِ میہمانی بُرد بر تخت
سبب نوشد طربہائے نہاں را — بہانہ جملہ باقی شد جہاں را
شرابِ خوشدلی در داد ساقی — نماند از شادمانی ہیچ باقی
بدیں شادی بیالائے چنگی خاص — بچنگِ خویشتن کن رخمۂ قاص
چناں گو ایں غزل از جانبِ شاہ — کہ پاکوباں خرامد جانبِ ماہ

غزل از زبان عاشق

من امشب میہمانِ جانِ خویشم — چو ہست او جانِ من مہمانِ خویشم

۱- در روز سہ ۲ حہ ۲ کا ع ۲ د = بر روز سہ ۲ ب ے حہ ۲ ۲- چو کوہ ب ے حہ ۲ ایضاً پا سنگ سہ ۲ حہ ب ع ۲ د
۳- دیوانۂ را سنگ سہ ۲ حہ ب ے کا ع ۲ د حہ ۲ = دیوانہ را آں سنگ ع ۵- باسودج حہ ع ۲ د حہ ۲
= از سود ب ع ۱۰- باقی شد سہ ۲ حہ ب ے کا ع ۲ د حہ = شد باقی ع

غلط کردم نوید من زجائیست — که جاں آنجا زمیں روبِ سرائیست
بمیر اے آفتاب امشب تہِ چاہ — کہ من شب زندہ خواہم داشت با ماہ
نفس گر خود ز عیسےٰ دام بردی — گر امشب دم زدی اے صبح مردی
شب و روز از تو ناخوش بودم اے غم — چو تو رفتی بشے خوش روز من ہم
من و آں شربتِ امیدم امشب — من و آں چشمۂ خورشیدم امشب
گہے میرم زنیشِ چشم غمّاز — گہے از نوشِ لب زندہ شوم باز
گہے در سیبِ سیمیں دست یازم — گہے با زلفِ مشکیں عشق بازم
چو ہست اندر دلِ تنگ آں دل آرای — ق اگر تنگ آید از بس تنگیٔ جائے
دہم در چشمِ خویشش جائے آرام — چو مغزے کو بود در عینِ بادام
ہمہ شب زو نشاط و ناز خواہم — دہم بوسہ بوام و باز خواہم
بگوئے باد آں سروِ رواں را — کہ استقبال کن بختِ جواں را
نباید از خیالِ خویش کم بود — کہ دور از من نیارد نیم دم بود
ولیک از تو نخواہم آمدن پیش — کہ گل مستور بہ در غنچۂ خویش
چو بویت با صبا صحرا خرام است — ہماں بویت کہ پیش آید تمام است
اگرچہ از بوئے تو ہم دل بداغ است — کہ راہش با صبا در ہر دماغ است

۴- ناخوش بودم س۱ ب حع۲ د = ناخوشنودم س۳ = نا خشنودم حع۲ = ناخوش بود ع ۷- بازیم س۳ = تازم ع۲ د
۱۱- کن سرو جوانرا س۱ ۳ و کا ۱۵- اگرچہ از بوئے تو ہم دل بداغ حع = اگرچہ از بوئے تو دل ہم بداغ س۱ س۳ ب د = اگرچہ از بوئے تو دل با چراغ ع۲ = اگر از بوئے تو ہم دل بداغ ع

ولے تا چند دل در خوں تواں داشت — کہ بوئے مشک و گل نتواں نہاں داشت

چہ آرم یادگارِ خدمتِ خاص — نمیدانم متاعی بہ ز اخلاص

بہیں تحفہ غمت شد نزدِ من بس — بیاراں تحفۂ غم چوں بَرد کس

ولیکن چونتوانم نُزلے کشتی پیش — میاری یادگارے جز غمِ خویش

۵ چو بربط زن زدایں خوش نغمہ در رود — زچوبِ خشک داد آبی و امرود

نواسازِ دگر رودے دگر ساخت — بپاسخ زایں نوائے نغز بنواخت

پاسخ از لبِ معشوق

بشارت میدہد بختِ بلندم — کہ من امروز بر روئے تو خندم

زمانہ دولتم را کارساز است — ستارہ رفعتم را سرفراز است

۱۰ جہاں می بندد م پیرایۂ ناز — وفا می بیزدم در پردۂ راز

سعادت میکشد شانہ بمویم — سپہر آئینہ میدارد برویم

دو زلفم فتنہا را میدہد خیز — دو چشم غمزہا را میکند تیز

بشادی میخورد جانم غم امروز — ہم از شادیست چشمِ رائم امروز

مبارک می پرد چشمِ سیاہم — مگر خواہد نمودن روئے شاہم

۲- یارم ب ہ- چونتوانم نزلے کشتی ر۱ح ب د = گرتوانم نزلے کشتی ر۳ د ح = چونتوئے نزلے کشتی ر۲ ع = گرتوانم منزل کشی ع ۵- ابی وامرود ر ر۱ ر۳ د کا ح د ح۲ = ابی وافزود ع ۸- برورویت ر۱ ر۳ د ۱۰- جہاں ر ر۱ ر۳ ب ح ع د ح۲ = چناں ع ایضاً می بیزدم ر ر۳ ح ع د ح۲ = می دارد م ر۱ ر۳ حاشیہ = می بیندم ب = می پرورم ع ۱۱- میکند ر ر۱ ر۳ ح ح۲ ب د ع د۲ = میکند کا ع

بیارید از فلک گلگونۂ نور — بخواہید از بہشتم زیورِ حور
کہ مارا روئے میتابد زیاری — کہ با او جان و دل راہست کاری
اگر بُد تیرہ شبہائے جدائی — رسید اینک زمانِ روشنائی
بیائے چشمِ دولت روشن از تو — کہ گردد حجرۂ من گلشن از تو
چہ ہست ایں دیدہ بہر خاکِ آن پائے — بدیں منصب ندادم سرمہ را جائے
کنوں شد وقتِ آں کائے خراماں — نوازی دیدہ را زاں گردِ داماں
زجاں خواہم باستقبالت آیم — ولے در قیدِ مستوریست پایم
مرا دامانِ عصمت دور از انبوہ — بسے سنگیں تر است از دامنِ کوہ
کسے کش دامنِ کوہست بر پائے — زجا گر کوہ جنبد۔ جنبد از جائے
ولے جاں میفرستم پائے کو باں — باستقبال پایت خاک روباں
ہمیں جاں را بساطِ راہِ خود کن — براں پا نہ گزر بر ماہِ خود کن
اگر جاں گردد پامالِ غم چیست — تو باقی ماں کہ من خواہم بتو زیست
بقائے خواہمت کز ہیچ سانی — نباشی بے دو لرانی زمانی

صفت ماہتابی کہ پیش او مہرِ روشن پردۂ ابرِ حیا بر رو کشیدہ

شبے دادہ جہاں را زیورِ روز — مہے چوں آفتابِ عالم افروز

۱- بجوئید از بہشتم ح ۲- می باید سد ح ۲ -
۵- بدیں سد ح ح ۲ = بریں ع ع ۲ د ب سد -

فلک نوری که گرد آورد ازمهر — ازاں گلگونه کرده ماه رامهر
نموده آفتابِ آسمان قدر — جمالِ خویش در آئینهٔ بدر
ههٔ خورشید وام از نورِ جاوید — دوچنداں باز داده وامِ خورشید
ستان زیر نورِ آسماں پوش — بسانِ نوعروساں پرنیاں پوش
رُخِ هفت اختر اندر هفت پرده — بحسن آرایشِ هر هفت کرده
وبالِ اختراں نابود گشته — زُحَل چوں مشتری مسعود گشته
فگنده تیغ کیں مریخِ خونریز — عُطارِد کرده در شعری قلم تیز
ذنب را چرخ میموں کرده تدبیس — زکینِ زُهره حال آورده بر عیس
فلک دل بسته در بیدل نوازی — کواکب یکدگر در عشق بازی
بخوابِ خوش جهانے آرمیده — ازیں خوشتر جهاں خوابی ندیده
زمستان وهوائے آنکه مشتاق — نباشد یک نفس از جفتِ خود طاق
قصب پوشی که بر یاری رسیده — ببر چوں شکّر اندر نی خزیده
برآتش دستها در کوے و منزل — چو مشتاقی که دارد دست بر دل
بزرگاں قاقُم و سنجاب بر دوش — فرودستاں چو روبه پوستیں پوش
چو گل زردار در خز کرده درخز — برهنه مفلساں چوں درخزاں رز

۲- نموده سا سا۲ حح۲ اب ه د = نمودی ع۲ = نهفته ع ۴- مه خورشید نور از وام جاوید ب
۴- زیر نور سا۲ حح۲ ب ه د حح۲ = زیور نور ع سا۲ ایضاً بعنبان سا۲ ب ه حح ع۲ د حح۲ = نوعروساں ع
۹- بیدل نوازی سا حح ع۲ د ك حح۲ = پے دلنوازی ع سا۲ ایضاً باهم اندر سا۲ حاشیه

نشانِ روز در شبهائے دیجور — چو در دریائے ظلمت چشمۂ نور
دراں شب کز فروغِ سبز گلشن ق — زمانہ بود چوں دریائے روشن
نہانی وعدہ محکم گشت خاں را — کہ باہم یک تنی باشد دو جاں را
ہماں شب زاتفاقِ بخت ناگاہ — طلب شد شاہ بانو را بدرگاہ
شد آں مستور عصمت برآنسوئے — بمسند کردہ بہرِ بندگی روئے
ازیں سو یافت فرصت عاشقِ مست — خضر خاں کآب خضر آرد فرادست
بہ بے صبری شدہ زاں شمع سرکش — چو پروانہ کہ پا کوبد برآتش
نہ دل برجا کہ غم را پائے دارد — نہ صبرِ آنکہ دل برجائے دارد
پرستارانِ محرم نیز زیں درد — دمیدہ در چراغِ جاں دمِ سرد
زاندہ بسکہ عزت زار گشتہ — بتن جانِ عزیزش خوار گشتہ
کبودی یافتہ رخ یاسمیں را — زحسرت برزمیں سودہ جبیں را
دمِ کرنا گرہ بربستہ درنائے — بزاری دمبدم نالاں چو کرنائے
بسوزِ دل درآں تابندہ مہتاب — زدوری تافتہ شمسِ جہاں تاب
ہمہ تن مہر بود آں شمسِ پرنور — اگر شد تافتہ ہم بود معذور
نزدن دزد در مہتاب چوں شیر — چو خود مہتاب رہزن شد چہ تدبیر
اگرچہ کاہشِ مہ روشنش بود — ولے مہتابِ روشن رہزنش بود

۵- بدانسوئے ۱ ح ۹- خان ب ۱۲- دگر کرنا ۱ ح د ع ۲ ۱۳- یافتہ ۱ ب د
۱۶- مہ برتنش ۱

چناں میخواست رفتن جانبِ ماہ — کزاں عقرب دمے کم گردد آگاہ
چو دخترِ الپ خاں بدجفتِ ایں طاق — برادرزادۂ بانوئے آفاق
که گردد حضرتِ بانوئے معصوم ق — شود رمزی ازاں دیباجه معلوم
کند عونِ برادرزادۂ خویش — شود آزرده از فرزندِ دل ریش
دهد دوری فزوں تر همداں را — بود بیم سیاست محرماں را
وزآنو چشم درنمانده دلبند — که یارب کے بچشم آید خداوند
بخود میگفت کشت ایں ماهتابم — که شب رفت ونیامد آفتابم
پرستارانِ او نیز اندریں غم — چو مرغ گنده پرافتاده پرکم
نشسته نرگسِ پژمرده بیمار — به مخموری وصفرا زرد رخسار
ستاده مشک ریزاں دیده خونریز — جگر در دل چو مشکِ قلب آهیز
دراں مهتاب روشن خان بے صبر — همی جست آسماں را پاے ابر
بدردِ دل تمنّائے همی سخت — بسوزِ سینه سودائے همی سخت
نیازی از دل شوریده میکرد — دعا میخواند وآبِ دیده میکرد
ازاں جا کآهِ عاشق فتح درهاست — نیازِ دردمنداں را اثرهاست
یکے عاشق وگر صاحب سعادت — دعایش در رود بالا بعادت

۲- آں طاق ۳ ۶- دراں سو ۳ ح ۷- کشت ۳ ح ب د- گشت ع ۹- نرگس ۳ ع ۱ د ایضاً وصفرا ۳ ح ع د ح ۱ = صفرا ۳ ع ۱۰- قلبه آمیز ب ع ۱ د = عنبر آمیز ۳ ۱۱- خان بے صبر ب د = جان بے صبر ع ۱۳- آب دیده میکرد ۲ ۳ ع ح = آب از دیده میکرد ح ۱ ع = آبِ دیده میخورد ب

قبول اُفتاد در حضرت نیازش — بکامِ دل شد اختر کارسازش
برآمد تیره ابری ناگه از غیب — همه گلهائے انجم کرده در جیب
گرفت از پیش گردوں پرده داری — نهاں شد ماه در شبگوں عماری
چناں میجَست برق از بامِ افلاک — که بودش بیم اُفتادن سوئے خاک
چناں گیتی در ابر و باد شد گم — که چوں خس مے پرید از باد مردم
قیامت بود گیتی جمله تاریک — قرانِ آفتاب و ماه نزدیک
که دمه گرچه بود آں شب هراساں — همی بالیست خاں را هم بدانساں
بجائے خویش بالش را ببستر — نمونه کرد و پوشیدش بچادر
سزائے چار بالش مسند آرائے — یکے بالش نگر چوں داردش جائے
بجائے سر و چوں جا کرد بالش — ز بالش خاست سروِ نونهالش
کنیزے پاسباں را کرد بر راه — ق که گر آید کسے از بانوئے شاه
بگوئی کا نیک است آں بختِ بیدار — بخوابِ خوش چو بیداراں خبردار
خود آری اهل دولت را ز هر باب — بمعنی عینِ بیداری بود خواب
نه بینی تیغِ سلطاں خفته در ناز — ازو در هائے امن و ایمنے باز
بخسپد گرچه غافل شیر در دشت — نیارد دام و دد پیرامنش گشت

۱- اختر ر۱ ر۲ ح ع۲ د = آخر ع ح۲ ۵- چناں گیتی ر۲ ح۲ = جہاں گفتی ح ع۲ د ایضاً ای پرد ح ع۲ ع د ۷- گرچه ر۲ ح ب ع۲ د ح۲ = هر چه ع ۹- نگر ر۲ کا = نگر ب ۱۰ ح ع۲ د ۱۳- خود آری اهلِ ر۲ ح۲ = چو داری بخت د ح د ع ایضاً اصل بیداری ح ر۲ ب = اهل بیداری ع۲ د

چوخاں کرد ایں وصیّت پاسباں را — بپاسِ کار خود خوش کرد جاں را
دراں ظلمات شد عزمِ نہانی — خضر را سوئے آبِ زندگانی
نبود اندر سیاہی راہ پیدا — نہ روشن کوکب و نے ماہ پیدا
نہ از پا اندریں رہ بلکہ از فرق — رواں شد سوختہ در پرتو برق
بدآں نزدیک برقِ گیتی افروز — کہ از پردہ بروں اُفتد زبس سوز
نہ بدُ چوں برق را پروائے دیگر — فتاد امّا نہ آنجا جائے دیگر
ہمیکرد ابر ہم گریہ بزاری — براں درماندگی و بیقراری
چو گرید ابر داند خلق حالی — کہ ہست آں عارضی و بلکہ خالی
ولے آنکو گرفتار است جائے — شناسد کا بر ہم دارد ہولے
چو عاشق در رسید آنجا کہ دل خواست — بخلوت وعدہ با دلخواہ شد راست
از آں سو در رسید آں دلستاں نیز — بہارِ تازہ و سروِ جواں نیز
گلِ کرنہ نبز دش بود چندے — دہانِ ہر گلے در نیم خندے
گل و باری نباشد سرو را یار — عجب سروے کہ بود آوردہ گل بار
نہ تنہا بوئے گل بود آں ز گلزار — کہ با آں بود بوئے یار ہم یار
چو آں بو در دماغ خاں دروں رفت — نسیمِ جاں بمغزِ جاں دروں رفت

۳- کو کبے سا ح ۵- بصد سوزب ۱۱- از انجا سع ۱۲- گلے کرنہ ح ع د ایضاً ہر یکے سا سا ح ع ۱۳- ناری سا سا د ع ایضاً بود آوردہ گل بار سا سا ح ب ع د = آوردہ گلی بار ع = بار آرد گل و نار سا = برآوردہ گلنار ہ

چو زنبورانِ گل‌زاں بوئے شد مست — بدآں نزدیک کافتد چوں گل از دست
چو در نخچیر گہ درشد جواں شیر ق — کہ بر نخچیرِ شیر افگن شود چیر
ستونی بود شد تکیہ برانش — بروز تکیہ جانِ دلستانش
نہ اسبابِ صبوری ماندہ جاں را — نہ یارائی سخن گفتن زباں را
ستادہ ہر دو چوں دو سروِ نوخیز — بیکدیگر نظرہا داشتہ تیز
دو دیدہ چار گشتہ گاہِ دیدار — بدیدن زیر منت ماندہ ہر چار
دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور — چو دو دیدہ بیکجا و زہم دور
دو سیارہ قِران کردہ بیک برج — زہم بے بہرہ چوں دو دُر بیک درج
دو طاؤس جواں باہم رسیدہ — ولے طاؤس ہر دو پر بریدہ
دو گلبن در یکے گلشن شکر خند — ببوی یکدگر از دور خُرسند
دو شمعِ شکر افشانِ شب افروز — زسوزِ یکدگر افتادہ در سوز
دو بیدل روبرو آوردہ مشتاق — نظرہا جفت و دلہا جفت و تن طاق
بتاراجِ طبیعت حیرت و شرم — کجا بازارِ عنائی شود گرم
قوی گشتہ زحیرت عشق را حال — قوی دستانِ شہوت گشتہ پامال
عجب حالی زُلال از چشمہ جستہ — جگرہا تشنہ لبہا مہر بستہ

۱- بُداں ب ۲- براں ع ۴- ماندہ خاں را ح ۶- منت گشتہ ب

۱۱- وشب افروز ح ۲ = در شب و روز ب ع ۱۴- بحیرت ب

کماں دارانِ رغبت تیر در شست — نہ امکانِ زدن بر آہوئے مست
ہوائے دل ہمیگرداز دروں جوش — تحیّر بانگ بر میزد کہ خاموش
جواں شیری ز کارِ خویش خنداں — کہ صیدش پیش و او بر بستہ دنداں
ہوس دل را بجاں مشغول کردہ — غرض را از عمل معزول کردہ
ازیں سو ایستادہ عاشقِ زار — درون رفتہ بوہم اندر دلِ یار
بمعنی گرچہ بود اندر دل دوست — بصورت می ندید از دوست جز پوست
درآں بیہوشیِ کش زار می کشت — رمیدہ خونش از رو آبش از پشت
تنش را با چناں زور و دلیرے — گسستہ عشق بازو ہائے شیرے
بلے نادِ غزالانِ قصب پوش — دہد شیر افگناں را خوابِ خرگوش
چو مرغی بست دل در سبزیِ شاخ — پریدن پیش ممکن نیست گستاخ
چو چشمے سُرخ شد در لالہ رنگے — عجب نبود گر آید پا بسنگے
وز آنسو نازنیں با جانِ پرجوش — ز حیرت ناز را کردہ فراموش
نہ زُلفش را کمندِ فتنہ در ہیچ — نہ تُندی در کمانِ ابروش ہیچ
شدہ مسکیں وجود تند خیزش — ولے میداد ہر دم مشک ریزش
کسے کو بیدلست و مبتلا ہم — بدل دادن کجا گردد فراہم

۱- آہوئے مست سا حج ب ع د حج۲ = آہواں مست ع ۴- را دل بجاں سا۱ = دل را بجاں سا۲ حج ب د حج۲ = داری بجاں سا ع د حاشیہ ۹- یکے نازِ حج د حج۲ ب ۱۰- سبزۂ شاخ ب ۱۴- سُست خیزش ب

چو عزت دید کار مرد و شوار — بدل گفت این نشاید داشتن خوار
اگر در قرّة العینِ شهنشاه — ق — معاذ الله که یابد چشم بد راه
اگر صد جان ما گردد سپندش — کجا باشد ازان پس سود مندش
بدین اندیشه دستِ عاشق زار — گرفت و بُرد و بنشاندش بر یار
هنوز آن جستره راکم بود ساماں — که یازد دست در کبکِ خزاماں
کمالِ دوستی باشد به بنیاد — که از شهوت نیاید مرد را یاد
چو بنود دامنِ عصمت منازی — هوس بازیست آن نے عشق بازی
به بزم خسرو از شیریں سخن پرس — خراشِ کوهکن از کوهکن پرس
نشسته هر دو دلدار و فا جوئے — چو دو آئینه باهم روئے در روئے
خیالِ این در و گشته پدیدار — جمالِ او دریں بنموده دیدار
دلِ شیرژیاں تا قوتے داشت — عنانِ شیرے از سر پنجه نگذاشت
چو طاقت طاق شد در سینهٔ چاک — به بیهوشی فرو غلطید در خاک
چو اُفتاد آن نهالِ تازه و تر — صنم خود بود شاخِ سبزِ بے بر
سر اندر پائے خضرِ نازنیں سود — ز سودائے خضر صفراش بر بود

---

۲ - کہ گر سا۳ ۳ - بکا باشد سا۱ سا۲ حج ب ع۲ د = گر دو ع حج ۶ - کمال آن دوستی سا ع۲ د = کمالِ دوستی ع سا۱ سا۲ ب حج ۲ ایضاً نباشد ب ۷ - بازی بود نے ع۲ = بازیست نے آن ب ۱۱ - طاقے سا۲ ۱۲ - بر خاک سا۱ سا۲ حج ۲ ۱۳ - شاخے سا حج ۲ د - سبز و بے بر سا حج د ۱۴ - بر بود سا۱ سا۲ حج ۲ ع۲ = افزود ع حج ب د

پرستاراں چو چشم آنسو فگندند — بناخن روئے و زسر موئے کندند
زہول اندر پریشانی فتادند — زچشم اشکِ پشیمانی کشادند
پریدا زبادِ ہیبت جانِ ایشاں — بہ بست از بیخودی دندانِ ایشاں
نمودند اندرآں حالت شتابی — زدند آں سبزۂ وگل را گلابی
چو نالش ہا کہ کردند اندراں سخت — کہ تا بیدار گشت ایں دولت و بخت
چوزاں صفدر دمی ہشیار گشتند — ہماں غم را دگر غمخوار گشتند
شدہ مردد بحالِ خویشتن گم — کہ چوں گردد ازیناں حال مردم
کنیزاں را ہم آمد جاں بہ تن باز — کہ بُد ہر یک زباں بستہ دہن باز
بدینساں تا گزشت از شب دو پاسے — بنود از کامِ دل جاں را اساسے
پس اہل راز کردند اندراں جہد — کہ مہدی باز گردد جانبِ مہد
پریوش جامۂ ابریشمیں داشت — کبوتر دامِ عنقا در کمیں داشت
ازاں سر پردۂ ابریشمیں ساز — بگوشِ خاں چناں می آمد آواز
کہ جاں از بہرِ شادی جائے میروفت — دل از بس شادمانی پائے میکوفت
چناں بود آں پتولہ گرچہ دل بند — کہ جانِ پان بتواں کرد پیوند

۶- ہشیار سا۳ ح ع۲ ب د ح۲ = بیدار ع ۷- بکار سا۱ سا۳ ح ع۲ ب د ح۲ = بحال ع ۹- دوقاے ب ح ۱۲- ازیں جا مہ ب ایضاً خان چناں ح۲ ہ = جانِ خاں کا = جاں چناں ح ع۲ د ع
۱۴- جانِ پارہ بتواں سا۳ ع۲ ب ہ کا = باجان پارہ بتواں سا۱ ح ح۲ د = باجان پارہ نتواں ع

دلے چوں سو بسو آواز می کرد | برونِ پردہ کشفِ راز می کرد
ببازی گفت عاشق نازنیں را | چہ کردی خاص غمّازی چنیں را
ہمہ جا پردہ سِتر راز باشد | نشاید پردہ کاں غمّاز باشد
بتو لہ کاں سخن گوید لب بلب | برائے جانِ من پوشیدی امشب
که گر گفتارِ او را بشنود کس | حکایت چوں تواں پوشید ازاں پس
عبارت کردہ ام زینگونہ غمزی | بروں نفگند عاشق جز بہ رمزی
درآمد کاں دو بیخود در بر و بود | زبانہا را چہ جائے گفت و گو بود
بسوزِ سینہ دو یارِ وفادار | وَداعِ یکدگر کردند ناچار
ز دل بر چہرہ خوں انداز گشتند | پس از ہم دیدہ پُرخوں باز گشتند
جگر پرخوں و جانہا پرہوس بود | قدم میرفت و روہا باز پس بود
خضر گوئی کہ اسکندر ہوس گشت | کہ تشنہ ز آبِ حیواں باز پس گشت
چو روزی را نباشد روزِ ہنگام | رسیدہ باز گردد لقمہ از کام
کسے کش چرخ فردا بہرہ کرد | کجاش امروز باشد بہرہ خورد
دو کوکب را چو رجعت شد بمنزل | ز چشمِ ہر دو پرویں ریز شد دل
سراسر دردہائے کہنہ نوشد | دل و جانِ گِرَو از سر گرو شد
بروں زد سیلِ درد از چشمہا سخت | صبوری را بطوفاں غرق شد رخت

۱- برونِ پردہ ط ح ب ح ۲ ه = بروں از پردہ س ع ۲ د ع ۶ - کردم ایں زینگونہ س ب ه ع ۲ د ح ۱۳ - زمزمہ خورد ط حاشیہ ۱۵ - دلِ جاناں ب

گر اوّل بودشان یکجاں گدازی — یکے صد شد گدازِ عشقبازی
بظاہر گرچہ یکدیگر بُریدند — درونِ دل بیکدیگر رسیدند
بقطع اندر میانِ آں دو دلبند — بخونِ گرم شد پیوستہ پیوند
بسا اندک جدائی کاں بامید — رساند مژدۂ پیوندِ جاوید
ازاں نرمی بُرد استادِ زرساز — کہ باکفشیر پیوندد بہم باز
شکایت کردن از دوری نہ ریست — کہ قدرِ آب بے پہلوئے جویست
کسے را صحبتِ جاناں دہد ذوق — کہ یکچندے بسوزد جانش از شوق
کسے کو دمبدم حلوا پزد دیر — ہم اندر دیدنِ حلوا شود سیر
بدوری قدر باشد یاوراں را — قِراں از بعدِ بُعد است اختراں را
درآں دردِ جدائی خانِ مشتاق — نہانی میزد افغانہائے عُشاق
رواں چشمش ز دلتنگی چو رودی — کسے مونس نہ جز رود و سرودی
چو گشتی ز آتشِ دل در تف و تاب — زدی بر آتشِ خود زیں غزل آب
بیا مطرب فرو گو ایں غزل زود — بزن آبی بجانِ آتش اندود

غزل از زبان عاشق

فرو گو اے خیالِ یارِ دمساز — کہ من شب باکہ بودم یار و ہمراز

۳- پیوستہ چندب ۴- بامید ب ح۲ ۵- استادِ زرساز س ایضاً با اکسیر ب ۶- نے پہلو س۲ س۳ ب ۵ ح۲= بل پہلوئے ح ۸- بر دزیر س۳ ح۲ ۱۰- خان س۳ د = جان ع ع۲ ح ح۲ س س۲ س۳ ۱۲- آتشِ خود س س۲ ح ح۲ د = آتشِ دل ب ع ع۲

خرامش سوئے بستانِ کہ کردم — تماشا در گلستانِ کہ کردم
بصحنِ گلشنے گلگشتم اُفتاد — کہ بود زہرہ کانجا بگزرد باد
نہ بے فرماں درو جنبد ہوائے — نہ بے دہشت زند مرغی نوائے
درآں رضواں سرائے بادشائی — نسیمِ دولت اندر عطر سائی
ہزاراں سرو بالا دست بنداں — ہزاراں غنچۂ اقبال خنداں
گلی دیدم کہ با او نیست خارے — خزاں نادیدہ خرّم نوبہارے
بداں گونہ شدم از بوئے گل مست — کہ از مستی نبردم سوئے گُل دست
چو در چشمہ نبود است آبخوردم — رسیدم برلب ولب تر نکردم
بآبِ زندگانی راہ جستم — کفے ناخوردہ از وے دست شستم
بکامِ دل شد آن شربت چشیدہ — ولے نے از دہن از راہِ دیدہ
نبود اں مردمِ چشم ارچہ در تفت — دلم دُزدید واندر دیدہ درفت
دوجاں با یکدگر دلداریِ داشت — متاعِ کالبد بیکاریِ داشت
بمعنی روحِ صافی شربت آشام — جسد را کام از شربت بنا کام
غذائے روح مردم را بود خورد — غذائے تن بجو انست در خورد

۳- از دہشت ب ۴- سرائے سر۱ س۳ ب حح۲ د ع ۴- قبائے ع ۵- سرو والا س۳ حح۲ د
۶- کہ با او نیست س ع ۴- نہ با او نیش س۱ س۳ ب حح۲ ع ۱۱- نبو داں س۳ ب حح۲ = نمو داں س۱
= نبود از حح۲ د- کفت س۳ ۱۳- خشک از شربتِ کام ہ = خوش از شربتِ کام ب ۱۴- مردم
را بود س۳ حح ب ع۲ د حح۲ ا = مردم را است ع

حریفِ می شناسد لذتِ مے — صراحی کے شناسد لذتِ وے
بجائے کرد دولت میہمانم — کہ بیگانہ نمود آں جائے جانم
کشادہ قند و پروائے گس نے — ستادہ شمع و پروائے نفس نے
اگر نشاندم آں شمعِ رواں را — ق — بہ برہم لیک عذرے دارم آنرا
کسے کاید زبامِ دیدہ عارش — نشاندن حیف باشد در کنارش
ہمیشہ دیدۂ من جائے او باد — سوادِ دیدہ نطع پائے او باد
چو مطرب از لبِ خانِ زمانہ — فرو گفت ایں غزل را عاشقانہ
بپاسخ مطربہ از پردۂ راز — شد ایں سوزِ نہانی را نوا ساز

پاسخ از لبِ معشوق

بنامیزد چہ دولت داشتم دوش — کہ بود آں بختِ بیدارم در آغوش
مرا تاجے ز دولت بر سر آمد — کزاں دولت سرم تا مہ بر آمد
بیگانہ آہوئے بودم رمیدہ — گیا در روضۂ دولت چریدہ
بنخچیر اندر آمد شہسوارے — دلے نفگند تیرے بر شکارے
مرا بے زخم تیرِ آں مردِ چالاک — فگند و بست در دنبالِ فتراک

۱- ے - وے سرا ب کا = وے - وے ع = وے - ے ح حج۲ د ۳ - پرواز گس حج۲ = غوغائے گس سرا ایضاً سودائے نفس سرا ع۲ د ۴ - لیک سرا ب ع۲ د = لنگ ع حج۲ = نیک سرا ۵ - مے سرا ایضاً حیف سرا سرا ح حج۲ ب د حج۲ = عیب ع ۱۲ - بودم رمیدہ حج۲ سرا حاشیہ ایضاً روضۂ دولت سرا ب حج۲ ع۲ د = روضۂ رضواں حج = روزۂ دولت ع

چو خود بودم یکے طاؤسِ طنّاز — بہ نزہت جائے خود در جلوۂ ناز
ہمائے بر سرِ من کرد سایہ — کہ قدرم را بگردوں برد پایہ
سحر گہ در شبستاں خفتہ بودم — کہ بختِ نیک خوابی خوش نمودم
کہ پیدا شد چرا غم روشن از دور — شبم را شمع داد و شمع را نور
بسے پروانہ جستم از برِ او — کہ چوں پروانہ گردم بر سرِ او
چو دیدم خود چرا غم بود خورشید — کہ ہر دم زود مد صد صبحِ امید
کجا پروانہ را باشد آں تاب — کہ گرد دگردِ خورشیدِ جہاں تاب
بسا شبہا کہ در ہجراں نخفتم — حکایت با مہ و پرویاں گفتم
مگر روشن شود وقتے خیالے — بہ پیشِ آفتابی از ہلالے
کہ ناگہ آں دمِ صبحم اثر کرد — سعادت زآسماں در من نظر کرد
ہماں مہری کہ بود اندر دلِ من — زطالع کرد روشن منزلِ من
بسانِ کافتابی کاید از گشت — بکنجی پرتوے افگند و بگزشت
مرا با آنچناں فرخندہ فالی — قرانی شد و لے بے اتصالی
نظر میدارم از دورانِ گردوں — فراواں اتصالاتِ ہمایوں
خدایا زاتصالاتِ ہمائی — ہمیشہ شمسِ ما را روشنائی

---

۴ - روز را نور حم ۶ - چرا غم سا۲ سا۳ اب حم حم۲ ع د = چرا غ ع ۸ - از ہجراں سا۳

۱۱ - زطالع سا سا۲ سا۳ حم حم۲ ع ب = بطالع ع

حیاتِ مہر و مہ پیوند ذاتش　　بدولت باد و لرانی حیاتش

صفت بہار و گلگشت شجرۂ بلند بالش مملکت والا خضر خان طوبیٰ لہ

در باغ بہشت آسا و بسوئے گلہائے کرنہ گزشتن و بوئے دوست

باز یافتن و ہوش بباد دادن

صبا چوں باغ را پیرایہ نو کرد　　دلِ بلبل بروئے گل گرو کرد

ببارید در آمد ابرِ دُر بار　　چو چشمِ عاشقاں در حسرتِ یار

فتاد نداہلِ دل در جاں گدازی　　ز سر نوشد ہوائے عشقبازی

بسانِ بیدلان و ناشکیباں　　درید از بانگِ بلبل گل گریباں

پریشاں گشت زلفِ سنبل از باد　　بنفشہ بوسہ زد بر پائے شمشاد

برآمد سبزہ گل را در بُنا گوش　　گرفتاران دل را کردہ بیہوش

دریں موسم کہ از دلہائے پرسوز　　بشستہ گردِ غم بارانِ نوروز

دل شاہ از جدائی ریش ماندہ　　گرفتارِ ہوائے خویش ماندہ

ز بہرِ جان خود را دست بر دل　　ز بہرِ سروِ خود را پائے در گل

---

۶ - حسرتِ یار ر ۱ ۲ ح ۲ ب ۵ ع ۲ = حیرتِ یار ح = گریۂ زار ع ۲ ۱۰ - کردہ مدہوش ح

۱۳ - مصرعوں کی موجودہ ترتیب ہم نے ر ۱ ح ۲ کے مطابق رکھی ہے ورنہ قریباً باقی تمام نسخوں میں ترتیب اس کے برعکس ہے۔

اگر بشنیدی از مرغے نوائے — برآوردی بدرد از سینہ وائے
بہر سوئے کہ ابرے سر کشیدے — چو ابر از دیدہ بارانش چکیدے
تمام ار باز رانم شرحِ ایں حال — نگویم حالِ یک شب تا بیک سال
ولیکن الغرض زیں داغِ دوری — فرو ریزم نمطہائے ضروری
بفردوسِ حرم باغیست دلکش — کہ فردوسِ ارم بنود چناں خوش
بکشور ہر کجا نادر نہالے — درو نوشیدہ از کوثر زلالے
زگلہائے خراساں گونہ گونہ — نمودہ ہر یکے دیگر نمونہ
نیاوردہ زنرمی تابِ مہتاب — زلالہ خوں چکیدہ واز سمن آب
ہوا شستہ جمالِ ارغواں پاک — شدہ گوگردِ سُرخ از رنگِ گُل خاک
بنفشہ بہر چشمِ بد بہ تعجیل — کشیدہ در بُنا گوشِ چمن نیل
دمیدہ برگِ نازک یاسمیں را — لباسِ پرنیاں دادہ زمیں را
برآبِ نسترن نسریں شکر خند — چو دو ہمشیرۂ نزدیک مانند
زگلہائے ترِ ہندوستاں ہم — شدہ سرگشتہ با دو بوستاں ہم
گلِ کوں کہ دورِ چرخِ گرداں — پدید از خاکِ پاکِ ہند کرداں
بتری آب را در کوزہ کردہ — لطافت آب از و دریوزہ کردہ

۱۔ دائی ۱ ح ح ع ۲ د ح = آہے ع ۶ ۔ نوشندہ ح ب ۹ ۔ رنگِ ادب ۱۳ ۔ با دو بوستاں ۱ ح ع ب د ح ح ۲ = باغ و بوستاں ع ۱ د حاشیہ ۔

گلِ صد برگ را خوبی ز حد بیش — نموده صد ورق دیباچهٔ خویش
بسانِ دفترِ شیرازه بسته — زهر برگش سرشکِ شیر جسته
اگرچه پارسی نامند اینها — ولے در ہند زادند از زمینہا
گر ایں گل در دیارِ پارسی زاد — چرا زو نیست در گفتارِ شاں یاد
ہم ایں لشکر درین صحرا برآمد — ہم ایشاں را علَم اینجا برآمد
بسے گلہائے دیگر ہندوے نام — کز ایشاں بوبرَد مشکِ خطا وام
ازیں سو بیل پیشانی کشادہ — بیک گل ہفت گل برہم نہادہ
وزاں سو دلربائے عاشقاں جائے — ہمہ تن بہر دلہا راشدہ جائے
بخوبی کیورہ جا در لحافش — سنانِ نقرہ و زمینا غلافش
صبا ہر گل کہ کردہ ہم عنانش — سپر افگندہ از نوکِ سنانش
ازو نرگس شدہ بیمار و بیتاب — سناں در خواب خوردہ جستہ از خواب
زبویش حلّہ خوبان معطر — دو سالہ خشک و بویش ہمچناں تر
ہر آں جامہ کہ ازوے بو گرفتہ — دریدہ جامہ و بویش نرفتہ

۲- زہر برگے حج۲ ہ- گرایں گل سا۱سا۲سا۳ حجب دع۲حج۲ = گرا اینہا ع-

۵- ہمیں لشکر ع حج۲ ۷- ہفت تو ب ۹- از نقرہ سا۳ع

۱۱- بے آب سا۳حج ع۲ د حج۲ ح = بیتاب ع ۱۲- حلّہ خوباں ع۲ د ب = جامہ خوباں حج۲ = حلقۂ خوباں ع حج-

دگر آں رائے چنپہ شاہِ گلہا — کہ بویش مشکبار آمد چو مُلہا
چو معشوقِ ہمنبر ناز پرورد — ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد
چو پیکانِ زرو بد ریدہ آساں — بہ پیکاں صفِ گلہائے خُراساں
بروغن پرورندش بہر سرہا — کہ سر از مشکِ تر گیرد اثرہا
دگر ما دل سرے کش طُرفہ نامے — برنگِ طُرفہ مروارید فامے
زبادِ طیبِ خود در خویشتن گم — بطیبت نامِ صندل کردہ ہیزم
بہیئت چست و برگش خُرد و باریک — بہر جیب و بدلہا نیک نزدیک
برندش شہر شہرا رچہ بو دخشک — چنیں گل کم گیرد از نافۂ مُشک
بسویش بسکہ دلہا گشتہ مایل — شدہ در گردنِ خوباں حمایل
دگر آں سیوتی برگے شکر رنگ — قوی گل شکّری بہر دلِ تنگ
نصیب بوستاں در خوب طیبی — نصیب افزائے گل زابِ نصیبی

---

۱ مست کار آمد ب ۵ د ح۲ ع = مست کار آید ع۲ = مست می آید س۳ = مشکبار آمد س۲ = مشک را آمد (مشک زا آمد) ح س۲ کی روایت سے مجھے خیال ہوتا تھا کہ غالباً یہ لفظ مشکبار ہی جس کی صورت کاتب نے بگاڑ دی ہے اس قیاس کو میں نے مسودہ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا تھا۔ لیکن متن یا اختلافات میں اس کو شامل کرنے کی جرأت مجھکو نہیں ہوئی۔ نقشہ اختلافات مرتب ہو چکنے کے بعد یہ شعر مجھکو فرہنگ جہانگیری میں اتفاقاً مل گیا۔ جہاں "رائے چنپا" کے تحت میں سنداً پیش کیا گیا ہے۔ اسی روایت کو میں ترجیح دے کر متن میں شامل کرتا ہوں (دیکھو فرہنگ جہانگیری مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۵) رشید احمد ۳ - پیکانِ زرو ع ۵ د ح۲ = پیکانہ زرو ح۲ = پیکانے زرہ س۳ = پیکانِ زری ع ۷ - بدلہا س۲ س۳ ح ب ع د ح۲ = بداماں ع ۹ - گشتہ س۲ س۳ ح ع ح۲ = گشت ع د ۱۰ - برگے س۲ س۳ ح ح ب د = برگِ ع ح۲ = برگش ع ۱۱ - دوستاں س۳ حاشیہ (دوسرے عنوانی میں تمام نسخے متفق ہیں)

چکد هر جا که یک قطره خوی از وے — گلابی خونِ خود ریزد بران خوے
دگر دَو نه که آن ریحانِ هند است — ز تری بوش در خوردِ پسند است
سپرغم رنگ و برگش اسپرغم — غلامِ اوشده شاهِ سپرغم
دگر کرنه که چون زوجت بوئے — معطر گردد از یک خانه کوئے
بسوده مشک و بویش نام کرده — ز بو از بهرِ دلها دام کرده
چو پیکانِ هیله سیوتی خُرد — که جاں ها بهرِ آں پیکاں هوس برد
ز عشقِ بوئے او جاں داده زنبور — نگشته بعد مردن نیز از و دُور
همه خوبانش عاشق وار جویاں — که معشوقیست نزد خوبرویاں
قرنفُل هم ز هندستانست وردی — که از نامِ عرب شد شهر گردی
چه بینی ارغوان و لاله خنداں — که رنگی هست و بوئے نیست چنداں
گلِ ما را بهندی نام زشت است — وگرنه هر گلی باغِ بهشت است
گرایں گل خاستی در روم یا شام — که بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم — چساں غلغل زدندی در ری و روم

۱- چکد هر جا خوی یک قطره ح ۲- ز تری سا۱ ح ب د = به تری ع ح۲ = ز تیزی ع ۳- برگش اسپرغم سا۲ سا۳ ح ح۲ ع۲ = برگش را سپرغم ب د = بویش اسپرغم ع ۴- کز و چون جست ب ۵- ز بوئے او بدلها سا۲ ۶- به پیکانِ ع ح۲ ایضاً سیوتی خرد سا۲ = سیوتی خورد سا۳ ب د ع۲ ح۲ = سر دلی خورد ع ح ۸- معشوقی است سا۲ ح ح۲ ب ع۲ د = معشوقست ع ۹- شهره گردی ب ح ۱۰- نامی هست ب ح - بوی نیست ح ب ع۲ د ح۲ = بویش نیست ع ۱۲- و تیزیش نام ح

کدامی گل چنیں باشد کہ سالے — دہد بو دو رماندہ از ہنالے
بتانِ ہند را نسبت ہمیں است — بہر یک موئے شاں صد ملک چیں است
چہ گیری نام از نیغا و خلّخ — کہ غالب تیز چشم اند و ترُش رُخ
چہ یاد آری سپید و سُرخ را روئے — چو گلہائے خراساں رنگ بے بوئے
۵ وگر پرسی خبر از روم و از روس — از ایشاں نیز ناید لابہ و لوس
سپید و سرد ہمچوں کُندۂ یخ — کز ایشاں رم خورد کانونِ دوزخ
خطائے تنگ چشم و پست بینی — مغل را چشم و بینی خود نہ بینی
لبِ تاتار خود خنداں نباشد — خُتَن را خود نمک چنداں نباشد
ہمر قندی و آنچہ از قند ہا رند — بجز نامی ز شیرینی ندا رند
۱۰ بصر و روم ہم سیمیں خدانند — ولے چُستی و چالاکی ندانند
اگرچہ بیشتر ہندوستاں زاد — بسبزی میمنند چوں سرو آزاد
ولے بسیار باشد سبزۂ تر — بلطف از لالہ و نسریں نکوتر
بسے زیبا کنیزِ سبز فام است — کہ صد چوں سروِ آزادش غلام است
نہ سبزی بے نمک چوں برگِ کشنیز — نمکدانی و بروی ترّۂ نیز
۱۵ نہ چوں طاؤسِ بے دنبال زشت اند — کہ در خوبی چو طاؤسِ بہشت اند

---

۴ - نام نیغائی حج سا ے ب ع د حج۲ = نام از نیغا ع ۴ - رنگ و بے بوے سا حج ۵ - لابہ و لوس سا ع د حج۲ = لابہ و بوس ع حج ۶ - رم خورد سا سا۱ ب ع حج۲ = نم خورد سا۱ حج ے د ع ۔
۱۳ - کنیزک سا۱ = کنیزی د ۔

سہ گونہ رنگِ ہندستاں زمین است — سیاہ و سبز و گندم گوں ہمین است
بگندم گونست میلِ آدمی زاد — کہ این فتنہ زآدم یافت بنیاد
یکے گندم بکام اندر نمک دہ — زصد قرصِ سپید بے نمک بہ
سیہ را خود بدیدہ جانگاہ است — کہ اندر دیدہ ہم مردم سیاہ است
زبہرِ دیدہ باید سرمہ را سود — سپیدہ عارضی رنگی است بے سود
ازیں ہر دو نکوتر رنگِ سبز است — کہ زیبِ اختراں زاد و رنگِ سبز است
برنگِ سبز رحمت ہا سرشت است — کہ رنگِ سبز پوشانِ بہشت است
چو رحمت بارگرد دابرِ افلاک — نتیجہ سبز زاید اوّل از خاک
مدد ہائے کہ آید زآسمانہا — نشانہ سبز بیند از نشانہا
دل اندر سبزہ ہا بے گل شکیباست — گلے بے سبزہ در بستان نہ زیباست
بہار است ار چہ صد گونہ در آیام — بہارِ سبز دارد در جہاں نام
بسبزی نقش بستندش زن و مرد — نگویدکس بہارِ سرخ یا زرد
کساں کز فالِ فرخ خیر جویند — بسرسبزی دعائے خیر گویند
برنگِ سبز زیں بہتر چہ مقدار — کہ از نامِ خضر خاں دارد آثار

---

۴ - سپید بے نمک ر۱ ب ح ع۲ د ح۲ = سپید و بے نمک ع = سپیدی بے نمک ر۲ ۵ - راحتہا ر۲ ع ح۲ ۸ - ابر از افلاک ر۲ ح د ب ۹ ایضاً سبزہ رویدر = سبزہ زاید ب = سبزہ روید ع ح۲ - ۹ - بجز ع کے تمام نسخوں میں بجائے نشان کے نشانہ ہے - نشانہ بیند از سبزی نشانہا ۱۰ - سبزہ ہائے گل ر۲ ب ع۲ ۱۱ - صد رنگ اندر ب = صد نوع اندر ر۲ -

خدایا تا گیاہا سبز رویست — خضر در باغ و سبزہ چشمہ جویست
خضر خاں بادو، دیولدے رانی — بہم چوں خضر و آبِ زندگانی
سخن رابیں کہ با گل داشت پیوند — چساں زد بادو سوئے سبزہ افگند
کنوں زیں سبزہ با صد عذر خواہی — روم سوئے سپیدی و سیاہی
دراں باغے کہ بالا گفتہ ام باز — مدام آں مرغِ دولت داشت پرواز
ز دلتنگی چو دیدے کار مشکل — شدی زانسو گر بکشادیش دل
نبودی گرچہ آنجا ہم شکیبش — نمودی خار و خس آبی و سیبش
شدی از طرۂ سنبل مشوشش — گرفتی در دلش از لالہ آتش
ولے پنداشتی حالے کہ بارے — نگاہی میکنم در سیب و نارے
خضرخانے کہ نورستہ درختش — بہ آبِ زندگی پروردہ بختش
گلش بے آب از تابِ درونے — جگر باراں ز نرگسہائے خونے
در آں خرّم بہارِ خاطر افروز — بگردِ آں چمن میگشت یک روز
خیالِ غمزۂ خونخوار در دل — گلش در پیشِ چشم و خار در دل
چو مرغاں نالہائے زار میکرد — دلِ مرغانِ باغ افگار میکرد
زآہے کز دلِ غمناک میزد — ہمہ گلہا گریباں چاک میزد

۱- گیاہاں حج = گیاہ سا ب ایضاً چشمہ سبزہ سا ۲ حج = چشمہ سبز ع ۲ دج ۲ عطا = سبزہ چشمہ ع ۔
۲- بادولدی کوست سا ۲ حج ۲ ب = بادو دیولدیو ۲ حج = بادول کوہست سا ۲ ۷- خار و خاک سا ع ۲ حج ۲ ۱۰ خضرخانے سا ۲ حج ب ع ۲ دج ۲ = خضرخاں را ع ۱۱- بے آب و از حج ۔

دہانِ غنچہ ہا از خندہ میماند — بنفشہ سرفرو افگندہ می ماند
چنیں تا دید ناگاہ اندراں گشت — ق — بدانگونہ کہ مست و سرگراں گشت
گلِ کرنہ شگفتہ بر درختاں — بہوئے خوش چو خُلقِ نیک بختاں
ازاں مشکیں نسیمِ روح پرور — دِماغِ عُلویاں گشتہ معطر
چو در رفت آں نسیم اندر دماغش — بسینہ تازہ شد دیرینہ داغش
گرشتش در دل آں گلہائے خوشبوے — کہ آنرا داشت با خود یارِ گلروے
چو زاں گلہائے کرنہ یادش آمد — دل و جاں ہر دو در فریادش آمد
بنودش لبکہ تابِ نیم موئے — فرو غلطید ہم زآسیبِ بوئے
تو پنداری کزاں صفرائے جانی — بہ پرواز آمدش مرغِ نہانی
ازاں بوئے کہ عاشق بیخبر بود — نہ بوئے گل کہ آں بوئے دگر بود
چہ ماند بوئے گل با بوئے جاناں — کہ ہست ایں روحِ تن واں قوتِ جاں
دراں صفرا کہ گشت آں سُرخ گل زرد — کنیزاں را برخ زردی اثر کرد
ازیں سو ماند نرگس دیدہ پر آب — گرفتہ زاں خمارش آخریں خواب
زخویش آں سوئے کرنہ راہبر نہ — کناں ہم روئے ہم گلہائے کرنہ
زعزت دور ہمچوں عزت از خوار — بہارِ زندگی گشتہ بیک بار

۱- سرفرو افگندہ ع ب ۴- دماغِ قدسیاں ت ۶- کہ با خود داشتی آں یارِ گلروئے ح ب = یار در بوئے ت ۱۱- واں آفت جاں س ت ح ب ع ۲ د ح ۲ = واں قوتِ جاں ع
۱۳- ازیں سو ت ح ب ع ۲ د ح ۲ = ازاں سو ع ۱۴- روئی خود ع

نیستانِ بیدِ دشت لرزندہ چوں بید — زجانِ خود ہمہ ببریدہ اُمید
بزاری گریہ کردند از دلِ تنگ — زدند آبی برآں رُخسارِ گلرنگ
کہ تا بعد از زمانی دیر نے زود — نسیمِ جاں رگِ جانش فرسود
چو بوئے جاں دِماغش راہ بسر کرد — دگر روہم بداں گلہائے تر کرد
بزاری گفت کای گل کاشکے من — گیاہی بودمے چوں تو بگلشن
کہ تو آنجا گزرداری و من نے — گل آنجا محرم است و نارون نے
ازاں گل کوست درصد پردہ مستور — منِ مسکیں بوئے قانع از دُور
چہ بختستایں کہ تو از بخشِ غیب — خزی گہ در گریباں گاہ در جیب
چو آنجا ہا رسی صُبحے و شامے — توانی گفتن ار گویم پیامے
جوابش را دہانِ کرنہ بشگفت — کہ آخر کرنہ ام ہم بشنوم گفت
بدو گویم ہماں رازی کہ گوئی — بجویم زو ہماں حاجت کہ جوئی
پس آنگہ گفت شہ با صد خرابی — ق کہ ہر باری کہ آنجا بار یابی

۳- بفرسوده ب حح۲ ایضاً دل و جانش بفرسود ع حح۲ ۴- دگر روہم براں گلہائے ترکرد س ب ع حح۱= دگر روہم دراں گلہائے ترکرد د = دگر رہ ہم دراں گلہا نظر کرد س۲= دگر روہم بداں گلہا نظر کرد حح = دگر روہم دراں گلہا نظر کرد ع ۵ (کلام کے سیاق و سباق پر کافی غور کرکے میں نے اپنی ذوق شعر فہمی کے مطابق پہلی اور دوسری صورت کو ترجیح دی ہے اور کثرت روایت بھی اُسی کی موید ہے۔ لیکن چونکہ "روکردن" کے لئے "در" کا صلہ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا اور "بر" کا صلہ اگرچہ مستعمل ہے مگر وہ مجھکو یہاں اچھا نہ معلوم ہوا اس لئے لفظ "بداں" میں نے نسخہ حح سے لیکر اپنی دانست میں مصرع کی بہترین صورت قایم کردی ہے رشید احمد ۸- کہ از بس بخشش س۲ حح۲ ع
۹- صبحی و شامے س۲ حح ح ب ع د = ہر صبح و شامے ع ایضاً توانی گفت اگر س ع حح۲
۱۲- باریابی س۱ س۲ حح ح ب ع د = راہ یابی ع

بگوئی ازمنِ نادیدہ کامے | بصد خونِ دل آلودہ سلامے
وگر بپزیرد آں جانِ جہانم | بخوانی ایں غزل نیز از زبانم
برآرای فاختہ با آہِ جاں سوز | زسوزِ سینہ ایں دو دِ جہاں سوز

غزل از زبان عاشق

۵ ندانم از کجا می آید ایں گل | کہ غارت می شود زو وقتِ بلبل
نسیمش از کدامیں بوستان ہست | کہ تاراجِ نہالِ دوستان ہست
گرآنسو بگذری اے بادِ شبگیر | میاویزی درآں زلفے چو زنجیر
مجنبانی ازاں مرغول موئے | مغلطانی خمِ مویش بسوئے
بہ بُستانی مبوسی خاکِ کویش | برعنائی نگردی گردِ رویش
۱۰ دمِ سردِ مرا ازمن ببردام | بدیں روب آں غبارِ زلفِ شب وام
زآبِ چشمِ من ابری برانگیز | بدیں ابر آں طرف باراں فرو ریز
بگرداگردِ آں نسرین وشمشاد | نخواہم جز ہمیں ابر و ہمیں باد
دلم شد شاخِ شاخ از ناصبوری | ندارم زیں فزوں تر برگِ دوری
زخارِ غم چہ بیروں بیروں آزار | کہ ہست از گل خراشِ من نہ از خار
چو غنچہ چند دل بندم بہر شاخ | چو بادی چند جویم بہر کاخ

۱- سلامی سا۱ = پیامی حج ب ع ۲ حج ع ۳- ایں ورد سا۱ ۱۰- شب دام سا۱ ب حج ع ۲ حج ۲ ح شب فام ع د ۱۲- آں نسریں حج ب ع ۲ د حج ۲ = ایں نسریں ع ۱۴- چہ بیروں ریزم سا۱ حج ب ع ۲ د حج ۲ ح = چہ ریزم بیروں ع

نہ دل بکشایدم با ہیچ شاخے
نہ جاں آسایدم در ہیچ کاخے

بروئے دوستاں گلشن بود خوش
بگلہا چشمۂ روشن بود خوش

چہ کار آید چمن بے خوبروئے
فریبِ ابلہاں شد رنگ و بوئے

ازاں گلشن کہ ما را ہست جائے
بصد فردوس نفروشم گیائے

۵ اگرچہ نے گلے زاں باغ چیدم
نہ ہرگز میوۂ از وے چشیدم

زہے بے بہرہ مرغے ناسرانجام
کہ درماند بری ناخوردہ در دام

اگر در عاشقی چشمم گنہ کرد
چرا خونِ دلم در دیدہ رہ کرد

مثل خویش زد بنفشہ بر سرِ رود
کہ ہر کو کاشت نرگس لالہ ندرود

اگر شد شاخِ نسرینم خسک پاش
چہ جاں با قضا گو اینچنیں باش

۱۰ چو برزد فاختہ ایں خوش نوا را ق فراہم کرد ریشِ بے دوا را

بپاسخ مادۂ از قمریاں طاق
غزل را جفت کرد از راہِ عشاق

پاسخ از لبِ معشوق

کہ مینالد چنیں در گوشۂ باغ
کہ ما را تاں کرد اندر جگر داغ

مگر او نیز چوں ما دردمند است
کزینساں نالۂ دردش بلند است

۱۵ بگو اے باد آں مہمانِ ما را
کہ آخر چند سوزی جانِ ما را

مرا خود صد جراحت ہست پنہاں
چہ ژوبیں میزنی دیگر تو در جاں

۲- زگلشن ساع ح۲-

دلم را خود خراشی هست کارے
تو دیگر ریشم از پیکاں چہ خارے

چو تو در بوستاں نالے بدانسوز
نگر ما را بزنداں چوں رود روز

دلت گرچہ ز تنگی شاخ شاخ است
براقِ عیش را میداں فراخ است

اگر باغے روی یا لالہ زارے
نیاویزد بدامانِ تو خارے

۵ توانی گفت با ہر دل غمِ خویش
توانی ریخت در ہر گل نمِ خویش

نۂ چوں من بگنجی ماندہ مہجور
ز رویت دور بلکہ از خویش ہم دور

نہاں چوں سایہ در پیغولۂ تنگ
ندانم آفتاب و ماہ را رنگ

کسے مونس نہ با من جز خیالت
بہ تنہا عشق بازم با جمالت

دلم را روزنی ہم نیست در پیش
کزاں بیروں دہم دودِ دلِ خویش

۱۰ شدہ صد روزن ایں جانِ پراندوہ
ز زخمِ غم کزو روزن شود کوہ

دریں روزن دو صد گردد مبر ظن
کہ دودِ من بروں آید ز روزن

برم ہر دم ہزار آہِ نہاں زیر
کنم چوں بو العجب آشامِ شمشیر

چنانم با غمت شاداں دریں کاخ
کہ یادم نیست ہیچ از سبزیِ شاخ

چو من در گوشہ خود دادم ہوس را
چمن زنداں بود مرغِ قفس را

۱۵ چو عادت گیر شد طاؤسِ خانہ
بود کنجش بہشتِ جاودانہ

۶- نہ چوں من سیع۲ حج۲ ۸- با من نہ مونس حج ۱۲- آہے نہاں ع۱ حج۲ -

۱۴- خود دادم حج د حج۲ ب = خود دادم ع۱ ع -

همیں بس نیست آخر باغ جانم — که دایم هست در دل خضر خانم
بود تا آسمانِ سبز بر پائے — سرش با دا بسبزی آسماں سائے

جدائی افگندنِ تیغِ زبانِ بدگویان میانِ عاشق و معشوق و رواں شدنِ دُرِ لرانی از خانۂ دولت سوئے کوشک لعل و در فراق خضر خاں از دودِ آہ کوشک لعل را سیاہ گردانیدن

گرامی گوہرے شد آدمی زاد — زہے گوہر کہ نہ دریا ازو زاد
نہ ایں منظر بسازی برکشیدند — کہ در وی ہر دو گیتی درکشیدند
ہزار افسوس گر نقشے چنیں خوب — بنا خوبی شود در ہر منسوب
چو در ہر نیک و بد نظّاں کردم — بگفتِ خوب دیدم قدرِ مردم
کسے کو میتواند لعل و دُر سُفت — چرا ریزد بروں خر مہرہ در گفت
چو سوسن ہست زآزادی نشانش — زبوئے خوش سخن گوید زبانش
نباتِ زہر را کم بو کند کس — کہ از کُشتن حکایت گوید و بس
چو مشک و گل شوار غمّاز باشی — کہ با جانہا بوہمراز باشی

---

۱ - دروے ح۴ - افگندن س س۱ ح ع۲ د ح۲ ب ح = اُفتادن از ع ۴ - از خانۂ دولت انی س ب ء ۷ - بسازی برکشیدند س س۱ ح ب ع۲ د ح۲ = درکشیدند ع ۱۱ - زآزادی س س۱ ح ع۲ د ح۲ ب = آزادی ع -

نشاید شد پیاز و سیر برخواں — کہ از غمّاز ئے ایشاں زند جاں
کسے کش خو بود پردہ دریدن — زباں باسر بہم باید بریدن
بباید سوختن زآتش خسے را — کز و خارے خلد در دل کسے را
زبانی کو کند آتش فشانے — زبانہ گوی آنرا یا زبانے
بگوشِ مہتراں گفتارِ ناخوش — بود مانندِ دم دادن در آتش
نکو گوئیست بس شائستہ کاری — چنیں شو گر شوی گویندہ باری
خموشی بہتر از گفتارِ زشت است — زباں چوں خس در و شد داسِ کشت است
لبے کز آنگبیں باشد در و بہر — نہ دانائیست از وے ریختن زہر
مگس کز شہد خیزد ز و بپرہیز — کہ دارد نوش و نشتر میزند تیز
برآں بلبل بخند د غنچۂ باغ — کہ در بستاں برآرد نالۂ زاغ
دہانے کو نکو گوئیست پیوست — بگفتن با دیارب ہر کرا ہست
نکو گوئی کہ بود آگاہ زیں گفت — سخن را با سخن زیناں کند جفت
کہ پیشِ مندِ بانوئے آفاق — ق — ز حالِ درہم آں ہر دو مشتاق
چو اصحابِ غرض گفتند ہر چیز — فراواں بخت بانو آں غرض نیز
صواب آں شد کزاں فردوسِ پُر نور — بقصرِ لعل سازد جائے آں حور
نشاند اندر سکھاسن آں پری را — چو گردوں در ترازو مشتری را

۱- یا زبانی سرع ۲ دحم ۲ = نے زبانی سرب حم ع ۱۳- درہمی آں دو مشتاق سرحم ع ۲ حم ۲
۱۴- فراواں بخت حم -۱۶- سکاسن ب

اشارت کرد کاناں کاہلِ کارند — زُمرّد را بدُرجِ لعل دارند
بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال — رواں شد زہرہ و پرویں بدنبال
رواں سیّارۂ پرّان تر از طیر — بسوئے شمس والاشد سُبک سیر
فگند آن گلستاں را خار خارے — کہ سروت را ندسوئے لالہ زارے
شہ آندم بود حاضر پیشِ اُستاد — کتابِ عاشقی راشرح میداد
سخن در قصّۂ یوسف کہ ناگاہ — خبر گوئی زلیخا ش آمد از راہ
مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد — زحالِ بیتِ احزانش خبر کرد
چو بشنید آں خبر جانِ عزیزش — نماند از جاں خبر زیں ہیچ چیزش
جمالِ یوسفی را سود برخاک — زد از مہرِ زلیخا پیرہن چاک
چو گرگِ بیگناہ اُفتاد بیروں — ہمش پیراہن و ہم چہرۂ پرخوں
کتاب و سبق و خط برجائے بگزشت — قلم از دست و کفش از پائے بگزشت
برہنہ پا و سر از جا بروں جست — زمکتب بے سر و بے پا بروں جست
ہمی شد چوں الف زاں حرفِ معلوم — بجاناں قایم و از خویش معدوم
چو بود از راہِ میداں رفتہ ماہش — ہماں جانب فتاد آہنگِ راہش
دو میداں وار تگ میزد بدُنبال — شدہ سرگشتہ ہمچوں گوئی بے حال

۲- بفرانِ مہ پوشیدہ سا۱ سا۲ ب ع۲ د ح۲ = بفرانِ شہ آں پوشیدہ ع ح ۵- کتابِ عاشقاں ع د ع۲ = عاشقی ح۲ ۷- احزانش سا۳ ح ب ح۲ = الاحزانش د ع ۸- آں خبر سا۲ ب ل ح = ایں خبر سا۳ ح د ع ۹- بہر زلیخا سا۲ -

دراں میداں کہ با صد یارِ دلجوی — بہ پشتِ خنگ چوگانی زدی گوی
دو پایش گشت چوگاں در دویدن — کہ ممکن گشت بر گویش رسیدن
رسید و سر بہ سکھاسن دروں کرد — بگریہ پائے جاناں غرقِ خوں کرد
نگارِ خویش را زاں چشم خوں زائے — حنا می بست گوئی بر کفِ پائے
پری چوں دید در پا فرقِ جمشید — چو نیلوفر بصفرا شد ز خورشید
بروں شد دانش و ہوش از سرش پاک — ز سکھاسن فتادن خواست بر خاک
گرفتش دامن از غیرت کہ شہ داشت — ز لوثِ چشمِ اغیارش نگہداشت
ہم از چشمِ ترِ خود زد گلابش — کہ باز آمد ز صفرا ماہتابش
نہادہ ماند پس چشمِ ترِ خویش — بزیرِ پائے آں سیمیں برِ خویش
ز غیرت بسکہ پایش پاک می جست — ہمی زد بوسہ و از گریہ می شست
بر آں پا بیں چہ غایت اشک میکرد — کہ از لبہائے خود ہم رشک میخورد
ہمہ تن گشتہ آب آں چشمۂ مہر — بر آں پا میزد آب از دیدۂ وہر
زہے مہ کا سمانش آں پایہ جوید — کہ پا از چشمۂ خورشید شوید
صنم ہم روبروئے شہ نہادہ — کشادی ز آبِ چشمش روئے دادہ

۴- درکفِ پائے سا۱ سا۲ حج۲ د ح۲ = برکفِ پائے ع ب ۵- در پا سا ح ب ع۲ د ح۲ = بر پا ع = پا بر سا۲ ایضاً بصفرا شد چو نیلوفر سا۲ ۷- از غیرت سا ب ع۲ د ح۲ = آں غیرت سا۲ ح ۱۱- رشک میخورد سا۲ ع۲ ح۲ = رشک میکرد سا۲ ح ب د ۱۲- آب گشت سا۲ ح۲ ع۲ د = گشتہ آب سا۲ ح ع = آب گشتہ سا ۱۴- کشادی ز اب سا سا۲ ح ب = کشاد آب ع۲ د ه = کشادی آب ح۲ ع

بروئے خود ز گوهر خوشه می بست — ز رویش بهر بحران توشه می بست
شده محمل کشان لرزنده زان عور — که هم دوران مخالف بود و هم دور
شتابان چشمهٔ خورشید با ماه — نه از دوری نه از دورانی آگاه
چو تاب آن نماندش در تن خویش — ق — که موئے گسلد زان مویان بیش
بسے پیچه برید از جعد چون قیر — که آری می برد دیوانه زنجیر
نبد جائے بریدن چون سر موئے — همی برّید موے خویش ازیں روئے
کسے کاو بخت در موئے دل دے — بمو دادن خلاصش کی بود کے
کسے کو را سر یار عزیز است — سخن در سر رود موخود چه چیز است
پس آن مو داد پر دستش که بائے — زمن بپذیر زینسان یادگارے
ز بهر خاطر شوریده جانے — کنی انگشت پیش هر زمانے
بسازی از شبه انگشتر نگینے — دلم برتست زان سازی نگینے
وگر خواهد دلت زان پیچه چند — مگس رانی کنی بر لعل چون قند
ازان مو دادمت کم موئے شد تن — چو آنرا بنگری یاد آری از من
پری پیکر چو کرد آن موئے بر دست — ازان مویش سخن در لب گره بست

۲- غور سا ساا حا = غور سا حا ب ع ع ۳- نه از دوران سا = نه از دوری حا ب ع ع ۴- برتن سا
۵- بسے پیچه حا = بسے پنجه سا ساا حا ب ح ع ع ع ۵ = بسر پنجه ع ۶- یک سر موئے حا ایضاً روئے خویش حا ع
۹- در دستش سا حاشیه ۱۰- انگشت پیچی حا ۱۲- پیچه چند حا ۵ = پنجه چند حا د ع ۱۴- بر دست سا حا ب
ع ۵ حا = در دست ع ساا حاشیه = را دست سا ایضاً بر لب سا

زبانش ہمچو موئے ماند خاموش — سرِ موئے نماند اندر تنش ہوش
پس از دیری کہ موئے ہوش را یافت — ز بہرِ ہوش ہم زاں مو رسن تافت
براں مو کرد لختے گریۂ زار — چو بارانی کہ بارد در شبِ تار
بشاہ آں موئے بر کف کردہ میگفت ت — کہ اے با تارِ مویت جانِ من جفت
۵ ز تو ہر موئے در لبندِ جانے — کمندِ عقل و دست آویزِ جانے
چنیں موئے بریدن چوں دلت داد — کہ بر یک موئے تو صد سر فدا باد
روا باشد کہ مسکینے چو من را — چہ افگندی و ببریدی رسن را
مرا باید دو صد جانِ وفا جوئے — کہ ہر جانی ببندم در یکے موئے
بہا صد جانست چوں ہر تارِ مو را — یکے جاں چند جا آویزم او را
۱۰ ولے جانم چناں دیوانہ تست — کہ با صد سلسلہ بندش بود سست
اگرچہ مویت آں بندِ ہلاک است — کہ زنجیرِ ہزاراں جانِ پاک است
ولیکن جانِ چوں من مستمندی — چہ داند دولتِ زینگونہ بندی
جہانے غم نہی گر تو بریں تن — جہاں نہم بتارِ موئے تو من
چو زیناں عذر خواہی کرد بسیار — شدش لابد جوابِ ہدیۂ یار
۱۵ بصد عذر از دو دستِ نازنینش — کشید و داد دو انگشترینش

۲- وایافت سا ب د = رایافت حج ع ح۲ ایضاً ہم زاں مو رسن تافت سا ب د = خود ہم زاں رسن بافت حج = خود زاں مو رسن تافت سا سا ع ۶- صد سر سا سا ح ب ععاح ع د ح۲ = صد جان ع ۸- بر یکے حج ۱۲- بریں تن سا سا ح ب ح ح۲ د ع = بدیں تن ع ایضاً جہاں ندہم ح ب -

چو خاتم برکشید آن مایهٔ ناز — بماند از حیرت آن خاتم دهن باز
چو آن خاتم بدستِ شاه بنشست — بماند اندر دهانش انگشت زان دست
بزاری گفت چون میداد خاتم — که اے دستت سزائے خاتم جم
برو رنگِ زرت جا باد درخور — چو تمکینِ نگیں بر خاتمِ زر
بدست از چرخ فیروزه نگینت — جهاں در دست چون انگشترینت
نگینِ دولتت رخشاں چو خورشید — قضا بر وے نوشته ملکِ جاوید
دلم کاں موستد خاتم گرو داد — شبِ معراج بستد ماهِ نو داد
بود مهر چند جائے طعنِ جاوید — ق مهٔ نو تحفه بردن پیشِ خورشید
گیر از ناقصے لافِ کمالے — سُها گر شمس را نجشد هلالے
بهدیه گر رضا باشد درینت — دهم انگشت با انگشترینت
ولیک انگشترین لختے بپاید — ز انگشتم وفاداری نیاید
پس اندر دست چون تو آشنائی — وفاداری نهم نے بیوفائی
دگر گویم که این دو شکلِ تدویر — ق دو عالم داں که بختت را بتاثیر
بشارت میدهند از عالمِ حق — که یابی بر دو عالم دستِ مطلق
ولیک این زیر دست اندر نهانی — ق ازاں انگشترین دادت که دانی

۱- برکشید سا ج ب ع۲ د ح۲ = درکشید ع ۵- نگین است- انگشترین است ح ح ح۲ د ۹- سُها کو سا ط ا = سهار اشمس اگر سا ع۲ ۱۰- یا انگشترینت سا ۱۲- وفاداری کنم سا ۱۳- تباشیر سا ۱ ع۲ ح۲ ب = تباثیر ح ع د ۱۵- دادم ح = داده سا

که عالم بے تو گر خلدِ برین است — مرا چوں حلقۂ انگشتریں است
دگر زاں دادمت زینساں خیالے — کہ دارد از دہانِ من مثالے
نگہدارد گہِ بوسِ نہانم — ہمیں انگشتریں جائے دہانم
بوسی گہ گہ ایں انگشتریں را — ق بدل داری زلعلم ایں نگیں را
اگرچہ سنگ چوں مرجاں نباشد — مثالِ کالبد چوں جاں نباشد
کجا چوں ایں دہاں انگشتریں است — کہ آنجا موم و اینجا انگبین است
ولیکن چوں بنوعے نسبتے ہست — ق میانِ انگبین و موم پیوست
بدیں امید جانم میشود شاد — کزاں موم آیدت ایں انگبیں یاد
چو ہر دو یادگارِ مہربانے — ق رسانیدند یکدیگر نہانے
وداعِ یکدگر کردند گریاں — بطوفاں ہر دو غرق و ہر دو بریاں
شتابان گشت زانسو ماہ رہسپ — وزیں سو بازگشت آں مہدیِ عہد
پری چوں بر پرید و رفت چوں باد — سلیماں زادہ را دیوانگی زاد
توانی داشت آں فرزندِ جمشید — کہ بازآرد سلیماں وار خورشید
ولیکن چوں سلیماں بود برجائے — بتعظیمِ سلیماں گشت زاں رائے
بمنزل گاہِ خود شد با دلِ تنگ — رخے چوں گل زخونِ دیدہ گلرنگ

۳- نگہ دارد گہ بوسِ ب ع ۲ د حـ ۲ = نگہ دارو بوس اندر سا = نگہ داری گہ بوسِ نہانم حـ = نگہ داری کہ در بوسے ع ۸- بدیں سا ۲ حـ ب ع ۲ د حـ ۲ = ازاں سا ۲ = بایں ع ۱۵- با دلِ تنگ سا ۲ حـ ب ع ۲ د حـ ۲ = زاں دلِ تنگ ع -

ز دلتنگی نوا سازاں طلب کرد — نواہائے دلش آہنگِ لب کرد
غمِ دل زیں غزل با نالشِ زار — بمطرب داد تا آرد بگفتار

غزل از زبان عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوئے — غنیمت داشت باید از ہمہ روئے
کہ گردوں گرچہ چشم آمد سراپائے — دو مردم دید نتواند بیک جائے
ز شمشیری کہ بر بالا کشید است — بسا پیوند ہا کز ہم بُرید است
کجا دو غنچہ باہم کرد روئے — کہ ہر یک را خزاں نفگند سوئے
چہ بینی رُستہ دہ گل بر یکے شاخ — کہ ہر یک جانبے رنگیں کند کاخ
بیک رشتہ شود صد دُر فراہم — ولے در رشتہ کے مانند باہم
نمیدانم کہ دورانِ دغا باز — چرا پیوندِ دو بُرد ز ہم باز
جُدائی گرچہ آمد جاں گدازے — شود دشوار تر در عشقبازے
مرا کز مہر خوں آمیخت با خوں — جدا دارند آخر چوں نیم چوں
ز من تا رفت سروِ راستیتم — ز خوں یکدم نشد خشک آستیتم
درآں برجی کہ آں مہ شد حصاری — سپردم دودِ دل را پردہ داری
ز دم موجی ز چشمِ خوں چکیدہ — کہ قصرش لعل گشت از خوں دیدہ

۲- این غزل حح۱ ۸ - چہ بینی سا۱ حح دع = نہ بینی ب = چو بینی سع۱ حح۲
۱۲- کز مہ سا۱ ب حح ع۱ د حح۲ = گر مہ ح
۱۴- در پردہ داری سع۱ حح۲ = را پردہ داری سا۱ حح ب دع

بگوای بادکت آتش بنعل است — رہت گہ گہ برآں گلہائے لعل است
بقصرِ لعل آں دلخواہ چونست — شفق چونست و دروے ماہ چونست
کجائی اے چراغِ دیدۂ من — رُخ خوبِ تو باغِ دیدۂ من
بقصرے کز تو فرخ شد در و بام — دل و جانم ہمانجا ساخت آرم
۵ چو گل چینی بہشتِ رائگاں را — کم از بوئے گلے بیمائگاں را
بہارِ عیش من گر شد خزانے — ترا ہر روز باد انو جوانے
عُطارِد از زبانِ شمسِ انور — ق چو بنمود ایں فروغِ مہر گستر
بپاسخ زہرہ نیز از پردۂ خویش — کشاد ایں زیرِ خوں پروردۂ خویش

پاسخ از لبِ معشوق

۱۰ بیا اے نوشدا روئے دلِ من — ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من
ہر آنچہ از مہر تو آمد بر و یم — نیارد تاب اگر بر کوہ گویم
من و شہائے ہمچوں کوہ در پیش — فراقے با ہزار اندوہ در پیش
پسِ دیوارِ غم غمخوار ماندہ — تنے چوں صورتِ دیوار ماندہ
خیالت نقش بندی گشتہ استاد — گرفتہ پیشۂ شاپور و فرہاد
۱۵ گہے نقشت ز خونِ دل برآرد — گہت در جانِ سنگینم نگارد

---

۵ - گلے بیمائگاں را ب ۱ ۲ ح ب ع ۲ د ح ۲ = گل بیمائگاں را ع ۶ - با دا زندگانی ع ۱۰ - نمی جاں ع ح ۲ ۱۱ - آید ع ۲ ۱۳ - تی ح ع ۲ ۱۴ - گشت ۱ ح ب ایضاً پیشہ شاپور ۱ ع ۲ د ح ۲ ع = تیشہ شاپور ح = پیشہ شاپور ب ۱ ۱۵ - گہت ۱ ح ب ۵ د = گہے ۱ ع ح ۲ ع -

دراں کنجی کہ شب بگریزم از جمع — مرا سوزندۂ نبود مگر شمع
کسے چوں شمع با سوزم نسازد — کہ ہم میسوزد و ہم میگدازد
گہے سوزم چو شمع از دودِ داغے — گہے افسانہ گویم با چراغے
ز سوزِ دل چو خونم برزند جوش — ترا خواہم کنم عمداً فراموش
۵ ولیکن چونتوئی پیوستہ با خوں — بآساں چوں روی از سینہ بیروں
ز تو خوں گریم و بر خویش نالم — شکایت از تو و از خویش نالم
چو تنگ آیم ز شبہائے سیہ روز — برآرم از جگر آہی جہاں سوز
ندانم از تو ایں رنجِ ابد را — دعائے بد کنم شب را و خود را
زغم بر حالِ خود خندم نہ بر تو — گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو
۱۰ دعا ہا کز پیت جاں کردہ تلقین — ہمہ شب گویم و دل گوید آمین
ز چشمِ خویش سحر آموزم آنگاہ — فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ
نیازِ خویش بینم چوں ز حد بیش — دعا سویت دمم افسوں سوئے خویش
گر آمد آفتابِ من بر دی — چہ چاں با سپہرِ لاجوردی
مرا بر زندگی گر گم شد امید — ترا خواہم بدولت عمر جاوید
مرا گر دونِ سبزارد ادبر باد — خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

۱- بجز شمع ۲ - باسوزت حم ۶ - از خویش ب د حم = برخویش ع ۲ -
۱۰ - دعائے کز بلت ع ۲ حم ۲ = دعا ہا کز بلت سا -
۱۴ - برزندگی سا ۱ ۳ ب ع ۲ حم ۲ د = درزندگی حم = بازندگی ع -

صفتِ آرایشِ شہر و کشور چوں عروس از برائے تزویجِ شاہ و شاہزادہ بے جفت خضر خاں زادت خُضرۃُ رَأسِہٖ وَشَاھَتْ وَجْہُ الْعَدُوِّ بِبَأسِہٖ

سعادت ہاست اندر پردۂ غیب — نگہ کن تا کرا ریزند در جیب
سری کو خواست شد تاجِ جہانے — تولّد یابد از صاحب قرانے
دُرے کز رُوشنی گردد جہانگیر — شود پیدا ز ابرِ آسماں گیر
زبرجد زادۂ کوہِ بلند است — کز انساں در بلندی ارجمند است
شعاعِ مہر گیرد اتر زمہر است — کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر است
بسے ہست ار چہ زادِ خسرواں نیز — کہ در نرخِ شرف نرزد بکشنیز
دلے من گوہرے رہیکم یاد — کہ از وے گنجِ شاہی گردد آباد
سزائے تخت گر فرزند شاہی است — ہم از عہدِ ازل گیتی پناہی است
دو دولت دارد آں گیتی خداوند — کہ یزدانش دہد شائستہ فرزند
یکے آں کوست خود ظلِّ الٰہی — دگر دارد خلف در خورِ شاہی

---

۱ - "چوں" سوائے ع کے اور کسی نسخہ میں نہیں - دعائیہ عربی فقرے کو مختلف نسخوں سے الفاظ لیکر صحیح کیا گیا ہے اور بالکل قابلِ اطمینان ہو گیا ہے ۵ - قرانے یابد ک ۸ - گیران ترب ایضاً او در سہر سا سا حج ک حج ع ۹ - ہست ار چہ زادِ سا سا حج ع حج = ہست ار چہ دُرِّ ب حج = خرمہرہ زاد از سا ایضاً نارزد ع = نارزد حج ۱۱ - شاہ است - پناہ است ب د ۱۲ - آں سا سا ک حج = ایں ع حج ۱۳ - نگہ دست حج ع

زہی بستانِ آں شہ را جمالے — کہ باشد چوں خضر خانش نہالے
چو الہامِ الٰہی شاہ را گفت — کہ آں دُرِّ سعادت را کند جفت
اشارت کرد تا در گردشِ دہر — بیارایند یکسر کشور و شہر
کمر بربست در کارش زمانہ — بخرج آمد خزانہ در خزانہ
چناں در نغمہ و شادی شد آفاق — کہ در رقص آمد ایں نہ سقف و شش طاق
بگردِ اگردِ قصرِ پادشاہی — برآمد قبّہ از مہ تا بماہی
جہاں از قبّہ ہائے کارواراں — شدہ چوں روئے دریا روزِ باراں
بچرخِ قبّہ حیراں قبّہ چرخ — برابر ہمدو چوں بغداد با کرخ
در اطلس چرخ قبّہ بیش تا پس — چو دیگر قبّہ ہا در چرخِ اطلس
مُرصّع پردہا چوں چرخ ز انجم — شدہ انجم در آں دُرّ و گہر گم
بہر زردوزیٔ مہرِ زر انگیز — نظر با صد تعجّب دوختہ تیز
ہر آں کلّہ کہ برکردند آں را — شد استر ابرہائے آسماں را
کشیدہ تا بگردوں سایہ بانہا — فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا
مہ و خورشید ہمچوں پرّی و حور — بشادروانِ عصمت ماندہ مستور
بہر دیوار نقشے کردہ پُرکار — فلک حیراں در و چوں نقشِ دیوار

۳- تا از گردش سع۲ ۴- برخزانہ سا۲ حع۲ ع۲ ۵- ایں نہ حقہ حع = ایں نہ نشقہ عکا حع۲ ۷- رود باراں ب ۸- تا کرخ ب ۹- یا پس حع۲ ۱۰- چرخ ز انجم سا۲ ب حع۲ د = چرخ و انجم ع = چرخ انجم حع۲ ۱۲- ہر آں خرگہ کا ۱۳- سایہ بانے- آسمانے ب ۱۵- نقشے ماندہ سا۲ ایضاً حیراں شدہ سا

رسیده صورت قبّه بانجم — درونِ چشمِ انجم گشته مردم
فرس گوئی که در خواهد دویدن — پری گوئی که بر خواهد پریدن
بهر جانب که مردم بر زمیں رفت — همه بر فرشِ دیبا هائے چیں رفت
زبس شارع که خُفت اندر خزِ ناب — زمیں را کس نه دید الّا که در خواب
نشسته کوس و افغاں برده برماه — زسر تا پا هم اشکم هم تهیگاه
فتادن خواسته شیرِ فلک زیر — چو چرمِ گاو کرده نعرهٔ شیر
همان نعره که شد تا چرخِ گردان — بهیجا ارغنونِ شیر مرداں
چو آں نعره شود در نیلگوں سطح — دو دلّیک گویاں نصرت و فتح
دمامه تهِ مسِ نخته ز برخام — زباں چوبین و او گویائی بے کام
نزو ماده بهم چوں دوست با دوست — بسے مرموز چُربک گفته در پوست
زهر سو خاسته غلغل برآں ساں — که گشته شهرِ سلطاں شهرِ نردباں
دُهل در بانگ و رخشاں پیشِ او تیغ — چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ
جوانمردیست کاسِ لا اُبالی — بلند آوازهٔ او خانه خالی
ببازیِّ سلیح اصحابِ شمشیر — زپنجه برزده شمشیر چوں شیر
شده در تیغ رانی تیغ راناں — دوکرده مو دو موئے چوں جواناں

۲- درخواهد پریدن ساب ۱۱- زهر جا سۃ ۱۲- رخشاں برق در میغ سۃ ب ۱۳- کاسه سۃ = کانه حۃ = کوسِ ب ۱۴- سلاح سۃ ع حۃ آ ک ۱۵- دو مویاں عکاك = دو موئے سۃ سۃ حۃ د حۃ ع ا ع = دو کرده موئے بزرقِ جواناں ب-

بخنجر ہائے چوں پرگس صاف — مگس پراں دو نیمہ کردہ بے لاف
برآوازِ دُہل مردِ سلح کار — معلّق زن بنوبت نوبتے دار
ہرآں بازی کہ بودہ آسماں را — بروں افگندہ وحرز پردہ آں را
سپہر بوالعجب از ہفت پردہ — جہاں را دار بازی راست کردہ
بگردش دار بازاں بر سر دار — شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار
نظر در ہر یک از دورِ رواں دید — کہ گر نقطہ نہی حلقہ تواں دید
رسن بازاں ببالائے رسنہا — چو دلہا گیسواں را در شکنہا
نہ با آں حبلِ پیچاں کردہ بازی — کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی
زدست بوالعجب گوی آسماں گیر — بسانِ گرد مہرہ توسنِ میر
زبس کاں گوئی برچرخ اشتلم کرد — سپہر از بیم دنداں خندہ گم کرد
فرو بردہ مشعبدِ تیغ چوں آب — چو مستسقے کہ نوشد شربتِ ناب
بہ بینی تیز کزلک را فرو خورد — چو آبی کز رہِ بینی خورد مرد
زلعبِ مرکباں طفلانِ غازی — بہ پشتِ باد چوں گل کردہ بازی
جہاں از خُرد چنبر ہر گراں تن — چو پیل از رون و اشتر ز سوزن
نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں ریو — گہے خود را پری کردہ گہے دیو

---

۴ - داد بازی حج ۲ عجاب = دادہ بازی حج ۲ (اس شعر میں غالب تعداد ہمارے نسخوں کی غلطی پر متفق ہو گئی ہے صحیح لفظ 'دار باز' ہے جس کے معنی نٹ ہیں۔ فرہنگ جہانگیری میں یہی شعر سند اً پیش کیا گیا ہے۔ رشید احمد)

۵ - زانساں ب ۶ - از دور ر ۲ ح ۲ ط = ایں دور سباع ۲ = آں دور د حج ع ۱۲ - نہ بینی حج ۲ -

زدهٔ آموختهٔ گوئی دورنگے — که گه رودی نماید گاه زنگے
بهرلحن آدمی هم زیست وهم مُرد — که در هر نغمه هم جان داد وهم بُرد
ترنّم زهره را آواز میداد — نواجان می ربود و باز میداد
بریشم بر هوا بُرده نوا را — کمند افگنده مرغانِ هوا را
چو شاهِ سازها چنگست زآهنگ — بزه بربسته ده جا تیر را چنگ
زیک ساقش شده موتا زمیں پست — دگر ساقیش بے موچوں کفِ دست
رگ و موسر بهم بسته دو سُویش — تو گوئی کز سَرِ رگ رسته مویش
همه تن نائی گشته حلقُ و حُلقوم — چو زنگی کارغونی ساز دازرُوم
سیاه و زرد شاخی طرفه سانی — که رُسته زآبنوسی خیزرانی
دف از دیوارِ خود حصنِ حصین ست — حصارِ چوب وصحنِ کاغذین ست
میانِ دستها پیوسته گرداں — عجب باشد حصاری دست گرداں
چو برکف کرد دف زن آں سبق را — بناخن کرده حک رُوئے ورق را
زابریشم نوا باریک زاده — پدر چوں خود خلف باریک داده
نگر در چنگ و بربط فرقِ روشن — که هست آں سر بزرگ و ایں فروتن
چو رود و بربط آواداده بیروں — بطِ می کرده هردم گریهٔ خوں

۵- بره بربته ب = بزربسته حج۲ ع۱ عا - زهره اح = نیزه اسع۲ دب = تیرا اس۱ س۳ ك عا
۶- بازمیں ب = برزمیں س۳ ۱۰- بست - بست س۲ حب = ش - ش حج۲ ۱۴- ایں سربزرگ واں حب = ایں سربزرگ واو حج۲ = آں سربزرگ واو ع۲ ۱۵- رود وبربط ب۲ حج

نوا گر کاسۂ طنبور خالی — بغایت کاسۂ پُر لیک خالی
گزاں سر از کدوئے خویش طنبور — فرو غلطیدہ نے مست و نہ مخمور
یکے تخمِ کدو سازندہ بردست — کدو خالی و خلقی زاں کدو مست
برسمِ ہند گو ناگوں مزامیر — بجا نہا بستہ اشکال از بم و زیر
الاون را رگ از اندام بیروں — کدو برپشت و رگہا گشتہ بے خوں
عجب بیں کو کدو بر خود نہادہ — ولیک از چشمِ خلقی خوں کشادہ
دگر سازے بر نجیں نام آں تال — برانگشتِ پری رویانِ قتّال
دو رویں تن کہ رو بارویے در حرب — چو دَف در پارسی میزان ہر ضرب
شنیدہ تبنکے ہندی نُفانے — شدہ تبنک زنش چوں ترجمانے
خمیر خام کش بر روزدہ پست — نمودہ صد دقیقہ پختہ ہر دست
عجب رود از کمیں دنداں نمودہ — لبش نی و دہن خنداں نمودہ
ز زہرہ بردہ لحن ہندوی ہوش — شدہ مریخ را ترکی فراموش

۱- نوا گر کاسہ ع = صدا گر کاسہ ب = صلا گر کاسہ سا حج د ح = صلا گو سا ی ع۲ = صلا گو کاسۂ ح۲- خالی ع سا ی۱ سا ح ف = خالی ب ح ع۲ **ایضاً** بغایت ع سا ح ح۲ ف نوا ب د ع۲ سر = نبات سا۱ = نوا گر ب (افسوس ہے کہ اس شعر میں ہمارے تمام نسخے تو بر تو غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ اس کی تصحیح میرے امکان سے باہر ہے۔ تمام اختلافات درج کر دیئے۔ رشید احمد) ۳- تخم از کدو ح۲ (سا ح د ع۲ میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۴- اشکالِ م ع۲ ۵- اولاون سا۱ = الاوان ح د ۷- نام آں ح ب ع۲ د ح ح = نام او سا ع ۹- مندل سا ب ح۲ = دنبل سا ی۱ د ع۲ ح ح (علیٰ ہذا القیاس مصراع دوم) ۱۰- خام راب **ایضاً** بردست سا ی ح۲ ۱۲- ہندواں سا ح ع۲ ح۲ د و ط = ہندوی ب ع

پریرویانِ ہندی جادوی ساز — زلب کردہ درِ دیوانگی باز
لباسِ دیوگیری شاں تنک وام — پری را سایہ بگرفتہ در آندام
بریشم پوش بعضے پرنیاں روئے — با بریشم دروں در رفتہ چوں موئے
گرفتہ چوں پیالہ تال در دست — نہ ازمی کز سرودِ خویشتن مست
سرودِ دلکش از لبہائے خوباں — شتاباں سوئے گردوں پائے کوباں
برقص وجست خوبانِ ہوا باز — نہادہ پائے بر بالائے آواز
پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا — معلّق زن کبوتر سان ببالا
بجستن فرقِ شاں گشتہ فلک سائے — بگاہِ رقص بیزار از زمیں پائے
ہمہ سنگیں دلان وسیم سینہ — دو رُخ در مہر و دو نرگس کبینہ
بخونریزِ حریفاں زخمہ در چنگ — لب اندر آشتی وغمزہ در جنگ
بسے در مستی افگندہ زیانہا — بسے تاراج دادہ خان ومانہا
گہِ رفتن بصد ناز آمدہ پیش — بہر گامی ہزاراں شکنہ بیش
بمژگاں نے یکے صد سینہ سفتہ — چہ غم دارد مرا دزدیدہ گفتہ
نوازش زیرِ لب تا دست گیرد — کرشمہ در رہا کن تا ببیرد
بہر چشمک زدن کشتہ جوانے — بہر خندہ زدن بربودہ جانے

۱- جادوئے ساز سا۱ سا۲ حم۲ ب وعا = پارسی ساز سع۲ = ہندوی سا ع ۲- تنگ شاں دام ع۲
۴- بردست ب ۷- پریدہ حم۲ ۹- دلانِ سیم حم عا ۱۱ مستی حم۲ ع۲ ۱۲- بصد چشم حم۲ ۱۳- بژگانِ یکے سا۱ = بژگانے یکے حم۲ ایضاً دزدیدہ رفتہ سا۱ ۱۵- جوانے سا حم۲ ع۲ = جانے سا۱ سا۲ د

زغالِ چوں شبہ بر اوجِ مرجان — بیک کُنجد نہادہ نرخِ صد جان
زابرو ہا کہ قرباں گشتہ جانہا — دوگاں افگندہ در قرباں کمانہا
زابرو ہا کمانکش گشتہ زیں سو — برآں جانب کمند افگن زگیسو
دو گیسو گردِ ہر یک پیچ کردہ — چو ماری گردِ صندل پیچ خوردہ
خیالِ زلف شاں در جانِ یاراں — چو شام اندر خیالِ روزہ داراں
کژی در چشم شاں شورِ ظریفاں — چو کعبہ کژ نشیں چنگِ حریفاں
ربودہ خوابِ بیداراں بیکبار — زچشم نیم خواب و نیم بیدار
حجابت دادہ ابرو را بپیغام — اجازت کردہ لبہا را بدشنام
دہن ہائے چو غنچہ گاہ گفتن — گہے دربستن و گہ در شگفتن
زنخہائے چو سیبِ لعل گونہ — نہ چوں سیبِ دورنگ ابرص نمونہ
ززلف افگندہ تا پا دامِ عشّاق — برآں پا دام بستہ ماہیِ ساق
عرق کز روئے ہر طنّاز میریخت — کرشمہ میچکید و ناز میریخت
بہ سیمے فرق سرپوشِ شفق وام — شفق را نیم روزی کردہ با شام
ازینسو دادہ دل زآں سو ربودہ — ازینسو کشتہ جاں زانسو دروده
بجز نظّارۂ خوبانِ مہ روئے — دگر نظارہا نیز از ہمہ سوئے

۲- قرباں دادہ حج۲ د = گشت ۳ ه ایضاً دو ترک افگندہ در بازو ب ۳- بگیسو ب ۴- کو بصندل ج
۶- کعبے ه = کعبہ حج۲ = لعب حج۲ د ۸- حکایت دادہ د حاشیہ ۱۱- سرِ زلفش کہ باشد ب ایضاً بداں
۱۲ حج۲ ب ه ۱۳- نیم دوزی حج۲ ه ۱۵- خوبانِ دلجوئے ۱۲ ایضاً دگر سوئے حج۲-

بہر جا منجنیقے سر فگندہ — گروہے بر گروہے زر فگندہ
ز زخمِ ہر گروہے بیست در بیست — یکے کشتہ شدہ واں دیگرے زیست
تہِ ہر قبّہ حشری ز عامہ — پرندہ تنگ چوں در حشر نامہ
ز بس سینہ کہ بر سینہ نشستہ — بدشواری نفس از سینہ بستہ
فراواں قبّہ ہا از اہلِ پرہیز — شدہ آوازِ قرآں آسماں خیز
بجا نہا لحنِ داؤدی نشاندہ — کتابِ مصطفےٰ بے لحن خواندہ
بنالشہائے شیرینِ شکر بار — فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار
سہ سال آں سازِ شادی ساز کردند — کہ گنجِ ہفت گردوں باز کردند
چو شد عالم ہمہ در زیور و زیب — کلاہِ قبّہ ہا با مہ زد آسیب
اشارت شد ز درگہ کاہلِ تقویم — شمارند اختیارے را بہ تنجیم
فلک سبحاں کہ شانزادہ را فلاک — بود صفری بروئے تختہ خاک
نہ از رسمِ اختیارے پیش بردند — کہ بستہ اختراں با خویش بردند
بدیں طالع کہ خواہم گفتنش باز — شد اقبال ایں طرب را کارپرداز
مہ روزہ دراز دُرجک بروں داد — چو روز از مطلعِ دولت شد آباد

۱- گروہ بر گروہ ۲ ۳ ۵ ۶ = گروہے بر گروہ از زر فگندہ ع ۲ د = کزو بر ہر گروہ آزر فگندہ ح ۲ ۲- ہر گروہ ۳ ح ب ۵ = ہر گروہے ع ۲ د ع = بر گروہ ح ۲ ۵- قبّہ ہا از اہلِ پرہیز د ع = قبہ ہائے اہلِ پرہیز ح ۲ ۹- بر مہ ۳ ب ع ۲ ۱۴- اس شعر میں اور نیز اگلے شعر میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ب ح ۲ ھ ط۔

میانِ ذوقِ بے پایانِ دل شہر — شمارِ سال دادہ از طرب بہر
کشادہ گویم ایں تاریخِ امجد — بسالِ یازدہ از بعدِ ہفصد
بروزِ چارشنبہ مہ سہ و بیست — ز روزہ خلق اندر بہترین زیست
قمر در قوس جا در خواست کردہ — کمانِ خدمتی را راست کردہ
عُطارِد با زحل در جَدی ہمدست — چو ہندو بر سرِ بُز تیر در شست
ذَنَب کو ہم پئے ایشاں گرفتہ — دُمِ بُز ہمچو درویشاں گرفتہ
کند تا سبزہائے خاک را تر — بدلو افگندہ گردوں چشمۂ خور
بماہی زہرہ کاندر زیر گشتہ — برو دِخشک ماہی گیر گشتہ
گرفتہ برّہ را برجیس در پیش — کہ بر سلطاں برد قربان درویش
بثور انداختہ مریخ بارے — مہیّا کردہ از پروین نثارے
سعادت راس را بخشیدہ مایہ — نشاندہ بر سریرِ پنج پایہ
تہی ماندہ بسے بُرجِ دگر زاوج — کہ پر گوہر کند سلطاں بیک موج
چو زینساں شد شمارِ آسمانے — بفرخ تر زمانِ کامرانے
شہ و شہزادہ شمس الحق کہ جاوید — جہاں را باد چوں تابندہ خورشید
برآمد بر کُمیت تند و پر جوش — چناں کز دَور او شد چرخ بیہوش

۳- خلقے ب حج ۵ - بر سریر و نیزہ در دست سع² = بر سریر و تیر در شست سا² = بر سرِ بُز تیر در شست ب حج² = بر سرِ بُز نیزہ در شست د ۹ - فرمانِ درویش سا سا² د ع حج² -

چناں شد بانگ بسم اللہ سوئے ماہ — کہ گفتند اختراں الحمد للہ
زحل چوں ہند وازرہ خاک میرفت — فلک بروے ہمی اللہ میگفت
دوان پیش براقش خسرواں شاد — چو گلہائے پیادہ در رہِ باد
بخندہ تیغہا چوں برق در میغ — بعطسہ آفتاب از خندۂ تیغ
عماریہائے زرّیں گوہر آمود — ملمع چرخ را کردہ زراندود
بگردش تیغ وخنجر رستہ رستہ — رہِ چشم بداز پولاد بستہ
تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ — بگردِ لالہ سوسنہا دمیدہ
طبقہائے رز ویاقوتِ گلگوں — چو روئے عاشقاں در گریۂ خوں
زمیں در زیرِ لولوئے خطرناک — تو گوئی ژالہ باریدہ است برخاک
بدینساں کایزدش یاری گر آمد — بایوانِ البخانے در آمد
برآبِ سدرہ وطوبیٰ نہالش — نشست اندرمیانِ چاربالش
فلک حیراں زز یبائیش ماندہ — گہش سیّارہ گہ ثابت فشاندہ
بدورِ حلقہائے آسمانے — ملک درخواندن سبع المثانے
بترتیبِ آنچناں کاقبال میخواست — نشستند اہل اقبال از چپ و راست
جہاں صدر آں شریحِ آسماں قدر — جہانِ دُرِّ معنی ریخت از صدر

۳- برسر بادب ۶- دستہ دستہ سر ۷ ب ۱۰- کایزدش ۷ حح ۲ ب = ایزدش حح دع ۲ ۱۱- برآبِ سدرہ عطا حح ۲ ع ۲ = براب سدرہ ع د ۱۲- گہش سر ۷ حح د حح ۲ ب ع ۲ = گہے ع ۱۳- فلک سر حح ۲ ع ۲ ۱۴- اہلِ دولت ۷ حح ۲ ۱۵- جہانے ازمعانے ب -

بمقدارے کہ ملکے را بود نقد
بہم بست آفتاب و ماہ رعقد

نثار افگن رسیدند اہلِ درگاہ
ز خرمنہائے گوہر تنگ شد راہ

بہر کس ہدیہ دادند از خزائن
خراجِ مصر و محصولِ مدائن

چو رسمِ کارِ خیر پادشاہاں
بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں

۵ بہ آئینے کہ رفت آنسو سرافراز
بدولت گاہِ خود شد ہمبراں ساز

نشستہ بود بیروں سوئے خنداں
دروں با درد و داغِ دردمنداں

بروں ز ربقتِ شاہاں گشتہ سازش
دروں چوں زر بر آتش در گدازش

چو در صد بزرگاں مجمرِ عود
دروں پر آتش و بیروں ز راندود

چو تنگ آمد ز اندوہِ درونے
بخلوت خانہ شد با اشکِ خونے

۱۰ خیالِ یارِ خود را داشتہ پیش
دریں سوز ایں غزل میساخت با خویش

غزل از زبان عاشق

فراغِ عیش و برگِ شادمانے
متاعِ خوشدلی و کامرانے

نشاطِ خرّمی را یکیک اسباب
کہ جوینده نیارد دید در خواب

کشادہ آسماں درہائے روزی
چراغِ بخت در عالم فروزی

۱۵ بزرگاں شغل جوئے پاسبانم
سلاطیں خاکروبِ آستانم

ہمہ سر بر زمیں سوئے کہ بینم
ہمہ رو ہا بخاک آنجا کہ شینم

۷- باتش س ح۲ ۱۰- غزل میگفت س۳ ۱۳- نشاط و خرمی س۱ س۳ ح۲-

اگر خوانم غلامے را سوئے خویش — رسد سجدہ کُناں اقبالم از پیش
چو گردم چاکری را کار فرمائے — دو دستِ از سرِ خود ساختہ پائے
ز دولت ہر چہ گنجد در صفت چیز — مُہیّا گشتہ بیروں از صفت نیز
چہ سود ایں جملہ چوں یار آنِ من نیست — دلِ دیوانہ در فرمانِ من نیست
خیال از خونِ من پرورده گشته — دلم آوارہ و جاں بردہ گشتہ
ز دلبندی کہ دارم کار مشکل — بدلبندی دگر نکشایدم دل
نہ ہمدردی کہ با او راز گویم — نہ ہمرازی کہ رازش باز جویم
ستادہ در نظر صد ماہ پاں — یکے در دل نمیگنجد چہ چاں
ہزارم بندہ باز لفے چو زنجیر — یکے دلبندِ من بنود چہ تدبیر
ہزاراں شربت اندر کامِ جانم — جُز آں شربت کہ من زاں زندہ مانم
ہمہ شب بر تنم خار است ہر مو — مُغیلانست قاقُم زیرِ پہلو
چو من نے از خورم آگہ نہ از خواب — چہ خارم در تہِ پہلو چہ سنجاب
دلِ ہر کس بجا من بیدل و بس — ہمہ کس با من و من ماندہ بیکس
ہمہ دلجوی من گشتہ دریں غم — دلِ گم گشتہ را جوینده من ہم
ندانم تا کجا انجامد ایں کار — خدایا صبر و آرامی پدید آر
چو زینساں دردِ یار از دل بروں راند — از و ہم پیش خویش ایں غم فرو خواند

---

۵ - پرورده گشتہ ع۲ ایضاً جان پُر درد گشتہ ع۲ ۱۲ - خورم ح۲ = خوام ح ح۲ د ع ۵

پاسخ از لبِ معشوق

گذر کُن اے صبا سوئے کہ دانی — بگو از من بران روئے کہ دانی
کہ اے ببریدہ از دیرینہ پیوند — بناز و نعمتِ نوگشتہ خرسند
ترا خوش باد با ہمدم نشستن — مرا از دولتت در غم نشستن
چو با ہمدم نشینے شاد و خرّم — دمے یاد آری از درماندۂ ہم
چو آں سروِ بلند آری در آغوش — مکن زیں کاہ برگِ خود فراموش
بشادی خُسپ تو با ہمدمِ خویش — حوالت کُن بجانِ من غمِ خویش
تو شبہا باش با یار آرمیدہ — کہ من پاسِ تو میدارم ز دیدہ
من و ہر شب ز دیدہ خونفشانے — بس است ایں از تو مُزدِ پاسبانے
اگر من دور ماندم از جمالت — خوشم نیز از کرمہائے خیالت
تو بہرِ نام اگر ناری بیادم — من اندر دل ہم از نامِ تو شادم
وگر صد رخنہ از جَورت بجان است — بجانِ تو کہ مہرِ دل ہمان است
ندارم گر ز من تنگ آمدی تنگ — کہ تنگ آید ہمہ کس از دلِ تنگ
ورا از من دل گرفتن نیست مشکل — ز غمناکاں بگیرد جملہ را دل
جفاہائے کہ می آید ز تقدیر — چو من شائستۂ آنم چہ تدبیر

۸- بدیدہ ب ۹- دُرفشانے سرحہ۲ ۱۱- ہرگز نام ب ۱۳- ندارم سرسرا ب ع۲ دحہ۲ = ندانم گر ز من تنگ آمدی تنگ ع ۱۴- دل گرفتے سرحہ۲ ۱۵- ادیم سس۔

چہ اُفتاد از فلک بر آدمی زاد — کہ نہنا داند آں گردن چو اُفتاد
اگر سنگے فتد بر پشتِ مورے — ازاں تہ کے جہد چوں نیست زورے
چو بادی پشہ را بر باید از جائے — ستادن را کجا ثابت بود پائے
بہ تندی میگریزد نخجستم از پیش — عنانِ نخبت چوں پیچیم سوئے خویش
نہ دولت سایہ اندازد بریں مور — نہ بختِ آنکہ با دولت کنم زور
نیارد دولتت چوں یاد ازیں خس — تو دولت راں کہ ما را یادِ تو بس

صفتِ نگاربستنِ مشّاطۂ نوروز دستہائے نازکِ گل را و نمایش کردن نوبراں او صاف از پردہائے حریری در جلوہ گاہ شاہنشاہ مشرق و مستورۃ العصر سترِ فی استار النور خالدۃ

چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ — کشاد از گوشۂ نرگس چشمِ گستاخ
ہوائے شد چو آغازِ جوانی — سزاوارِ نشاط و کامرانی
نسیمِ صبح چوں مشّاطہ پُرکار — بزیورِ بستنِ خوبانِ گلزار
بسرخ و سبز نوروزِ طرب زائے — عروسانِ چمن را پیکر آرائے

۱- نہنا د سا۲ حج۲ دع۲ = نہند سا۲ حج۲ = بنہاد ع ۲- یہ شعر ہمارے نسخہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے ۴- راچوں پیچم از خویش سا۲ ۵- بخت آنکہ سا۲ ب حج۲ دع۲ = بختے آنکہ سا۲ ع ۹- شمۂ مشرق حج۲ = شمس مشرق ع شہنشاہ شرق ع۲ ۱۱- نشاط و کامرانی حج ب
۱۲- پُرکار سا۲ حج ب حج۲ دع = برکار سا۲ ع۔

بروئے باغ باران بہاری — بدر پاشی و مروارید باری
بہار از لالہ و سوری بگلشن — خنا بستہ بپائے سرو و سوسن
ز رنگ سبزہ و تر شاخ نگوں سر — چو ابروئے بتاں در وسمۂ تر
بصد گلونہ باغ آراستہ روئے — بمشک سودہ سنبل بافتہ موئے
خراماں در چمن خوبان سقلاب — کشادہ چشمہائے بستہ را آب
ز عشق پائے خوباں نرگس مست — نہادہ چشم خود را بر زمیں پست
بتی کو سوئے بستاں رائے کردہ — میان چشم نرگس جائے کردہ
ز غنچہ بسکہ بکشادہ دم مشک — شدہ از بوئے تر چوں نافۂ خشک
بنغمہ بلبل و قمری خروشاں — سرافگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
ز مرغانے کہ گشتہ ارغنوں زائے — نمی آمد صبا را بر زمیں پائے
دریں ایام کردند اختیارے — کہ بنشیند گلی با نو بہارے
چو یکشنبہ کہ ہست آنروز خورشید — فلک را داد بر کف جام جمشید
مہ ذی القعدہ در ذی الحجہ زد دست — چو ماہی در کشید از نیمۂ شست
شب غرّہ دوشنبہ با مدادش — ہماں سالے کہ اوّل رفتہ دادش
سعادت بردہ مہ را در شرف گاہ — قران سعد کردہ زہرہ با ماہ
بستاج شرف خورشید راہم — شدہ مریخ در خرچنگ پر کم

---

۴ - تافتہ موئے ح ۱۳ - برکشید ت

ببرجِ ثور هم نیک اختر عُطارد جفت گشته مشتری را
ذنب در جدی و کیوان همدران زبرجِ ماه راس آراسته دُرج
زشب یک پاس ساعت زهره را بود مه و زهره شرف پیوند مسعود
که شاه آمد بمُشکوئے معنبر وز و چون نافه شد مشکو معطر
سریرے سر بابوجِ ماه برده مهش خورشید را از راه برده
نهاده کرسیٔ برگوهریں فرش که بود آں همسر و همپایهٔ عرش
برآں کُرسی نشست از رسمِ شاهاں چو برچرخ آفتابِ صبح گاهاں
چناں دربارشِ آمد گوهر و دُر که گردوں خواست تا دامن کند پر
زگوهر نازنیناں راتهِ پائے شد اندر آبله پائے گهر سائے
گهرهائے که هر یک راز اُمید ق بصد خونِ جگر پرورده خورشید
فتاده هر طرف بے قیمت و خوار چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار
همی بارید سیّاراتِ پر نور که ابر از پیشِ مه شد ناگهاں دور
مَشاطه پرده را از پیش برداشت ستاں زافتابِ خویش برداشت
پدید آمد مهے کاندر نظاره دلِ مه پاں شد زاں ماه پاره
نمود از جلوه چوں برجیس در قوس بهیں دیباجهٔ حورانِ فردوس

۲- ببرج ماه ح۲ ۵- سریرش س۳ ۶- همسر و سع ح۲ = از شرف س۱ = در شرف س۳ = هم شرف ب ح = سر و هم دع -

براں دیبا جہ صُنعِ لایزالی
نوشتہ آیتِ فرخندہ فالی

برخ ہنگامۂ بُستاں شکستہ
بلب بازارِ خُوزستاں شکستہ

دو زلفش مشکِ چیں را خون و پیوند
دو لعلش تو اماں ہمشیرۂ قند

دو چشمِ شوخ نے خفتہ نہ بیدار
غلط کردم کہ نے مست و نہ ہشیار

مبارک صبحے از رویش دمیدہ
کزاں چوں صبح مہ دامن دریدہ

نمک دانی بہ تنگے چوں دلِ مور
نمک چنداں کہ در عالم فتد شور

از او بفگندہ طاؤسِ بہشتی
ہزار آئینۂ خود را بزشتی

سہے سروے جمال افروزِ بستاں
چراغِ خانۂ و شمعِ شبستاں

دو صد فتنہ وزارت دارِ رویش
ہزار آفت نیابت دارِ مُویش

زخوے ناید براں رُخسار دیدن
تو گوئی خواست آب از وے چکیدن

بناز ار مشتری آں شکل دیدی
فلک بفروختی نازش خریدی

نہاں در شرم چوں لولو بدریا
بگو ہر غرق چوں مہ در ثُریّا

ہمہ گوہر سزائے تاجِ جمشید
چراغ افروختہ از شمعِ خورشید

شد اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک
عَروسِ پاک تن در حجلۂ پاک

۱- آیتے ع۲د = آیۂ حع۳- خون و پیوند ساحح۲ب = خون پیوند س۳ع۲د ع ۹- وزارت رآنِ ح۲ = وزارت زارع۲ ۱۰- گہ خوے باید س۲ح۲ = زخوے ناید برساحح ع۲د = زخوبی ناید س۳ع

۱۲- چوں گوہر بدریاب -

بلند آئینهٔ مهرِ سمایش — بجلوه بود در خوردِ نمایش
ولیک آن آئینه چون در حمل بود — جمالِ خضر خان نعمِ البدل بود
همه شاد از خضر خانِ غم اندیش — خضر خاں ہم ولیکن با غمِ خویش
نه از خویش و نه از خویشاں خبر داشت — که تن آنجا و دل جائے دگر داشت
بروں گل بر عروسِ خویش میزد — درونش خارِ هجراں نیش میزد
دو چشمش ماه را نظّاره می کرد — مهِ دیگر دلش را پاره میکرد
بلب نام عروسِ خانه میگفت — بجاں پیشِ خیال افسانه میگفت
پس از جلوه چو برشد بر سرِ تخت — قِران کردند باهم دولت و بخت
گهرهائے دگر بیروں شد از دُرج — مه و خورشید باهم ماند در بُرج
ز بهرِ مصلحت را چار و ناچار — بکارِ مصلحت شد صاحبِ کار
نکرد از چیز خود کم نقطهٔ نیز — که خلق آں حمل کردی بر دگر چیز
درآمد تند شیرِ اژدها زور — چو شیرِ واژدها کاید سوئے گور
به نیروئے زد اندر صیدِ خود چنگ — کزاں نیروجهاں برصید شد تنگ
چو بیروں کرد پوشش گوهریں یافت — تنش چوں گوهرِ خورشید میتافت

---

۱ - درخوردِ نمایش سا۱ سا۳ ع۲ د کا = درخورِ رونمایش حح۲ ع۲ ع ایضاً سائی - اندر رونمائی ب
۲ - وحل ی ۳۳ - ولیکن سا۱ سا۳ ح ب ع کا ح۲ د ع۲ = ولی شاد ع ایضاً باغمِ خویش سا۳ ح ع۲ ح۲ ب د = از غمِ خویش ع ۱۴ - گوهریں یافت سا۱ ح ح۲ ح ع۲ د = گوهری یافت سا۳ ع -

بماہِ آسماں میداد تابے — درونِ چادرِ شب آفتابے
نخستش دل بگردِ پستہ درگشت — زپستہ چاشنی گیرِ شکر گشت
پس اندر برکشید آں نازنیں را — بتنگی چون قطرہ انگبیں را
چو خازن دست بر درجِ نہاں داشت — صدف مہرِ خدائی بر دہاں داشت
رسیدہ چشمہ را ماہی خریدار — ولے چشمہ ماہی ناپدیدار
برآں ساں تند گشت آں ماہیِ تیز — کہ شد زاں چشمۂ آب آتش انگیز
مبارِ زگشت در جولاں نمائی — بہ نیزہ بازی و حلقہ ربائی
ہم اندامش بجنبش برق گشتہ — ہم انگشتش بگوہر غرق گشتہ
ازآں درخیز گشتہ خیز رانے — شدہ درکامرانہا کامرانے
چو میلِ مس شد اندر سرمہ داں صرف — زمس زنگار زاید زاد شنگرف
دراتش بوتہ می بردازمس ناب — شنگافی داشت بوتہ ریخت سیماب
چناں ترگشت شاخِ بُسّدیں سر — کہ زاد از شاخِ بُسّد لولوئے تر
زخوے ہر مو بروں افگندہ جوئے — شدہ سلکِ گہر ہر تارِ موئے
چو آمد آب و آتش را فروکشت — زژندآزاد شد محرابِ زرکشت
دو تن کز سودِ پنہاں سودگی یافت — آزاں سودن دمے آسودگی یافت

---

۳ - چوں قطرہ سا۲ سا۳ ی = قطرۂ چوں حر د = ہمچو موری عا = چوں صراحی حر۲ = قطرہ چوں سا ع ع۲
۸ - گوہر سا۲ سا۳ حر حر۲ د = بجوہر سا = بحلوا عا سا۳ حاشیہ
۱۴ - دو آتش سا۳ حر ایضاً زردشت سا حر۲

چو گشت آسودہ آں گلہائے سیراب — دراں آسودگی رفتند در خواب
صنم در خواب روئے خضر خاں دید — خضر خاں ہر چہ در دل داشت آں دید
بجست از خوابِ خوش و از خوابگہ نیز — ز خورشیدش گرفتہ دل زمہ نیز
ہماں ماہِ خودش در دل نشستہ — ہماں مہرش در آب و گل نشستہ
چو تنگ آمد از آں فردوسِ پرحور — از آں حور و از آں فردوس شد دور
بمجلس رفت و مطرب را طلب کرد — ز دل سوزِ دلش آہنگ لب کرد
بر و یک شعلۂ خود کرد روشن — کزاں پُر دود شد ایں سبز گلشن
نوا زن زاں دمِ افغانی بروں زد — کہ رو دِ خشک بر بط موجِ خوں زد
تو گوئی بود زخمہ نشترِ تیز — کہ از رگہائے بربط گشتہ خونریز
چناں گشت ایں غزل زاں زخمہ درساز — کہ ہر جانب رواں شد خوں ز آواز

غزل از زبان عاشق

فراواں دیدم اندر دورِ ایّام — نہ آسانست دل را یافتن کام
جہاں جز حیلہ پردازی نداند — زمانہ جز دغا بازی نداند
فلک بیں چوں منی را چوں دغا داد — کہ ریحانم نمود و گندنا داد
بآماجے فگندم تیر و تقدیر — بآماجے دگر بُردش چہ تدبیر

۲- آنچہ در دل حم ۷- گشت سرح حم ع۲ د = شد سر ع ایضاً ایں س۳ حم ع۲ د = آں حم ع ۱۰- زخم حم ایضاً چناں س۳ حاشیہ-
۱۵- و تقدیر س۳ ی = تقدیر حم ب حم ع۲ د-

برفتن رو بخوزستان نهادم — غلط شدن به ترکستان فتادم
چنین است آسمان را سیرت و کیش — که حلوا خواهی و سیلی نهند پیش
طرب ار در دل بینا رساند — ز مُرده گوید و مینا رساند
اگر ماه است جفتِ من دگر حور — چه کار آید چو تن جفت است و دل دور
بساتن کاں بهم در عطر سائیست — درونِ دل بصد منزل جدائیست
اگر خود صورتِ باغ بهشت است — چو میلِ دل بسویش نیست زشت است
دلم را چون ز سروِ خود بهار است — مرا با سِدره و طوبیٰ چه کار است
چه سود م زهره و پروین در آغوش — چو دور است از برم ماهِ قصب پوش
به حلوائی که نبود میل چندان — گلو نپزیرد آن بخشش ز دندان
وگر کرمست با نارِ ترش تاب — هم از یاد وئے آید در دهاں آب
بقدرِ آرزو زیبا بود خورد — بنا بایست رغبت چوں تواں کرد
چو در شد دوستی در مغز و در پوست — دگر در مغز چوں او کی شود دوست
نه یکدل درد و دلبر کند گم — نه در یک دیده در گنجد دو مردم
مرا یارے که در پیش است رویش — بیادِ دیگرے بینم بسویش

۳- طرب کت ب ح۲ = طرب را س۱ ایضاً ز مردگوئی ح ۷- خود کنار س ۹- آن بخشش ز دنداں
س۱ س۲ ح ح۲ ح د ع۲ ک۱ = از بخشی بدنداں ع = گلو بندد و هر بخشش بدنداں ب
۱۰- وگر کرم است س۲ ک
۱۲- شود دوست س۱ س۲ ح ح۲ ح د ع۲ ب = بود دوست ع

بلے آنکہ از بتے دارد بدل داغ — زغمناکے کند میلِ گل و باغ
ولے داند ضمیرِ کار داناں — کہ نبود روئے گل چوں روئے جاناں
سمن با عارضِ سیمیں چہ ماند — شکر با بوسۂ شیریں چہ ماند
ہماں گلبرگِ من در جیبِ من باد — کہ از گلہائے دیگر نایدم یاد
چو گفتند از زبانِ عاشق ایں حال — زجاں ایں حال بیروں ریخت قوال

پاسخ از لبِ معشوق

الا اے آرزوئے جانِ مشتاق — کہ جُفتِ دیگرانی وز من طاق
مبارک باد بر تو دلبرِ نو — حریر اندامِ نو بر بسترِ نو
مرا ہم باد ز اقبالت مبارک — ولیک از غیرت آشامِ پلارک
تو خوش میکن لبِ جاناں بدنداں — کہ من ہم میکنم از دولتت جاں
ترا خوش باد شب با یارِ دلکش — کہ من ہم شب خوشم لیکن بر آتش
تو با او خسپ بر دیباطرِ بناک — کہ من دور از تو خواہم خفت بر خاک
مرا کز سایۂ خود رشک بودی — ق — مگس پہلوئے تو عنقا نمودی
کنوں خورشید جائے سایہ دیدم — نہ گنجیدے مگس عنقا شنیدم
چو کردی سرِ یکے با دلبرِ خویش — سرِ من ہم مکن دور از درِ خویش

۱- زغم تا کے کند سر ع۲ ۴- جیبِ من سر ع۳ ح ح۲ ع ب = جیب او ع ۵- زیارعا
۱۰- خوش میگز ح۲ ۱۳- سایۂ خور سر ع۳ ۱۵- چو کردی دل سر ع۲ د حاشیہ۔

نگہ کن تا چہ باشد مشکل ایں کار — تو با او خفتۂ من بے تو بیدار
مرا دل سوئے بازوئے تو مائل — ترا با دیگرے بازو حمائل
دمے زیں غم زدردِ سر نہ ام فرد — کہ زیرِ آں سرت بازو کند درد
سرے کورا ازاں بازو خم آید — چہ باشد گر دریں بازو ہم آید
۵ وگر آں سر ازیں بازو دریغ است — کم از موئے نہ آخر مو دریغ است
گریزانست جانِ مستمندم — ز سر بفرست موئے تا بہ بندم
ز مشکیں موئے تو با بوئے سازم — چو گشتم موئے ہم با موئے سازم
تو بہر نام اگر ناری بیادم — من اندر دل ہم از نامِ تو شادم
چو با ہم صحبتاں را نی مرادے — فراموش گشتگاں را کم زیادے
۱۰ چو بخشے آشنا را بوئے عودے — بہ بیگانہ ہم آخر کم زدودے
دل از ہمخوابۂ نوشادبادت — طفیلِ او زمن ہم یادبادت

صفتِ داغہائے جدائی کہ دود از نہادِ آں دو آتش زدۂ فراق برآوردہ

مبادا آسماں را خانہ معمور — کہ یاراں را ز یکدیگر کند دور
۱۵ کشاید عقدہائے مہربانی — بُرد پیوندِ صحبت ہائے جانی

۳- ایں سرت ح ب ۵- سرے کورا در آں بازو ح ۸- یہ شعر صرف ح سے لیا گیا ہے- باقی نسخوں میں نہیں ہے ۹- ہم زیادے ت۔

دو ہمدم را کزاں مہرے کہ دارند ق دمے از ہم جدا بودن نیارند
چناں دور افگند کز بعدِ یک چند بنام و نامۂ گردند خرسند
اگر مہر بندِ تن باید جدا کرد نہ چوں دردِ جدائی باشد آں درد
وگر در سینہ گردند آتش افروز نہ ہمچوں سوزِ ہجراں باشد آں سوز
ہمہ کس پیشِ رو باشد خریدار بدورے دوستی گردد پدیدار
نہ یاری خس کشی باشد کہ گہ گاہ زنزدیکے رباید کہربا کاہ
کم از ذرہ نشاید بود کز خاک دو سر گشتہ سوئے مہرِ افلاک
بہ نیلوفر نگر کز مہرِ جاوید فرومیرد چو پنہاں گشت خورشید
وفاداری زماہی باید آموخت کہ گر از آب یکدم شد جدا سوخت
چو سوزِ عشقبازی شد ضروری چہ با دلدار نزدیکے چہ دوری
چو روغن را چراغ از جاں پزیرد بسوزد باوی و بے او بمیرد
مراد و کام رسمے زآشنائی است چو عشق آمد حلاوت در جدائی است
بدوری دوستاں را قدر دانند بسیری انگبیں را سہ کہ خوانند
زبہرِ وصل کردن چارہ سازی ہوسبازی بود نے عشقبازی
کسے باید کہ نامِ شوق گیرد کہ درد و نیمہ کردن ذوق گیرد

۱- ازاں مہرے ۳ع ۲ح حج ۴ - گردند ۳ر ۲ح ب ع ۲د = گردد ۳ع = گردم حج ۲ ۶ - نہ یاری خس کشی باشد د = نہ یاری خس کسے باشد ۳ر ۲ح حج ۲ع ۲ب ط ا = نہ یار خس کسے باشد ۳ر ۵ = نہ یاری خسے باشد ع -
۱۲- رسم آشنائی حج ۲ب ۱۴- جستن حج ۲ **ایضاً** ہوسبازی ۳ر ۲ح ۲ع = ہوسناکی ۲ح ب ع -

اگر تو عاشقی آتش کن آشام — که در شربت همه کس خوش کند کام
کسے کش روزیست ایں سینہ سوزی — فزوں بادو مرا ہم بادروزی
ببازی چند بیروں ریزم ایں راز — بسر حرفِ حدیثِ خود شوم باز
چنیں خواندم دریں لوحِ نہانی — کہ عشق افزائے بود آں لوحِ جانی
۵ کہ چوں دورانِ چرخ از بیوفائی — فگند آں مردِ عاشق را جدائی
شہ آمد باز از انجا با دلِ تنگ — بسنگیں حجرہ شد چوں لعل در سنگ
از آں پس یکزماں بے غم نبودی — زدی دمہائے سرد و دم نبودی
گہے شوریدہ در ایواں نشستے — زخونِ دل در ایواں نقش بستے
گہے تنہا بخلوت خانہ بودی — ز سودائے پری دیوانہ بودی
۱۰ نہادہ روبزانو با دلِ تنگ — ز گریہ بستی آں آئینہ را زنگ
گہے بیروں شدی بر عزمِ نخچیر — ز آہِ خود زدی بر آہواں تیر
زدودِ دلِ بطاں را زاغ کردی — زدم بر رانِ گوراں داغ کردی
بمیدانش غبارِ دل بہ سوئے — گہِ چوگاں زدن سرگشتہ چوں گوئے
شب و روز اندہ و تیمارِ یارش — نہ در شہر و نہ در صحرا قرارش
۱۵ و گر وقتے ز غم کردی بے میل — زخونِ دیدہ راندی بر زمیں سیل

۲- فزوں بادش ع۲ ۷- وزاں پس حہ ۱۰- آئینہ را رنگ حہ حہ۲ ب ۱۳- ز ہر سوئے ب
۱۴- اندہ تیمارِ یارش حہ حہ۲ ع۲ ۱۵- اگر وقتے حہ۲ ب ایضاً بے کردی ز غم میل ب-

قرا بہ کردی از لب مے فشانی — وے از دیدہ فشاندی لعلِ کانی
چو بودی گاہ نقلش با صد افسوس — زدی بر خاتمِ جاناں بسے بوس
گرفتہ بر کف آں انگشتریں را — بیادِ آں دہن بوسیدی ایں را
گہ آں انگشتریں بر دیدہ سودی — نگینش را نگینے در فزودی
گہے زاں گوہر گم گشتہ ازمشت — گرفتے در دہاں چوں خاتم انگشت
بمجلس دیدہ ہمچوں ساغرِ مے — بخلوتگہ چو در آتش دروں نے
نہ محرم جز غم و دردی و رودے — نہ مونس جز کتابی و سرودے
گہے از لیلی و مجنوں سخن راند — گہے افسانۂ مہر و وفا خواند
صف اندر صف پرستارانِ مہوش — دلش ہم با خیالِ ماہِ خود خوش
عروسِ نازکش گرچہ بہ بر بود — چہ بیند چوں دلش جائے دگر بود
کسے کش دل گرفتارِ ہوائیست — مہِ دیگر بچشمش اژدہائیست
اگر صد روئے خوب آید فرا پیش — کجا باشد چو روئے دلبرِ خویش
بباغ ار صد چمن در پیش باشد — نہ ہمچوں گلعذارِ خویش باشد
چرا گل دامن از بلبل نہ چیند — کہ ہر دم بر گلے دیگر نشیند
ولے کش ہر دم از روئے فروغست — حدیثِ عاشقی از وے دروغست
برایناں عاشق اندر ناصبوری — ہمش دوری و ہم وصلِ ضروری

۴- انگشتریں حم حم ع ادب = انگشتری ع ۱۶- بدیناں حم -

وزاں سوئے دگر معشوقِ طنّاز — بخوں خوردن درونِ پردۂ راز
شب و روز از ہوائے دیدنِ یار — چو چشمِ خود دِژَم چوں غمزۂ بیمار
ازاں موئے کہ بودش ہدیۂ دوست — نگنجیدی بسانِ موئے در پوست
دراں کلکے رقم بسیار دیدے — بجائے سُرمہ در چشمش کشیدے
دراں سودائے دلکش داشتی ہوش — چو طفلی کو کند سبقش فراموش
چو آں مورا شکنج و تاب دادی — ز مژگاں شانہ کردی آب دادی
ہمہ روز آں شبِ دیجور بردست — چو دیدہ ظلمتے پُر نور بردست
گہش خونریز و شور انگیز خواندی — گہش دلبند و جاں آویز خواندی
نہانی گفتہ بودش محرمِ راز — کہ زانِ دیگراں شد یارِ دمساز
بشادی با عروسِ خویش بنشست — عروسانِ دگر بگزاشت از دست
مہ گوشہ نشیں زاں داغِ جاں کاہ — ہمی بوداز دروں کاہندہ چوں ماہ
غمِ دوری نہ بس بودش جگر خوار — برآں غم گشت غمہائے دگر یار
یک آتش می نشاند از چشمِ خونریز — کہ سوئے دیگرش زد آتشِ تیز
تواں خوردن بسینہ دُور باشی — کہ نتواں خوردن از غیرت خراشی

۲- چو غمزہ خود دژم چوں چشمِ بیمار ح۲ ۵- داشتہ ۳ ح ح۲ د ع۲ = داشتی ۳ ۳ ع ایضاً سبق ساز د ۳ = سبق کردہ ع۲ = چو طفلے کند درسے فراموش ح۲ = چو طفلے کو کند درسبق فراموش ب (امیر خسروؒ نے ہمیشہ سبق کو ساکن الاوسط باندھا ہے۔ سوائے ان اختلافی نسخوں کے یہ لفظ حضرت امیر کے کلام میں متحرک الاوسط میری نظر سے نہیں گذرا مگر ایک جگہ یعنی صفحہ (۱۵۶)

تواں در چشمِ خود صد خار دیدن — کہ نتواں یار با اغیار دیدن
چرا غنچہ ندرّد پیرہن را — کہ او گل دوست دارد گلِ چمن را
غمے بود آں پریوش را دراں سوز — کہ شبہایش بد شواری شدی روز
چو شب رایت برآوردی بعیّوق ق — چو روزِ عاشق و گیسوئے معشوق
چراغِ دل ہمہ شب داشتہ پیش — بخواندی جزنہانی قصّۂ خویش
بنشتی با ہزاراں داغِ دوری — بخونِ دیدہ تعویذِ صبوری
دلش پیشِ چراغ افسانہ گفتی — گدازِ شمع با پروانہ گفتی
حکایتہائے عشق اندودگردی — شکایتہائے خوں آلود کردی
دلِ خود را فریبی دادی از نار — بنوکِ غمزہ کردی زلف را باز
کہ گر غم پُرسِ من می پرسدم کم — چہ کم دارم زخوبی تا خورم غم
ہنوز از شاخ سبزم برنرستہ است — ہنوز ایں سبزہ را شبنم نہ شستہ است
ہنوزم بر زُمرّد مہرکانی است — ہنوزم در سرائے پاسبانی است
ہنوزم فتنہا در مونہفتہ است — ہنوزم لالہ در رو ناشگفتہ است
ہنوزم طرّہ ہا شوریدہ کارند — ہنوزم غمزہ ہا خنجر گزارند
ہنوزم بوئے مرزنگوش تند است — ہنوز از دیدنِ من دیدہ کند است

۱- یارِ با اغیار دیدن سحح ع۲ = یارِ خود با یار دیدن سآب دع ۳- جگر سوز حح۲ ایضاً شود روز حح۲
۸- عشق اندود ہ- خون آلود ہ سدع۲ ۹- کردی زلف را باز ۶ ب ع = گفتی زلف را راز سدع۲
= گفتی زلف را باز سآحح۲ ۱۰- یہ شعر اور اس کے بعد کے ۳ شعر ب میں نہیں ہیں۔

هنوزم ابروان محکم کمانند — هنوزم چشمها پیکان فشانند
هنوزم نرگسِ خونریز مست است — هنوزم زلف کافر بت پرست است
نیازد دست آفت برجمالم — نیابی تهمتِ فتنه بخالم
لبم هم شیرهٔ تنگِ نبات است — رُخم هم چشمهٔ آبِ حیات است
خریدارِ من ار با این نکوئے — ق ندارد رغبتی از مهر جوئے
بمهدش باد صد زیبا رُخِ عهد — هم از دامانِ پاکِ من مرا مهد
صدش خورشید و ماه از پیش و از پس — خیالِ او مه و خورشیدِ من بس
دگر راهش که کردی غیرت افگار — زدی پیشِ خیالش نالهٔ زار
که اے زانِ من و زانِ کساں هم — شهِ من بلکه سلطانِ کساں هم
چو شمع از رشک جانم میفروزد — زشمعے کو ببالینِ تو سوزد
چو دل زو کز تو سوز و سوز جاں دید — کسے کو با تو سازد چوں تواں دید
زبیخوابی همه شب چشمِ من باز — تو با همخوابهٔ خود خفته در ناز

۱- پیکاں فشانند سا۱ حا۲ ع۲ = پیکاں نشانند دع ۳- نیازاده است آفت را سا۳ ع = نیاز اد است افت ا۲ سا حا۲ د = نیاز د دست آفت بر ع ایضاً سا۲ و ہمیں فتنه است خالم سا۳ = بنا تهمتی فتنه است خالم سا۲ = نیا ہمنشینی فتنه خالم = نیابی ہم تهمتی از فتنه خالم کا = نیائی ہم تهمتی فتنه است خالم حا۲ = نیا یہ تهمتی فتنه بخالم د = نیا ہمتهمتی و فتنه خالم ع۲ = نیابی تهمتِ فتنه بخالم ع = نیا ہمتی اے فتنه خالم ح (حا میں یہ شعر نہیں ہے اور ۵ میں یہ مصراع پڑھا نہیں جا سکا یہ تمام اختلافات اگرچہ بظاہر غلط معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو اس لئے درج کر دیا ہے کہ شاید ان کو دیکھکر کسی کا ذہن صحت کی طرف منتقل ہو سکے) ۵- درمهر جوئے حا۲ ۹- سلطانِ خَسَاں ب ۱۱- چو دل کو از تو سوزد سا ع کا = چو دل پیش تو سوزد سا۳ ۱۲- خفته در ناز سا۲ حا حا۲ د ع۲ = خفته با ناز ع -

ترا با دا حرام آں شکر دے — کہ مے نوشی زلبہایش پیاپے
مرا با دا حلال اندوہ خوردن — ز غیرت لقمۂ چوں کوہ خوردن
روا باشد کزیں بختِ رمیدہ — تو ساغر نوشی و من خونِ دیدہ
دراں منگر کہ تو صاحب کلاہی — کہ من ہم دارم اندر حسن شاہی
۵ ترا گر چتر زر بالائے ماہ است — مرا ہم گردِ سر چترِ سیاہ است
مرا دل دہ کہ بیدل ہم توکردی — گرہ بکشا کہ مشکل ہم توکردی
گر از رو یتو رنگی بینم از دور — تماشا را ہمینم بس بود سور
ور از بویم گریزی ہم بخشم — کہ تو عطّار و من ماہی فروشم
ز گل بوئے پیاز آید کسے را — کہ بر کبکے گزیند کرگسے را
۱۰ برا بلہ کش نماید زعفراں خشک — جوئے انگوزہ بہ از خرمنِ مشک
درآں روزی کہ باصد گونہ شادی — شہے را تاجِ زر بر سر نہادی
دراں جولاں کہ ایں گردت آلود — کہ ماہ و زہرہ زاں کاہش نیاسود
فروغت در کدایں خاک پیوست — کہ از دریوزۂ خورشید و مہ رَست
وے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک — ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک
۱۵ زہے اقبالِ آں خاکِ ن افسوس — کہ نعل توسنت میسود بر اں بوس

۲- زغیرت لقمہ ۳ حح ۲ ب د ع ۲ = ز بس غیرت غمے د ع ۱۰- زعفران پشک ۳ ۳ ایضاً باخرمن ۳ حح ۲ د = یا خرمن حح ع ۲ = از خرمن ب ع ۱۲- سالود ۳ ۳ حح = نیالود ع ۲ = بیفزود ۳ ۳ ب = بیالود ح ح ۲ = بیاسود ع د ۱۳- خورشید و مہ جست حح ۲ ۱۵- برآں بوس ۳ ۳ حح ح ۲ ب = برو بوس ع د ع ۲-

دلیک از دست با دم آه وصد آه — که نقشِ بوسہ برمے چید زاں راہ
خوش آں رخشے کہ نعلِ رُوشن وے — زمیں را عینِ عزّت داد ہر پے
فلک زیں آرزو میمرد کای کاش — ہلالم نعل بودی در تہِ پاش
بدیناں پیشِ دل چوں ناشکیبی — گہے عذرے نمودی گہ عتیبی
گہ و بیگہ ہمیں شعلہ بجاں داشت — زبانہ داشت و دل نے زباں داشت
ہمہ روزش دریں گفتن گزشتی — شب از گریہ بدُر سُفتن گزشتی
نگنجیدش چو در دل قصّہ درد — سرِ خامہ زخونِ دل سیہ کرد

عتاب نامہ دَولرانی کہ عذر ابو دسوئے وامق خویش

بنامِ آنکہ نقشِ خوبرویاں — نشاند اندر خیالِ مہر جویاں
چناں آراست ہر یک را کمالش — کہ مقناطیسِ دلہا شد جمالش
زکانِ عشق گوہر داد دل را — وزاں پیرایہ زیور بست گل را
یکے را شمعِ وصل آرد شب افروز — یکے را از آتشِ ہجراں دہد سوز
بحکمت گشت حکمش کارراے — نہ زینش سود دونے زانش زیانے
بس آں بہ کادمی درنیش و درنوش — سپاسِ حق نگرداند فراموش
زہے اقبالِ آں جانِ پراخلاص — کہ بخشند از سپاسش خلعتِ خاص

۱- ولے از دست سہ ۲- خوش آں رخشی کہ دحع ۲ح ۲= خوشا رخشی کہ ع **ایضاً** صد پے ب ۵- زبانہ داشت بر لب حح ۷- سرنامہ ح ۲ **ایضاً** زخونِ دل سہ حح ۲ب دع ۲= زدود دل سہ سہ ۱۳- کارراے ح ح ع ۲ ح ۲ د حاشیہ = کاردانے ع د ۱۵- آں جانِ سہ ح ح ۲ب دع ۲= از جانِ ع -

پس از دیباچهٔ نامِ الٰہی — که آرایدسپیدی وسیاہی
زاندوہِ جُدائی قصہ راندہ — برُوئے نامہ خونِ دل فشاندہ
بنوکِ خامہ خاریدہ سرِ ریش — جگرہا ریختہ بیروں زحد بیش
کہ اے یارِ وفادارِ جفاکار — جفا با من وفایت باد گر یار
جفائے کز دَمَم شد بندِ جانسُست — وفائے عمر میدانم چو از تُست
تو با یارِ دگر گشتہ وفا کوش — خیالت از وفا با من ہم آگوش
وفا را گر نمیدانی شمارے — بیاموز از خیالِ خویش بارے
ولے با من توکے پیوند خواہی — کہ ہم شاہی وہم فرزندِ شاہی
نہ زود آید بصحبت سرفرازی — نہ در دام اُفتد آساں شاہبازی
من و شبہا و فریادِ جگر سوز — شبِ خود را زآہِ خود کنم روز
نہ شامم را چراغِ آشنائی — نہ صبحم را اُمیدِ رُوشنائی
نہ دولت سایہ اندازد بریں مور — نہ آں بازو کہ با دولت کنم زور
تو در برجِ شرف من در وبالت — تو در خوابِ خوش و من در خیالت
تو شبہا رو نہی بر رُوئے گل وام — مرا بستر مغیلاں زیرِ اندام
ترا در آئینہ رویاں نظر تیز — مرا زآئینہ دیدن نیز پرہیز

۲- بروئے نامہ سا سا۲ حح۲ ب دع۲= بروئے نالہ ع ۴- وفایت پیشِ اغیار حح ۷- نمیدانی سا سا۲ حح۲ ب عط۱= نمیداری دع حح ۱۱- چراغے زآشنائی سا۲ حح۲ دع۲= چراغ از آشنائی ب حح = چراغِ زآشنائی ع ۱۳- باخیالت حح د-

تراصد سرمہ کش ہر شب در آگوش
مرا خود سرمہ از نرگس فراموش

تو چوگاں بر کشے گہ سبز و گہ زرد
نیارم من برابر دو سہ کرد

تو ہر جانب کمند انداز برصید
مرا پا از کمندِ خویش در قید

تو در مجلس نشینی شاد و خرّم
من اندر کُنجِ دیواری خورم غم

تو در بستاں گل و گلزار در پیش
مرا در بستہ دُ دیوار در پیش

تو خوش خوش مے خوری با بختِ مقبل
خورم من ہم ولے خونابۂ دل

ببانگِ چنگ و نے تو مجلس آرائے
من اندر بزمِ غم نالندہ چوں نائے

نُثارت لعل و یاقوتِ گزیدہ
نُثارم لعل و یاقوتِ دو دیدہ

تو رانی در بیاباں باد پائند
من آشامم بگوشہ خنجرِ کُند

تو صید افگن بہر صحرا و ہر کوہ
منِ محبوس در زندانِ اندوہ

تو آنجا میزنی پیکاں بہ نخچیر
مرا اینجا بسینہ میخلد تیر

دلم صیدِ تو با صد گونہ زاری
تو در دنبالِ شاہینِ شکاری

ترا ہر سو بجولاں رہ نوردی
بدنبالت دواں جانم چو گردی

چو ہر سو سرمہ از گردت برد باد
چہ باشد گر زچشمِ من کنی یاد

چو گریۂ شستِ چشمم را سیاہی
کنم لابُد زگردت سرمہ خواہی

۲- دسہ ہم کرد سنا ۶- تو مے خوش میخوری سنا = تو خوش مے میخوری حح ۸- از دو دیدہ ساحح۲
۱۰- منم محبوس سنا = منِ محبوس سساحح۲ب دع۲ ع ۱۳- دواں محح۲ب دع۲
= رواں ع ۱۵- عذر خواہی سنا = سرمہ سائی ب

ایا یاری کہ من جاں بودمت یار — شدی امسال با جانِ دگر یار
دلت چونست و دلدارِ تو چونست — من ار رفتم ز دل یارِ تو چونست
من ار معزول گشتم زاں نظرگاہ — نظرگاہِ تو باد آنروئے چوں ماہ
تو خوش می غلط بر دیبائے گلگوں — کہ من میغلطم اینک بے تو درخوں
۵ ترا گر خوابِ خوش در چشم نازاست — شبت خوش باد ما را شب دراز است
تو گر بگریزی از خونابۂ من — خیالت بس بود ہمخوابۂ من
من و در پشتِ دیوارِ تو رویم — ترا روسوئے دیگر پشت سویم
چو جاں ہر لحظہ در پرواز گردد — صبا بوئے تو آرد باز گردد
بمردن دیر نبود ز آرزویت — گرم جانبخشی نبود ز بویت
۱۰ نسیمِ گلشنے کز جاں فزونست — تو آں گلشن تصوّر کن کہ چونست
غمت مزدور میگیرد بلا را — کہ کاود سینۂ ایں مبتلا را
چو شد کاویدہ بنیادِ نہانم — رساند مزدِ دستش نقدِ جانم
چو بشکست از غم ایں شخصِ سفالیں — چہ سودم بالشِ دیبا ببالیں
نگر تا چوں بود آں جانِ مہجور — کہ دور از دیدنِ رویت بود دور
۱۵ گہے بے رویت ار زیں چشمِ بدخوئے — جہاں خواہم کہ بینم ہم بداں روئے

۷- در پشت سا۱ حح۱ ب دع۲ = بر پشت ع ۱۱- میگیرد سا۱ حح۱ د عا ب ع۲ = میگردد حح ع = غمت دو اسپہ میگیرد سا۱ ۱۲- ستاند مزد عا ۱۴- ایں جان سا۱ ب -
۱۵- از ایں چشم بدخوئے سا۱ -

وگر بے خاک پات ایں چشمِ نمناک — گہے بے آب دیدم ہم بداں خاک
چو بینا بے تو ماند ایں دیدہ درمن — بکش زیں چشم و منّت ہم برو نہ
چو خواہم دور ماند از تو پسِ زیست — بعمداً دور بودن از پئے چیست
زمن گسل چو میدانی کہ جانی — کہ بے جاں کرد نتواں زندگانی
من ار چند آستانت را کنیزم — بدیں خواری مکش در خاک نیزم
چو گفتی عاشقم گر گفتی ایں راست — زنقدِ سروری بر بایدت جاست
بعشق اندر کہ باشد شرطِ یاری — نگنجد سروری و تاجداری
ہراں بندہ کہ دارد پادشا دوست — مخواں بندہ کہ بیشک پادشا اوست

حکایت تمثیل

شنیدستم کہ در درگاہِ محمود — ایازِ خاص را خدمت چناں بود
کہ جز در پیش تخت از صبح تا شام — نکردی جائے دیگر یکدم آرام
بخدمت پیشِ شاہِ مہ آرائے — ستادہ بندگی کردی بیکپائے
چو عکسِ روزِ روشن برگزشتی — طریقِ بندگی برعکس گشتی
ہر آں طاعت کہ کردی بندہ در روز — ملک شب بیش ازاں کردی بصد سوز

۱- گہے بے آب دیدہ عا ۲- چو بینائی تو سا سا چو بے پا یتو د = چو تنہا بے تو ع ایضاً دیدہ در دہ سا سا حم = دیدۂ رہ د حم ع ۳- پسِ زیست سا حم ع = پس از زیست حم د ب ۶- زبندِ بندگی بر بایدت خواست سا ایضاً خاست سر سا حم ب ع د = خواست سا ع ۹- حکایت سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ حم ۱۰- چنیں بود د ب ہمیں بود ع۔

بسلطانی نشستی بندہ بر تخت
شہ افشردی قدم در بندگی سخت

چو شرطِ عشقبازی درمیاں بود
نہ ایں را سود و نے آنرا زیاں بود

چو مہرِ بندہ بر دل شاہ گردد
کمندِ خواجگی کوتاہ گردد

چو کردی سبزہ را با سرو گستاخ
بہر آسیب بر مشکن زبُن شاخ

۵ چو میدانی کہ ہر شب در چہ روزم
ز دوری روز و شب زینساں مسوزم

ز دلتنگی چنانست ایں دلِ تنگ
کہ نالش ہم نمیگنجد دریں چنگ

گہے از لطمہ کوبم چہرۂ زرد
گہے بر چہرہ ریزم گریۂ درد

کنم ہر دم چنیں در بیقراری
گہے زر کوبی و گہ نقرہ کاری

ہمہ شب کوبشِ سینہ است کارم
بدیں چوبک زنی پاسِ تو دارم

۱۰ دمے صد بار دریادِ تو میرم
بدیں بے طاقتی نامِ تو گیرم

من ار میرم ز بالائے چو تیرت
پرستارے کمینہ مردہ گیرت

وگر از آہ من رویت کند خوئے
چو خونم صد بیابد ریخت بروئے

مرا گویند کایں زاری و فریاد
مکن کز پردہ بیروں خواہی اُفتاد

چو جانم سوخت از خامی چہ ترسم
شدم رسوا ز بدنامی چہ ترسم

۱۵ چہ اندیشم کنوں از رخنۂ بام
کہ طوفاں بر سر آمد کشتی آشام

۳- بر دل سا سا۲ ح ب د ح۲ ع۲ = در دل ع ۴- ازیں شاخ سا سا۲ ح ع ح۲ ع۲ = زبن شاخ د ع
۵- مسوزم سا۲ ع ح۲ = نسوزم ب د = بسوزم ع ۷- اکثر نسخوں میں مصرعوں کی ترتیب یہی ہے صرف ع میں ترتیب معکوس ہے ۱۰- بیادِ تو ب = بریادِ تو ح ۱۵- چہ اندیشم کنوں ب = چہ اندیشہ کنم ح ح۲ ع ع۲ د -

زبادی کو رُبایدسر ز گردن — کُلَه را بیده است اندیشه کردن
چو از تو دل ندارد ایستادم — بهرچه آید ز تو گردن نهادم
گرت یاد آیم وگر نایمت یاد — همیشه یادِ تو در جانِ من باد
چو آن نامه که منشورِ وفا بود ق — ز خونِ دیده و دل ماجرا بود
بپایان شد برو میخواست پنهان — کجائے ریسماں بند درگِ جان
چو رگ پیوسته بُد با یارِ جانی — یکے از رشته بستش نشانی
سریع السیر ماهی شد باُمّید — سپرد آن صبح صادق را بخورشید
چو شاه آن ماجرائے جانفشاں دید — تو پنداری که جسمِ کُشته جاں دید
نهاد از غرّه تش بر دیده هر پے — که هر دم بوسه دادا ز دیده بروے
چو بکشاد و سوادش را نظر کرد — همه حرفش ز خونِ دیده تر کرد
چو تر کردی ز خو نابِ نیازش — ز آهِ گرم کردی خشک بازش
سراسر خواند و دامن کرد صد چاک — ز بیهوشی فرو غلطید بر خاک
دمے کامد دمش در کالبد باز — دمِ پوشیده را شد کالبد ساز
جوابِ حرفِ یار آراستن خواست — خراشی داشت هر حرفے که آراست

۱- زبادی س۱ س۳ ح۲ ح۳ ب د ع۲ = ز باری ع ۳- از نایمت س۱ ایضاً جانِ من ب ۴- این نامه س۳ ۶- رشته ح ط ع = ریسماں س۱ س۳ = ریشها د ح۲ ع۲ ب ایضاً نشانی س۱ س۳ ح ب ح۲ د ح ع۲ = نهانی س ع ۸- این ماجرائے س۱ ح۲ د ایضاً جسم مرده ب ۱۲- برخاک س۳ ح ح۲ ع۲ ب = درخاک ع د ۱۳- دمے پوشیده س۱ ح ح۲ ب = دمِ پوشیده س۳ ع۲ = دمے بوسیده ع = دمِ بوسیده د -

ز مژگاں مردمِ چشمش قلم کرد سیاہی بستد از چشم و رقم کرد

جوابِ خون آلودۂ عاشق از سیاہیِ دیدہ سوئے معشوقِ خویش

سرِ نامہ بنامِ کردگاری کہ از حکمش رسد یاری بیاری
نگار و نقشِ پیران و جواناں کند پیوند مہر و مہرباناں
مبارک روئے ہر صاحب جمالے بیارائد ببدری و ہلالے
وے کز زندگی بخشد نشانش ز جانانے دہد در سینہ جانش
کسے کش در دل ایں آتش نیفروخت بماند خام گر خود جاوداں سوخت
بمقصود او رساند مقبلاں را ہم او بخشد صبوری بیدلاں را
پس از دیدہ جگر در خوں سرشتہ عتابِ دوست را پاسخ نوشتہ
کہ اے آزردہ زیں جانِ جفا کار جفائے مرا از جاں خریدار
دلم را گرچہ از دوری خراشی است کہ در دل ہر دمے چوں دور باشی است
وے کردم چو زخمِ نشترت نوش ز جراحتہائے خویشم شد فراموش
فرستادی بمن نقشے پُر از دود سراسر چوں دلِ من آتش اندود
بعنواں دیدہ از خوں پاک کردم نہ عنواں بلکہ جاں را چاک کردم

۴- مہر مہرباناں ح ۲ ۶ - ز جاناں می دہد ۳ ۷ - گرچہ ب ۳ ۱ حاشیہ
۱۱- خراش است - دور باش است ۳ ۱ ح ب ۱۴- چو ایں نقشے ۳ ۱ -

زخونِ دیده دیدم مهرِ آں راز — هم از خونِ دو دیده کردمش باز
چو آں رازِ نهانم برلب آمد — باستقبال جانم برلب آمد
هم از دیدن چناں بیخویش بودم — که بر دل خواستم بر دیده سودم
همی بوسیدم و دیده جگر بار — همی سودم رقم بر دیده صد بار
۵ در آں بوسیدن و سودن همه شب — لب از دیده برشک و دیده از لب
بسانِ هدیهٔ طفلاں ازیں چهر — سیاه و سرخ گشت آں نامهٔ مهر
نشست از هر رقم بر سینه داغے — چو بر پهلو و پشتِ مرده زاغے
برآں داغ از مژه گشتم نمک ریز — که تا سوزم بتر زاں سوزشِ تیز
رقم کردی که در باغے و بستاں — حریفت لعبتانِ نارپستاں
۱۰ بلے دارم به بستان و چمن جائے — ولیکن گل بچشم و خار در پائے
گلے نورسته ام در دیده خار است — درختِ نارم اندر سینه نار است
بیادت چوں کنم در گل نظاں — کنم چوں گل گریباں پاره پاره
مگر لاله چو من شد عشق پیشه — که داغے در جگر دارد همیشه
مگر چوں من بنفشه دیدمویت — که بشکسته است چوں زلفِ دوتویت
۱۵ اگر صد نارِ پستانست پیشم — کم از یک نارِ بستانست پیشم

۳- بیخویش ۱۳ ح د ب = بیهوش ع = بیذوق ع۲ ۴- دیده جگربار ۱۳ = دیدم دگربار ۱۳ ح ب د ۵- بوسیدن و دیدن ب ۷- دیده داغے ۱۳ ۸- شوزِ شم تیز ۱۳
۹- حریفِ ۱۳ ۱۳- گلِ لاله ۱۳ ع۲ ۱۴- که خم پشت ۱۳ ۱۳-

کسے کش نارِ سیمت یاد باشد — زنارنجِ دگرکے شاد باشد
وگر طعنم زدی کز عیش و شادی — کُنی کیخسروی و کیقبادی
اگر کیخسروم ور کیقبادم — بجانِ تو کہ با یادِ تو شادم
بروئے جفت دارم دیدۂ باز — ولیکن با توام در سینہ ہمراز
نظر اینجا و چشمِ جانم آنجاست — تن اینجا و دلِ بریانم آنجاست
تو گر تنگ آمدی از گوشۂ تنگ — بردنِ پردہ نتواں کرد آہنگ
عروساں را چو مستوری جمال است — جمالِ آں بہ کہ خود مستورِ حال است
مرا بیں عرصۂ گشتم جہانے — ز دل تنگی بہ تنگی ماندہ جانے
روم بر آہوئے صحرا بہ پنجیر — ولیکن زاہوئے خانہ خورم تیر
ز دل تنگی چہ در صحرا شتابم — کہ صحرا ہم بریں دل تنگ یابم
ز جفتِ خویش چوں دور افتد گور — بیابانش بود چوں دیدۂ مور
بہر باغے بے آبی وسیب است — بہر جو آبِ مرغابی فریب است
نہ کس مرغِ چمن را راہ بستہ است — نہ بطِّ خانگی را پر شکستہ است
ولے چوں دل بجائے بستگی یافت — ہوسہائے دگر آہستگی یافت

۲- اگر طعنم زنی کز عیشِ شادی ب ۳- کہ با یادِ تو سـ سـ ح ح ۲ د ع ۲ = کہ با جانِ تو ع
۴- ہم سینہ و راز سـ ح ب = ہم سینۂ راز د ۶- برونِ پردہ سـ سـ ح ح ۲ ب د ع ۲ = بروں از پردہ سـ ع ۸- گشتہ جہانے سـ سـ ۵ **ایضاً** ماندہ ح ح ۲ د = ماند ب ۵ ع ع ۲ = مردہ کا۔

اگر زنداں است چوں باد وستان است — مگو زنداں کہ باغ و بوستان است
چمن بر سینۂ کو دردناک است — جہنم باشد ار فردوسِ پاک است
وگر ہمخوابۂ دارم در آغوش — بجائے صاف دُردی میکنم نوش
نشینم با وی و دل در خیالت — ببوسم چشم و بینم در جمالت
عجب بیں خوابگہ با وے گزینم — ولے خفتہ ترا در خواب بینم
وگر گوئی کہ خوابم ناید از غم — بسے باشد کہ خواب آید ز غم ہم
بغم گرچہ آدمی بیدار باشد — ولیکن خوابِ غم دشوار باشد
مگو خوابست خوابِ غم بہ تمئیز — کہ ہست آں مردن از مردن بتر نیز
دو جَو راست از جہاں بر روزگارم — کہ بر میگیرم و طاقت ندارم
یکے نادیدنِ روئے کہ خواہم — دگر رو دیدنے کز وے بکاہم
جمالے کاں بدلخواہی دلیل است — اگر آتش بود باغِ خلیل است
وگر حسنی است کز وے دل نفور است — نماید دیو مردم گرچہ حور است
خیالت نقشبندی گشت اُستاد — گرفتہ پیشۂ شاپُور و فرہاد
گہم نقشِ تو پیشِ چشم دارد — گہت در جانِ سنگینم نگارد

۳- وگر ہمخوابۂ دارم در آغوش سرا حع ۲ حع ۲ د = اگر ہمخوابۂ دارم ہم آغوش ع سر ۴- بندم چشم سرا حع ۲ = ببوسم چشم سرا حع ۸- نکو خوابست حع ۲ ۹- در روزگارم سرا ب = ہر روزگارم د = وروزگارم حع ایضاً بر میگیرم سرا حع ۲ حع ۲ د ع ۲ ب = بر میگیرم ع ایضاً طاقت ندارم ب ۱۱- جائے کو ب ۱۳- پیشۂ شاپور سرا حع ۲ حع ۲ د ب = پیشۂ شاپُور سرا ۱۴- گہے نقشِ تو عطاع ۲ حع ۲ = گہم حع د ع -

نگہ کن تا چہ سنگین است جانم — کہ بے سیمیں برت با سنگ مانم
چہ پرسی ما جرائے ناصبوری — کہ طوفانے برآید از تنوری
بچشمِ من کہ از دریا فزونست — ز ہر یک قطرہ صد دریائے خونست
بدت گویم چو خوں گریم دریں راز — پشیماں گردم از گفتارِ خود باز
چہ گویم ایں حدیثِ دردمنداں — زباں خواہم فرو بُرّم بدندان
گرم روزی شود روزے جمالت — فرو ریزم جفا ہائے خیالت
رسید آوازۂ ما گوش در گوش — ز روزِ بد نیامد دوش بر دوش
اگرچہ دولتم را صبح گاہ است — ولے بیتو جہاں بر من سیاہ است
وگر خود ہست گنجے بے شمارم — بہائے نیم جو نازت ندارم
شہم خواندی و در عشق ایں دریغ است — نوازش نیست ایں بل زخمِ تیغ است
چو عاشق را دلے چوں آبگینہ است — نوازش چوں عتابش سوزِ سینہ است
چو آتش راست خو کز نم بمیرد — بآبِ زندگانی ہم بمیرد
مزن طعنم بسلطانی و شاہی — کہ پیشت بندہ ام ہر چونکہ خواہی

۲- طوفانے برآمد س ح۲ ع۲= طوفانے برآید س۲ ح ب د ۳- صد دریا فزونست س۲ ح۲ ایضاً بر یک قطرہ س= نہ ہر یک قطرہ س۲ ح۲ ع۲= زہر یک قطرہ ح د= نہ آں قطرہ کہ ب ۴- چو خوں گریم س۲ ح ح۲ ب د ع۲= چہ خوں گریم ع ۵- چو گویم ح۲ د= چہ گویم ح ع۲ ایضاً فرو بندم ب ۶- خیالت۔ اور قافیہ مصراع ثانی جمالت ب ۷- گوش بر گوش ع ا ح۲ ایضاً دوش با دوش ط ا ۸- نیست ایں س س۲ ح۲ ع۲ د= نیست آں ع ح ب ۱۱- عتابش س۲ ح۲= عتابِ ع ح ب د ع۲ ۱۲- ز آب س۲-

بکارِ عشق شاہی برنگیرد — بغم صاحب کلاہی برنگیرد
چو از بلقیس جنبد بادِ بیداد — بسے تختِ سُلیماں را برد باد
بتندی مگذر اے سروِ خراماں — چو من خاکم مکش زیں خاک داماں
کسے داند کہ در دِ چوں منے چیست — کہ یکچندے بدردِ بیدلاں زیست
شرابِ دردمنداں خونِ دیدہ است — کسے داند کہ ایں شربت چشیدہ است
ہمہ دانند کز نشتر رسد دَرد — نہ ہمچوں آنکسے کو نشترے خورد
نہ سوزِ عشقبازی ہست یکساں — یکے خرمن یکے دامن یکے جاں
چو پروانہ کند مہمانئے شمع — شود خود مرغِ بریاں از پئے جمع
چو سوزد بہر ہندو خویش را زن — زمغزِ خود زند بر شعلہ روغن
کم از ہندوست آنکس وز زنی ہم — کہ در عشق آید از ہندو زنی کم

حکایت

شنیدم ہندوئے آتش پرستی — مگر کز عشقِ آتش گشت مستی
ز خود پرکالہ پرکالہ پیاپے — ہمے بُرّید و مے افگند در وے
یکے گفتش چہ مہر است اینکہ جانے — دہی بہرِ چنیں نا مہربانے
جوابش داد مردِ غم کشیدہ — کہ اے از سوزِ من دودے ندیدہ

---

۲ - بسے تخت ۱ ب ح ۲ = ز بس تختِ ع ۲ د = ز بس تختِ ح ع ۷ - ہست آساں ب **ایضاً** یکے را تن یکے جاں ۱ د حاشیہ ۱۰ - وز زنی ۱ ۱۴ - چہ مہر است ۱ ح ب ع ۲ ح ۲ د = چو مہر است ع **ایضاً** نا مہربانے ۱ ۲ ح ح ۲ د ع ۲ = بے مہربانے ۱ ع —

دریغے نیست جاں را پوست دادن — نوالہ در دہانِ دوست دادن
کسے کز عاشقی زیناں نسوزد — مدہ پروانہ کیں آتش فروزد
بدستِ خود نیم من ورنہ خود را — بسوزم از پئے نام ابد را
کہ گرد داں حکایت در جہاں فاش — وزاں شعلہ رسد داغے باو باش
کہ ناگہ ہندوی آتش برافروخت — مسلمانی دراں چوں ہندواں سوخت
تو تنہائی بزندانِ غم و درد — غم اندر کنجِ تنہائی تواں خورد
اگر دودے برآری از دل و کام — نسوزد کس بجز دیوار یا بام
من اندر دل خورم از بیم اغیار — مشعبد دار شمشیرِ جگر خوار
کسے کو خنجر آشامد بسینہ — نگر کش چوں بود با خویش کینہ
بمردن میدہد ہجراں نویدم — ولیکن پائے میگیرد اُمیدم
شبِ ہجراں اگرچہ تیرہ روز است — اُمیدِ وصل در وے دلفروز است
چہ بینی مار را کفچہ بلا سنج — تو آں را بیں کہ دارد مہرۂ گنج
بسا مفلس کہ پا بر گنج دارد — چو آگہ نیست قوت از رنج دارد
وگر میدارد ایّام از تو دورم — توئی در سینۂ من زاں صبورم
درونِ سینۂ می بینم بسویت — کہ دل بتخانہ شد از آرزویت
مرا از خود مخواں شاید جدا خواند — کہ جاں نزدیکِ تست ارتن جدا ماند

۷۔ از دلِ خام ب ایضاً ایوان یا بام ج ۱۱۔ بروے ب ۱۲۔ چو بینی ج ۱۶۔ مخے باید ۱۷۔

من آنجایم کہ تو با تو نہانے ولے اینجا نہ تو تا بدانے
خدا اینجات دارد مند آرائے کہ جانم وارہد ز آہنگ آنجائے
چو آمد آں سوادِ خضر خانی نہانے تر ز آبِ زندگانی
بہ پیچا پیچِ شوق آں نقش خامہ صنم میخواند و مے پیچید نامہ
بروں بُد حرفِ نامہ بر زبانش دروں چوں نامہ مے پیچید جانش
رواں جانش درآں خطہائے انبوہ لباسِ کاغذیں میکرد زاندوہ
نہ از خارش غمِ دامن دریدن نہ از تیغش ہراسِ سر بُریدن
گہے با عجز و گہ با ناز میخواند گہے پست و گہے ز آواز میخواند
سرش می بست و دیگر باز میکرد چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد
گہے بر دل گہے بر دیدہ مے سود گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود
بدست از ماجرائے راستینش رقیبِ گریہ گشتہ آستینش
بدستش آتش و در آستیں آب بدیں آب ایمنی بودش از آں تاب
فغاں خیزاں نہ صبری و نہ تابے چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے
نہاد آں نامہ را پس بر دلِ خویش کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

۳- نزِ و آب ب ج ۴- رواں جانش ح ۵= دواں جانش ش ۳ ح ۲ د = دروں جانش ب ع ۲ = دل و جانش
۸ ایضاً از اں خطاب ع ۲ ایضاً خطہا ز انبوہ ح ح ۱۱- آں ماجرا ش ۱ ش ۲ ع ۲ ح ح ۲ ح ح ۳
= از ماجرا ح ب ع د ایضاً رفیق گریہ ش ۱۲- آتشے در ب ۱۴- کہ از کاغذ کشد ش ۱ ش ۲ ح
= کہ آں کاغذ کشد ش ۲ ع ۲ ح ح ۲-

فتاد از پای و در بر خویش دربست — ز دو دِ دل تتق در پیش بربست
ازاں پس ہمدراں پیغولۂ غم — نشستے سایۂ خود کردہ محرم
بجائے رقعۂ صبر اندر آں سوز — نخواندی جز ہماں نامہ شب و روز
در و کردی نگہ بے صبر و تسکین — چو در آئینہ ماہِ خویشتن بیں
وزآں جانب چو شہ نامہ رواں کرد — حریرِ دوست را پیوند جاں کرد
اگر خفتی و گر بیدار بودی — دو چشمش ہمدراں طومار بودی
دو نیمہ کردِ جاں را از میانہ — نہادہ در رہِ آں جزرِ دو جانہ
نواسازانِ محرم کاندر آں راز — زدندی ارغنونِ عشق را ساز
ہمہ ہمدست و ہم آواز و ہم سال — زدندایں نغمہ را در حسبِ آں حال

غزل از زبان عاشق

چہ فرّخ بود پیکے کآمد امروز — کہ فرّخ شد مرا زو طالعِ روز
بدستم نامۂ کز دلستاں داد — نہ نامہ بلکہ دستورِ جاں داد
خطش ہر یک کہ از من جان و دل خواست — مگر زاں زلفِ کژ بُد نسخۂ راست
بہر حرفے کزاں کردم نگاہے — برآں دو دہ دمیدم دو دِ آہے

۱۔ برخویش دربست ب ۲۔ وزاں پس حح ۳۔ رقعۂ صبر سا حح ۲ = رقعۂ صبر سا ع ع ۲ ۴۔ دراں کردی سا ۲ حح ۲ (سا اور ب میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۷۔ آں حرز حح د ب = ایں حرز ع حح ۲ ع ۲ ۸۔ کاندر آں راز سا ۲ حح ب حح ۲ ع ۲ د = کاندر آں نازع ۹۔ برحسبِ ایں حال سا ۲ حح ۲ = برحسبِ آں حال د ۱۲۔ نسخۂ راست ع ۲ د حح ب = نسخے راست سا ۲ حح ۲ = نسخت راست سا ۲۔

بہر نقطہ نشانِ خال دیدم — بسانِ نقطہ در جانش کشیدم
بہر نونے کہ دیدہ بر کشادم — چو ابرو بر سر و چشمش نہادم
بیا اے نامۂ درد از کجائی — کہ بینم در تو حرفِ آشنائی
ندانم زیں نسیمِ خوش کہ دادی — کہ نافِ مشک یا شاخِ زُبادی
غلط گفتم نہ مشکے بلکہ خونے — کہ جستہ از دلِ یارے برونے
زجائے کامدی آں جائے چونست — بگو با چشمِ من کاں پائے چونست
زجانِ کیست ایں رازے کہ درتست — زسوزِ کیست ایں سازی کہ درتست
چہ ناخوش روزگارے بود روزی — کہ رفت از من چناں گیتی فروزی
من اندر دادنِ جاں بودم آں دم — کہ بود آں ہمدم در پرسشِ غم
در آں جاں دادنم دل آنچناں داد — کہ دل دادن نبود آں بلکہ جاں داد
چو رفت او باز گشتم ہم برانساں — کہ پنداری دلم دادو ستد جاں
ہماں دل با من است و او در آں دل — چو جانی کش دہد جا درمیاں دل
دہم ہر دم درونِ سینہ آواز — کہ اینجا چونی اے سرمایۂ ناز
اگر تنگ آمدی از تنگیِ جائے — اجازت دہ کہ جاں بیروں نہد پائے

۲- بر سرِ چشمش ۳ ح ۲ ۳- حرفے ز آشنائی ع ۲ د = حرف از آشنائی ۳ ۵- یاری برونے ح د ع ۲ = یارم برونے ۳ ب (ب میں صحیح نے ی کے نقطے چھیلکر ا ر بنا دیا ہے) = یار بر برونے ح ۲ = یار بر درونے ع
۸- گیتی ۳ ح ۲ ۱۰- بود آں ۳ ع ۲ ح ۲ د ب = نبود ایں ع ح ۱۴- اجازت کن ۳ ح ح ۲ ع ۲ ب د = اجازت دہ ع —

دریں دل تا تو باشی یار تا تو — مُزاحم چوں توانم دید با تو
چو پرسشد رودِ عاشق زیں ترانہ — جواب از رودِ دیگر شد روانہ

پاسخ از لبِ معشوق

مبارک نامۂ کاید ز یارے — کہ بخشد بیقراری را قرارے
کند تازہ وفا ہائے نہانی — دہد یاد از وفاداران جانی
رسید امشب بچوں من مبتلائے — ز باغِ مہر گلبرگِ وفائے
عقابے را کہ از من کرد پرواز — جوابے بود کامد سوئے من باز
دلم کاں ماجرائے راز میخواند — غمے با غم مقابل بازمے خواند
بہر خط بود دودے آتش انگیز — تہِ ہر حرف پنہاں شعلۂ تیز
بخواندن گرچہ از جاں شعلہ میخاست — ہنوز آں خواندنِ او جاں ہمی خواست
چو آں مرغے کہ باشد آتش آشام — کز آتش خوردنش شیریں شود کام
من و ایں دودِ آتش خیز زیں پس — من و ایں شعلہ ہائے تیز زیں پس
دلِ بے سوز اگر خود گنجِ معنی است — بروز اہلِ وفا ہر لحظہ طعنی است
چراغ از شعلہ زندہ است ارچہ دانی — کہ ہستش روغن آبِ زندگانی

۱- تو باشی یار تا تو ع۲د = تو باشی یار تا تو حج = تو لے یار ما تو د حاشیہ = تو باشی یار با تو ع ح۲ ایضاً مزاحم ح ب ع ح۲ د = تراہم ت۲ = فراہم ع ۲- ترشد ت۲ ۷- عقابے ساز ت۲ ح ح۲ ع۲ ب د = عقابے ع (ق کو پھیل کر کسی نے ت بنا دی ہے) ۹- تہِ ہر حرف عود دے آتش انگیز ع ۱۰- انجام نمی خاست ع د۲ = از جان دیدہ میخواست ح د۲ = او جان ہمی خواہست ت۲ ب ع ۱۱- شعلۂ آشام ت۲ ۱۳- گرچہ ح ب = اگرچہ ء = گر خود ح = اگر خود ع د۲ ایضاً ہر روغنے ع

دلِ عاشق زسوزِ دل زید خوش — چو آں شمعے کہ جانش باشد آتش
مرا بگزار کیں آتش فروزم — وگر سوزم رہا کن تا بسوزم
دریں سودا رچہ جان و دل زیاں بود — رضائے دوستاں سودی گراں بود
جفا ہا دیدم ارچہ از عشقبازی — وفا آموختم از عشق سازی
کنوں گر ہمرہ خواہد یار رو گر کیں — پزیرفتم بجاں خواہ آن وخواہ ایں
جفا و مہر ہرچہ از سوئے یار است — چو من یارم مرا با وچہ کار است
من و خونِ دل و ایں نامۂ درد — نگارم ہر دمش بر چہرۂ زرد
دریں نامہ چو نامِ خضر خان است — نہ نامہ است ایں کہ خود تعویذِ جان است
چو زاں نامم گریزد صبر و اپس — ہمیں نامہ فسونِ صبرِ من بس

صفت شب سیاہ ہجراں کہ خضر خاں را در کوشکِ جہاں نمائے جہانِ غم نمود و دولرانی در قصر لعل عرق خوناب بود و افروختہ شدن شمع مرادِ آں دو محترق ہم از آتشِ دل ایشاں و روشنائی در کار ایشاں پدید گشتن

شبے چوں سینۂ عشاق پر دود — زتاریکی چو جانہائے غم اندود

---

۳ - دریں سودا رچہ جان و دل ب ح ۲ د ح ۲ = دریں سودا اگر بر دل ع ع ۲ د حاشیہ ۴ - از عشق سازی س ۱ س ۳ ح ع ۲ ب د = در عشق سازی ح ۲ ع ۶ - چوں از سوئے ب ایضاً مرا با نح ح ۲ ح ب د = با آں ع س ۳ = با او ع ۸ - نہ نامہ است ح ح ۲ ع ۲ د ط = نہ نام است ع ۹ - چو زیں نامہ ب ۱۰ - جہاں غم نمود ح ح ۲ ع ۲ د = غم روئے نمود ك ۱۱ - خونِ ناب و خونِ ناب ح د ۱۲ - پدید آمدن س ۱ س ۳ ع ۲ ح ۲ = پدید گشتن ح د ع = پدید شدن ع

فلک دودے ز دوزخ وام کردہ — سرشتہ ز آبِ غم شب نام کردہ
اگرچہ رہبرِ خلقند انجم — درآں ظلماتِ ہایل کردہ رہ گم
سیاہی بسکہ بستہ ذیلِ جاوید — گریزاں شب پرک ہم سوئے خورشید
رسیدہ ابرے از دریائے اندوہ — شدہ پیشِ دلِ درماندگاں کوہ
ہمہ آفاق زانسایہ سرہ وتار — کہ زیرِ غار پنہاں رخنۂ مار
شدہ چوں پرِّ زاغ ایں نیلگوں باغ — شبیخوں بردہ ہر سو بوم بر زاغ
زبس ظلمت کہ پرویں آمدہ تنگ — بمردن گشت دندانش سیہ رنگ
چناں ماندہ سپہر از رفتنِ راہ — کہ پیشش گوئیا دریاست یا چاہ
بماندہ در زمیں خورشیدِ انور — بمرگِ خویش کردہ خاک بر سر
زچشمِ انجم افتادہ ہم از شام — مہِ باریک چوں ابرِ سیہ وام
چناں صبح از حدِ عالم گزشتہ — کہ از روزِ قیامت ہم گزشتہ
ہماں ابرِ سیہ در گردِ آفاق — چکاں ہمچوں سوادِ چشمِ عشّاق
شبے زیناں بغمناکے سیہ پوش — دولرانی بخاک افتادہ بیہوش
فرو ماندہ بسو دامبتلائے — چو مورے در دہانِ اژدہائے
وے اندر سوختن تنہا چو شمعے

۲-خلق اندر سا۱ ۳ حج۲ ع۲ د = خلق آمد ع ۳-ذیل سا۱ ۳ حج۲ ب ك ح د = ظل ع ۴-ابرے سا۱ ۳ حج۲ ع۲ د ك = ابر ب ع ۵-زیناں سا۳ ۶-ہر دم سا۳ ۱۰-ابر و سیہ وام حج۲ ب ۱۲-برگرد سا۱ ۳ حج۲ ع۲ = در گرد سا۳ حج ب د ع -

چو چشمے کِش ستاں گشتہ تاری — قیامت کردہ درستیارہ باری
چراغے راکہ ہم زدسوزش آموخت — بدم میکشت و باز از آہ میسوخت
رُخ از خونابۂ دل ریش میکرد — زبختِ خود گلہ با خویش میکرد
نہ در دل صبر کار د تاب دوری — نہ در تن دل کہ سازد با صبوری
زتلخیٔ غمش گشتہ جہاں تلخ — ز زخمِ ناخنانش غنچہ در سلخ
شفق از دہ ہلالش درد وا دد — بیکماہِ دو ہفتہ صدمۂ نو
بہارش از خزانِ ہجر دگرد — شدش نسریں کبود و یاسمیں زرد
ز ترسی نرگسش بیخواب ماندہ — بنفشہ بر گلش بیتاب ماندہ
دو تا گشتہ زغم سروِ روانش — بدل گشتہ بخیرے ارغوانش
گہے سُنبل زگل بر خاک میزد — گہے از گلبرگ گل را چاک میزد
گہے از بیجا دہ مروارید میرفت — گہے از لولوئے تریاقوت می سُفت
گہے سقف از خدنگِ نالہ میدوخت — گہے مقنع زآہِ سینہ میسوخت
گہے بر چہرہ میکرد از مژہ خوئے — بجائے غازہ خوں میراند بروئے
گہے میکرد روئے از لطمہا پست — زخونِ رُخ حنا بر دست می بست

۱- چو چشمے ح ح۲ ع ع۲ د = چو چشمش ک = ز چشمے ک۱ = چو شمعے ب ایضاً تا ے سا سا۲ ح۲ ب د ح۲ ب د ح ح۲ ع۲ ک۱ ک۲ ک۵ = یارے ع ۲- زدم سا۳ ایضاً باز از آہش افروخت ح ح ۷- شدہ سا سا۲ ح ح۲ ع۲ = شدش سا۲ ب د ۹- بخیرے سا سا۲ سا۳ ع۲ ح۲ ب = بزردی ع ح ۱۴- خونِ رخ سا سا۲ سا۳ ع۲ ح۲ ۱۵- خونِ دل ح ب ع ایضاً بر دست سا سا۲ ب ع۲ ۱ حاشیہ = در دست سا۳ ح۲ = بر دیدہ ح د ع -

مگر بروے ازاں میزد بتعجیل — کہ میدادش زبہر چشم بدنیل
وگر ناگہ بروں مے آمد از کاخ — بنالہ چرخ را میکرد سوراخ
زبیخویشتے ہمی اُفتاد ہر بار — چو چشم مستِ خود بر بام و دیوار
بدل میگفت کای داغِ نہانم — شبست ایں وہ کہ یا سودائے جانم
۵ مگر گیتی گرفت از روزِ من بہر — کزیناں تیرہ و تاریک شد دہر
مگر خورشید چوں من گشت غمناک — کہ سر بر می نیارد از تہِ خاک
مگر کآورد دو دم بر فلک زور — کہ انجم زیں نمط گشتند شب کور
مگر کرد آبِ چشمم در اُفق راہ — کہ در دریا فرو شد کشتیِ ماہ
مگر دیدند من صبحِ خنداں — کزیناں باز بستہ از خندہ دنداں
۱۰ مؤذن را اگر فتم زاہد پیر — برآورد اوّلِ شب چار تکبیر
چہ شد حالِ خروسانِ سحر خیز — کزایشاں ہم نخیزد نالۂ تیز
مگر خوردند می نوبت زناں دوش — کہ ہنگامِ سحر خفتند بیہوش
چہ شد مرغانِ گرہ خیزِ چمن را — کہ بستند از نوا زیناں دہن را
شبا بگریز با روئے سیاہت — کہ تا داغِ جبش نہنم زآہت
۱۵ ولے دانم کہ تو کم جنبی از جائے — کہ ہست از اشکِ من زنجیر در پائے

۸- گرزدکا ایضاً چشمۂ ماہ سۃ ۱۰- گرفتہ سع ۱۲- مہوش ب ۱۴- زآہت حۃ ب د حۃ ع ۲ ح = براہت ع ۱۵- کہ ہست زاشکِ من ب د = کہ ہستی زاشکِ من سۃ = کہ ہست ازاشکِ من ع ع ۲ حۃ د = کہ ہست از زلفِ من حۃ ۱ —

چنیں کا ندر سیاہی جہد داری — مگر با صبح محشر عہد داری
چو شد خورشید در زیر زمیں دوش — تو ناناک از غمش گشتی سیہ پوش
سوادت را نہ از خویش است بوئے — کہ ہست از سینۂ من تیرہ دودے
کنم رخنہ فلک را از آہِ خود زود — کہ تا بیروں رود زاں روزن ایں دود
کسے شہائے من داند کہ چونست — کہ چوں من ہر شبے در موجِ خونست
بدیناں در دلِ شب نالہ میکرد — زدم بر روئے مہ تبخالہ میکرد
چو شد نالیدنش زاندازِ بیروں — زکنجِ حجرہ جست آوازہ بیروں
زنالشہائے آں مرغِ گرفتار — زعینِ خواب نرگس گشت بیدار
بزاری گفتش اے شمعِ طرازی — چرا زیناں ہمہ شب میگدازی
از آں مہرے کہ داری اینہمہ سوز — شبش با مہرباناں میشود روز
صبوحش با بتانِ صبح رویست — شبش با لعبتانِ مشک بویست
کسے کش بندہ شد صد سروِ آزاد — زیک پژمردہ سوسن کے کند یاد
منہ دامِ ہوس بہرِ شکارے — کہ پوید ہر دمے در مرغزارے
کسے کش صد مئے نقد است در جام — بنسیہ شربتے کے خوش کند کام

۱- سیاہی عہد سا ع۲ ایضاً کمن ع (باقی تمام نسخوں میں مگر ہے)
۲- تو ناناک از غمش سا۲ سا۳ حج۲ د۲ = تو ناناکز غمش سا۴ ع ع۲
۸- گشتہ بیدار سا۳ ع۲ ۱۱- با بتانِ صبح رو سا۲ ب حج۲ د۲ = با بتانِ مہر رو سا۳ = ساقیانِ مہرو ع ۱۴- صافِ مے سا۲ سا۳-

کدیورکش زخرما ضد جوالست — کلوخ اندازِ یک نخلش محالست
صبوری پیشہ کن تیمار بگزار — بتقدیرِ خدا ایں کار بگذار
چو روزِ کامرانی در رسد تنگ — ہم اندر روزگار آید فراچنگ
پریوش زیں نصیحت زار بگریست — بپاسخ گفت چوں بسیار بگریست
۵ کہ من بسیار میخواہم دریں درد — کہ یا بد صبرِ جانِ درد پرورد
ولے در سینہ ام ہجر آتش افروز — صبوری چوں تواں کردن دریں سوز
چو کاسِ گرم نتواں کرد لب چش — کسے چوں در کشد طوفانِ آتش
بغم خوردن چناں خو کرد جانم — کزیں خوردار دمے مانم۔ نمانم
مرا تو زیں خورش گر باز خوانی — چہ باشد پیشِ حالِ زندگانی
۱۰ چو روزی شد مرا کز غم خورم خوں — شرابِ شادی چوں خورم چوں
چو شادی نیست بہرِ من بعالم — مرا بگزار ہم در خوردنِ غم
تو کز بہرم غمے داری و سوزے — بداں میمانداں سوزت کہ روزے

حکایت بر طریق تمثیل

شتربانی شتر را پائے می شست — بنشستن درکفِ پا خارمی جست
۱۵ ہمے خارید پاش از مہربانے — کزیں پاکست کارم را روانے

۱۔ کلوخ امرود یک نخلش ر ر۲ ر۳ ح ح۲ ك = کلوخ امرود با نخلش ع = کلوخ اندازِ یک نخلش ۵ ۹ حالِ ر ر۲ ر۳ ح ح۲ ع د ب ك = جانِ ر۲ ح ۱۳۔ حکایت بر طریقِ تمثیل ح ح = ۰ ر۳ —

شتر کا زردہ بو داز پویہ جانش — ز رنجِ دل لگد زد بر دہانش
بنالہ گفت پشت و دل گراں بار — چہ بیروں میکشی از پائے من خار
بسیری در لب مارند ہیم خارے — ہمیں خارم بیا بگزار بارے
چہ زیں پا جُست وجوئے خار کردن — مرا بگذار ہم در خار خوردن
کسے کو را نوالہ خار باشد — تو خار از پا کشی دشوار باشد
تنی را کز پئے رنجی سرشتند — بخواند لابد انچہ او را بنشتند
تبر زن را کہ خوشد بردنِ رنج — بر نجد گر دمی بنود تبر سنج
سری کش بارِ ہیزم شد مبارک — بیازارد ز بارِ گل بتارک
منم وزدوست بر دل کوہِ اندوہ — بر نجم گر بفیتد زیں دل آں کوہ
صنم در تیرہ شبے نینگو نہ نالاں — پرستاران بحسرت دست مالاں
چنیں تازاں نفیرِ درد حاصل — بجنبید آسماں را ہم در دل
شبے کز صبح بودش نا اُمیدی — ازاں مہرخاں برزد سپیدی
مہ شب خیز زاں صبحِ جہانتاب — زسینہ برزد آہے آسماں تاب
چو روشن بود کاں ہنگام از انہاست — کہ در مشت آید آنچہ اُمیدِ جانہاست
بعرض آورد باصد جاں گدازی — نیازِ خود بملکِ بے نیازی

۳- آرندہی تو ت۳ ۴- خارِ خوردن سا ت۱ ت۲ ح ب ع۲ ح۲ د = خوار کردن ع ۸- زبارِ گل ت۱ ع۲ د = بیارِ گل ح ب = ببارِ گل ح ع ۱۰- بحسرت سا ح ح۲ د ع۲ = بحیرت ت۲ ب ع ۱۱- چنیں تازاں سا ہ۱ ت۲ ب ح ح۲ ع۲ د = چنیں ازاں ع ۱۳- مہرِ جانتاب ب ۱۵- در دست آید سا ع۲ د -

بدامانِ شفیعاں درزدہ چنگ — ہمی گفت اے انیسِ ہر دلِ تنگ
بمشغولانِ وردِ صبح گاہی — بمقبولانِ درگاہِ الٰہی
بروزِ تیرۂ دلہائے سوزاں — بشبہائے سیاہِ تیرہ روزاں
بجانِ بیگناہِ خرد سالاں — بشامِ بے چراغِ تنگ حالاں
بپاکانیکہ در جلباب نورند — بخاصانیکہ دایم در حضورند
بہ تسبیحِ نہانِ بے زباناں — بہ توفیقِ صلاحِ کاردانا ں
بہ پیرانے بعُزلت روئے کردہ — بزالانے بمحنت خوئے کردہ
بمجوسی کہ عمرش رفت در بند — بغمناکی کہ باغم گشت خرسند
بہ بیماری کہ بیکس مُرد و بدحال — بداں موری کہ در رہ گشت پامال
بداں دلہا کہ از محنت شود شاد — بداں بیرا نہائے محنت آباد
بہ محتاجی کہ زد در نیستی چنگ — بدرویشے کہ از ہستی کند ننگ
بنانِ خشک پیشِ بے نوائے — بدلقِ ژندہ بر پشتِ گدائے
بعیشِ مفلساں در کسبِ روزی — بذوقِ مدبراں در کہنہ دوزی
کہ رحمت کن بریں جانِ گرفتار — ززاری وارہاں ایں سینۂ زار
دریں نومیدیم اُمید نو کن — اُمیدم را بکامِ دل گرو کن

۱- درزدہ ستا ح ح۲ ب = برزدہ ع ع۲ د ۵- خرد سالاں ح ح۲ ع ع۲ د ب = خرُد سالاں ستا ۹- بداں کوری ستا ع۲ ۱۳- بعشقِ مفلساں در کسب ب = بعیشِ مفلساں

خلاصم دہ ز شبہائے جدائی — بجنبش از صبح نجم روشنائی
کلیدے بخشم از سر رشتۂ راز — کہ در ہائے مرادم را کند باز
چو لختے کرد زینساں دردمندی — ق دعا را داد با یارب بلندی
بگریہ خواست تا بر بایدش آب — کہ در گریہ ربودش ناگہاں خواب
خضر را دید کاو در دشت نہانی — یکے ساغر پر آب زندگانی
بگفت اے کہ خضر خان دشنہ خوردی — بنوش آب خضر تا زندہ گردی
نویدت میدہم زیں آب دلکش — کہ خوش با خضر خاں آبی خوری خوش
بت بیدار دل زاں خواب مقصود — چو بخت خویشتن بیدار شد زود
بجست از خوابگہ بے صبر و آرام — چو مردہ کآبحیواں یابد از جام
پرستاران محرم را طلب کرد — بگفت ایں خواب دلہا پر طرب کرد
دلش را تاں گشت امید واری — زمانی باز رست از بیقراری
ازاں پس زاں نمایش یاد میداشت — بداں امید دل را شاد میداشت
درآں شب کاں صنم را حالت ایں بود — خضر خاں نیز ہمچوں او غمیں بود
گہے در برج و گہ در منظر خاص — خود اندر نالہ بود و گریہ رقاص
گہ از دل با کواکب راز میگفت — گہے با خود غم دل باز میگفت

---

۱ صبح وصلم س۳ ۴ - ربودش س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع ع۲ د = نمودش ع ۵ - پر آب س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع ع۲ د ب ه = ز آب ع ۶ - کہ خضر خاں س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب ك = خضر خاں ع ۷ - کہ خوش با خضر خاں س۳ ح ح ۸ = کہ خوش با خضر خویش س۱ ع۲ = کہ خوش با خضر خود ب = کہ تا با خضر خاں ح۲ ه —

گہے با مہ شکایت ساز میکرد — گہے با شب عتاب آغاز میکرد
گہ از غم پست می اُفتاد بر در — گہے میزد ز ہجراں دست بر سر
گہ از اندوہ میغلطید در گِل — گہے میکرد دامن پاں چوں دل
گہے بازو ہمی خائید ز افسوس — گہ از حسرت ہمی نالید چوں کوس
گہ از دیدہ بَرُو خوناب میریخت — گہے بر چہرہ خونِ ناب میریخت
گہ از کف کوبشِ رخسارہ میکرد — گہے سینہ بناخن پارہ میکرد
بہر کُنجی کہ آہِ زار می زد — بگرمی شعلہ بر دیوار می زد
درآں بود از دلِ بے صبر و آرام — کہ ایواں بشکند یا بر درد بام
چو درماندہ شود مرد از دلِ تنگ — ز دلتنگی کند با بام و در جنگ
چو بُلبل را بود از عشقِ گل داغ — غضب بر سبزہ ریزد کینہ بر زاغ
مثل خوش زد کبوتر در حقِ باز — کہ خشمِ ما کیاں بر ما بیندز
کسے کز عاشقی رنجیدہ گَردست — ز ساماں کارئے ہوش و خرد ست
چو مجنوں راز دانائی فروغست — از و افسانۂ لیلی دروغست
عجب داغیست داغِ عشقبازی — کہ باشد سوزشِ جاں دلنوازی
گرفتاری کہ رنجِ عاشقی بُرد — ہم از دل زندہ گشت و ہم ز دل مُرد

---

۸ - برآں شد ۳ ۱۰ - کینہ بر باغ ۳ ب ط ۱۲ - ہوش و خردرست ۳ ۲ ح ب ع ۲ د ۵ = خود رخت بر بست ع ح ۲ ۱۳ - افسانۂ لیلیٰ ۳ ۲ ۳ ح ۲ ع ۲ ب = افسانہ بر لیلیٰ ع ح -

هرآں مردم که در عالم کنی فرد — بدرماں شاد باشد عاشق از درد
زدردی کاں شب آں بیدل بجاں داشت — درو دیوار فریاد و فغاں داشت
چه یارب بود کو میکرد یارب — که بود از یار بش سیّارہ در تب
چناں بر دل زکوبش دست می برد — که میکرد استخوانِ سینہ را خُرد
دلش یکبارگی چوں خرد بشکست — دعا را برد سوئے آسماں دست
نہاد از سر غرورِ پادشائی — درآمد چوں گدایاں در گدائی
که اے دانندۂ رازِ درونم — دریں حسرت تو میدانی که چونم
چو رویم رہ ندارد سوئے دیدار — مرادم را رہ و روئے پدیدار
بسرِ عارفانِ حضرتِ پاک — بدردِ عاشقاں در سینۂ چاک
بتابِ دو چشمِ مستمنداں — بتابِ درونِ دردمنداں
بسودائے که از شهوت برون است — بعشقے کو بعصمت رہنمون است
بماہے کو بپاکی گشت روشن — بمہرے کز حیا شد برقع افگن
بزلفے کش نزد نامحرمی دست — بحسنے کش غبارِ فتنہ نہ نشست
بپرہیزِ جواناں در جوانی — بعیشِ کودکاں در پاک جانی

۴- می برد ح ع۲ ب د = میزد ع ح ۷- دریں حسرت س۱ س۲ ح ح۲ ع۲ د ب = ازیں حسرت ع
۸- رہ ندارد س۱ س۲ ح ح۲ ع۲ د ب = رو ندارد ع ایضاً سوئے دیدار ح ح۲ ع۲ د = سوئے دلدار ب = سوئے دیوار ع ۹- بسرِ عارفانِ س۱ ح ح۲ ع۲ ب د = بسوزِ عارفانِ ع ۱۰- بتابِ پاکِ س۱ س۲ ح ح۲ ع۲ ب = بتابانے ع ۱۲- بماہے س۱ س۲ ح ح۲ ع۲ ب = براہے د = بجائے ۱۴- بعشقِ کودکاں س۱ —

بجانہائے کہ ہست از سوزشاں ذوق — بدلہائے کہ خاکستر شد از شوق
بروہائے کہ رفت از گریہ شاں پوست — بسرہائے کہ شد خاکِ رہِ دوست
بداں عاشق کہ مُرد از وصل محروم — بمشتاقی کہ ہجرش کُشت مظلوم
بفرہادی کہ زیرِ کوہِ غم مُرد — بمجنونے کہ با خود کوہِ غم بُرد
بنفسے کز غم آمد در ہلاکی — بچشمے کو ندید الّا بپاکی
بوجدے کاں بدرویشی در آید — بآہے کاں ز نومیدی برآید
بداں حالے کہ سامانش نباشد — بداں دردے کہ درمانش نباشد
کہ بخشایش کنی بر مستمندے — ز دردے وارہانی دردمندے
زحد بگزشت شبہائے جُدائی — چراغم را تو بخشے رُوشنائی
اگر کامم تہِ دریاست نایاب — بکامِ من رساں چوں شربتِ آب
وگر مقصودِ من بر آسمان است — دلم را دست دہ جائے کہ آن است
بکامِ دل رساں دل دادہ را — برآور کارِ کار افتادہ را
دلِ غمناکِ شہ بود اندریں راز — کہ ناگہ ہاتفے درداد ش آواز
کہ خوش باش اے ز ہجر آزار دیدہ — خرابیہائے دل بسیار دیدہ
بشارت میرسانم ز آسمانت — کہ گشت ایمن ز ہر اندیشہ جانت

۳- کرد مظلوم س۱ ع۲ د۲ حاشیہ ۶ - ز نومیدی س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ ب۲ د۲ = بنومیدی ع = بدرویشی س۳ حاشیہ
۷- بداں جائے ع۲ د۲ ۱۱ - وگر س۳ ع۲ ح ح۲ ۱۵ - میرسانم ز آسمانت ح ح۲ ع ب = میدہم از آسمانت س۳
= میدہد بخت جوانت ع۲ ایضاً ہر اندیشہ س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ د۲ = ہجر اندیشہ س۲ ب ع -

گر از دوری فراواں خار خوردی | ز شاخِ وصل برخوردار گردی
وگر کامت بہنگامے گرو بود | ہم اکنوں یا بی آں ہنگام را زود
چو بشنید ایں بشارت عاشقِ مست | ہم از پا اوفتاد و ہم شد از دست
بماند اُفتادہ چوں کنجشکِ بے بال | چہ از شادی چہ از حیرت چہ از حال
چو مژدہ راست بود از ہاتفِ غیب | گلِ مقصود خود را دید در جیب
نخست از اعتمادِ ایں نمودار | بشکر اندر زمیں مالید رخسار
پس از شادی چو آہنگِ طرب کرد | نواسازانِ خلوت را طلب کرد
خیالے را کہ در خاطر نہاں داشت | بتلقیں زخمہ زن را بر زباں داشت
بقانونے کہ در جانہا زند چنگ | برآورد ایں غزل مرغِ خوش آہنگ

غزل از زبان عاشق

مرا شب گفت رازی ہاتفِ بخت | کزاں شادی زدم بر آسماں تخت
بیا جاناں کہ گویم با تو آں راز | دلِ خود را کنم پیشت گرہ باز
در آں راز از تو چوں ہرچیز خواہم | بزاری چند بوسی نیز خواہم
چناں لب بر لبم نہ مست کن پیش | کہ نشناسم لبت را از لبِ خویش
لبم کن ریش زاں بوسی چو شکر | ہم از بوسہ برو نہ مرہمے تر

۱- شاخِ عرب ۲- ہنگام را سا۳ ع۲ د ح۲ = ہنگامہ را ع ح ب ۶- آں نمودار سا۳ ح ع۲ = ایں نمودار سا۲ ب د ح۲ ۱۱- شب سا۳ ح ع۲ د ع = خوش سا۲ = دی ح۲ ۱۳- دہم بوسہ بوام و نیز خواہم ع۲ ۱۵- نوشے سا۲ سا۳ = نوشِ ح ع۲ د ہ = بوسے ب ع = لبم را ریش کن زاں لب چو شکر ح۲-

لبے کو چاشنی ندہد بحتاج — نمکداں بے نمک چوبیست یا عاج
چو از جامی نوشد کس زُلالے — اگر زرّیں بود باشد سُفالے
وگر باشد سُفالیں جام پُرمے — چکد صد قطرۂ یاقوت ازوے
شبے دارم زحالِ نابساماں — بدامانِ قیامت بستہ داماں
۵ زپیچا پیچِ ایں شب گرد ہم شرح — تواں دادن رُخ وزلفِ ترا طرح
بدیں تسکیں زصبرم ہست بوئے — کہ میماند بگیسوئے تو موئے
براں رُخسار تا کے بینم از دور — رہا کن تا زند پروانہ بر نور
برانم اے زُلالِ روح پرور — کہ پشت خشک جانے را کنم تر
خوش آنساعت کہ برویت نہم روئے — رسد بویت بجانِ آرزو جوئے
۱۰ کشد زانگونہ تنگت در جگر جاں — کہ گنجے چوں خیالِ خویش در جاں
وگر صد پے کنی جان و دلم چاک — کجا بیروں توانے رفت زیں خاک
ببوئے می بری از دوستاں ہوش — میت برلب گلابت در بُنا گوش
بدانگونہ یکے شد با تو جانم — کہ از خود تا بتو فرقے ندانم

۵- رُخ وزلفِ تراع ع۲ = دو رُخ زلف ترا سا۲ حج۲د = زدو رُخ زلفِ را سا۲ ۶- بدیں تسکیں زصبرم سا۲ ع۲ = بدیں صبرم زتسکیں حج۲ = بریں گونہ زصبرم ب = بریں تسکیں زصبرم حج = براں تسکیں زصبرم ع ۷- دراں رخسار حج۲ ب ع۲د = براں رخسار ع ایضاً پروانہ بر نور سا۲ ب حج۲ ب د ع۲ = پروانہ را نور ع ۹- برویت حج۲ ع۲د = در رویت ع ایضاً بویت سا۲ سا۲ ب ع۲ حج۲د = بوبیع ۱۰- درخیالِ خویش چوں جاں سا ب ۱۱- کنم ع ۱۲- ببوئے سا۲ سا۲ ب حج۲ = ببوی سا حج د = ببوسع ایضاً در لب سا۲ ع۲ حج۲

مدار از من دریغ آں مے کہ داری — گلابی دہ مرا زاں خوے کہ داری
وگر سرکہ فروشی ہم دہ دست — کہ در لہجات ہم مے ہم نمک ہست
بحقِ آں نمک دور از دہانم — کہ وقتے کن بداں مے میہمانم
ز سوزِ شہ چو در ساز آبدایں گفت — شدش زاں جانب ایں سوزِ دگر جفت

پاسخ از لبِ معشوق

نویدِ کام دل گر خود بخواب است — چو تسکیں میدہد دل را صواب است
ولے در دیدہ اول خواب ناید — کہ ایں دولت بعاشق رو نماید
دلم صد پارہ خوابم کے بود کے — بجز خوابے کہ نتواں خاست از وے
چہ دوزم ایں دلِ صد پارہ ہر بار — کہ صد پے پارہ خواہد شد دگر بار
رقیبانے کہ بر من مہربانند — ز مژگاں قطرہ بر سوزم چکانند
ولے دشوار دارد عقلِ سرکش — بقطرہ کشتنِ طوفانِ آتش
منم آں چشمہ کآبم زندگانی است — زمن کس را نہ جائے کامرانی است
بجست و جوئے چوں من چشمۂ پاک — خضر در چشمہا میگشت غمناک
چو در خواب آمدش ایں چشمہ در پیش — روانی دست شست از چشمۂ خویش
خوش آں روزے کہ روزی گردد آں روز — کہ پیشت زیں جگر بیروں دہم سوز

۱- خوے کہ داری سہ ۱ ۳ ح ع ۲ ح ۲ د ب = خوگزاری ع ۸- نتواں خواست سہ ۲ ب ۱۰- رقیبانیکہ ع ب د ح ۲ = رفیقانیکہ سہ ۱ ۳ ح = عزیزانیکہ سہ ۲ ع ۲ د حاشیہ ۱۴- آں چشمہ ۵ ۱۵- بیروں دہم سہ ۱ ۳ ع ۲ ب د ح ح ۲ = بیروں نہم ع —

نہم بر دیدہ آں پائے گزیدہ — حنا بندم بپات از خونِ دیدہ
بآبِ دیدہ گویم راز با تو — شوم گہ تند و گہ دمساز با تو
دراں گفتن چو باشد در تو رویم — زبیہوشی ندانم تا چہ گویم
بلب گر انگبیں ورسہ کہ دارم — بیاری در پذیرا زمن کہ یارم
مرا شوریست اندر سینۂ چاک — کزاں چوں چوب شورستاں شدم خاک
ولیکن زیں خوشم کز جانِ نالاں — بود خوش حالتِ شوریدہ حالاں
دِلے کش نیست شورے خاک باشد — کبابِ بے نمک خاشاک باشد
گرم جاں در فراقت رفت غم نیست — زجاں نقشِ توام در سینہ کم نیست
خیالت را برم جاں سازم آنرا — چو او نبود چہ درماں سازم آنرا
ولے با ایں ہمہ جانم ہم او باد — مدارِ عمرِ پیرانم ہم او باد

رسیدنِ خضر خاں با دولرانی و با او چوں بختِ خویش با دولت جفت گشتن

چہ خوش باشد کہ یابد تشنہ دیرے — بگرمائے بیاباں شربتے سیر
حلاوت گیرد از شیرینیش کام — جگر آسودگی یابد ز آشام

---

۵ - چو بِ شورستان س۱ س۳ ح۲ ک۲ = خوبخورستان ع = جو بشورستان ع ۹ - آنرا س۱ س۳ ح ح۲ د ب = اورا ع ۱۰ - پیرانم س۱ ح ح۲ ع ۲ د ح = ویرانم س۳ ع ب ۱۳ - بگرما در بیاباں ع = بگرمائے بیاباں س۱ س۳ ح ح۲ د ع ۲ ک = بگرما و بیاباں ب ۔

چه خونها خورده باشد دل بصد جوش — که ناگه نوشدارویے کند نوش
اگر سلطان ست در عالم وگرے — دلش باشد بسے سلطاں ترازوے
چناں مطلق عنانے کم تواں یافت — که بتواند زگفتِ دل عناں تافت
عنانِ مرد چوں در دستِ دل ماند — زسودائے خودش باید خجل ماند
چو دل بر کام نتواں کامراں کرد — بباید صبر کردن گر تواں کرد
چو ہنگامِ رسیدن در رسد تنگ — بمردم خود کند کامِ دل آہنگ
تواند جام مقصودی چشیدن — که ممکن بودش در خواب دیدن
ز ریحانی رساند دیده را نور — که نظّارہ میسّر بود از دور
ہمہ چیزے بوقتِ خویش یابند — مداں کز بیش کوشش پیش یابند
برآید در زمانِ خویش ہر کار — بوقتِ خود دہد ہر میوہ بار
محالست اینکه یابند از چمن گاہ — بنفشه در تموز و گل بدی ماہ
تواں شد بر ہمہ مقصود فیروز — مگر روزیِ فردا خوردن امروز
اگرچه این لحظه ممکن کار شب نیست — زبختِ مقبلاں ایں ہم عجب نیست
خضر خانے کش از دیوانِ تقدیر — ق مرادی در زمانے داشت تحریر
چو وقت آمد کزاں کامش بود بہر — بکام آں شہر بتش روزی شد از دہر
گہر سنجی کزیں گنجینه دُرِ سُفت — زُمرّد با گہر زیناں کند جفت

۱- خونہا ع ۲ ۷- توانے ب ۱۴- خضر خانے س ۲ ۳ ح ح ۲ ع ۲ د = خضر خاں را س = خضر خانِ ع ۱۵- رسد بہر س ۳

که آن آسفتهٔ دل داده دربند ق زخورشیدی بماهی گشته خرسند
چو تنگ آمد ز خوناب درونے گره زد درد رونش اشکِ خونے
بگوشِ محرمی کرد ایں گره باز که تا درپیش با نو ریزد ایں راز
ہر آن سوزے که در دل داشت مستور برآں سوزندہ روشن کرد چوں نور
بصد دلسوزی آں پروانه زاں شمع رواں شد کردہ آتشہا بدل جمع
شد اندر مجلسِ بانوئے آفاق بروں زد شعلهٔ زاں دودِ عشاق
بزاری گفت کای در پردهٔ شاه ز نورِ خود فگنده پرده بر ماه
زهرِ شه بلندت باد پایه ز ظلِ ایزدت بر فرق سایه
کجا شاید که با ایں بخت شاہی بود فرزندت اندر سینه کاہی
تهی دستی بود نے تاجداری که بر کامے نباشد کامگاری
مکُش بهرِ برادر زاده فرزند که آں رسمے وایں جا نیست پیوند
اگرچه رنج خویشاں رنج خویش است ولیکن نے ز رنج خویش بیش است
درانگشتِ برادر گر خلد خار نه چوں انگشتِ خویشت باشد آزار
ز درد ار چشمِ خواہر ریش باشد نه همچوں در دِ چشمِ خویش باشد
چو نورِ چشم تو کحلِ دگر سود بخانه توتیاکے دارد ش سود

۳- ریز د ایں راز سا ع ۲ ح ۲ = زیر د آں راز سا ح ب ع = گوید ایں راز سا ۶- دود عشاق ح ح ۲ ح ع ۲ د ک ب = درد عشاق ع ۷- سایه بر ماه سا ع ۲ د حاشیه ۱۱- رسمی ست ایں سا ۱۵- ز درد چشم ح ح ایضاً آردش سود ب = سازدش سود سا ۔

مکُن چندان برادرزاده را مهر — که یکسو تابے از فرزندِ خود چهر
هنوزش هست پایاب اردهی دست — بمالی دست چوں در قعر نشست
هدف چار است مرداں را بیک تیر — اگر زیں خسته گردد زن چه تدبیر
چو مردی چار خاتم راست درخورد — بیک خاتم چرا قانع شود مرد
خصوصاً پادشاہاں را کہ بے گفت — بباید هم نسب افزوں و هم جفت
چو باشد شاه را صد کاسه در پیش — بیک لذّت صبوری چوں کند بیش
بخدمت گر قبولے یابد ایں راز — دری از نیک خواهی کرده ام باز
وگر زیں برتر است اندیشهٔ خاص — چه چاره نیک خواہاں را ز اخلاص
چو آں خونابه قطره قطره در جوش — ق — چو دُرّ و لعل بانو کرد در گوش
دل از یاقوتِ گوشش سفته تر گشت — دو چشمش همچو گوشش پُر گهر گشت
نهانی جست فرمانے ز درگاه — که فرماید قرانِ زهره با ماه
ز قصرِ لعل فرماں داد در حال — که آرند آں نگارِ مشتری فال
سُبک فرماں پذیراں در دویدند — ز کانِ لعل گوهر برکشیدند
رسانیدند با صد عزت و ناز — برضواں گاهِ تختِ آں حریفِ تاز
خبر دادند عاشق را نهانی — که کامِ دل رسید اکنوں تو دانی

۲- اردهد دست ۳ ۳- خسته گردد زن ح۲ = زیں ح د ع = زاں ۳ ب ك = تا ۱ = ایں ع۲
۴- خانم (دونوں مصرعوں میں) ك ۵- هم نسب ح ح۲ ب ع۲ د = هم نشست ع = هم نشت ۱۴- ایں حریفِ تاز ح —

خضر خاں کز چناں کامی خبر یافت — خضر گوئی دوبارہ چشمہ دریافت
اگرچہ بود موئے گشتہ از غم — نمے گنجید از شادی بعالم
ز حیرت دردہانش گم شدہ گفت — نمے گشتش دو لب با یکدگر جفت
لبش پر خندہ چشم از گریہ تر ہم — ز بس شادی شدہ حیران و درہم
دراں فرحت کہ شد جانِ نوش یار — تنش میشد ز جانِ کہنہ بیزار
ہلاکِ شادیست از غم گراں تر — کہ وصل از ہجر باشد جانستاں تر
چراغے گر مثل از دم بمیرد — اگر عیسیٰ زند دم ہم بمیرد
رواں شد چوں خیالِ خویش بخویش — خیالِ دوست رہبر کردہ در پیش
دروں شد چوں بخلوت گاہِ دل جوئے — دو دیدہ چار گشتش روئے در روئے
دلش در دام بخویشی زبوں شد — عنانِ دانش از دستش بروں شد
نہ اندیشہ بعقلش کار میکرد — نہ عقل اندیشہ را بیدار می کرد
نظرہا گرم و جانہا در جگر بود — خرد ہامست و دلہا بیخبر بود
چو باز آمد شکیبِ ہر دو لختے — عمل پیوند شد بختے بہ بختے
شہِ گم گشتہ ہوش و یافتہ جان — بچندیں حیرتش جانے گروگاں
نہفتہ با دروں خاصہ چند — نشست و عقد کابیں کرد پیوند

۵- دراں فرحت ساحع۲ دب = دراں فرصت سا۲حع ۷- چراغے گر مثل حح۲ب دع = کو مثل ك = کو مثل سا۲ع۲ = گر مثل ۹ ۱۰- بیخویشی سا۲حع۲ دب ك = بیہوشی ع ۱۴- حیرتش سا۲حع۲ب د ك = حیرتش سا۲حع۲ ایضاً جانے گروگان سع۲د = جان شد گروگان حح ك ب -

زدُرجِ دیدہ گوہرہا بر و ریخت — نثار از گریۂ شادی فرو ریخت
بداں شد تا بداں مہمان شیریں — شکر ریزی کند از جانِ شیریں
ولے چوں شکّرش بر جلوہ ن داشت — زبہرِ شربت آں شکّر نگہ داشت
چناں شاہی و ہوش از وے شدہ پاک — چو درویشی کہ دُرّی یابد از خاک
بشادی با نگارِ خویش بنشست — شدہ از دست زلفِ دوست بر دست
بہارِ وصل بوئے داد دلجوئے — جراحتہا فراہم شد از آں بوئے
دو دل رختِ ہوس درجاں دروں بُرد — جُدائی از میاں زحمت بروں بُرد
فرو خفت از دل آتش ہائے اندوہ — فرود آمد زجاں غمہائے چوں کوہ
مقابل دل بدل آئینہ شد باز — زلب جانہا درونِ سینہ شد باز
پریروئے از بروں آلودۂ شرم — دروں سو شعلہائے دوستی گرم
بوئے شاہِ خود دزدیدہ میدید — گہے پیدا گہے پوشیدہ میدید
بروں سو مے نمود آئینِ پرہیز — دروں سو دل ہمی دادش کہ برخیز
زلب برقِ بلا چوں میغ میزد — زغمزہ آشکارا تیغ میزد
بنا میزد نہ مردم بلکہ جانی — بلائے شہر و آشوبِ جہانی
بُنا گوشے ز مو پیرایۂ او — چو ماہی و ذنب ہمسایۂ او

۱- بر و ریخت - فرو ریخت سا ۲ ع ۲ د ب = فرو - د و ع = بروں - فزوں ح ۲ ۳ - آں شکر سا ع ۲ د ب ۱۱ - گہے پیدا گہے پوشیدہ سا ۲ ۳ ح ح ۲ ع ۲ د = گہے پیدا و گہ پوشیدہ ع ب
۱۲ - دروں سو دل ہمی سا ۲ ۳ ح ۲ ع ۲ د = دروں سوئے دلے ع -

مهے کامل ولے ہر ہفت کردہ — زنورِ خویشتن در ہفت پردہ
مُصفّا مقنعہ افگندہ بر فرق — درفشاں فرق چوں زابرِ تنک برق
بنو خیزی چو سروِ نیم رستہ — لبِ خنداں چو دُرجِ نیم بستہ
نہ آں رُخ بلکہ جانرا قوّت و قوت — نہ آں لب بل نمکدانی زیاقوت
دُراز لعلش بدرج تنگ و تاری — مہ از رویش بشغلِ نیم کاری
لبِ عناب رنگش پُر زجلاب — زنخ سیبے مُعلّق زیرِ عناب
سخن از بہرِ دل بردن فسونے — فسونش را نہ حاجت آزمونے
گر از گفتارِ شیریں مُردِ فرہاد — از و صد جانِ شیریں گشت برباد
ببالا سرو پیشِ قامتش خم — بحرفے از قیامت قامتش کم
بچشمے قلبِ ترکستاں دریدہ — بموئے ملکِ ہندوستاں خریدہ
رُخے اندک بسبزی میل کردہ — بہارے از کفِ خضر آب خوردہ
رواں سروِ تر و سبز و جواں ہم — ندیدہ سبزہ و آبِ رواں ہم
تو گوئی رنگِ سبزش گاہِ دیدن — زسبزی و تری خواہد چشیدن
ہمہ طاؤسِ ہندی سبزوام است — کزاں گونہ بزیبائی تمام است
تدروانِ خراساں نغز سانند — ولے طاؤسِ ہندی را چہ مانند

۱- مہے کامل دروں ع = دروں ح = ولے سا ب = دو پئے ع ح۲ د ہ - قوت و قوت سا ح ع۲ د = قوتِ قوت ع ب.
۵- بشکلِ نیم کاری ع ط ۷- نہ حاجت سا ک د ع۲ = چہ حاجت ح سا۲ ب ۸- گشت ح د ب ع = گشتہ ع۲ ح۲ = رفتہ سا ۱۰- بچشمے سا سا۲ ح ع۲ د ب = بچشم ع ۱۱- رخش سا ۱۲- بدیدہ سا ع۲ ح۲ = ندیدہ سا۲ ح ب.

خمار آلودہ چشمِ نیم بازش — جہانے نیم کشتِ نیم نازش
بکشتن طرّہ را سر باز کردہ — بخندہ فتنہ را در باز کردہ
دو زلفش مشک و خالش مشک دانہ — وزاں بو باغِ رضواں گشتہ خانہ
مثالش چشمِ احوال ہم ندیدہ — نظیرش آئینہ ہم نادیدہ
جمالے حسن کس نفزودہ بروے — زُلالے دستِ کس نالودہ دروے
بلا سرہنگ دیوانِ جمالش — اجل جاندارِ سلطانِ خیالش
ببرجی کاید او در چشم امید — نہ شب مہ تابد و نہ روز خورشید
نخندان زیورے افزوں گہر مند — مگر در گوش و گردوں گوہرے چند
کسے کش صُنعِ حق شد زیور آرائے — چہ حاجت زیورش بستن سراپائے
خرد از دیدنش تسبیح خواناں — گریزد ہمچو فرتوت از جواناں
زنادانی ازاں گونہ کہ دانی — ہمہ بے رحمی و نامہربانی
رُخش در دل شعاعِ نور ریزد — کرشمہ دور باش از دور ریزد
بجاں میدادِ راحت دیدنِ وے — چو شربت در تموز و شعلہ در دے
گہِ دیدن تن از جاں رشک می بُرد — زتن جاں نیز ہم در رشک می مُرد

۲- طرہ را سر فتنہ را در سا ح ح۲ ع۲ د ب ك = طرہ را پر- فتنہ را سر ع ۴- چشم احولے ع۲ ایضاً آئینہ ہم نادیدہ سا۲ ح ح۲ ح د ب ك = آئینہ نادر ندیدہ ع = آئینہ ہمتا ندیدہ ع۲ ۵- جمالے ح ح۲ د = جمالِ سا سا۲ ب ع۲ ۶ ایضاً زُلالے سا۲ ح ح۲ ع۲ د ۸- زیورے سا ح ح۲ د ع = زیورِ ع = زیورش سا۲ ب ۱۳- میداد سا سا۲ ح ح۲ ع۲ ك د ب = میداشت ع -

ببین تا چند باشد مهر پنهان — که جان از تن برد رشک و تن از جان
دو دیده دوخته عاشق بسویش — دریده جامهٔ جان پیش رویش
چو میدید اندران محراب دیده — حجاب دیده میشد آب دیده
پس از دیری که حیرت رخت بربست — هوائے دل بعیّاری کمربست
درآمد عاشقِ شوریده مشتاق — که تنگش دربرآرد چون بغلطاق
حریرِ آبگون کرد از برش دور — چو ابر از آفتاب و حُلّه از حور
درو آویخت چون بازِ شکاری — که آویزد بکبک مرغزاری
گرفت اندر کنار آن سروِ گلرنگ — بسانِ برگِ گل در غنچهٔ تنگ
رسید اوّل بجانا شکّریں قوت — ز دو انگشترین و چار یاقوت
پس از مهر خزانه دور شد پاس — به لولوسفتن آمد نوکِ الماس
نمی شد ریسمان را راه در دُر — که دُر ناسُفته بود و ریسمان پُر
چو در شد در شگوفه شاخِ گلگوں — شگوفه خنده زد با گریهٔ خوں
چنان در قفل سیمیں شد کلیدش — که شد تا پرّهٔ دل ناپدیدش
بهم لعل و عقیقے داشته جفت — عقیقِ از برمهٔ یاقوت می سُفت

۶- تنش س ایضاً حلّه از نور س ۷ ۹- شکّریں قوت س ۱ ۲ ح ۲ د ك = از شکّر قوت ع = شکّر قوت ح ع ۲ ایضاً انگشتریں س ۱ ۲ ح ح ۲ د ع ۲ ك = انگشتری ع ۱۰- مهر خزانه س ۱ ح ح ۲ د ع ۲ = خزینه ك = خزاین ح ایضاً بُد رسفتن درآمد س ۱
۱۳- درقفل شد سیمیں س ۱ ح ح -

بچشمہ غنچۂ نیلوفری تر — بصد حیلہ ہمی بر داندروں سر
دراں خستن کہ خرما بے سکوں بود — چو خستہ در دلِ خرما دروں بود
ازآں خرما و با دخرج و دخلش — دو پاسِ شب بجنبش بود نخلش
زبس کاں رخش شد از جوش خوں پست — ز رخش آب و ز آتش خوں بروں جست
چو کرد آں جوہری در گرم خیری — بُدرج لعل مروارید ریزی
ازآں معدن کہ بستر معدنی گشت — حریر بہرمانی روئنی گشت
خضر سیراب گشت اندر سیاہی — چکید آبِ حیات از کام ماہی
چنیں بزمے کہ دل سودائے آں داشت — مکرر شد کہ معنی جائے آں داشت
چو آسود از دو جانب شعلہ را تاب — دراں آسایش آمد ہر دو را خواب
ازاں پس شاں نبود از بخت کاری — بجز نعرہ لحظ بوسی و کناری
ازیں در پیش برونِ بستۂ تر — از و زاں پستہ خوردن قند و شکّر
ازیں کردن بدزدی سینہ تسلیم — و ز و تاراج کردن تودۂ سیم
ازیں بستن برو زلفِ گرہ گیر — و ز و گردن درآوردن بزنجیر
ازیں دادن بدو بالا، مائل — و ز و بازو بدو کردن حمائل
ازیں ساعد بدستِ او سپردن — و ز و گلدستۂ بر دست بردن

۱- بچشمہ غنچۂ آں نیلوفری س۳ = بچشم غنچۂ نیلوفری س۱ ح۲ ع۲ د۲ = بچشمہ غنچۂ نیلوفرِ ع ۲ - دراں خستن م ع۲ د۲ = خستن س۱ ح = دراں جنبش س۳ ۴ - ۳- ازاں خرما و با دِ س۳ = ازاں خرما و بال ع۲ د۲ حاشیہ ۸- یہ شعر صرف ح۲ اور ۵ میں پایا گیا ہے نسخہ ۵ میں بجائے لفظ "بزمے" کے "بیتے" ہے ۱۴- بدو بالائے مائل س۱ ح۲ ع۲ د۲ = برو بالائے مائل س۱ ع ح-

ازیں در دامنِ او گل فشاندن — وزو در گل نہالِ ترنشاندن
زگاہِ شام تا صبحِ شب افروز — شدی در خوشدلی شہای شاں روز
نہادہ چوں دو گل روئے بروئے — نہ محرم درمیاں جز رنگ و بوئے
بہم پیوستہ اندامی باندام — بآمیزش چو دو مَی در یکے جام
دو مستِ شوق باہم کردہ سرخوش — نہ تشویشے بجز زلفِ مشوّش
چہ خوش روزی و فرّخ روزگاری — کہ یابد کامِ دل یاری زیاری
گہے لب بر لبے چوں قند ساید — بدندانِ تمنّا قند خاید
گہے خُسپد بدی دوش با دوش — بنفشہ در برو نسریں در آگوش
کند ہر دم نگہ بر روئے ماہی — کہ یابد جانِ نو در ہر نگاہی
برویش مردمِ چشمِ نیازی — کند چوں طفل در مہتاب بازی
شبے باید ز روئے دوست مہتاب — کہ در روئے روز نتواں دید در خواب
نخیتی پاس اندر لابہ و لوس — بہ پیچا پیچ لاغ و بازی و بوس
دگر پاسے بہم دو یارِ جانی — یکے گشتہ دو جاں زاں پس تو دانی
بپاسِ سیومیں خفتن بمقصود — کہ دل خشنود گشت و خاطر آسود
بپاسِ چارمیں غسلے بپاکی — بشکرِ غیب کردن روئے خاکی

۲- دل افروز سا۳ ۵- بجز زلفِ حح۲ع ۲= جز از زلف سا۳ حح۲ د ۷- سایند- خایند سا۳ ع۲ د ۱۰- مردم از چشم سا۳ حح۲ ۱۳- زاں پس تو دانی سا۳ حح۲ ع۲ د = زانساں کہ دانی ع ۱۵- بشکر عیش کردن سا۳ = بشکر حق نہادن سا۳ ک = بشکر غسل کردن د حاشیہ = بشکر غیب کردن حح۲ د ع —

کسے کیں نعمتش دامن گراں کرد | بباید شکر آنش بیکراں کرد
سپاسِ نعمتِ یکدم وصالے | نیارد گفت عاشق ہیچ حالے
چو برشہ بود واجب شکرِ ایں حال | طریقِ شاکراں را داشت دنبال
نمودش دولتے کانجم سریر است | کہ شکر آموزِ تو تلقینِ پیر است
دورت باید دریں ایّام پیری | کہ از مہرت کند روشن ضمیری
نگہ کن اینکہ آں شیخِ یگانہ | نظامِ سلکِ اقطابِ زمانہ
براں در شوکشِ اقبالِ تمام است | چو اقبال اندراں در صد غلام است
چو دولت رہنموں گشت اندراں راز | بصد جہد آں ہما آمد بہ پرواز
پریدا از اوجِ ہمّت در ہوائے | کہ بر اوجِ ہوا ہا سود پائے
بہ تندی برگذشت از چرخ و انجم | میانِ چار طایر تافت پنجم
گرم پرسی کہ آں طایر کدام است | ہُما کو دین و ملّت را نظام است
بداں تا یابد از وے دانۂ پاک | چو مرغِ دانہ چیں زد بوسہ بر خاک
ارادت را دراں درگاہ شد خاص | گرفت الحمد للہ ملکِ اخلاص
یکے خود بود شمعِ پادشاہی | دگر روشن شد از نورِ الٰہی
بہ ہمت زد درِ پرہیزگاری | خدا کردش دراں پرہیزیاری

۶- نگہ کن سوئے ب = اینک ہ = آنکہ حاع۲ ایضاً نظام الملک ب ہ = نظام ملک وحج۲
۷- دو صد غلام ب ہ ۸- گشتش حج۲ع۲ ب حا ایضاً بصد مہد آسماں ب = بصد جد آسماں حا ۱۰- یافت حج حج۲ ع۲ د حا = تافت ع ۱۱- ہماکاں حا۔

ربود از جم بملک انگشتری را — نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کرد بازش — سعادت شد بہ تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جست — رواں دست از ہمہ آلودگی شست
مصلّائے نماز افگند در پیش — سخن گفت از نیازِ سینۂ خویش
برآورد از پئے تحریمہ راز — طلبگارِ عنایت را دو کف باز
بہ پشتِ پا دو عالم را پس افگند — بہ پشتِ دست زد ایں قالبے چند
بہ تکبیرے کہ زد بنالۂ پیر — بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر
بحمد آمد ز اخلاصِ نہانی — زہفت اندامِ او بسع المثانی
قیامے کرد در طاعت الف وار — کہ گشت از راستی سر حرف اسرار
رکوعے کرد چوں لامِ محقّق — کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود — کہ سرِّ رہنمایش گشت موجود
زد اندر قعدۂ زانوئے اُمید — کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیّاتِ رضا خواند — زملکش بس فرایض کاں قضا ماند

۴- مصلّائے نماز د ح۲ = مصلّائے نیاز ع۲ ح ع ۵- تحریمہ و راز ع۲ ۶- بہ پشتِ دست دو عالم را س۲ ع۲ ك ۷ = بہ پشت پا دو عالم را س۲ ب د ح۲ ع ایضاً بہ پشتِ پائے زد ایں قالبے چند س س۲ = بہ پشتِ پائے زد ایں قالبِ چند ع۲ ه = بہ پشتِ دست زد ایں قالبے چند س۲ د ب = بہ پشتِ دست زد ایں قالبِ چند ع ب = بپائی پائی زد ایں قالبے چند ح۲ ۸- بحمد اللہ ز س۲ د ب ك = بحمد آمد کز خطا = بحمد آمد س س۲ ح ح۲ ع ع۲ ه ۱۰- کہ گشتش س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب د ك = کہ گشتش ع ۱۱- دالِ مسجود س س۲ س۳ ح ب ج = دال مسجود ع ح۲ ع ۲ ك ایضاً کہ سرِّ س س۲ س۳ ح ح۲ ح د ب ك = کہ پیرِ ع -

نمازی کرد بر سجّادۂ شوق — کہ کرّوبی و عرشی گم شد از ذوق
بریں معراج گستر د آنچناں فرش — کہ از یاریِ دلہا رفت بر عرش
نہ یک عرشش تہِ پا پی سپر شد — کہ پایش بر ہزاراں عرش بر شد
چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے — گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے
چو عشق اندر مجازش جلوہ گہ داد — مجازش بر پلِ تحقیق رہ داد
چو یوسف حسن و عشقش شد فراہم — بیک تن عاشق و معشوق باہم
چو یعقوبے کہ در یوسف نظر داشت — ولیکن دل بمعشوقیِ دگر داشت
چو شد با دیدۂ خود یار چشمش — ز نورِ دیدہ گشت افگار چشمش
چو موجِ عشق شوید نوح را فرق — بطوفاں قرۃ العینش کند غرق
خلیلے را نہد آں دشنہ در پیش — کہ قصّابی کند بر دیدۂ خویش
چو براہمؑ زد ایں بادِ خطرناک — دو میوہ ریخت از بستانش در خاک
چہ نور است ایں تعالی اللہ کزیں تاب — بیکدم زہرۂ خارا شود آب
مگر زد پائے بر طور ازاں نور — کزاں شد پارہ پارہ سینۂ طور
ز خارا عشق ما را سخت تر یافت — کہ موسیٰ زندہ ماند و کوہ بشگافت

۳- بر ہزاراں س۲ ح ع ۲ ب = صد ہزاراں عرش پر س = از ہزاراں س۳ ح ۲ = با ہزاراں ع
۵- مجازی ح ع ۲ ب = مجاز س۳ حاشیہ ۶- عشقے س س۲ س۳ ح ح ۲ ع ۲ ک = عشقِ ب = عشقش ع ایضاً یکے شد عاشقِ ح ۲ ۷- بر یوسف س س۲ ع ایضاً ولے دل را ہستی دگر ح ۲ ۸- با دیدۂ خونبار ب ۹- موجِ عشق گوید س۲ ع
۱۰- با دیدۂ خویش س۲ ع ۱۲- کزاں تاب ع = کہ از تاب س ۱۴- نسخہ ح ح میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے

چناں شربت کہ از موسیٰ برد ہوش — مگر خضرے تواند کردنش نوش
خضر خاں را کہ خضرِ عہد شد پیر — براں سرچشمہ گردش چاشنی گیر
ہم آں سروی کہ جُستی گشت جفتش — ہم از بستانِ دیگر گل شگفتش
چو گلہائے مرادش جملہ بشگفت — زحالش بُلبل این نکتہ فرو گفت

غزل از زبان عاشق

بحمداللہ کہ جانم کامِ دل یافت — گلِ بختم ہوائے معتدل یافت
غمے کاں بود در دل فقلِ پولاد — کلیدی شد درِ مقصود بکشاد
رسید از ساقیِ دوراں مئے ناب — کہ آفت مست گشت و فتنہ در خواب
نسیمِ یارم از زن خارِ غم رُفت — بسینہ گلستانِ عیش بشگفت
زجورِ غم بروں می برد جاں رخت — دراں خورشید دید و عطسہ زد سخت
دلے کز بازیِ غم بود بدحال — زروئے یارِ من فرخ شدش فال
بجانم زلف و روئے ساخت آرام — کہ ہم صبحم مبارک گشت و ہم شام
چہ عذرت خواہم اے شامِ طرب زائے — مگر چوں سُرمہ در چشمت کنم جائے
چہ عزت دارمت اے صبح فرّخ — مگر بر خاک مالم پیش تو رُخ

۳- ہماں سروے کہ چشمہ گشت ح۲ ۱۰- عطسہ زد سخت س۱ س۲ ح ح۱ د ب ع۲ ك ح = عطسہ زد بخت ع ح۲ ۱۱- بازیِ غم بود ع ح ح۲ ب ك = باریِ غم س۲ = یاریِ غم ع۲ = بارِ غم بود است س۱ ۱۲- ہم صبحم س س۱ س۲ ح ح۲ ع۲ د ب ك = صبحم ہم غ ۱۴- عذرت آورم س ع۲ د ایضاً سایم س ع۲۔

شبے چوں زاغِ تا بانگِ خروسم — کجا سیری کنوں زآگوش و بوسم
چو جاں بودا نگہم در سینہ پنہاں — تنش ہم درکشم در سینہ چوں جاں
ہم از در باز گردد اے بادِ نوروز — کہ من بوئے گلِ خود دارم امروز
مدہ پیش اے شب از مہ یادم اکنوں — کہ من با ہوشِ خود شادم اکنوں
گر اوّل مے ربود از گریہ آبم — کنوں خوش مے برد در بادہ خوابم
شبے خواہم چو زلف اندر درازی — کہ بارویش کنم چوں زلف بازی
چو ہستم روز و شب با دوست بر تخت — گر آں ہم دیر تر ماند زہے بخت
مہے کز بہر او شہائے تاری — ق — ز دیدہ کردمی ستارہ باری
سعادت بیں کہ داد اختر بکارم — کہ کرد آں ماہ را جا در کنارم
چو من زاں ماہِ خود گشتم خوش و شاد — شبم با ماہتابِ خویش خوش باد
نوازن چوں زد از سوئے شہ ایں ساز — بروں داد از سوئے مہ زہرہ ایں راز

پاسخ از لبِ معشوق

مرا زیور کن اے مشّاطۂ ناز — کہ بختم یار گشت و یار دمساز
بیارا اے از عبیر تر جمالم — زمشکِ سودہ بر مہ کن ہلالم
از خونِ عاشقِ زارم کہ گشت آب — سرِ زلفِ مرا دہ پیچش و تاب

۱- سیری شود ح۲ = سیری بود س۳ = سیری کنم ح ۲ - آں کسم در ح۲ = آں کم اندر ح۳ - بوئے نوروز ح۲ ۴ - یادم امروز - شادم امروز ب ۷ - چو ہستم س۲ س۳ ح ح۲ د = چو نیم ع ب
۱۳ - مشاطۂ راز ساع ۲ د حاشیہ ۱۴ - بر مہ کش س۳ ب —

ازاں خوں ہر گرہ در موئے ترکن — گرہ بر جانِ عاشق سخت ترکن
ہماں بازو ست ایں زیرِ سرِ دوست — کش از خوں تر شدی زیرِ سرم پوست
ہماں سینہ است ایں بر سینۂ یار — کہ در ہجرش زناخن بودی افگار
دو سینہ سود چوں باہم نہانی — فراہم شد جراحتہائے جانی
شد آں کاندیشہ صبحم شام کردی — شب از روزم سیاہی وام کردی
کنوں کامد گہِ عاشق نوازی — ز زلفِ خود دہم شب را درازی
گزشت آں کافتابم زرد بودی — مہِ من در زمیں در گرد بودی
کنوں زیں مہ کہ بر خورشید کرد — نگر خورشید زرد و ماہ در گرد
زہی خوابِ خوشم با یارِ دمساز — کہ بیدارم کند از بوسہ و گاز
خے زنجیر ایں زلفِ گرہ گیر — کہ بربستم جواں شیری بزنجیر
من و تو زیں پس اے یارِ وفادار — دل و جاں در طرب لہا در آزار
گر آزاری بخوں لہائے مارا — سرم را گیر بہرِ خوں بہا را
مرا بود از خیالِ خویش ہم جوش — کہ گہ ہمخوابہ بودت گہ ہم آغوش
چنانم کش کنوں در جاں پیاپے — کہ کم گنجد خیالم نیز در وے
ہماں تا محشرا اے روزِ جوانی — کہ خوش گیریم ذوقِ زندگانی

۴- نسخ میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ۵- روزِ سیاہم ب ۷- سرِ من در زمیں در گرد ک
۸- برخورشید سہ ۳ حم حم ۲ ع ۲ د ب ک ۵ = در خورشید ع ۹- در بوسہ ۳ ب ۱۰- آں زلف سہ ۳ ع ۲
۱۵- تا محشرا اے روزِ جوانی حم حم ۲ ع ۲ د ب ک ۵ = تا محشرا اے روزِ جوانی سہ ۳ = تا روزِ محشرا اے جوانی ۲ = تا بحشرا اے روزِ ع

بماں اے عمرِ ناپایندہ جاوید — کہ نوشِ جاں کشم از جامِ اُمید
وگر من نیستم جاوید بنیاد — خضر خاں در زمانہ جاوداں باد

خراب گشتنِ مجلس خانی از گردش دورِ مُدام و خفتنِ بختِ بیدارِ خضر خاں و پریشانی ایں دولت در واقعہ دیدن و تعبیرِ آں

خوابِ پریشاں از دلِ بیدارِ خسرو جستن

بسے دیدم دریں گردندہ دولاب — ندیدم ہیچ دَورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلند است — زمانِ دیگر از پستی نژند است
دگر سیّاگاں ہم زیں شمارند — کہ گہ زیر و گہے بالا بکارند
چو ایں گردش ہمہ بالا و زیر است — گر آید زیر بالائے نہ دیر است
مکن تکیہ بصد رومند و تخت — خس است ایں جملہ چوں بادی وزد سخت
ز تاراجِ سپہرِ دوں بیندیش — کہ صد شہ را کند یک لحظہ درویش
بچشمِ خویش دیدم کج کلاہاں — برہنہ پا و کفشِ کہنہ خواہاں
بگوشِ خود شنیدم تاجداراں — ز بے نانے بخوشہ جوشماراں

۱- بماں اے عمرِ ک = بیا اے عمرِ سا ۱ حج ۲ ع د ب ایضاً کنیم سا ۲ حج ۲ ب د ک ایضاً جام خورشید ک
۴- در خواب دیدن حج ۲ ایضاً از دلِ بیدار خسرو جستن سا ۲ = از دلِ بیدارِ خسرو پرسیدن حج ۲ = از دلِ بیدارِ خسرو ح ج ع = از دلِ بیدار جستن ح ۶ ہیچ دورش ع ۲ ج ۲ د ب ک = ہیچ روزش ع ج ۸- گہے زیر و گہے بالا سا ۹- زیر و بالائے سا ۲ ک ع ۲ ۱۲- کژ کلاہاں ب —

علمائے جہاں برعکس ہم ہست — کہ بر ملکے گدائی را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافشردہ پائے — بتختِ زر دریدہ پاشنائے
شتر گر بہ ہم است اندر بسے چیز — کہ آنجا می نگنجد عقل و تمیز
کبوتر با چہ ژندہ پا چو گلنار — مخ ایزارِ رنگیں ساق پُرخار
چو قسمت میرسد زایزد نہ جنگ است — نہ ہر ماہی شکارِ ہر نہنگ است
کسے کز تیرِ چرخش زخم روزیست — شفا جوید نہ رسمِ دلفروزیست
نتابد رو بہ تعظیم از سپہر تیر — ندارد شیر شرم از ریشِ نخچیر
چو باشد سہل قسمے زآسماں یافت — ازیں وآں زیادہ چوں تواں یافت
بریش کوسہ جانت از ناشکیباست — محاسن زآئینہ جستن نہ زیباست
گرت دل راست در عشق احترامے — زبدنامی نکوتر نیست نامے
چو حال اینست شو بادادہ خرسند — مجوے آزار بہرِ خوردۂ چند
میفگن پنجہ با شیراں زمستے — چو گربہ باش از کوتاہ دستے
زتندی موئے شیراں زہر خیز است — گوزن از خوئے خوش تریاک ریز است
چناں کن باہمہ کس زندگانی — کہ مانی زندہ چوں زندہ نمانی
کنوں از سینہ بیروں ریزم ایں جوش — کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش
کہ چوں شہ را بہ شخصِ ناز پرورد — رسید از تند بادِ آسماں گرد

۱۲- بستے ۱ ح ح ۲ د ہ ایضاً چو گربہ باشی۔

تغیّر یافت ع اندر مزاجش — نشستند اہلِ دانش در علاجش
بہ تپ لرزہ شدہ خورزاں تپِ نرم — کہ آن خورشید را اندام شد گرم
چنانش در جگر یافت آزار — کز آزارش جگر گوشہ شد افگار
خضرخاں کو نہالے بود زاں باغ — چو لالہ داشت زاں غم بر جگر داغ
برسمِ نذر گفت ار بہ شود شاہ — پیادہ در زیارتہا کنم راہ
ز نذرش لختے از شہ رفت سستی — پدید آمد نشانِ تندرستی
رواں گشت آں مہینِ سربلنداں — پیادہ سوئے ہتنا پور خنداں
چو او پائے بلوریں سود بر خاک — ستارہ خواست زیر افتد ز افلاک
ملوک از باد بر خاک اوفتادند — بہر راہی دراں رہ رو نہادند
تو پنداری درآں صحرائے سادہ — دمید از خاک گلہائے پیادہ
ز ہر یک پائے نازک پنج و شش گام — بسے سرخ آبلہ بر خاست گل وام
سراں چوں آب در صحرا شتابی — کفِ پا بر سوار کہائے آبی
چو شد نزدیک کز بس نرم خوئی — ق کند پائے ہمہ بے پوست روئی
ہمہ گلہا بپائے سرو خفتند — طریقِ مصلحت را باز گفتند
بغلطیدند پیشِ راہوارش — کہ تا کردند بر مرکب سوارش

۲- از تپ شرم ۳ (ہر مصرعے میں نسخے بہت مختلف ہیں اور اکثر بے معنی ہیں) ۷- رواں شد آں مہینِ سربلند آں ۳ = رواں گشت آں مہینِ سربلنداں ع ۲د = رواں گشت آں مہین سرو بلنداں حج ۲ = رواں کرداں مہیں سرو بلنداں ع حج ب ایضاً ہستنا پور ب ۱۲- کف آوردہ حج ۲ -

روان شد سوئے ہتنا پور پویاں | بصد خواہش حیاتِ شاہ جویاں
غلط شد با چناں تعظیمِ پاکاں | یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں
کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر | نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر
نرفت آنسو کہ باز آمدن نیز | کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز
چو بر رویش قضا میخواست گردی | نبردش در پناہِ نیکمردی
حمایت را کہن دامانِ درویش | ز صد سدِّ سکندر قوتش بیش
بگوشِ اقبال میکردش منادی | کہ حج بر در نشاید قطعِ وادی
ولے گوشش پر از بانگِ نی و چنگ | دروکے راہ یابد دیگر آہنگ
چناں ہم بود کز پرہیزگاری | قدم لغزیدہ بودش ز استواری
بدستش طرّۂ سیمیں عذاراں | چو سُبحہ در کفِ پرہیزگاراں
ترنّمہا کہ رفتہ تا بخورشید | شدہ بیت السّعادت برجِ ناہید
چو بر عزمِ زیارتگاہ میرفت | ہزاراں رہزنش ہمراہ میرفت
بدانساں میزدند آں رہزناں راہ | کہ ہم زہرہ زرہ میرفت و ہم ماہ
ز نغمہا کہ ہوش از مغز میروفت | درخت و دشت و صحرا پائے میکوفت
بدیں بازی چو آں عنقا شکر باز | ز درگاہِ ہمایوں کرد پرواز

۳- کرد تدبیر ۱ ح ۲ ایضاً نشد بہرِ زیارت ۳ ح ۲ ب = نشد سوئے زیارت ع ۲ ح د
۱۱- بیت السعادت ۱ ۳ ح ع ۲ د ب ک ۵ = بیت العبادت ۳ ع
۱۴- انساں نغمہ ۳ ۱۵- بہ بیں بازی ب —

مخالف کو محل میخواست خالی — چو خالی دید کرد آفت سگالی
چو بود آن پیسہ را در سینہ پیسے — ببار یکی شدہ باریک ریسے
نبود دست آں ہزاری چوں زمرداں — ہزاری ریس کردش چرخِ گرداں
بفتنہ راست کرد اندیشۂ خویش — بحضرت رفت بے اندیشہ درپیش
بروں داد آنچناں رازِ نہاں را — کہ باور شد دلِ شاہِ جہاں را
الپخاں را گوزنی ساخت با شیر — زد اوّل نیش وانگہ راند شمشیر
چو از کارِ الپخاں سینہ پرداخت — سُبک تدبیرِ کارِ خضرخاں ساخت
شد فرمانی از فرماندہِ دہر — چو ماری ہر خطش دیباجہ زہر

رازنامہ عتاب امیر ظل اللہ سوئے شمس الحق

سرِ فرماں سپاسِ بادشائے — کہ برترنیست زو فرمانروائے
گہے نعمت دہد گہ بینوائے — گہ آرد پادشاہی گہ گدائے
ازو بر ہر سرے مہرے نہانی است — وگر خشم آورد ہم مہربانی است

۲- آں پیسہ را در سینہ پیسی ت ک = آں پیسہ را در سینہ نیسی ہ = آں نیشہ را در سینہ نیشی ع = آں بیشہ را در سینہ نیشی ح = ایں بیشہ را در سینہ بیسی ع ۲ ایضاً باریک ریسی ت ع ۲ ک ہ = باریک ریشی ع ح = تاریک ریسی د ۳ - نبود دست ر ت ح ک ط ا = نبود ش ع ع ۲ ایضاً ہزاری ریس ت ک ہ = ہزاری ریش ع ح = ہزاراں ریش ع ۲ د ۹ - روزنامہ امر ظل اللہ ر ت ح ع ۲ د ہ = روزنامہ امیر ظل اللہ ت ب ک = روزنامہ ظل اللہ ح ۲ = رازنامہ عتاب آمیز ظل اللہ ع
۱۲- نہان است ایضاً مہربان است ب -

زحکمش ہیچکس بے آزموں نیست
رضا وخشمش از حکمت بروں نیست

دو مردم را چو خواہد قطعِ پیوند
پدر را دور گرداند ز فرزند

وگر پیوند خواہد بے کم و بیش
کند بیگانگاں را یکدگر خویش

ہر انچہ آید اگر کم و گران است
چو در بینی صلاحِ ما در آن است

ازاں پس داد با اندک غبارے
بنورِ دیدۂ خود خارخارے

کہ اے خونِ من و خونابۂ من
زہرت خوں دل ہمخوابۂ من

از انجا کاسماں راہست خوئے
ق کہ بستاند چو بخشد آرزوئے

جدائی افگند چوں کرد باہم
پراگندہ کند چوں شد فراہم

نہ پیوندے تواند دید تا دیر
نہ کس را خواہد از کامِ دلے سیر

زند برقی چو آبی ریزد از میغ
بہ پیوند دبخون و بُرّد از تیغ

بدانساں کرد مہر از خونِ ما پاک
کہ خونِ خالت افشاندیم بر خاک

الیخانی کہ خالت بود فرخ
ق بہ و بایستہ ہمچوں خال بر رُخ

بزخمِ خنجرِ آتش زبانہ
کہ ہست آں فتح و نصرت را نشانہ

خطائے کرد دورانِ جفا بہر
کہ چوں نقشِ خطا حک کردش از دہر

۳- بیگانہ را با یکدگر ب ۴- اگر سود ار زیان است سا ۵- اندک عیاری سح حج ۶- خونِ دل سا ب ك حج = خون من ع حد ه = خون و هم خونابہ من ع ۹- پیوندے سا حج = پیوند حج ب = پیوندش ع ۱۱- خونِ ما سا حج ب ك = خونِ دل حج = خوئے من ع -

گر از خالی جمالت گشت خالی — مشو خالی ز حمدِ لایزالی
رُخ از روئے نیایش بر زمیں مال — کہ رویت را نیایش بس بود خال
ز دل چتر سیاہِ ما مکن دور — کزیں خالست روئے ملک را نور
چو زیں سر رشتہ رمزے باز یابی — عناں ناخواندہ سوئے ما نتابی
دلت دانم کہ تنگست از پئے خال — شکار دگشت بہ باشد دریں حال
ز آبِ گنگ تا دامانِ کہسار — نہ بینی خاستہ یک سوزنِ خار
برانگونہ است صحراہائے پنجیر — کہ دہ آہو تواں کشتن بیک تیر
باقطاعِ تو کردیم آں زمیں خاص — کہ باشد رہ برہ خنگِ تو رقاص
بامر و ہمہ نشیں با لشکرِ خویش — کہ بر کوہ آزمائے خنجرِ خویش
چناں کن تیز تیغِ خود برآں سنگ — کہ بُرّی سنگ را یانِ گراں سنگ
چناں زن در خسانِ کوہ آتش — کہ سوزد در خطا قا آنِ سرکش
بفیروزی دوماہی باش زانسوے — کہ تا فیروزہ چرخ آرد بتورے
چو تسکینِ غبارت باز دانیم — دریں گلشن چو بادت باز خوانیم
ولیکن تا رسد ہنگامِ آں کار — ق — کہ دولت بر درِ ما بخشدت بار
رواں کن سوئے حضرت بے کم و کاست — علامتہائے سلطانی کہ آنجاست

۱- جمالت گشت ح ح۲ ع۲ = جمالت کرد ع ب د ۲- شنایش ح ۸- رہ برہ خنگ س۲ ح۲ ب د = رہ برو خنگ س۲ ح = رہبر خنگ ع ۱۱- خاقان خس کش س۲ ح۲ د = تا آب خس کش س۲ ح ع۲ ب ۱۴- ح ۱۴- باز بر در بخشدت د ب-

زچترو دور باش و پیل و رایت ق کہ حکم ما بران دادت ولایت
امانتہائے تست ایں جملگی ساز امانت چو نتو باز آئی رسد باز
مدار اندیشہ زانچہ اقبالِ ما خواست صلاحِ تست ہرچہ اندیشۂ ماست
چو مضمونات فرماں شد بپایاں بمُہر آمد رموزِ پادشاہاں
طلب کردند بد خو خادمے زشت درونش آتش و بیرونش انگشت
ترش روئے بسانِ سرکہ تند کہ ہم از دیدنش دنداں شود کند
زبانی پیکرو دوزخ زبانہ دہانش ہفت دوزخ را دہانہ
بیک لب آسماں را بوسہ دادہ دگر لب برزمیں دامن نہادہ
زبانی بیگرہ روئے گرہ سنج بہر یک موئے ابرویش گرہ پنج
بلا را شحنۂ آفت را مربّی قِنَا مِنْ وَجْہِ المَشْؤُمِ رَبِّی
چو شد پیوستہ آں عنبر بکافور پُر از کافور و عنبر یافت منشور
بفرمانِ شہ آں فرمانِ پُر دُود ستد آں دود رنگ آتش اندود
برآئین الاقان یکشب از شہر رسید آنجا کہ بُد شہزادۂ دہر
خضر خانے فریبِ بخت خوردہ جہانش اُمیدوارِ تخت کردہ
شہ و شہزادۂ خود کامہ و مست زمقصود آنچہ باید برکفِ دست

۱- کہ حکم ما ح ۲ ع ۲ د ب = زحکم ما ع ح ۷- دوزخ را نشانہ ب ۹- رئے سا ح ح ۲ ع ۲ د ب = رویش ع ۱۲- فرماں برزد د ب ح ع = فرماں برے دود ه = فرمان پر دود ح ع ۲ د ۱۳- الاغاں سا سا ۲ سا ۳ ح ع ۲ ب ۱۴- خضر خانے ح ح ۲ ع ۲ = خضر خانِ ع ه -

بعزت نازنینِ ملک بوده — بدونیکِ جهان ناآزموده
نه زاب سر و پایش رنج دیده — نه بادِ گرم برویش وزیده
چه داند خوئے چرخِ بیوفا چیست — وزیں گردنده ثابت در جهان کیست
همیرفت از طرب با نغمه و نوش — ز آفتهائے دورانش فراموش
چو بگزشت از سوادِ میرته آنسوئے — سواد آورد سوئے دشمنان روئے
رسید آں خادمے عفریتِ وش تیز — تنِ ناشاد و رخسارِ غم انگیز
بدرگاهِ خضرخاں شد نهانے — چو ظلمت پیشِ آبِ زندگانے
سپردش ماجرائے پیچ در پیچ — دروجز پیچِ غم دیگر همه هیچ
چو خان خواند آں تغیرنامهٔ شاه — تغیر یافت اندر خاطرش راه
یکے آنکو بحضرت نازنیں بود — چراغِ چشمِ شاهِ دوربیں بود
دگر آنکه از عتابِ تاجداراں — نبود آگه برسمِ هوشیاراں
عتابِ پادشاهاں سیلِ خونست — شتاب اندر دمِ آں کاهلِ درونست
مبادا خسرواں در خوں ستیزند — که خونِ صد جگر گوشه بریزند
بسا گوهر که بُرد از تاجِ ملک — که فرزندی و خویشی نیست در ملک
هر آں درکاں ز سلکِ پادشاه است — گهے تاج سر و گه خاکِ راه است

۴- نغمه و نوش حم حم۲ ع د ب = نعمت و نوش ع ۵- میرت ب و میرٹ د = حیرت ع = سیرت حم = میرته حم۲ ۸- سپردش سا سا۲ سا۳ حم۲ ع۲ د ب = سروش ع حم ایضاً پیچ پیچِ غم دگر هیچ حم۲ ب = پیچِ غم دیگر همه هیچ ع۲ د حم ۱۱- عتاب شهریاراں سا۳ -

بجاں ایمن نباشد خاص جمشید | عُطارِد را بسوزد قُربِ خورشید
خضرخاں حربۂ شہ خوردہ در دل | زدیدہ خونِ دل میریخت در گل
چو ستر راز را کم دید چارہ | بزد دست و گریباں کرد پارہ
کساں کاں حال را نظّارہ کردند | نہ جامہ بلکہ جاں را پاں کردند
نفیری خاست تا فیروزہ گوں کاخ | کہ دلہائے کواکب گشت سوراخ
چراغِ ملک زاں آتش فشانے | دخانے دل شد و بگزاشت خانے
علامتہائے شاہی دادہ شاہ | حُسام الدین ملکِ را کرد ہمراہ
کہ پیل و دور باش و چتر شاہی | زشمش آورد بر ظلِّ الٰہی
وزانسو خود بفرماں با دل تنگ | سوئے امرُوہہ کرد از میرتہ آہنگ
رواں شد چہرہ از خوں رنگ کردہ | دو چشم از گریہ جَون و گنگ کردہ
گزشت از گنگ با خاصاں تنی چند | کلہ را سایہ بر امروہہ افگند
رمیدہ سایۂ چتر از کلاہش | کلاہ و سائباں چترِ سیاہش
زآبِ دیدہ ہر سو رخش میتاخت | زدودِ سینہ بر سر چتر میباخت

۳- ستر راز س۳ ح۲ د ه = مہر راز ع = سر راز ع ح ك ۶- دخانے دل ح ع۲ د ب ك = دخان ع ح ۸- زپیل ب ایضاً آورد س۳ ح ح۲ د ب = آوردہ ع = آورد ه ۱۰- جون و گنگ ح۲ = جو و گنگ ع = خونِ گنگ ح د ب = ہمچوں گنگ س۳ = چوں گنگ ع ۱۲- رمیدہ سایۂ س۳ ح ح۲ ب ه ایضاً کلاہ سائباں س س۲ س۳ ح ح ع۲ د ه = کلاہ و سائباں ب ك = کہ آہِ سائباں ع ۱۳- میتافت - میبافت ب -

بامروہہ دروں غمناک بنشست — چو گل با سینۂ صد چاک بنشست
دو سہ روزی درآں تیمارِ جاں کاہ — نداد اندوہِ دل را سوئے خود راہ
بخلوت شد ز دیدہ موجِ خوں راند — غزل خوان و نوازن را دروں خواند
نوازش جُست زابریشم خراشاں — سماعِ نغمہ میکرد اشک پاشاں
ز دلتنگی ببانگِ چنگ میسوخت — شگافِ دل بتارِ چنگ میدوخت
بہر پردہ کہ مطرب ساز میزد — غزلخواں برسپر آواز میزد
سرود و شعر گرچہ غم زدا ست — ولے در سختیِ غم غم فزا ست
کند شادار گہ شادی نیوشند — وگر در جوشِ غم باشد بجوشند
نہ بینی مویہ گر در مویۂ نرم — بنائے دف کند ہنگامہ را گرم
دراندیشید زاں پس با دلِ خویش — کہ نتواں داشت بے مرہم دلِ ریش
گرفتم تشہ چو دریا سہناک است — نہ آخر گوہرِ اویم چہ باک است
گناہِ خود نے بینم دریں ہیچ — کہ خشمِ شاہ گوشم را دہد پیچ
در آرد گوشمالِ او بجوشم — شفیعے ہست مروارید گوشم
وگر زو نشنود عذرِ گناہم — بمروارید دیدہ عذر خواہم
بدیں اندیشہ یکدم شاد بنشست — پس انگاہی چو گل برباد بنشست

۳- جوئے خون ۱ ۴- زابریشم ۱ ح ح ۲ ع ۲ د ب = از ریشم ع ایضاً سماعِ نغمہ ۱ ۳ ح ح ۲ ع ۲ د ب = سماع و نغم ع ۶- میکرد ب ۷- سرود شعر ع ۱۳- شفیع ۱ ح ۲ = شفیعے ۳ ح ع ۲ ع ب ۱۵- آنگاہی چو گل ۳ ح ح ۲ ع ۲ د ب = انگاہ چوں گلے ع -

بسرعت سوئے حضرت شد شتابان — چو مہ در چرخ و باد اندر بیابان
شبا روزی بتیزی کردہ قطع — رسید و پیش شہ زد بوسہ بر نطع
چو در ستیارۂ خود دید خورشید — بشام غم دمیدش صبح امید
بسوز دل گرفت اندر کنارش — فشاند از دیدہ گرد رہ نثارش
برمزش گفت کاے تلخی کشیدہ — ق — ز آزار پدر تلخی چشیدہ
اگرچہ ایں تلخیت خوشتر ز قند است — کہ چوں دارد روے تلخت سودمند است
ولے شیریں نشد کز تلخ خوئے — کنم با جان شیریں تلخ روئے
نہ از من ریختہ است ایں زہر بر تو — کہ ایں بود است بہر از دہر بر تو
وگرنہ کس تواند در زمانہ — کہ چشم خود کند بیروں ز خانہ
چو بارد ز آسماں باران تیمار — زمینے را بود زو بہرہ ناچار
کسے کز آسماں باید امانش — نباید بود زیر آسمانش
بسے زینگونہ بودش در نہانے — بر آں صبح سعادت مہربانے
کہ روشن داشت رائے صبح تابش — کہ نزدیک غروبست آفتابش
سلامش میرسد از عالم پاک — نویدش میفرستد ما در خاک
بحسرت در خضر نظّارہ میکرد — زہر آب حیواں چشانہ میکرد

۱- چو مہ در برج سہ ۶ - اگرچہ ایں تلخیت خوشتر ح ع ۲ د ۵ = اگرچہ ایں تلخیت شیریں سہ = اگرچہ ایں تلخیش خوشتر ح ۲ = اگر تلخ است ایں خوشتر ع
۱۲- مہربانی اور مصرعہ دوم کا قافیہ درنہانی سہ —

چو هست از بهرِ خضر آں چشمہ را جوش — سکندر کے تواند کردنش نوش
اگر ممکن شدی در گیتی آرام — ق — بعمرِ عاریت یا مہلتِ وام
وفا پیدا شدی ہر بوالہوس را — کہ چوں دادی کس ایں سرمایہ کس را
غرض چوں دیدہ بود آں ناوک انداز — کہ رجعت نیست تیرِ رفتہ را باز
دلش میخواست تا در گوشِ فرزند — درآویزد ز دانش گوہرے چند
رقمہائے کہ کار آید بشاہی — دہد یادش ز منشورِ الٰہی
چو حاضر بود پیشِ آں خصمِ کیں خواہ — کہ پرورد بخونِ خویشتن شاہ
ایشاں را قلم در سر کشیدہ — بخونِ خضر خاں خنجر کشیدہ
درونش کرد زانساں رہنمونے — کہ بیروں ندہد از رازِ درونے
نصیحت دوست را در پیشِ دشمن — بود رفتن بیکجا باغ و گلخن
سلاحِ مخلصاں دادن ببدخواہ — ببد خواہیِ جانِ خود بر دراہ
زکافورے کہ بود اول سقنقور — درآخر خورد گوئی شاہ کافور
بسا رستم کہ چوں زالاں بزاری — ہزاراں ریش گشتند از ہزاری
خلیفہ بے تواں از ناتوانے — مخالف در خلافِ کاردانے

۱- از آبِ خضر خاں چشمہ را نوش س ع ۲ ۴- کجا دادی س ۳ ۹- آں رازِ درونے ح ح ۲ د ب = از رازِ درونے ع = اسرارِ درونے س س ۳ ع ۲ = آثارِ درونے س ۲ ۱۱- سلیح مخلصاں س = صلاحِ مخلصاں ک د = سلیحِ دوستاں ع ۲ = سلاحِ مخلصاں ع ح ۲ ایضاً بود راہ ب ک ۱۳- ہزاراں ریش س ۲ ع ب ع = ہزاری ریش ح ح ۲ د = ہزاری ریں س ۳ -

چو بید و سرو خفت از باد بر خاک — ز هر سو سر برآرد خار و خاشاک
چو راند در غروب آورد خورشید — زند سیّارِ لافِ ملکِ جاوید
چو شب دزد ابر شد سیّاره نایاب — چراغِ دشت گردد کرمِ شب تاب
چو شمع ماه را کم شد زبانه — بخورشیدی نشیند شمعِ خانه
چو دانست آن مخالف در سرِ خویش ق — که میل کانست سوئے گوهرِ خویش
بزور و زرق مجلس کرد خالی — پس این دیباچه پیش افگند حالی
که شه بر بستر و شهزاده بیدار — هم از شه خسته وهم در پئے کار
ز بس کاحسان و بخشش پیش کرده — جهانے نیک خواهِ خویش کرده
ز چندین جیشِ حاضر تختگه را — یکے من پاسبانم تختِ شه را
چو در فتنه مخالف بفشرد پائے — نخست از پاسبان خالی کند جائے
تواں باید ز بهرِ کامرانے — نگیرد با تواناں نا توانے
ز چشم ار خسته شد ذاتِ سلیمت — کنوں از قرة العین است بیمت
گر او آرد دریں بے زوریت زور — نمک را نشمر دکس چوں شود شور
صواب آں شد که آں دُرِّ خطرناک — بدرجی ماند از دستِ کساں پاک
نهد چوں تاجِ صحّت شاه در برج — تواں بیروں کشیدن گوهر از دُرج

۲- قرب جاوید ب ۳- سیّاره شد در ابر س ۹- جیش حاضر س س س ح ح ع ۲ د ب ه = جنس حاضر ع د ۱۱- باتوانا ح ك = باتوانان ع ع ۲ ح ۲ د ۱۲- ز چشم ار س س س ح ح ع ۲ ه = از چشم ار ب = ز خشت ك = ز جسم ار ع -

رہی گفت آنچہ کرد اندر خرد راہ — صلاحِ ملک بہ داند دگر شاہ
بدانش داشت شہ ایں نکتہ را پاس — کہ دشمن راست در لوزینہ الماس
بدل گفت ار دہد عمرم جہاندار — توانم خواست لابد عذرِ ایں کار
ورم ندہد جزائے ایں عمل دست — عملہا را جزا بخشِ دگر ہست
پس از روئے خرد شد مصلحت جوئے — بروں داد آنچہ داد از مصلحت روئے
نخستش گفت کاں شوریدہ فرزند — چو پیوند است نتواں قطعِ پیوند
قوی بازو بری باشد ز جاں سیر — کہ بُرّد بازوئے خود را بشمشیر
ولیک آں بہ کہ دور از قصرِ جمشید — ببرجی دارمش ماہی چو خورشید
بدیں تدبیر خاں راجُست در پیش — بروں افگند خوناب دلِ خویش
بگریہ گفت کاے خونابۂ من — خیالِ رویتو ہم خوابۂ من
تو در اندیشہ نادانی چنانے — ق کہ ایں مقدار در خاطر ندانے
کہ چوں باکس مخالف گردد ایّام — مخالف گردد او را خوں در اندام
نیندیشند نقّاشانِ تقدیر — کہ ایں منشورِ سلطان است یا میر

۲- داشت شاہ آں ح ح۲ ک ب = داشت شاہ ایں س۲ د = داشت شہ ایں س س۳ ع۲ = داشتہ آں ع ۴- جزا بخشِ س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د = جہاں بخشِ ع ۵- داد از س س۳ ح ح۲ د = بو داز س ع = دید از ب = داد آں ع ۶- کایں شوریدہ س۲ ب = کاں شوریدہ س۳ ع = کاے شوریدہ س ح ح۲ ع۲ د ۱۱- نے نادان چنانے س۲ س۳ ح ح۲ ب ك د = نادانِ جہانے ع۲ = نادانے چنانے ع

۱۳- سلطان است س س ح ح۲ ع۲ د ب ه = سلطانیست ع —

نگارند آنچه فرماں باشد از غیب — نهند آنرا کہ فرمان است دجیب
چو بر ما نیز تقدیر ایں رقم بست — کجا زیں سلسلہ بیروں تواں جست
چناں روشن شد از حکم خدائی — کہ چندیت از پدر باشد جدائی
چو دیگرگوں نخواہد گشتن ایں حرف — بمنزل کردہ باید توشہ را صرف
مے بنشیں ببرجی کا تفاق است — مے دیگر ہمیں برجت وثاق است
اگرچہ زیں غمم تا بست در جاں — ولیکن از مصلحت رو تافت نتواں
چو بشنید ایں سخن فرزند دلریش — نماند از دردمندی طاقتش بیش
ز نالہ نفخ صور اندر دہن دید — قیامت را بچشم خویشتن دید
قیامت بیش ازیں بنود بعالم — کہ فرزند و پدر بگریزد از ہم
ز بیہوشی فرو غلطید بر روئے — چو سرو سیل خوردہ برلب جوئے
چو شہ دید آنچناں بیہوش و تابش — در آں صفر از دیدہ ریخت آبش
چو باز آمد بخود میکرد زاری — کہ شہ را بر خود است ایں زخم کاری
چہ بُرد دشمن از مردم سر و پائے — تو کار دشمناں خود میکنی وائے
بلے چوں در رسد حکم خداوند — کند خود مردم از خود قطع پیوند

۴- توشہ داں ع ح د ب ۵- مے دیگر ہمیں برجت س۱ س۲ ب د ع ح۲ ح۳ ح = مہ دیگر ہمیں برجے س۳ = مے دیگر ہمیں برجت ع ۱۰- سیل خوردہ س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ح۳ ب د ہ = سیل خوردہ ع
۱۳- چو بُرد س۱ س۲ س۳ ح۲ ب ع = چہ برد س ح ح۳ ۱۴- بلے چوں در رسد ح ح۲ ع ب = ولے چوں در رسد س۱ س۲ = ولے چوں میرسد ع -

یکے بر خود گزارد خنجرِ تیز — یکے گردد ز خونِ خویش خونریز
یکے دشنہ زند فرزندِ خود را — یکے دل بر درد دلبندِ خود را
ولیک ایں جملہ را مفگن بتقدیر — کہ مردم نیز دارد عقل و تدبیر
چو شہ سایہ بنید از در آنسوئے — نہادم سر بہر چہ آید بریں روئے
خضرخاں چوں بروں دادایں دمِ درد — بلرزیدند خاصاں زاں دمِ سرد
بسے بگریست شہ چوں ابرِ نوروز — پس از دل برزد ایں برقِ جگرسوز
کہ ایں شعلہ کہ از من یادگار یست — ترا از دور زخم گوئی شرار یست
چہ پنداری مرا جانیست در تن — بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشم من نور — کہ چوں تو مردم از چشمم شود دور
ولے چوں زآفرینش دارم ایں ننگ — کہ باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے — نہ جنبد حکمِ سنگیں من از جائے
وگر چوں یخ گداز د جانِ سنگیں — خطِ سنگ است اگر نقشِ یخ است ایں
ز خلقت چوں مرا زینگونہ حالست — بدل در خلقتِ مردم محالست

۱- یکے برخود گزارد س۱ س۳ ح۲ ع۲ = یکے را برگزارد ع ح ۲- یکے دل بر درد س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ ب ه = یکے دل میدہ ع ۳- مردم نیز دارد س۱ س۳ ح ح۲ = مردم نیز داند س۲ ع۲ = مردم نیز آرد ع ۴- سایہ بنید از در س۱ س۳ ح۲ ب = نہ انداز در ع۲ = براند از در ع ایضاً آید ازاں رو س۱ = بدیں روئے ع ۵- بروں داد ح ح۲ ع۲ ب ه = بروں زد ع ایضاً ایں دم از درد س۳
۹- برقِ جاں سوز ب ۹- مردمِ چشم ب ۱۰- نقش در سنگ س۱
۱۲- ہماں نقشِ نخیں س۳ = اگر نقشِ نخیں ع ط -

چو آگاہی ز خوئے بدستیزم — ببر بارِ سلامت زاب خیزم
ہم اکنوں بازت آرد بختِ والا — برافسر سازدت لؤلوئے لالا
چو گفت ایں با ہزاراں بیقراری — قراری داد ازاں پس با ہزاری
نخستش داد سوگندِ خداوند — کزاں برتر نباشد ہیچ سوگند
بقرآن و رسول و شرع و ایماں — کہ نقضِ آں نگنجد در کریماں
بشمشیر و نمک سوگند دیگر — کہ ہست ایں شورتن واں آفتِ سر
کہ اندر دیدۂ وجانِ خضرخاں — نیندیشد گزند از دیدۂ وجاں
چو آئینِ وثیقت محکمے یافت — دو دل با عالمِ غم ہمدمے یافت
اشارت کرد شاہِ محکم آئیں — بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں
چراغِ ملک را بر دن شبانگاہ — بحصن گوالیر از منظرِ شاہ
تعالیٰ اللہ ندانم کاں چہ دل بود — کہ نزدش گوہرے زانگونہ گل بود
چکیدہ قطرۂ دریاوش از وے — فگند از روئے خود چوں قطرۂ خوئے
سکونت را عجب برپائے می داشت — کہ جاں میرفت دل برجائے میداشت
جگر میکند ہجرانش بصد زور — کہ در کندن نبودش ذرّۂ شور

۶- شورِ دل سع۲ = سوزِ تن حج۲ ۷- دیدۂ خانِ خضرخاں سع۲ ایضاً گزندِ دیدۂ وجاں سا حج۲ ع۲ ۸- وثیقت سا۲ حج حج۲ ع۲ ب د= وصیت سا۲ ع ۹- محکم داشتہ کیں سا۲ ۱۰- گوالیر ع حج۲ ب = گالیر سا۲ = گالور سا۲ = کالیور حج = والپور سع۲ ایضاً منزلِ شاہ ب
۱۲- چکیدہ گوہرے حج۲ ۱۳- جان میرفت و دل برجائے سا سا۲ حج حج۲ ع۲ ح ب ۵ = جان میرفت دل برپائے ع ۱۴- ہرآنش سع۲ -

جگر گوشه ز دیده میشد ش دور — بدیده خونِ دل میداشت مستور
همیرفت و نمیشد طاقتش گم — زچشمش دیده واز دیده مردم
درونش پاره پاره میشد از درد — بروں آں درد پاره پاره میخورد
جدائی هر دو را چوں کرد تقسیم — تو پنداری که یک جاں شد بدو نیم
رواں شد نیم جاں با جانِ پُرغم — شنشه ماند و نیمے جانِ درهم
سرِ سوزن نه سر رشته پدیدار — که بتواں دوخت آں دو نیمه یکبار
چو آں دیده زچشمش برکراں شد — زگریه مردمِ چشمش رواں شد
خضر میرفت و عقلش کرده ره گم — زخضرائے فلک درنالش انجم
بدولہ درنشست آں درکرم نشر — چو خیرِ مومناں در پلهٔ حشر
درآں میزاں رواں کردند پویاں — یکے خورشید و چندے ماه رویاں
بهم اهی و زیرِ سخت کینه — نباتش درلب و زهرش بسینه
فریبِ روبهاں برشیر میراند — زباں میداد و آں شمشیر میراند
دمش میداد و آں دورِ جفا بود — دلش میداد و آں نقلِ بلا بود
اگر پیداست دشمن، دوست خویست — بدهت آں دشمنے کو دوست رویست

۲- زچشمش س۳ ۳- بزور آں درد س۱ س۳ ح ع۲ ب = بروں آں درد ع ح۲ ۵- باجانِ برهم س۳ ۶- آں دو نیمه یکبار س۲ ح ح ع۲ ب = دو نیمه یکبار ع = آں دو نیمه یکتار ح۲ س۱
۱۰- خورشید و چندے س۱ س۳ ع۲ = خورشید و چندیں ح۲ = خورشید و دیگر س۲ ب ۵ ح ۱۳- دورِ جفا س۱ = دو دِ جفا س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ ب ایضاً دلش میداد س۳ ع۲ ح ح۲ ب = زباں میداد ع -

تواں کردن زتیغِ تیز پرہیز — کہ بیروں از نیام آید بخونریز
نیام است آنکہ دارد برق در میغ — بروں سو نرم و رنگیں و زدروں تیغ
بسانِ پستہ و بادام شو نغز — کہ بیروں چوبِ خشک و اندروں مغز
نہ چوں حنظل منافق باش در دہر — نباتی پیکرے پر شربتِ زہر
بسرعت میشد آں دستورِ گمراہ — بہانہ بست بر دستوریِ شاہ
گرفتارِ ذنب خورشیدِ تاباں — چو مہ منزل بمنزل شد شتاباں
دو روزے راہ زاں خورشید تف یافت — کہ برجِ گوالیر از وے شرف یافت
چو گوہر خازناں را گشت تسلیم — بسے در ہر تعہد رفت تعلیم
بنگیں قلعہ در پیغولۂ تنگ — نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ
دراں تنگی زغم دل تنگ مے بود — دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود
زبے سنگی شدی چشمش چو دُر پاش — دولرانی دلش دادی کہ خوش باش
چکاں ہر دم زچشمش لعلِ رخشاں — غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں
زغم جانش ارچہ در بیداد مے بود — ولے بر روئے جاناں شاد مے بود
ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست — ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست
شب و روز آں مہ و زہرہ بمسند — ہمے بودند باہم و چوں دو فرقد

۱- بروں سو ہیزم رنگیں دروں تیغ ب ۳- خشک است از دروں مغز ب ۷- دو روزے راہ ازاں س۱ ح ح۲ ع۲ = دو روزے راہ آں س۳ ب ۱۲- در سینہ ب ۱۳- در روئے جاناں ب ۱۵ ہمے بودند باہم س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = ہمے بودند ہر دو ع —

زدوزخ شعلۂ غم گرچہ کم نیست — چو غم را غمگساری ہست غم نیست
اگر کوہیست اندوہِ دلِ ریش — سُبک باشد بروئے دلبرِ خویش
وگر آبست و آتش بر رُخِ یار — تواں خوردن بسانِ آبی و نار
بغم مونس طلب کآرام جانیست — غمِ بے مونساں یکچو جہانیست
رُخ ارچہ از سرکہ خوردن پُرز چین است — چو زیریش انگبیں سرکہ انگبین است
اگرچہ زہر خوردن عینِ جہل است — فسوں خواں چوں بنزدیکیت سہل است
مے ارچہ رہنما یدسوئے آتش — نمک چوں چاشنی دادش بود خوش
ہیلہ کو بُرنفتہ خونِ دل رُفت — شود خرمائے ترچوں باعسل جفت
دو یکدل ہمچو جوزا روئے در روئے — بُدندی یکدگر دلدار و دلجوئے
گہے او پیش ایں صد ناز کردی — گہے ایں برلبِ او گاز کردی
گہ او باز و کشادی ایں خزیدی — گہ ایں گیسو سپردی او کشیدی
گہ او کردی ترنّم ایں ہمہ ہوش — گہ ایں گفتی فسانہ او ہمہ گوش
گہ او سر درکنارِ ایں نہادی — گہ ایں در زیرپائے او فتادی
دراں زنداں برآں دلہائے پُرسوز — بدیں حیلہ بسر میشد شب و روز
بحسبِ حال گہ گہ خانِ غم کش — دلِ خود را بنظمے داشتی خوش

۶- بہ پیشِ تست سع۲ = بنزدیکیت سا۲ ح = بہ نزدِ تست ع ب ۹- روئے در روئے سا۲ ح ح۲ ع۲ = روئے بر روئے سا۲ ع ۱۴- براں دلہا ح ح۲ ع۲ = بداں ع ب
۱۵- خانِ غم کش ح ح۲ ع۲ ب ھ = جانِ غم کش ع —

پریوش ہم جوابے کردی آغاز — بسحرِ ہندوی گشتی فسوں ساز
خضر خانے کہ بُد جاں در و بامش — شبے با ایں غزل خوش بود حالش

غزل از زبان عاشق

دمے با من نشیں اے یارِ دلبند — کہ بر رویت بکشایم دمے چند
اگر بندی نہاد ایّام بر من — خوشم کز زلفِ تست ایں دام بر من
بر ینگونہ کہ بندم بست تقدیر — اگر بندم کشاید چیست تدبیر
بروں آید چو ماہِ نخشتم از میغ — ہمیں آہن شود بر دستِ من تیغ
بسے بودم بہ بستانہا طرب جوئے — کنوں لختے بزنداں ہم کنم خوئے
نہ من از یوسف اندر حُسن بیشم — کہ تنگ آید دل از زندانِ خویشم
چو می آید ز تقدیر ایں ہمہ چیز — خضر بودم کنوں یوسف شوم نیز
بہ بندِ یوسفم غم گرچہ کم نیست — ز لیخایم چو با من ہست غم نیست
عروساں را ز روز یور تواں کرد — بود خلخالِ آہن زیورِ مرد

ازیں خلخالِ ہمچوں اژدہایم — بکامِ اژدہا بیں ماندہ پایم
ہنوز از پائے او خلخال در دل — ز رویش ہم خل و ہم خال در دل
شرابِ عیش چنداں داد ساقی — کہ کم ماند آرزو در سینہ باقی

۱- بشعرے ہندوی س۲ ۲- پر و بالش س۲ ۹- تنگ آمد س ب ۱۲- زر و زیور س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ك = ز ز ر زیور ع ب ۱۴- ہم خل و ہم خال س ح ع۲ ع = ہم خلہ ہم خال ح۲ = ہم خد و ہم خال س۲ س۳ ۵ = ہم خل ہم خال ب —

کنوں کاں دور شد چوں مے چہ جوشم
چو دور خونستاں ایں خوں نیز نوشم

نگفتم شکرِ شادی چوں دراں دم
بگویم بارے اکنوں شکر ایں غم

گزشت آنکہ از نشاط و عشرت خوش
ہوسہا پختہ ایں جانِ پُر آتش

ہوس کامید بود ہمنشینش
مسِ خام است لعلِ آتشینش

۵ تو گوئی خواب بود است آنکہ ہر بار
بدولت بود مے چوں بخت بیدار

چو بختم را درآمد خفتنے سخت
مگر در خواب بینم زیں پس آں بخت

ولے چوں باد دولرانی ست خوابم
یقیں کاں بخت و دولت باز یابم

چو کرد ایں سوز رُوشن نیّرِ شرق
مہ از ابرِ حیا بیروں زد ایں برق

پاسخ از زبان معشوق

۱۰ زمانہ بیں چہ بے رحمت شد امسال
کہ برکند ارجمنداں را پر و بال

بطالع خضر را بود آں گرانے
کہ شوید دست زآب زندگانے

ولے برقے کزاں دار ابر اُفتاد
گزشت از خضر و بر اسکندر اُفتاد

خضر راہم ریاضِ عیش شد تنگ
کہ ماند اندر ریاضت خانۂ سنگ

ہنوز از وے ندیدہ روز و شب بہر
کہ دریا بستہ گشت از سردیٔ دہر

۱- چہ جوشم ح ح۲ = بجوشم ع ایضاً کہ دورِ خوں س۲ س۳ ع۲ ب ایضاً ایں مے نیز س۳ حاشیہ
۲- بگفتم شکر س۲ س۳ ایضاً بگویم نیز س۳ ۳- ہوسہا پختہ س س۲ ح ح۲ ع۲ ح ب = ہوسہا ریختہ ع
۵- آنکہ ہشیار ب = آنکہ یکبارہ ح ۶- خفتنے سخت س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ح ب = خفتنِ سخت ع
۷- کاں بخت س س۲ ح ح۲ ع۲ ب = تخت ع ۱۴- بستہ شد ب -

جہانے غرق شد کاختہ بزشتی — بروئے دجلہ ز آہن راند گشتی
ایا ماہی کہ در راس آمدت پائے — بیا رآں پاکہ بر راسش کنم جائے
مرنج ار گشت پایت اژدہا سنج — کہ جائے کم بود بے اژدہا گنج
ورت زنجیر آہن بست تقدیر — نباشد چاں شیراں را زنجیر
ازاں آہن کہ گشتت زیور ساق — چو آہن سوختہ است ایں جانِ مشتاق
دل خود را بسے کوبم دریں درد — روا نبود چہ کوبم آہنِ سرد
زبندت من برآنم آرزومند — کہ بکشاید زمانہ بندم از بند
ولے ترسم کہ بینم زیں غمِ خویش — چو دلبندِ تو ام بندِ دلت بیش
بغیرت ہم زبندت میکنم جوش — کہ پایت را چرا گیرد در آغوش
بپات ار از گرانی نبودم بیم — نہم من ہم ز بازو حلقۂ سیم
چو من ایں سیم نپسندم در آنجائے — ز آہن بارچوں بینم براں پائے
گرفتی کامدت زایزدِ مخور غم — کہ اسیرِ ایں گرفتند اختراں ہم
نگیرد چرخ جز پر ماہیاں را — کہ ندہند ایں محل بے پائگاں را
مہ و خورشید را گیرند پیوست — بکوکب کم زند گیرندۂ دست

۲- راس سا۱ ح ح۲ ع آ ب = راست ع **ایضاً** بر راسش کنم ح۲ = بر راہش ع ح ع۲
۵- چو آہن سوختہ است ح ح۲ ع آ ب = چو آہن کوفتست ع ۹- آغوش سا۱ سا۲ ح ح۲ ع ب = ہم آغوش ع ۱۳- بے پاگاں را ح۲ = بیگانگاں را ح = بے مایگاں را ع ع۲ (اس آخری صورت میں قافیہ باقی نہیں رہتا)

گرفت اختر چو خورشید زمینت　　گرفتِ اختراں با دا ہمینت

عزمِ سلطانِ عالم سوئے عالم دیگر و سلب کردنِ کافورِ محبوب رجولیتِ فحولِ ملک و بر وشنائیِ در چشمِ ملوک نشستن و دیدۂ قرّۃ العین علائی را کافور وام گردانیدن و دراں قصاص دیدہ و سر بہم باد دادن

گرت در سینہ چشمے ہست روشن　　بعبرت بیں دریں فیروزہ گلشن
ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد　　برنگ و بوئے چوں طفلاں مشو شاد
کہ بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک　　چنیں گلہا بسے کرد است خاشاک
نگر تا چند گلبن تاز بشگفت　　کہ از یک صدمۂ دے بر زمیں خفت
نگر تا چند سرو آزاد بر خاست　　کہ شد پست ار خزانرا باد بر خاست
نگہ کن تا کیا نرا زآفرینش　　دریں نزہتگہ آمد چشمِ بینش
نگر تا چند رخشِ کیقبادی　　خرامید اندریں صحرا بشادی
مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت　　نگہ کن تا بالائے کیاں تافت

۱- باد ا ہمینت سا حم ب = باشد ہمینت ع حم (سا اور ع میں کاتبوں نے اس شعر کو بالکل غلط کر دیا ہے)
۸- زیں خاک سا سا حم ع = ایں خاک حم = ز خاک ع ۱۱- نگہ کن تا کیاں را سا حم ع ب = نگر تا کیاں را سا سا (اس صورت میں شعر موزوں نہیں رہتا) = نگر گر خاکیاں را ع
۱۳- سبز اشیاں ع = سبز آسماں حم ع ۔ (یہ شعر دیوان نہایت الکمال میں بھی موجود ہے)

نسیمی کاں وزد ہر صبحگاہی | نگرتا برچہ گلہا داشت راہی
خیالے راکہ نقشے برزلال است | اُمیدِ دیرپایستن محال است
دریں بیرانہ عقل آنرا پسندد | کہ در روے رخت بندد دل نہ بندد
بدانائی خورد ہرچہ آیدش پیش | کہ چشمہ بیش زاید چوں کشی بیش
جہاں راخوش خورائے کت کامِ دل ہست | کہ نبود کامِ دل پیوستہ بر دست
چہ بندی درگرہ نقدِ رواں را | گرہ بندار توانی نقدِ جاں را
چو نتواں نقدِ جاں برجایگہ داشت | چرا نقدِ دگر باید نگہ داشت
چہ سود از گنجِ افریدوں وضحاک | کہ خوردِ خاک گشت وخوردشاں خاک
اگر خود قُرصِ زرداری جہانے | پس ازمردن شوی محتاجِ نانے
سہ نانے کہ مفلس را دہی خور | سہ چیز است درگرمائے محشر
وراافزوں بخشی افزونست مزدت | تو دہ تا خاک ماند بہرِ دزدت
اگر خواہی ذخیرہ چیزے ازپس | ذخیرہ نامِ نیکت درجہاں بس
بخورمگذار وجہِ یک قناعت | کہ افسوسے نمی ارزد متاعت
مشو چوں خسروانِ سُست بنیاد | کہ باقی ماند ازیشاں گنجِ شداد

۲- دیرپایستن ح ح۲ ع ها = دیرپابستن ع ۶- چہ بندی ح ح۲ ع۲ ب ها = چو بندی ع
۸- چہ سود از گنج س۳ ح ح۲ ع۲ ب = چہ شد ایں گنج ك = چہ شد از گنج ع ۹- قرص خورس۲ ع۲
ك ایضاً بوئے محتاج س۳ ع۲ ۱۱- تو دہ س۳ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = بدہ ع ۱۲- نمی ارزد متاعت
س۳ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = نمی ارزد قناعت س۳ ع -

چو خسرو شو گدائی خوش سرانجام — کزو باقی نخواہد ماند جز نام
دریں نامہ کہ نامش باد باقی — چنیں خواندم نطہائے فراقی
کہ چوں شہ را بحکم لایزالی — ق شد از روئے خضر خاں دیدہ خالی
درونش را دراں غمہائے جانی — تواں رفت و فزوں شد ناتوانی
دلش خوں میشد و بیروں نمیداد — جگر را غوطہ جز در خوں نمیداد
فرو میریخت خونِ ناب خوردہ — چو دیوارِ گلِ خام آب خوردہ
یکے رنجش گرفتہ در جگرگاہ — دگر قطعِ جگر گوشہ جگرگاہ
وزیں ہر دو بتر خوئی جفا ساز — کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز
ستیزی سخت کیں رسمِ جمالت — کہ ہر چہ آں من کنم گشتن محالست
جفا بر دشمن بیروں تواں کرد — چو در سینہ است دشمن چو تواں کرد
سہ دشمن در دروں گشتہ بلا سنج — غم فرزند و خوئے ناخوش و رنج
گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگرجائے — بریں ہر سہ اجل شد کارفرمائے
ز شوال آمدہ ہفتم پیاپے — سنہ ہفصد سہ پنجے بر سرِ وے
کزیں دیرِ سپنج آں شاہِ آفاق — بروں از ہفت گنبد بردشش طاق
بروکرد آنچناں شیرِ فلک زور — کہ شد زانگونہ شیرے طعمۂ گور

---

۴ - یہ شعر سوائے نسخہائے ت ح ۲ ح ۳ کے اور کسی نسخہ میں نہیں پایا گیا - گ میں اسکو ۱۵ کے بعد لکھا ہے
۶ - فرو می ریخت ح = فرو می خورد ع ۸ - کہ گر مردم ب ۹ - رسمِ جمالست ح ۲ ک = رسمِ جمالت ح ۳ ع
۱۰ ایضاً من کنم ت ۲ ح ۲ ک = ی کنم ح ۳ ع ب ۱۳ - نیز بردے ت ۱۵ - طعمۂ مور ک -

نگر تا چند زینساں شیر پرسیم — شکارِ گور شد زیں آہوئے سیم
عجب ناوک زنی کو گاہ نخچیر — شگافد مور و اژدر را بیک تیر
چو بوسیحے برآرد لطمۂ خویش — چہ سلطاں زیرِ آں لطمہ چہ درویش
دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند — بزلف و جعدِ شاں دلرا مکن بند
۵ کہ لعبت بازِ ایں ہر ہفت پردہ ق کہ لعبت میکشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کہ امروز آورد پیش — چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین است — کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازیں است
گر از دیبائے چیں خواہی نمونہ — زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج — کہ زیرِ تختۂ گِل خواست شد عاج
۱۰ خرد بیند چو گرد استخواں سنج — کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز — کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم — چہ چندیں بہر خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک است — خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک است
چرا باید گرفت آں کشور و شہر — کزاں ندہند بیش از چار گز بہر
۱۵ سزد خورشید را نیز ایں سزا کرد — کہ گیتی روز بستد شب رہا کرد

۲- گور و اژدر ہا ب ك ۳- پیش آں لطمہ ك ۴- بجعد و زلف ك ۵- لعبت میکند ـ ع۲ ك ۶- کردنش ح ح۲ ع۲ ب ك ه = کردنت ع ۱۲- خاک است - چاک است ـ ۱۳ ۱۴- باید گرفتن ـ ۱۵- چوں ایں سزا ـ

نشاید بر سرِ چرغی کلہ داشت — کہ گیر دصید و نتواند نگہ داشت

غرض گشت ایں حکایت در جہاں عام — کہ شد پیمانہ پُر جم را زنہ جام

زمیں در لرزہ گشت از نقلِ یکذات — بَدَا الزِّلزَالُ اِذْ نَادَتْ عَلَامَاتٌ

علا از تخت رفت و رفعت از تاج — شہا بے جائے ماہی کرد معراج

ق فلک زآنجا کہ دارد رسم و پیشہ — کہ کوشد در جفا کاری ہمیشہ

دگر بازیِ دیگر برانگیخت — کہ نتواند دو صد بازیگر انگیخت

بگیتی داد ہر سُو فتنہ را زور — جہانے بے نمک را کرد پر شور

کشیدند از بروں گردنکشاں ریش — دروں ارکانِ ملک آمد بتشویش

بزرگانرا ہنرا ہنر کرد شیدا — ضعیفاں را خزا خز گشت پیدا

چنیں باشد شہاں را گردشِ بخت — کہ ایں زر یابد و آں گم کند رخت

غرض چوں رفت ماہِ ملک در میغ — بجنبیدن در آمد فتنہ را تیغ

ہنوز آں ماہ را نا بردہ در مہد — کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد

سُبک نامہربانی را رواں کرد — کہ بے مہری کند تا میتواں کرد

شتابد میل میل آنسو بہ تعجیل — کہ نورِ دیدۂ شہ را کشد میل

---

۳ - درلرزہ شد سا (مصراع ثانی عربی تھا کاتبوں نے اُس کو خوب مسخ کیا ہے۔ ہمارے مصحح سابق جناب مولانا شوکت صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ عربی حروف میں محض خفیف سا تصرف کرکے اُس کو فارسی بنا دیا ہے: بدیں زلزال اُفتاد انقلابات اور نسخہ ک میں بجائے عربی مصرعے کے ایک فارسی مصراع تصنیف کرکے چسپاں کر دیا گیا ہے:
چنیں باشد شہاں را گردش آفات) ۶ - دو صد بازیگر سا ۳ حم حم ع ۲ ب = دو بازیگر برع —

شتاباں رفت سنبل تُند چوں باد — غبار آلودہ سوئے سروِ آزاد
خضرخاں را خبر شد کامدآں خار — کزاں با دامِ چشمش یابد آزار
بہ تسلیمِ قضا بنشست خنداں — نرفت از جائے چوں ناہوشمنداں
چنیں تا آں غبار آلودہ از راہ — برآمد برفرازِ قلعہ ناگاہ
براں جانِ گرامی با ستے چند — رسید آہختہ بر گل سوسنے چند
چوآں دیدہ برآں خصمان نظر کرد — ہماں چشمے کہ خواہد رفت ترکرد
بگریہ گفت ما ناشہ فروخفت — کزیناں فتنۂ خفتہ برآشفت
چہ حالست ایں و ایں جوش از پئے چیست — بریں زندانی ایں بخشایش از کیست
ورا اُمیدِ خلاص آں خود نباشد — ق — کہ دشمن لایقِ مسند نباشد
وگر بر دیدہ ور جانست فرماں — منم فرماں پزیر از دیدہ و جاں
جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت — چہ باشد سنبلے باصد منہ سخت
بحکمے کاں بسختے تند بادیست — گیاہے را نہ جائے ایستادیست
منم سنبل ترا یک بندہ داغی — نہ آں سنبل کہ شد آبی و باغی
بشارت میدہم باری نخُفتت — کہ حکمے نیست بر جانِ درُستت
ولیکن در چنیں فرّخ جمالے — ہمی خواہد فلک عین الکمالے

۳- نرفت از ہوش سا سا ع ۵- رسید آہختہ بر گل سا حم ع = آہیختہ بر گل سا حم = آہختہ از گل ر = آمیخت با تن ع ۱۲- باد است- ایستادست سا سا حم ع ب ۵ ایضاً چہ جائے سا سا = نہ جائے حم حم ع ب ۵ ع-

مرنج از من کہ از من نیست ایں زور — کہ چوں خود خواہد آختہ جملہ را کور
چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور — ق بچشمش چوں بچشمِ مُردہ کافور
ہمی خواہد ز رائے سُست تمییز — کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز
چو خاں دانست کامد تیر تقدیر — شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر
برغبت داشت نرگس پیشِ سنبل — کہ خواہی خارم افگن خواہیم گل
چو دید آں حال سنبل چار و ناچار — عنیفاں را زہر سو کرد برکار
کہ بفگند ند سروِ راستیں را — بیازردند چشمِ نازنیں را
کسے کز بہر زخمِ چشم زد نیل — رسیدش چشم زخمے ناگہ از میل
چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش — چگونہ تابِ میل آرد بیندیش
چو پرخوں شد خارے نرگسِ وے — خمارے گو بیاتے میکند مے
خمارے داشت چشمش وائے صد وائے — کہ شد چشم و خمارش ماند برجائے
بدیدہ ہر کس اندر درد میکرد — وے از دیدہ مے افشاں شد زہی درد
اگر بودا ز فلک زنگو نہ بیداد — فلک کو راست یارب کور تر باد
ستارہ بر شہابی تافت چوں میل — کہ انجم را کشد میلے بہ تعجیل

۲- چو بود ساس حج۲ ۳- رائے سُست و تمییز حج۲ ب ۸- بہر چشم زخم حج۲ ع۲ ب ایضاً رسیدش چشم زخمے ساس حج۲ ب = رسیدش چشم زخم سا ع۲ = رسیدہ زخم چشمش ع ۱۰- خمارے گویا خوں میکند تے سا ۱۴- ستادہ ہر شہابی تافت حج = ستارہ ہم شہابی تافت سا = ستارہ ہر شہابی تافت ع ع۲ = ستارہ ہر شہابی یافت حج۲ = ستارہ ہر شبی ہی تافت د۔

جہانے خستہ شد کز بس خرابی — شد آں بادام عنابی و آبی
رقم کاں بود بر چشمش قلم را — بچشم خویشتن خواند آں رقم را
وگر پرسی سوادش کز قدر بود — اِذَا جَاءَ الْقَضَا عَمِیَ الْبَصَرْ بود
چو سنبل کرد زانساں خار خارے — خزانے در فگند اندر بہارے
زبس خجلت شدہ در خویشتن گم — در آں نامردمی ترساں زمردم
شتاباں سوئے حضرت راہ برداشت — ز فعل خود بہر گام آہ بر داشت
چو در حضرت رسید آں کار کردہ — ز کفراں سنتِ کفار کردہ
دلے بے زور و جانِ سست مایہ — ہراساں از در و دیوار و سایہ
سبک پیوست با صد روئے زردی — بکافوری کہ کرد ایں جملہ سردی
نوازش کردش آں بے مہر بد عہد — کہ بودش در بلاہائے دگر جہد
چو گل کردش میانِ سیم و زر غرق — کہ سنبل را نماند از سرخ گل فرق
بشغلِ خود نیابت دار کردش — بباغِ ملک امیر بار کردش
چو بر محجاب میری داشت از بخت — دراں میری نیابت دادش از تخت
بہارِ فتنہ خلق از دو رمیدید — کہ بارِ سنبل و کافور میدید

۲- خواند آں رقم را سر حم ح۲ ع۲ ب ه = دیداں رقم را سر۲ ش۲ = خواند ایں رقم راع ۴- خزانے در فگند اندر سر۲ س۳ ع۲ ح۲ = خزانے را فگند اندر حم ب ه = خزاں افگند اندر نوعا = خزاں را در فگند ابر ع ۶- سنتِ کفار سر۲ س۳ ح حم ح۲ ع۲ ب = منتِ کفا ع ۱۰- بلاہائے دگر سر۲ س۳ ح حم ح۲ ع۲ ب = بلاہائے دگر ع ۱۴- از دو رمیدند- کافور دیدند سر۲ س۳ ح حم ح۲ ع۲ ح ب ه = از دو رمیدید- کافور میدید ع -

وزیں سو خضرِ یوسف روئے چوں دید — کہ چشم آزارِ یعقوبیش بخشید
بسے میخواست دادِ خود ز دادار — بدر دِ چشم کردہ دردِ دل یار
مُخ از خونابۂ دل ریش می کرد — بزرگاں را شفیعِ خویش می کرد
اگرچہ کُند بودش تیغِ شاہی — ز فقرش بود شمشیرِ الٰہی
۵ وگرچش بود پالغزِ نہانی — چنانکہ افتد زمستی و جوانی
ولے ہم داد نیروئے تمامش — بذیلِ دولتِ پیر اعتصامش
زہی نیرو کہ در پنجاہ فرسنگ — سرِ بدخواہ زد شمشیرش از چنگ
فلک زانجا کہ در پاداشِ سر ہست — دعائے دردمنداں را اثر ہست
زمانہ ساخت تیغے زآہِ مظلوم — سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
۱۰ چو گفتم سر بسر بکشایم ایں نطع — کہ خونریزِ سرش چوں بود با قطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی ق — کہ ہر سو چیرہ گشت از زورمندی
اگرچہ خاطرش بیدار ہم بود — کشش از ہر خارخارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغیست قاطع — رسید و داد بیروں نورِ ساطع
نہانی دادش افیونے زمانہ — کزو ہوش و خرد شد برکرانہ

۶- ولے ہم بود سا سہ (ع میں اس مقام سے ۲۹ شعر غائب ہیں۔ غالباً جس نسخہ کی یہ نقل ہے اُس میں ایک ورق گم ہو گیا ہوگا) ۱۲- اگرچش خاطرے سہ = اگرچش خاطر حح = اگرچہ خاطرش سا سہ ب ۱۳- رسید آورد سا = رسیدن داد ب ۱۴- دادش افیونے سا سہ = افیونِ ک = افسونِ سہ حح ع = داشت افسونے ب۔

بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلّاب — کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قُرصی کاندریں بالا وشیب اند — چو نانِ کیسہ بُر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید — بخورگرت از سر و گردن نباید
ببیں دولت کہ دارد پاسِ جانت — چو وقت آید کُشد ہم پاسبانت
ہمیں دستور کز پاسِ نمک ماند — نمک خوارے دو سہ در پاسِ خود خواند
چو او بگزاشت از حقِ نمک پاس — نمک خواراں خورانیدندش الماس
چو از تیغ و نمک سوگند بودش — نمک شمشیر شد سر در ربودش
چو او بر دیدۂ منعم جفا کرد — سپہر از دیدۂ جانش سزا کرد
بچشمِ کس چو کس خارِ ستم داد — بباید چشمِ خود با سر بہم داد
غرض القصّہ آں کافورِ بے نور — بتنبولِ اجل چوں گشت کافور
یکے از نیک خواہاں قاصدے جُست — بدیں مژدہ گل و تنبول بر دست
نہانی رفت سوئے خانِ والا — حکایت کرد سرِّ حق تعالے
کہ خصم از چشمِ زخمی راہب گشت — سرش را تیغِ کیں چوبِ ادب گشت
چناں کردندش از شمشیر مقسوم — کہ در جمعِ سہ عالم چار مرسوم

۳- بخورگرت حم حمّ ب = بخوارت سے = بخورکت ح = بخورگرع ک ایضاً گردن نشاید سے عا
۸- دیدۂ جانش سے حمّ ک ے = دیدہ جانش اسے ب حمّ د دیدۂ حالش ع ۱۰- خورد کافور سے
۱۲- خانِ والا سے سے حم حمّ ب ک = خضرِ والا ع ۱۴- سہ عالم چار مرسوم حم ک ع ے = سہ
عالم چار (یا) چار مرسوم سے حمّ ب = سہ عالم پارم از شوم سے -

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ — بدل بود از فریبِ عالم آگاہ
نجنداں شادماں گشت اندرآں کار — کہ ہر کس را بہ نوبت دید تیمار
کسے کز چرخ نوبت رنج دارد — بر نجد گرچہ نوبت پنج دارد
چو باشد نوبتے را نوبتِ کوب — کے از میرِ علم بوقی خورد چوب
علم زینگونہ بر عیّوق تا کے — برینساں در ہزیمت بوق تا کے
اجل بر کاسۂ سر نوبت آغاز — ملک بر کاسِ نوبت میکند ناز
خضرخاں چوں زغیب انصافِ خود یافت — کرم را جائے شکرِ بید دیافت
بمسکینے جبیں بر خاک مالید — ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید
برآں بدخواہِ بے تمییز بگریست — برو بگریست برخود نیز بگریست
چو تنگیِ دلش جاں را ادب کرد — ز دل در گوشِ جاں نخے طرب کرد
وزیں شیریں ترانہ با دلِ ریش — حدیثِ دردِ خود میگفت با خویش

غزل از زبان عاشق

سپاسِ پادشاہی میکنم یاد — کہ چشمم بستد و بینائیم داد
کہ بینم زیں نظر نظّارۂ دہر — بہر بینش ز بینائی برم بہر
نہ بیند چشمِ سر راز نہاں را — بچشمِ دل تواں دیدن جہاں را

۴- کہ از میر ۔ ح ۹- برو بگریست و برخود ۔ ۳
۱۱- دریں شیریں ۔ ۱ ۲ ۳ ح ح ع ب = وزیں شیریں ع
۱۵- نہ بیند ۔ ۱ ۲ ۳ ح ح ب = نہ بینم ع ۔

چه شد گر زگے کم شد ز باغے — چراغے رفت و آمد شب چراغے
غلط بینی گر از سر رفت گو رَو — کہ نورِ بے غلط در سینہ شد نو
چو دیدم رُوشنائی خود ہمیں بود — کہ دل نوری شد ار خاکِ زمیں بود
چہ بیند بینشی کز کم نمائی — دہد خاکِ سیاہش روشنائی
چرا از چشمِ دل بینا نگردم — کہ از شبہائے قدرش سرمہ کردم
مگر زاں چشمِ من بستد زمانہ — کہ کردم جائے بت در چشم خانہ
نشاید کامِ دل راندن زحد بیش — کہ ناید ز آسماں ناکامیِ پیش
چو در دنبالِ ہر گل خار خاریست — ق پیاپے ہر شرابے را خماریست
خوش آنکس کو بسیلے گشتِ خُرسند — کہ بعد از سرکہ شیریں تر بود قند
فسوسِ چشم ناید بیش از نیم — کہ نتوانم کہ روئے دوست بینم
ولے گردد ہم از دل باز معلوم — کہ از دل بینم ار شد دیدہ محروم
بیائے ہمدل و ہمدیدۂ من — رفیقِ روزِ برگردیدۂ من
گر از من دور شد فرِّ الٰہی — ق کہ نابینا نیابد پادشاہی
نشستِ من کہ با تو ہر زمان است — مرا شاہی و سلطانے ہمان است
چہ غم چوں من شدم با تو پری شاد — اگر تختِ سُلیماں را برد برباد

۳- کہ دل کوری مد از خاکِ زمین بود حح ۷- ناکامیِ پیش سے حح۲ ب = ناکامیِ خویش ع ع۲
۱۱- کہ از دل سے سے۲ حح ح۲ ع۲ ب = کم از دل ع ۱۳- گر از ما حح
۱۵- سلیماں را برد سے حح۲ ع ح ب = سلیماں رفت بر ع -

وراز من شد نگینِ ملک واپس — نگینِ ملک من لعلِ لبت بس
وگر خاتم بدستِ من زجم نیست — از آں خاتم دہانت نیز کم نیست
وگر کیخسرو بودست وجامے — ق — کزاں ہر دو بگیتی ماند نامے
من آں کیخسروم در زیر پایت — کہ جامم شد رخِ گیتی نمایت
مدام ایں جامِ جم بر دستِ من باد — میش در کامِ جانِ مستِ من باد
دولرانی چو بشنید ایں ترانہ — زسوزِ دل بروں داد ایں زبانہ

پاسخ از لبِ معشوق

مباش اندیشہ مند اے نازپرورد — اگر نازت بدل شد باغم و درد
کزاں گونہ کہ شادی رفت برباد — ندارد نامرادی نیز بنیاد
نہ دولت راست پیوست استواری — نہ محنت نیز دارد پائداری
جہاں را باہمہ جور ایں روش ہست — کہ نبود شیون و شادیش پیوست
گر آرد محنت و گر کامرانے — بکم مدت برد ہر دو کرانے
برو دِ نیل ماند دورِ افلاک — کہ ہم گل می برد ہم خار و خاشاک
زر و مال ارچہ مردم را جمال ست — جوے نہ ارزد چو ناپایندہ حال ست
چو دست از رفتہ و آیندہ خالیست — مرادِ دل ہماں را داں کہ حالیست
چو حال اینست بنشیں شاد با من — منال از جور و از بیداد با من

۶- بروں زد ۳ ۱۱- ایں ہنر ۳ ح ح ع ۲ = باہمہ چوں ایں ہنر ح -

رسید از انجمت عین الکمالے — رسد ایں ہر کرا باشد جمالے
نہ ہر پے گفتۂ آخر بردیم — کہ ہر گز دیدہ بے رویت نجویم
مرا چشم از پئے روئے تو باید — چو رویت ہست چشم ارنیست شاید
گر آں گفتن ز روئے راستی خاست — مرا بر روئے خود داں دیدۂ راست
۵ وگرنا راست بودست آں نمودار — ندارد عشق با نا راستاں کار
برآرم من ہم از سر چشم خود را — ولے یک نکتہ ہست ایں چشم بدرا
کہ گر چشم تو ماند از دیدنم وائے — تو مردے دل توانے داشت بر جائے
منم زن ندہد ار روئے تو جانم — بدیں دل من چگونہ زندہ مانم
ورا اندر جان روشن دانی از من — ق — کہ بہر دیدہ ایں عذریست روشن
۱۰ بگو اے دیدہ وجانِ گزیدہ — کہ اوّل جاں کشم آنگاہ دیدہ
چو دل دادت بجان و دیدہ منزل — خدا با دات جان و دیدۂ و دل

کشیدنِ اجل شمشیرِ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ بر سرِ تاجورانِ سر رویِ شہادت آں بہشتیان بر دست زبانیٔ چند و گزاردنِ تیغ بر سرایشاں بجز مشہور کہ اَلسَّیْفُ مَحَّاءُ الذُّنُوْبِ

شرابِ عشقبازاں آبِ تیغ است — بہر عاشق چنیں آبے دریغ است

۳- رویت ہست سا۱ حج۱ ع۱ ب = رویت نیست سا۲ ع ۴- خود دان سا۱ سا۲ ع۲ = خود آں ع حج۲ = خود زاں حج ۸- بدیں دل سا۱ حج۱ ع۲ = بریں دل سا۲ ب ع ۱۳- زبانیہ چند ک = زبانیٔ چند حج۱ ع۲ = زنار دارے چند ع حج۲ -

کسے کز زخمِ بارانش فتد موئے — بزخمِ تیر باراں کے نہد روئے
بسا عاشق کہ آمد آں برفرق — کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق
بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں — سرش خون گرید و لبہاش خنداں
چو مہرِ دوست دلرا شد عنا نگیر — نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند — خبر کے باشد از خنجر گزارند
شنیدی قصۂ یوسف کہ تا چوں — بتاں را دست شو یا ید از خوں
زنی کاں حسن را نظارہ کردہ — ترنجش برکف و کف پارہ کردہ
عروسانے کہ حسنِ شہ پسندند — حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند
چہ داغست ایں کہ ہر جامی نشانم — چہ خونست ایں کہ ہر سو می فشانم
کسے روشن کند ایں آتشیں سوز — کہ روزی سوختہ باشد بدیں روز
نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را — نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کآگاہ شد زیں قصۂ درد — ز ہر حرفے بسینہ دشنۂ خورد
ازیں گلہا کہ ہر برگے خراشیست — ہر آں خارے کہ بینی دور باشیست
چہ خار اوش دلے باشد کزیں خار — نیابد ہمچو حنا راز آہن آزار

۲- بارانِ خوں سا۱ سا۲ حم حم۲ ع ب حا = بارانِ خود ع ۴- شد دل را سا۱ سا۲ ۵- بکارند سا۱ سا۲ حم۲ ع = بگارند ع حم ب ۶- بتاں را سا۱ سا۲ حم حم۲ ع ب ک ع = زناں را ع ۷- نظارہ میکرد- پارہ میکرد سا۲ ۱۰- بدیں سوز حم ح ۱۱- داغِ نہاں را سا۱ سا۲ حم حم۲ ع ب = رازِ نہاں را سا۱ ع ایضاً پے برد سا۲-

کسے کو سر نہد در پائے خوباں — سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مرغے شد بہانی ہوسناک — زخونِ خود دہد مہمانئے خاک
بطے بر باز شد باز آمدش پیش — کہ سازم جائے تو در سینۂ خویش
ببیں گلبرگِ خنداں چوں نگارے — توآں بیں کش برابر ہست خارے
ببیں زیبائے خوبانِ مہوش — ازاں کز دور بہ دیدن درآتش
ببیں آب از لطافت راحت انگیز — تو بہرِ غرقہ بینش جنبشِ تیز
برآں یاری کہ خوں از دوستی خورد — نشاید اعتمادِ دوستی کرد
بتاں کز غمزہ خوں کردن توانند — ندانم تیغِ خوں بہرِ چہ رانند

حکایت

شنیدم عارفی شاہد پرستی — زخوابِ دلِ خود بودمستی
بجام از چشمِ پُرخوں بادہ داشت — نظر در روئے سلطاں زادہ داشت
چو سلطاں زادہ کردی گوئی بازی — وے از گریہ زمیں کردی نمازی
شناسا بود چوگاں بازِ طنّار — زچوگاں بازیِ آں پیرِ سرباز
چو ماہے چند زیں بازی برآمد — زتشویشِ ذنب مہ را درآمد
بخاصاں گفت کاندر خوں ستیزند — بشمشیرِ بلا خونش بریزند

---

۸ - خوں کردن سے حج ع ب ک = خونِ خوردن سے ع ۱۴ - عاشق بازی سے
۱۴ - زتشویشش ذنب مہ را درآمد حج = زتشویشِ ذنب مہ را درآمد حج ع ک ع = کہ تشویشِ ذنب مہ را درآمد حج -

دویدند آنهمه فرماں پزیراں — که از آہن کنند آں قلعہ بیراں
چو دید آں مہرباں بیمہریِ دوست — چو مہ در سلخ بیروں آمد از پوست
بزاری گفت من خود زیں دلِ ریش — ہمی خواہم بصد جاں مردنِ خویش
ولے دارم اُمید از چو تو شاہے — دریں کشتن بسویم یک نگاہے
دلِ شاہ اندراں گستاخ روئی — تغیّر کرد زاں گستاخ گوئی
اشارت کرد و داز چشمِ خونریز — کہ زود ش سر بُرند از خنجرِ تیز
ہنوز او در اشارت غمزہ زن بود — کہ جاں مشتاق را بیروں زتن بود
چو بر عاشق اشارت تیغِ خون است — سیاست کردن از رحمت برون است
خضر خانے کہ چوں وَحشِ شکاری — ز غمزہ داشت در جاں زخمِ کاری
نشستے عاقبت زاں زخمِ دلدوز — بروزِ ماتمِ خود بہتریں روز
چہ حاجت بود چرخِ بیوفا را — بروراندن زخون تیغِ جفا را
ولیکن چوں چنانش بود تقدیر — گُستن کی تواند بستہ زنجیر
مع القصّہ نہانی دانِ ایں راز — زگنجِ راز زمیناں درکند باز
کہ چوں سلطاں مبارکشاہ بے مہر — ق زتلخی گشت برخویشاں ترش چہر
صلاحِ ملک درخونریزِ شاں دید — سزاواری بہ تیغِ تیزشاں دید

---

۴ - کن نگاہی سا ع ۲ ۶ - نسخ ع ۲ میں یہاں سے ۶۲ شعر غائب ہیں۔
۱۱ - بکیں سا ح ح ۲ ب ك ۵ = زخونِ ع —

برآں شد تا کند از کیں سگالی
زانبازانِ ملک اقلیم خالی

نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد
نمو داری بعذرا زدل بروں داد

کہ اے شمعے زمجلس دور ماندہ
تنت بیتاب ورخ بے نور ماندہ

تو میدانی کہ از من نیست ایں کار
ستم کش ماند و یکسو شد ستمگار

۵ گرت بندی است از گیتی خداوند
چو وقت آید ہمت بکشاید ایں بند

نمی شاید دریں اندیشہ تعجیل
بہنجار از وحل بیروں رو دپیل

کنوں ماہم درآں ہنجارِ کاریم
بہنجاری ازیں بندت برآریم

چو درخوردی کہ باشی مند آرائے
برا اقلیمے کینمت کار فرمائے

وے مہرکسے کاندر دلت رُست
نہ درخورِ عُلوِّ ہمتِ تست

۱۰ دَوَلرانی کہ در پیشت کنیز یست
کنیزا رمہ بود ہم سہل چیز یست

شنیدم کآنچناں گشت ارجمندت
کہ شد پابوسِ او سروِ بلندت

نہ بس زیبا بود کز چشمِ کوتاہ
پرستارِ پرستاری شود شاہ

کدُو در صحنِ بستاں کیست بارے
کہ جوید سربلندی با چنارے

خسے کو برلبِ دریا ہند پائے
برد بادش بزخمِ سیلے از جائے

۱۵ تمنائے دلِ ما میکند خواست
کہ زاں زانو نشیں بر بایدت خاست

۲- بعذر ستا حج ۷- ماہم سستا حج ب- باہم ع ایضاً کہ باہنجار ازاں ب
۹- علوِ منزلِ ستا ۱۲- بود شاہ ب
۱۴- برکفِ دریا ستا = برسرِ دریا ب -

چو زینجا رفت باز اینجا فرستش
بپائیں گاہِ تختِ ما فرستش

چو سودائے دلت کم گشت چیزے
دہیمت باز تا باشد کنیزے

چو شد پیغام گوئی و برد پیغام
خضر خاں را نماند اندر دل آرام

ز خشم و غصہ کرد آں ماہ درسلخ
چو مے ہم گریۂ و ہم خندۂ تلخ

نخست از دیدہ لب را جوشِ خوں داد
پس آلودہ بخوں پاسخ بروں داد

کہ شہ را ملکہ انی چوں وفا کرد
دولرانی بمن باید رہا کرد

چو دولت دور گشت از خانۂ من
دولرانی است دولت رانۂ من

ورایں دولت ہم از من دور خواہی
مرا بے دولت و بے نور خواہی

چو با من ہمسر است ایں یارِ جانی
سرِ من دور کن زاں پس تو دانی

پیام آور چو زاں جانِ غم اندود
ببرجِ شاہ برد آں آتشیں دود

شہنشہ گرم گشت از پائے تا فرق
بگرمی خیرہ خندی کرد چوں برق

برآمد شعلۂ کیں را زبانہ
بہانہ جوئے را نوشد بہانہ

بتندی سرسلاحی را طلب کرد
کہ باید صد کرُوہ امروز شب کرد

رَوَد اندر گوالیر ایں دم نہ بس دیر
سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر

کہ من ایمن شوم زانبازیِ ملک
کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازیِ ملک

بفرماں شد رواں مردِ ستمگار
کبوتر پائے بند و جرّہ ناہار

۶-کہ با سہ ۱۰-چو از خانِ غم اندود ب ایضاً ببرجِ شہ رسانده حاشیہ -

شبا روزی برید آں چند فرسنگ — رسید و برز بر کرد از تہ آہنگ
رسانید آنچہ فرماں بود ش از تخت — شد اہلِ قلعہ در کارے چناں سخت
دروں رفتند سرہنگانِ بیباک — بہ بیباکی در آں عصمتگہِ پاک
بروبوشیدگاں ہوئی در اُفتاد — کزاں ہُو لرزہ در بام و در افتاد
در آں برج از شغب ہر تیر شد قوس — قیامت میہماں آمد بفردوس
ز کنجِ حجرہا با صد نژندے — بروں جستند نر شیراں بہ تندی
ز بازو زور و از تن تاب رفتہ — تواں مردہ خرد در خواب رفتہ
شد اندر غصہ شادی خانِ والا — مدد جُست از پناہِ حق تعالیٰ
سُبک در کو توال آویخت تا دیر — تہ افگندش بکشتن جُست شمشیر
چو شمشیرِ ظفر گم گشتہ بودش — از آں نیروئے بیحاصل چہ سودش
عوانان در دویدند از چپ و راست — در اُفتادند و آں اُفتادہ برخاست
بہر یک شیر دہگاں سگ در آویخت — نگر سگ را کہ بر شیراں غضب ریخت
زہی سگساریِ چرخِ زبوں گیر — کہ شیراں را سگاں سازند نخچیر
چو بستند آں دو دولتمند را سخت — زمانہ بست دستِ دولت و بخت
فتادند آں شگرفاں در زبونے — برآمد سو بسو شمشیرِ خونے

۴- بروبوشیدگاں سا سا حج ب ك ے = برآں پوشیدگاں حج ع ۶- بروں رفتند ب = بدر جستند سا ۹- جست شمشیر سا ع حج ب ك = راند سا = خواست سا ۱۲- بر شہزادہ دہگاں سا
۱۳- سگساری سا سا حج ب ے ط = سگبازی سا حج ع ے -

چو جست آواز بے رحمی ز خنجر — در آمد خونے بے رحمت از در
جہانی مایۂ غم شادیش نام — مخالف چوں خط مہر و غم و دام
نہ شادی بلکہ غم با اوست مدغم — از و شادی گریزاں بلکہ غم ہم
جبینے تند چوں سکین جلاد — نگاہے تیز چوں میتین فرہاد
بفن دجال را معزول کردہ — بشکل ابلیس را مخذول کردہ
بہر یک جانب از رو رفتہ میغے — ز ہر یک موئے ابرو رستہ تیغے
دہانش از خشمناکے گشتہ خنداں — گرفتہ خشم لبہایش بدنداں
ہمہ قہر و سیاست رغبت و رائے — ہمہ نفرین و نفرت فرق تا پائے
اشارت کرد ہر سو راندن تیغ — نشد برقِ کسے در جنبش از میغ
عفا اللہ بر چناں روہائے چوں ماہ — کسے چوں بر کشد شمشیر کیں خواہ
کرا در دل نیاید سوز جانے — ز افسوس چناں عمر و جوانے
فلک را با دیا رب سینہ صد چاک — کز ینساں ارجمنداں را کند خاک
بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی — کہ خواہد تیغ خود را سرخ روئی
چو گل بند دبسر جلاد خونریز — زاند اے چو گل نبود بسر ہیز

۱- چو جست او از پئے زخمے ز خنجر ح۲ ۲- خط مہر و غم و دام س ب ۵ ح۲ ع = خط بے مہر غم وام ح۲ = خط ہمزہ کج اندام ط ۴- نہیبے تند س۲ ح۲ ب = مہیبے س۲ ۵ = نہادے ط = جبینے ع ۵- منحول س۲ ح۲ ب ک = مخذول ع = محمول س۲ ۶- خفتہ میغے س۲ ۵ ح۲ = جستہ س۲ ۵ = رفتہ ع = بہر جانب زبانگ آشفتہ میغے ب ک ۸- نفرین و لعنت س۲ حاشیہ ۱۴- چو گل بند و س۔

غرض کس را بر ایشاں چون نشد رائے — کہ گردد تیغِ خوں را کار فرمائے
بجنبید از میاں چوں تند بادی — فرو تر نشستے ہند و نژادی
ستینہ صورتے آہرمن آثار — ہزار آہرمن از رویش بزنہار
غم افزائی چو عیشِ تنگ حالاں — کژ اندیشی چو عقلِ خُرد سالاں
چو بومِ نوبدیدن شوم چہرے — چو صبح دَی بغرنیں سرد مہرے
چو شامِ غم جبینے محنت آمیز — چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز
لبے چوں پاشنائے جفت راناں — رُخے چوں بوسہ جائے کژ دہاناں
در آں ناخوش دہانِ خوں غراں — تبسّم گونہ چوں کفشِ پراں
درازش سبلتے پیچیدہ بر گوش — زسبلت کردہ خود را حلقہ در گوش
سُبک زاں صفِ سرہنگاں بروں جست — تو گوئی خواہد از وے موجِ خوں جست
ز راہِ مہر دامن در کشیدہ — بخونریز آستینہا بر کشیدہ
زفرمایندہ تیغِ گوہریں جست — کشید و کرد دامانِ قبا چست
برآمد گردِ آں سروِ گرامی — کہ از سرسبزیِ خود بود نامی
شہادت خاست از خضر اندراں کاخ — چو تسبیحِ درخت از سبزی شاخ
سیاست را فلک زاری ہمی کرد — شہادت را ملک یاری ہمی کرد

۱- چوں نشد سے حج۲ ب = آں نشد سے۲ حج ع ایضاً تیغِ خود سے۲ ب ك = تیغِ خوں حج۲ ع ط ا
۳- ستینہ ع سے۲ ك حج۲ ع۲ = ستمگر سے۲ = قبیحہ ط = یعنی ط ۵- بوم پریدہ ط ۶- جبنیش -
طرقش سے ۱۴- شہادت خاست سا سے۲ ع۲ = خواست حج۲ ب ع -

درِ فردوس رضواں باز کردہ — ہمہ حوراں دُرود آغاز کردہ
ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ — شہادت گوئی شد ہم مہر و ہم ماہ
چو برشد خنجر و شہ جعد برداشت — ق درآں منظر فغاں چوں رعد برداشت
سپر میکرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کہ تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید — نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد — سرِ شہ در کنارش میہماں کرد
قضا کامد ز بہرش از آسماں زیر — قلم چوں راندہ بودش راند شمشیر
زخونِ او چو رنگین کرد جا را — ہم از خونش نوشت ایں ماجرا را
چو از تیغ آں سرِ والا قلم شد — خطِ مشکینِ او خونیں رقم شد
چو گردِ رویش از خوں سیل درگشت — گلِ لعلِ وے از خوں لعل ترگشت
ز فعلِ خود چو دل از تن خجل رفت — رواں شد جان و ہم دنبالِ دل رفت
ز گردن موجِ خوں کش پیش میرفت — دواں سوئے نگارِ خویش میرفت
دلِ خوں گشتہ کش از پیش بگریخت — دو دیدہ ایں خون و با آں خوں درآمیخت
صراحی مے بروں دادہ ز سینہ — نہفتہ زیرِ یاقوت آبگینہ

۳- دَرد منظر سآ = دَرد منظر حج = درد خاطر ك ۵- سپر گشتن حج ع۲ ب صفا ۹- ز تیغ آں سرو بالا چوں قلم شد سآ حاشیہ ۱۱- از خود خجل سآ = از وے خجل ع۲ ایضاً خجل ماند- دل ماند ب ۱۲- زگردن سا سآ حج ع۲ ب = زگردوں حج ع ایضاً دواں سآ حج ع۲ ب ك = رواں حج ع-

بخوں شستن بران شد چرخِ دولاب — کہ سازد چشمۂ خورشید را آب
ولے چوں در تنِ ازجاں دمِ نبودش — بروں جانب زتن شستن چہ سودش
دولانی کہ با فرخندگی بود — خضرخاں را زُلالِ زندگی بود
چو خضرِ چرخ با او درکمیں گشت — ہماں آبِ حیاتش تیغ کیں گشت
چو دیدم اندریں شیشہ بہ تمیز — بسے ہست آبِ حیواں خضرکُش نیز
برآمد جانِ عاشق خوں فشاناں — ولے میگشت گردِ اگردِ جاناں
گلے کز وے چکیدا رقطرۂ خوئے — ق فشاندی خونِ خود صد بندہ بروے
بجائے آب ازاں گل خوں کشیدند — نگہ کن تا گلابش چوں کشیدند
بریدہ دستِ آں بے مہرِ خونریز — کہ زد برگردنِ او خنجرِ تیز
دلش چوں خوں نشد از لالہ پیکر — کہ از سوسن درود آں لالۂ تر
اجل کوہست خنداں برزن ومرد — برآں خنداں لب او گریہ میکرد
بجاں بردن سروشی کامدش پیش — نثار آوردہ صد جانِ دگر بیش
زتن خون ودم ازجانِ رمیدہ — چو بیروں جستہ برنانِ دویدہ
تنے کاسیبِ گُل بودے دریغش — فلک بیں تا چساں زوزخمِ تیغش

۱- براں شد سا سآ ح حا عا ب = چناں شد سآ ع ۲- ولے چوں در تنِ او جاں نبودش سا ع
۴- تیغ کیں سا سآ ح حا عا ب عطا = آبِ کیں ع ۷- چکیدا رسا = چکیدے سآ = چکیدہ
ب حا = چکیداں ح = چکیدا ز ع عآ سآ ۱۲- جان و دلش پیش سا سآ ح ب = جان و دل ریش
عا ۱۴- آسیب دل سا عا ع -

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں — زشیرش پرورد آنگہ خوردخوں
نگر تا چند گردد دَور افلاک — کہ یک نوبادہ بیروں آرد از خاک
چو گشت ایں سرو بن در زیور و زیب — بخاک انداز دش باز از یک آسیب
کسے کو کرد کاسی بہرِ خوردن — ق شکستن ہست آساں تر ز کردن
کسے تیمار دارد زیں کم و کاست — کہ نتواند از آنساں دیگر آراست
چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں — زبیش و کم کجا باشد ہراساں
چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز — ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز
پس آں بہ کآدمی در جاں سپردن — بقائے خضر یابد بعدِ مُردن
زہر خونِ فسردہ زیرِ گردی — سگِ گورے دمد یا سُرخ مَردی
عجب خونی و بس فرخندہ جائے — کزاں خوں بردمد مردم گیائے
چو خونِ خضر خاں در خاک در شد — زخونش ہر گیا خضرے دگر شد
بگردِ یارِ خود میگشت جانش — ہمی گفت ایں حکایت از زبانش
کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم — کہ در کارِ تو شد جان و جہانم
چو من ہبرت زجاں کردم جُدائی — مَبُر ی زآشنایاں آشنائی

۴- ب اور ك میں دوسرا مصراع یوں ہے= نہد ہم بر سرآں کاسہ گردن (ك میں قافیہ بجائے گردن کے خوردن ہے) ۱۳- صرف نسخہ سے اور ب میں یہاں حسب ذیل عنوان لکھا ہے: غزل از زبانِ جانِ عاشق میری نزدیک یہ عنوان سخت مہمل ہے اور یہاں کسی عنوان کی ضرورت بھی نہیں ۱۴- چو من کردم زجاں ہبرت جُدائی سے
ایضاً مبری زآشنایاں سے حج ب ه = نبری سے حج = مبرازع -

بہ جائے کہ خوں راند ایں تنِ پاک — گیاہِ مہ خواہد رُستن از خاک
زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوئے — ازاں گوگردِ سرخ ایں کیمیا جوئے
یکے خوابِ من آں بودے کہ پیوست — بیزمِ عشرت از مے خفتے مست
یکے خواب اینکہ بستر شد ز گردم — مے عشرت زخونِ خویش خوردم
چہ خوش مے خسپم اندر عشرت و ناز — بدیں خوابی کہ نتواں خاستن باز
خوشم با اینہمہ کاندر تف و تاب — خیالِ یارِ خود بینم دریں خواب
زخوں خواب آید اینمعنی چساں گشت — کہ خونم رفت و خوابم جاوداں گشت
کہ بیدارم کند زیں خوابِ ناخوش — کہ شوید از من ایں خوناب ناخوش
چو یارم کشت زو خونم مجوئید — وزیں خوں روئے گلگونم مشوئید
کجا شد آں بتِ خونابہ شویم — کز آبِ دیدہ شوید خوں ز رویم
خیالش کآشنا در خوں من کرد — نباید خواست عذرار غوطہ خورد
نہ زیں خونریز جانم تنگ خویست — کہ خونِ شیرمرداں آبرویست
وے مُردم دریں خونابۂ خویش — کہ دور افتادم از ہمخوابۂ خویش
نہ مرگست ایں کہ عمر آید بپایاں — وے مرگست دوری ز آشنایاں

۲- خون خاکم ب ۳ ح ۲ ع = خون و خاکم ۳ ح ب ع ۳- بزم عشق ب ۴- شد بستر ۳ ع ۲
ایضاً مے عشقت ب ۷- چسان است - جاودان است ب ۸ ۹- وزیں رو خونِ ب
۱۰- بیارید ب ح ۲ ع ۲ ب = کجا شد ۳ ۳ ح ع ۵
۱۲- آب جویست ب ۳ ح ح ع ۲ د

جُدائی ہائے ہر پیوندم از بند — نہ چوں دردِ جدائی شد ز پیوند
درآ گر نیست آں ماہِ قصب پوش — ق — کہ خونم برزمیں چوں میکند جوش
بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز — شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیارا آیدِ بزمِ بہمن و کے — کہ من از خونِ خود خوش میخورم مے
منم فرقِ سراں را گوہریں تاج — کہ بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گِل آمیخت — کہ دُرّش گم شد و لعلش فرو ریخت
ہر آں قطرہ کہ از خونم زمیں خورد — گہ ہائے مرا باید نگیں کرد
دلم کز سوزِ غم برتابہ بود — از و ہر دم چکاں خونابہ بود
ندانم کاسماں را دور چوں گشت — کہ آں خونابہ من موجِ خوں گشت
گزشتیم از جہان و خاست ہوئے — نماند از ما بجا جز آرزوئے
نورد ہستیم شد ہیچ در ہیچ — ہنوزم قصۂ دل ہیچ در ہیچ
کرا گویم بشرحِ ایں حرفِ مستور — من از جاں دور و جاناں ہم من دور
تعالی اللہ چہ شعلہ است ایں کہ ہر جاں — بداں نارزد کہ گردد ہیزمِ آں
بسا دلہائے پاکاں کز چنیں داغ — بصحرائے بلا شد طعمۂ زاغ
جگر سوزی بداغِ ناخوشِ دل — جگر پختن بود بر آتشِ دل

۱- ہر پیوندے سا ع = ہر پیوند ح ۲- میز ند جوش سا ۳- بیارائید سا ح ع = بیارایند ع ۷- فرو ریخت - نگیں ریخت (بلا قافیہ) ب ۱۱- نمود ہستیم ۱۳- چہ شعلہ سا ۳ ح ع ب = چہ شغل ح ع ۱۵- جگر پختن سا ۳ ح ع ب ک ۵ = جگر کبشی ع -

چو عاشق را نباشد جان گدازی — هوس بازی بود نه عشقبازی
مرا هم هست ازیں پیکاں خراشی — که ہجرم در جگر زد دور باشی
نه خسرو بلکه فرهادم دریں گِل — که بے سنگم غمے چوں کوه بر دل
نریزد پیشِ کس خونے زریشم — که ہم خود مونسِ غمہائے خویشم
شبے دارم چو بختِ خود سیہ روز — دلم در وے چراغے خویشتن سوز
دو شب بیداری آمد رسمِ عالم — یکے بیدارئے شادی دگر غم
من از شبہائے غم زانگو نه شادم — که از شبہائے شادی نیست یادم
دو تاریکی است پیشِ چشمِ مشتاق — ق که تاریک است ازاں در چشمِ آفاق
یکے شبہا که آں خالی زماه است — دگر روزِ حیاتش کاں سیاه است
خط و زلفے که خوبانِ جہاں راست — بلا و فتنه بہرِ عقل و جاں راست
ز زلفِ پر بلا ہر موئے ماریست — ز خط ہر موئے اژدرہا شکاریست
ازاں لب خونِ مردم چوں رہد چوں — که گر تیزش به بینی خوں چکد خوں
خضر خاں کآبِ حیواں بود در جام — دریں دریائے خوں گم شد سرانجام
غرض چوں خضر خورد آں شربتِ جور — ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور

۶- یکے بشہائے شادی و دگر غم ب ۸- چشمِ مشتاق سا۲ سا۳ ح ح۲ ع۲ = چشمِ عشاق ب ع ایضاً که تاریک است ازاں در چشمِ آفاق سا۲ سا۳ ح۲ ب = که تاریکی است زاں در چشمِ آفاق ع = در چشمِ آفاق ع۲ ۹- یکے شبہا که او سا۲ سا۳ ع۲ = یکے شبہا که آں سا۲ ح ب = یکے شبہائے او ح = یکے شب آنکه آں ع ۱۳- آبِ حیواں داشت سا۲ = خواست ح۲ = بود سا۲ ح ع۲ ب د

شہابی کز سریرش بود گردی — چشید او نیز ازاں جوے آبخوردی
چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز — برآمد شورِ مستوراں درآں سوز
کسے کآوازِ شاں دیوار نشنید — ز بانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید
ز پردہ مہوشاں بیروں فتادند — چو خورشید از شفق در خوں فتادند
بچشم آب و بر و خوں ہمگناں را — عجب خونابۂ رو دادشاں را
ز چہرہ ہر بتے پرکالہ میکند — ز روئے لالہ برگِ لالہ میکند
کناں ہر مو کہ بر دلہائے نومید — شبِ غم را دہد پیوندِ جاوید
ز موئے کندۂ و خونِ روانہ — ز خون و مشک پُر شد صحنِ خانہ
جہاں در دیدۂ ما در شدہ تار — کہ از چشمش دو مردم رفتہ یکبار
ہوس بہرِ ہلاکِ خویش مے بُرد — ہمی مُرد از پئے مرگ و نمے مُرد
فتادہ لعبتاں چوں خاک بر در — بجائے گل فگندہ خاک بر سر
فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد — بہ بالا بردنِ جاں صبر میکرد
ہمیکرد ایں ندا ہاتف ز بالا — سَلَامٌ جَاءَ مِن رَّبِّیْ تَعَالٰی
دو لرانی دراں خونابہ سرگم — چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم
ز تابِ مہر در صفرای وتاپاک — چو تابِ مہرے اُفتاد بر خاک

۳- آوازشاں دیار ك ۶- ہر بتے سا ۷ مح مح ع ب ك = ہر مے ۷ = ہر شبے ع
۱۰- از پئے مُردن ب ك ۱۴- چرخ انجم ۷ -

ز زخمِ ماہِ نو در هر کنار — بصد پارہ رخے چوں ماہیان
ز زخمے کاندراں رخسارہ میشد — دلِ خورشید صد جا پارہ میشد
نہ زاں رخسارہ میشد پارۂ دور — کہ از مہ دور میشد پارۂ نور
صباحت ہم برآں رُخسارِ گلگوں — ہمیکرد از جراحت گریۂ خوں
زچشم و رُخ کہ خوں بیروں ہمیرفت — بہر سو سیلہائے خوں ہمیرفت
زکوبش بر رُخِ پر خون و رنگیں — حنامی بست بر دستِ نگاریں
یگاں پیچہ کہ عاشق را بداں بست — ہمی کند و ہمی پیچید بر دست
بساعد مو بہائے ہیچ کردہ — چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ
بیادِ پیچہ موئے کہ خاں داد — بہ پیچا پیچ مومیخواست جاں داد
دراں مو ہا کہ پیچِ بیکراں بود — دلِ خاں جُست و جانش ہمدراں بود
فراواں رنے و موکند از سر درد — نہ او تنہا چو او صد ناز پرورد
رنے چوں رفتہ را باز آمدن نیست — غمِ بیہودہ جز رنجِ بدن نیست
حوحال اینست بہ کز طبع ناساز — روم اندر سرِ گفتار خود باز
چو شد ہنگامِ آں کاں کُشتۂ چند — ق بزندانِ ابد مانند دربند
شہیداں را ز مشہد گاہ خونریز — رواں کردند سوئے خوابگہ تیز

---

۴ جراحت ہم براں ع ک ح خ = صباحت د ۔
۵ - ہم دراں س۱ ۷ - بسے پیچہ ك = باں موئے س۱ حاشیہ ۱۰ - بیکراں یافت - ہمدراں یافت س۲ ح ع ب ك ه = بود - بودع = داد - دادس۱ ۱۳ - رویم س۱ ع ۱۴ - کاں گشتہ س۱ ع ح۲ = کز کشتہ ح ب = سرگشتہ ع ۔

بجے مندر کہ بُرجے زاں حصار ست ق شہاں راکاندراں جائے قرار ست
دراں بردند شاں ریزاں زچشم آب کہ خپند اندراں شاہانِ خوشخواب
بنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ
بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود
نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زاُمید کیاں راخواست دادن خوابِ جاوید
چو پنہاں گشت در سنگ آں گہرہا جُداشد مہرۂ دولت زسرہا
فروماندند زآسیبِ زمانہ فراموش اندراں فراموش خانہ
فراواں یاد دارد چرخِ بدخوئے فرامش گشتگاں زیناں بہر کوئے
زحالِ آں فراموشانِ بے بہر ہمیگوید درازافسانۂ دہر
بدآناں مشنوایں افسانۂ راز کہ خپی و نگردے پیش بیدار
مخسپ ازداری اندر سینہ جانے دریں افسانہ میکن ہون وہانے
کہ چنداں خفت خواہی بے تف و تاب کہ بیداری نخواہی دید درخواب
مشو مغرورِ دہر و حاصلِ وے کہ چوں سیمِ قمار است و یخِ وے
چہ بینی چرخ رازانگونہ خنداں نگر کش در شکم چند است دنداں
خردمندی کہ بندد در جہاں دل دل ازنامِ خردمندیش بگسل

۱- بجے مندل حا ایضاً شہے اکاندراں سا ب = شہے راکاید آں ھ حّ حّ ع = کہ شاہاں راد راں سا
۵- خوابش رفتہ سا حّ ك ۸- بہر سوئے سا ب ك حا ۹- بے بہر سا سا حم حّ ع ب ح = بے بہر
ع ۱۴- چہ بینی سا ع حّ ك = چو بینی سا حّ ع -

چو برگرگے فرو آرد بزی شیر — بہ از چوبِ شباں باشد بروتیر
خری کو خندہ زد بر سبلتِ شیر — کُشد ہم خندۂ شیرش بشمشیر
چو پنجیرے کشد بر اژدہا ریش — چو ریشِ خود بود درہم بتشویش
نگاور توسنے شد زندگانی — عنانش باز کش گر میتوانی
عنانش را چو نتواں واکشیدن — زدنبالش بباید پاکشیدن
رہا کن سرکشی را تا دو دستند — تو در دامانِ عصمت پائے کن کند
کہ گر بتواں بعصمت جائے جاں زیست — بغیر از زندگانی ہم تواں زیست
چناں کن زندگانی در زمانہ — کہ از وے زندہ مانی جاودانہ
چو کس رانیست در عالم قراری — قرارِ کارِ خود مے جو تو باری
بخاکِ تیرہ بگزار آب و گِل را — عمارت کن بنورِ پاک دل را
کسے کز کارِ معموری بود دور — سزد جانش خراب و گور معمور
چو نیکی و بدی بے جستجو نیست — نکوئی کن کہ بد کردن نکو نیست
بدو نیک ار نمیدانی زہر باب — تو ہم زیں نامہ عبرت گیر و دریاب
بعشق آویز و زاں سرمایہ جوہر — کہ فارغ گردی از نیک و بد دہر
وگر در عشقبازی رہ ندانی — در آموزی گراں افسانہ خوانی

---

۸ - کہ یا بے زندگانی خاد دانہ سے ۹ - مے جوئے باری سے حم ع ب = مے جو تو باری ع د حم ے = میکن تو باری سے ۱۲ - بے جستجو سے سے حم ع ب ك صا = در جستجو ع حم
۱۵ - بیاموزی چوك —

که در هر بیتِ او پوشیده کاریست | ز خونِ عاشقان نقش و نگاریست
وگر زیں نامہ نتوانی بجز نام | کہ کاہل را سفر باشد دو سہ گام
چو خواہی عشق را پاینده بنیاد | ز تلقینِ خضر گیر ایں غزل یاد

غزل از زبان عاشق

بروے جانِ دُور اُفتاده از من | بران جانی کہ دور اُفتاده از تن
دعائے خوانش از سوزِ درونم | سلامی گویش آلوده بخونم
پس از خونم جگرہائے کہ داری | رساں پیشِ منکدانش بزاری
بگویش کاے ز من مانده چناں دور | کہ گنجیده دو عالم نور تا نور
میانِ ما کہ پیراہن بدی بار | دو عالم درمیاں شد چوں بود کار
فلک بیں تا چہ ساں برما جفا کرد | کہ ہر یک را بدیں دوری جُدا کرد
دو گل بودیم با ہم رسته در باغ | چو نسریں خوش نہ چوں لالہ بدل داغ
کہ داند صرصرِ ہجر از کجا جست | کہ شاخِ وصل ما را خورد بشکست
ترا در محنت آبادی درافگند | مرا خود در جہانی دیگر افگند
چو گشت از لوحِ ہستی نامِ من پاک | تو باقی ماں کہ ما رفتیم در خاک
زمانہ گر مرا زد زخمِ جانی | ترا پاینده باد از زندگانی

۲- نہ نوشی ۳ ح ب ك = ننوشتی ح ۲ ط ا = نوئیسی ر ۳ ع ۲ ۵ ۵ - بران جانی ۳ ۳ ح ح ۲ ب ك ع ۲ = بدان جانی ع ۵ ۸ - کاے چناں ماندہ زمن ب ایضاً نور با نورك = نور تا دور ع ۲ ۱۲ - بجا خاست - بشگافت ب -

مبیں کاختر بزندانم نگہ داشت — کہ یوسف ہم بزنداں خوابگہ داشت
تو برافسر نشیں چوں دُرِّ مکنوں — کہ من در خاک خواہم خفتن اکنوں
چو من ہمواں تیمارِ تو خوردم — ق دل و جاں در سرِ کارِ تو کردم
میاری در دل ایں اندیشۂ خام — کہ از جامِ تو غیرے خوش کند کام
چو میدانی کہ از دَورانِ کیں خواہ — ق گزر باشد ترا نیز اندریں راہ
گیری آں رہِ بد گوہری پیش — کہ در دُرجِ کساں بندی دُرِ خویش
گر از تنہائی ہجرت بود جوش — خیالم را کنی با خود ہمآغوش
تو زانجا خوانی افسونِ وفائی — منت زینجا دمم بادِ دعائی
وگر در ما دلت واپس نہ بیند — ق کہ روئے رفتگاں را کس نہ بیند
کسے کا گوشِ او را گرم داری — ہم از خویش و ہم از وے شرم داری
کہ خواہد خواند او در آشنائی — ز سیمائے تو حرفِ بیوفائی
کسے کز تو وفاداری نہ بیند — وفائے چوں توئی را چوں گزیند
وفا دارے چو من گر شد زیادت — وفا از ہیچکس روزی مبادت
ز جانِ خضر چوں جَستی ایں دمِ سرد — زخوں بر رُخ صنم نیزاں رقم کرد

پاسخ از لبِ معشوق

بیارائید فردوسِ بریں را — بپوشانید زیورِ حُورِعیں را

۲- درخاک سا سا ح ح ع ۲ ب ه = درخواب ع ۷- اگر از ہجر من باشد ترا جوش ب
۸- دم بادِ سا سا ع ۲ ح ۲ ط ا = دہم یادِ ح ع ۱۲- کے گزیند سا —

که می آید بهشتی روئے شاهے — که خواهد کردن آنجا هانگاهے
رواں شو خوش خوش اے بادِ بهشتی — ز جوئے جنتش پیش آر کشتی
که این خضر آبِ حیواں را رها کرد — بکوثر خواهد امروز آشنا کرد
گهے جوید بکشتی عیش سازی — گهے از عشرتِ کند در آب بازی
بهر نزهت گهے گاهِ تماشا — رحیق آرد بکف نے باده حاشا
شوید از نغمه اے مرغانِ فردوس — کمانچه کش بسانِ زهره در قوس
نواشیریں کنید اندر بم و زیر — ز جوئے انگبیں و ز چشمهٔ شیر
چو پیشِ مشهدش مشعل فروزند — کنیزش را بپایانش بسوزند
که رسمِ هندوانِ آتش افروز — چنیں باشد بسوزِ خویشتن سوز
بدیناں سوختن در روشنائی — به از سوزش بشهائے جدائی
بے پروانه کز شمع او فتد دور — نخیزد از شهادت گاهِ او نور
وگر در دیں نباشد رسمِ گبراں — که سوزند آهواں را باهزبراں
براند ازیم ستر سمت از روے — بروں افتیم در بازار و در کوئے
بخوانید از بروں مویه گراں را — که کو بانند سرهائے سراں را
میانِ خاکهائے خس پخیده — بغلطیم و بغلطانیم دیده

۲- رواں شو خوش خوش ۱ ۲ ۳ ح ح ۲ ع ۲ ب ه = رواں خوشخوئے ع ۴ - از عشرت ۱ ۲ ۳ ح ح ۲ ع ۲ ب ه = از غیرت ع ۱۳ - ستر عصمت آنوئے ۳ -

بدیده خاک رهِ منزل گزینم — که بے او روئے گیتی را نه بینم
چو زیرِ خاک خفت آں مند آرائے — میانِ دیده زیبد خاک راجائے
دگر ایں نیز نگزارند کردن — ہمیں جا ما و خونِ خود بگردن
زنیم اندر جگرہا دِشنهٔ تیز — چو شیریں در زیارت گاه پرویز
بروں زیزیم خونِ غمکش از پوست — بخونِ گرم پیوندیم با دوست
بتاں را گرچه گاهِ روئے کندن — بمو یه رسم باشد موئے کندن
چه باشد کندنِ گیسوئے درہم — مرا گیسو بُرند از تیغ و سر ہم
که چوں سر رفت با ہمسر شتابیم — وصالِ ہمسرِ خود باز یابیم
بدیں مرگ از وفا دلسوزیم باد — ہم امروزایں سعادت روزیم باد

بخشیدنِ برکت و یمن فرزندیمن الدین مبارک را ازیں پند نامه میمون تا در نقشِ ایں پند فرو شود و از بندِ نفس بروں آید

ایا چشم و چراغِ دیدهٔ من — رخت بستان و باغِ دیدهٔ من
مبارک نام تو زایزد تبارک — چو نامت بر پدر گشته مبارک
تو ئی چوں پارهٔ از جان پاک — زتیمارِ تو جاں را نیست چاره

۲- زیرِ خاک رفت ۳ ح ۲ ع ۲ ۱۰ نصیحت فرزند دلبند طاب اللہ عن الآفات ب = نصیحت فرزند قرة العیون عین الدین مبارک طاب اللہ عن جمیع الآفات والعاہات ك = نصیحت در حق فرزند دلبند خود گوید ح ۲
۱۴- زیں جان پاره ۳ -

بدامانِ تو خواہم کرد پیوند — زاندرز و نصیحت رقعۂ چند
چو جاں خواہی ہمیشہ زندگانی — بجاں دوزاینہ پیوندِ جانی
وصیّت اینست کاندر گلشنِ دہر — بناتِ شکّریں بشناسی از زہر
نہ بندی دل برایوانی کہ در وے — چو در رفتی بروں آئی پیاپے
نمو داری کسے بینی زہر باب — خیالِ آئینہ است و صورتِ خواب
دریں آئینہ روئے کژ منہ پیش — کہ تا زو کژ نہ بینی صورتِ خویش
بہیں خوابِ پریشاں در حقِ کس — کہ ناخیزد از پریشانی دہد بس
کسے کو را بزرق و قلب یاریست — چو آبِ قلب کاراں قلب کاریست
بخواب آنکو دہد وامی بابناز — در آئینہ تواند یافتن باز
دراز کس بر تو جوری رفت بنخواست — چو قصدی نیست زآں بر بادیت خاست
بدی گر زد بخوابت طعنہ در جنگ — بہ بیداری بدش گوئی خوری سنگ
گراں سنگی گزیں چوں کوہِ خارا — کہ گوہر نجشد از سنگ آشکارا
کسے کِت بشکند از سنگ دنداں — تو از لبہا برو در بار خنداں
ہمی خور سنگ و سنگِ خود نگہ دار — کہ اینجا ہا شود گوہر پدیدار
بہر دامن کہ درخواہی زدن چنگ — متاعِ صلح جو نہ مایۂ جنگ

۱- نکتۂ چند سے ح ۲- بجاں دوز سے ح ح۲ = بجاں وار سے ع ع۲
۴- نسخہ ع۲ میں یہاں سے ۲۴ شعر ندارد ہیں ۱۰- جوری شد زنیخواست سے ع۲
۱۵- کہ خواہی در زدن سے ع۲

رہائی دہ بکوشش بستۂ را — بمرہم پرورش کن خستۂ را
چو بازارِ بدی در ترس و بیم است — زیانِ کیسہ بُر سودی عظیم است
ہمیشہ چنگِ دل در یکدلاں زن — دلے دو نیمہ را دو نیمہ کن تن
مشو آتش بصحبت ہمراں را — کہ خود را سوزی و انگہ دیگراں را
چو آبی باش لطف از حد فزونش — ہمہ راحت ز بیرون و درونش
بود ماہی سزائے تابۂ تیز — کہ خار است از دروں بیروں دہم ریز
چو ماہے را کند کس باژگونہ — نماید خار پشتی را نمونہ
مثل گر مار را گویند چوں اوست — بتندی مار بیروں آید از پوست
مشو ہرگز ندے تا توانے — گزیدہ ساعتے با سگ نمانے
فساد و فتنہ رنداں را جمال است — بکوئے شاہداں تقوی وبال است
بود تاریکیٔ شبہائے دیجور — بچشمِ کور موشاں سُرمۂ نور
کسے کز آبریزش نیست پرہیز — اگر خود خون تست از خود بروں ریز
ادب شرط است اگر فرزند شوخ است — سگِ دیوانہ را دارو کلوخ است
بہ پشتِ بے ادب رحمت بود کوب — فرس چابک بداں بے ضربتِ چوب
مکن بد خوئے را با خویش گستاخ — ستورِ بد کش ریزی زند شاخ

۳- دو نیم را دو نیم کن سا سا ۹- گزیدہ ساعتے حم = گزندہ ساعتے ع حم۲ = گزیدہ ساختے سا = گزندی ساختے با سگ نمانی سا ۱۰- تقوی محال است سا ک ۱۲- از تن بروں سا سا حم۲ ع۲ = از خود بروں ع حم = از تن فرو سا = از ندے بہ پرہیز ک ۔

چو نافرجام را بر سر کنی جائے — مشو رنجہ گرت بر سر نہد پائے
فغاں زاں سیل کاندم کاندر آید — ز پلواں بگزرد بر پل بر آید
بزرگ ار بردباری کرد باخرد — ز سنگش خرد گشت و از لگد مرد
نکو خویاں سفیہاں را زبونند — کہ ایناں را ہوار آناں حرونند
بسگ گفتند کاشتر سرفراز است — بخندہ گفت سگ گردن دراز است
شگال ار پیش بزگوید سرودی — ز چشم آرد ز بہر رودہ رودے
ز شوخی کادمی را از زباں جست — ہمہ حال از تحمل دا تواں رست
ز تندی گرچہ کارت را بلندی است — سبک بودن نہ رسم ہوشمندی است
چو کوہ از سنگ باید بست بنیاد — نشاید شد چو خس بازیچۂ باد
بہ بے سنگی مکن بنیاد درویش — کزاں بے سنگ بینی خانۂ خویش
بسیم بد مشو در خانہ عامر — کہ زر وا فتد چو سوگند مقامر
چو گل برگے کن از پاکی ہمیشہ — مبیں رقص خساں بر روئے دریا
قناعت را بفلسی کیسہ بردوز — بپرہیزش مشو دل را بد آموز
چہ بینی خامہ زن را گنج در زیر — کہ قصابیست ازنے کردہ شمشیر
ز یک تن خوں فشاند تیغ در مشت — بیک خامہ سپاہی را تواں کشت

۶- ز خشم آرد بہر یک چشم رودے ع ۷- از زبان خست ح ک = جست ع ح ع ۱۰- بہ بے سنگی ع ع ع ح ح ع = پے سنگی ع ۱۲- برگے شو از پاکی ع = برگے کن ار پاکی ح = کن سینہ از پاکی ک ایضاً مبیں در رقص خس ع ۱۴- کہ جلادیست ک ۔

قلم زن کو بروں آرد پیاپے — زرا زنوکِ قلم چوں آتش از نے
نہ چوں در زیست کز سوزن بہنجار — بروں آرد درم ہمچوں گل از خار
گرا دُرسے کنی یا بی بیکدم — زعیسےٰ سوزن ورشتہ زمریم
وگر کس آب یک سقا بہ خواند — نہ آبِ رو نہ آبِ پشت ماند
وگر یک ماہیِ پاکست درشست — بہ از دہ ماہیِ ناپاک در دست
حلال الطبع مالِ پُر نہ بیند — کبوتر دانہ جوید ورنہ بیند
بود در خورد ہمتِ کامِ ہر کس — نخواہد کامِ شاہیں قوتِ کرگس
غلیواز است نے باز آنکہ ہر بار — کند از جانور رغبت بُمردار
حلالے خورز خونِ خود کند دانگ — حرامے را زرِ گلگوں بگلبانگ
چو خواہد تیغ زن زاہن خورد زر — دلش از تیغ باید آہنیں تر
نیاید از عَرَبساں پہلوانے — نہ از سیمیں تناں آہن توانے
قبا پوشانِ عزّلِ را مبہ نام — غزارا کامگار از خنجرِ کام
مبیں بر تیر رنگِ سُرخ و گلگوں — کہ نبود تیر را رنگی بہ از خوں
ننگے شو کہ با دریا کند زور — کند زیروز بر دریا بیک شور
نہ باخ کش چناں برگستوانے — سراندر سینۂ دُزد دہر زمانے
چو کار اُفتد نہ کار از بہرِ ناں کن — غزارا باش و آشامِ سناں کن

۱۰- خورد برس ۱۲- غزا د کامگار س ۱۵- اندر سینہ دارد ت ۱۶- غذارا باش حر-

مبیں کز منعمت در معدہ جونیست — کہ جانبازی بناں خواہی گرونیست
بزن بر جانِ آں منعم سِنانے — کہ نرزد نزدِ او جانے بنانے
ندارد ہمتت دادار سپہدار — تو ہم کوتہ مکن ہمت گہِ کار
بیجا پُر دلے کُن گاہ و بے گاہ — چو شیری کِش تہی باشد تہیگاہ
گر آئی زندہ کم ناید ز رد کام — وگر رفتی زہے زیبا سرانجام
درت ہستی دہد بخشندۂ ہست — ہر انگشتی کلیدِ دل کن از دست
متاعے را کہ خواہد رفتن از پیش — از و ناچار بستاں بہرۂ خویش
چو مرکب را بمردن کار دانے — ہمت ماتم بود ہم میہمانے
بصَرفہ صرف کن نقدی کہ داری — کہ امساکت بہ از اسراف کاری
نہ آں صَرفہ بود ز اندیشۂ خام — کہ بخلِ صِرف را صَرفہ نہی نام
ہماں صَرفہ است کانجت ہست در بند — چناں ریزی کہ پسند خردمند
بدہ سیم و درم بے مایگاں را — نہ نُزل و ہدیہ عالی پایگاں را
بخندد برق بر ابری کہ راند — ز کِشتِ خشک و بر دریا فشاند
مدہ سرمایہ بر دستِ دغا باز — مپرور سفلہ را در نعمت و ناز
برآرد از دماغِ عاقلاں دود — بزیرِ دیگِ شلغم ہیزم عود

۱- کز منعمت در معدہ ستا حج حک ع = کز نعمتے گر منعزع ۲- کہ نارزد ستا حج حخ ع = نیرزد ع ۵- کیا بی زرد کام حج ۸- چو مرگت رابمردن کاردانی حج ب حصا = کاردانی ستا ک ع ۱۱- صرف است ستا حج -

تو نگر را کہ بیش آید فراپیش — دراں بیشی بود سود از زیاں بیش
اگر گوہر فشاند ابرِ دُر بار — کم از ژالہ مداں برگشت پُر بار
چو روغن پُر فتد بر آتشِ تیز — ہم آتش کش بود ہم آتش انگیز
دہندہ کش گرہ برابر واں نیست — بہ است ار چہ از گرہ نقدش رواں نیست
۵ کشادن دست و پیشانی گہ جود — دو فتح است از پئے خواہندہ موجود
کشادِ دست بے ابرو کشادن — بود با مستحاں لوزینہ دادن
وراحساں نیست چوں ابرو کشادہ است — بیاکاں نیز فتحے رو کشادہ است
چو گشتی در درم دادن کرم کوش — ز فریادِ درم خواہاں کمن جوش
چو مقبلِ رم خورد زافغانِ محتاج — دہد غوغائے اِدبارش بتاراج
۱۰ گر آید گل زبانگِ بلبلاں تنگ — مگر گرگس کند سوئے وی آہنگ
تو قطرہ دہ کزاں دریائے سیل است — مجو نامِ نکوکاں خود طفیل است
نہ بخشد زر جوانمرد از پئے نام — نجوید نردباں مُرغ از پے بام
چو زر داری چہ از نامے پریدن — نمی شاید بزر بادے خریدن
مدہ بیروں فریبِ عشوہ پرورد — کہ خلقت از گماں داند جوانمرد
۱۵ حذر زاں گنج پاشی کز دلِ تنگ — زبانش حاتم است و دستِ او سنگ

۴- ارچہ از سا سا ح ح۲ ع ع۲ = ارچہ سا ع ك ب ۵- کشادہ دست سا
۷- بیاکاں سا سا سا ح ح۲ ع = بیاکاں ع ایضاً فتحے رو کشادہ سا ح ح۲ ع۲ ب = فتحے بر کشاد
ع ۱۴- دارد جوانمرد سا-

چو می جوید کسے زاں آبگینہ — گدائی بیندش با صد خزینہ
چو آید نقب زن در کنجِ درویش — کند رخنہ ولے در سینۂ خویش
مقامر کو زند بر قلب زن داؤ — بہ نقدِ کیسۂ خویش افگند کاؤ
برنج آنمایہ بہرِ خود کمن جمع — کہ از موم تو غیرے برکند شمع
بنہ بر خویش رنجے بہرِ آں را — کزاں راحت رسانے دیگراں را
زبوُ جز سوز نبود بہرۂ عود — زحلوا قسمِ حلوا گر بود دود
وراز خود در وجودت نیست جودے — بگیر ایں بخشش از کامل وجودے
بروں دہ نقشے ار داری ز نقّاش — چو نقشت نیست باری آئینہ باش
بکارے دست زن کائے دراں چست — چہ دوزد تیر چوں باشد کماں سست
خرد دا سوئے بینائی بود زور — بچاہِ کور نفتد جز بطِ کور
چو خطِّ ما بحکمت شو نمونہ — مشو چوں خطِّ ہندو باژگونہ
چو مسطر راستی را نہ رگِ راست — چو چوبِ راست شو کو جدول آراست
کہ نام از راستی گیری بکشور — چو چوبِ جدول و چوں تارِ مسطر
بدانش راست باید داشت تن را — نشاید کژ نہادن خویشتن را
چو چشمِ راست عمداً کژ کند کس — نماید ہمچناں کژ چشمِ اوپس

۱- چو می جوید سا ع ۳- قلب زن سا ع ب ع = قلبہ زن مح ط ا = قبلہ زن سا مح
ایضاً بنقدِ کیسۂ سا ا مح ع ب ۵ = بنفقہ کیسۂ ع ۷- در از خود سا ا مح ع ب = وراز
خود ع ایضاً بگیر ایں بخش سا ۱۰- بروں دہ ط ا ۱۵- نماید چشم او کژ ہمچناں سا-

قلم زن راکہ دستِ راست بر جاست | بدستِ چپ نگیر د خامۂ راست
سناں ناید درست از رکزہ گزارند | الف نون آید ار از چپ نگارند
بدانش زندگانی کن ہمہ جائے | کہ تا دانا و ناداں بوسدت پائے
چو طاؤس ار چہ پوشی حلّہ بر دوش | نشاید پائے خود کردن فراموش
چو خاک از پستی افزاید وجودت | چو آتش سرکشی بکشند زودت
برفتن ہر رہی در خورد پیکے است | ز مردم ہر سلامی را علیکے است
بقدرِ خویش دارد ہر یکے زور | چہ ہمدستے کند با اژدہا مور
نشاید نیشکر با پیل خوردن | نہ در تگ با صبا تعجیل کردن
حریف آں گیر کزوے در نمانے | سلاح آں جوئے کزوے کار رانے
سلاحِ رخش چوں بر خر نہند مرد | بماند ہم ز خویش و ہم ز خر فرد
سزاوار است ہر کالا بہر جائے | کلہ بر فرق زید کفش در پائے
کسے کو از کلہ خس زیر پا رفت | بباید کفش بر سر محکمش کوفت
روش آں کن کہ دانایاں پسندند | نہ آئینے کہ ناداناں بخندند
اگر زشتے بر عنائی مزن گام | کہ طفلانت نثار آرند دشنام
خراماں روستائی چوں ندپے | بخندد پاشنائی پائے بروے
عجوزی کو کند گلگونہ بر روئے | چو توسن زاشتر از وے رم خورد شوئے

۱- قلم را چو نکہ ستا ۲- الف بے آید ح ۵- از پستی ح ا= از پستی ح ع ۷- ہر کسے زور ستا ب ۱۲- محکم بر سرش سا ع ۱۶- چو شوید روئے از وی رم خورد توی ط

برسمِ عاقلاں بگزار تن را — مکن خدمت ہوائے خویشتن را
زشہوتہا کہ برکار ست مستی — عنانِ باد پا گیرد آر رستی
مداں قطرہ کہ جَست از مرد چوں برق — کزاں طوفاں ہمہ آفاق شد غرق
زناں را آں یکے قطرہ بگلشن — بہ از صد سلکِ مروارید روشن
عروسے کز چناں نم ماند بے بر — بکامش چشمۂ حیوان شود زہر
کنیزی کو ز آتش گشت درتاب — سبوش از مشکِ سقایاں بَرد آب
ہر آنمردی کہ شاہد جوئے باشد — چو شاہد مستِ رنگ و بوئے باشد
بود مردِ خرد کرپاس بردوش — ہم آگوشِ زناں ابریشمی پوش
ز دانش کن لباسِ تن کہ زیب ست — نسیج و پرنیاں ابلہ فریب است
خردمند از لباسے چوں شود شاد — کہ کرمیش از نمدِ دیگر بروں داد
بسعلے بس کن ار داری بدل چشم — کہ ابلہ حُلّہ پوشد کاردان پشم
حریرِ عنکبوت و جامۂ غوک — نزیبد جز باندامِ خرِ دوک
اگر زیور سزد بر مہرۂ خر — بہ از خرمہرہ نبود ہیچ زیور
بہر جانب کہ شغلت دارد آسیب — متاعِ سود جوئے مایۂ زیب
ہمہ کس گرچہ در زیبا پسندیست — ز زیبائے نکو تر سودمندیست

۲- چو برکار است ح ح۱ ب ۳- مداں قطرہ سا سا۱ ع = ہر آں قطرہ ح = بداں قطرہ ح۱ ع ۶- پشت سقایان سا سا۱ ح۱ ع ب = مشک سقایان سا = دست سقایاں ح۱ ۹- لباسِ خود سا ۱۲- خرد لوک سا ۱۴- سوائے ع کے باقی تمام نسخوں میں "دارد" ہے۔

بسر مہ سود و زیبائی است موجود — زن از دے زیب جوید مرد از و سود
شتر را لب نباشد در خورِ بوسس — ولیکن پشت باشد بابتِ کوسس
خراں را زیب ندہد گوہریں ساخت — دلے پالانِ نو زیبد گہِ تاخت
بپائے جفت راں منگر کہ زشتست — تو دستش بیں کہ دست افزارِ کشتست
عمل گر بہرہ اندک و رفزوں داد — بامیدی دوانست آدمی زاد
یکے گوہر بر دبے کندنِ کاں — یکے را ہم بکاں کندن رود جاں
چو بے روزی کسے کم یافت نانے — چرا بیہودہ باید کند جانے
بکارے دست زن کارز دبر نجی — بگِل کندن نہ ہر کس یافت گنجی
چو در ہر پیشہ نیکی و بدی ہست — بیندیش آنگہ اندر پیشہ زن دست
بگیر از خویشتن بر دست کاری — کہ مرکب نہ اندبے سواری
چو دل خواہی بمزدی شاد کردن — بباید خدمت استاد کردن
چو گیری تیشہ بے استاد لازم — کہ دستت چوب گردد چوب ہیزم
گلابی کاید از گلہائے خودروئے — نہ در خورِ دلِ مردم دہد بوئے
بگیر آئینِ راہ از نیکمرداں — عناں از راہِ بد مرداں بگرداں
کسے کو در پئے غولاں زند گام — کند ریگِ بیاباں خونش آشام

۲- پشت باید ۳ ۹- نیک و بدی ہست سع ۲ ۱۴- آئین نیک از نیکمرداں ۳
۱۵- خویش آشام سا ۲ ح —

رہِ رَوکشِ بسے پے ہست برجائے | بہر رخت مشو چوں مارِ بے پائے
بہیں رہ شارعِ پرہیزگاری است | ہماں رہ روگرت زاقبال یاری است
لگامِ شرع کن نفس حرون را | بروب از فتنہ میدانِ دروں را
نخواہی کاب درجویت شود کم | بنا ہائے شریعت دار محکم
بلندی بایدت افگندگی کن | خدارا باش و کارِ بندگی کن
بعشق آویز در کارِ الٰہی | مجو از زہدِ خشک آبے کہ خواہی
نہ عشق است آنکہ باید خورد خونے | زپُرحیضی و یا گلخن دروبے
ہماں عشق ست کت برگیرد از خاک | برد پاکت بسوئے عالمِ پاک
کسے کیں کیمیاش از دل بکار است | رُخِ زردش زرِ کامل عیار است
زقلب ایں کیمیائے دل کمن سلب | کہ ہست آں کیمیا ہائے دگر قلب
فشاند ایں جرعہ برمن پیرِ ہشیار | کم از مستی زہستی کرد بیزار
غلط کردم تفاوت چند گویم | نہ بخشیدند زاں گلزار بویم
چہ لافد آنکہ تر دامن چو مینع است | کہ ایں بوے از ہمہ پاکاں دریغ است
خوش آں پاکاں کہ کردند ایں قدح نوش | وزیں مَیِ جاوداں ماندند مدہوش
خدا روزی کند زاں پُرشرابے | دلت رامسی وخانہ را خرابے

۱- بسے پے ہست ت ح ح۲ ب ع = پل ہست ت۱ = بے پاست ع س ۷- اینکہ برخیز و زخونے ت۱
۹- بکار است س ح ع = نگار است ع ح۲ ۱۱- کم از مستی ب = کم ایں مستی ح۲ = کہ ایں مستی ع ح۲
۱۴- خاموش ب -

از آن جام ار دهندت شربتے نو
بریزی جرعۂ بر خاک خسرد

دلِ دانا شناسد کیں چہ راز است
بابلہ گفتن آبے در جواز است

خساں ایں ہمہ را قیمت ندانند
کہ دُرِ پاک را خر مہرہ خوانند

کس ایں گوہر بگوشِ خر چہ بندد
کہ بر بندندۂ گوہر بخندد

اگر خر بندہ با خر راز گوید
خرش از راہ دیگر باز گوید

بگلخن کش نشاید مشک دادن
بکامِ تشنہ پستِ خشک دادن

تفِ خورشید کرک را شعلہ گیرد
تجمل گر بوئے گل یا بمیرد

بریشت ایں و دازاں می فشانم
کہ ہست آزارِ تو آزارِ جانم

اگر کس چشمِ غیرے را کند ریش
نباشد چوں خراشِ دیدۂ خویش

در آتش خرمنِ بیگانہ سوزد
چناں نبود کہ رختِ خانہ سوزد

مرا نامی است روشن تر ز خورشید
تو روشن کن کہ ہست ایں عمرِ جاوید

وجودت گرچہ از من گشت موجود
بدانگونہ کہ نامِ نیکو از جود

مپنداری کہ زیرِ نیلگوں بام
ز نامِ من ترا روشن شود نام

درختے شوکہ از خود میوہ ریزد
نہ میوہ کز درختش نام خیزد

چراغے باش کافروزد جہاں را
نہ آں شعلہ کہ سوزد خان و ماں را

مشو تاریک رُو چوں بوم و خفاش
چو بازِ پادشا فرخندہ رو باش

۳- نیکو ندانند ب ۸- برفشانم ح ۱۲- نامِ نیک ب ۱۶- تاریک خو شد -

اگرچوں من شوی روشن بجمعے — توئی شمعے کہ افروزد ز شمعے
دگر بر من نشیند از تو داغے — تو آں دودے کہ زاید از چراغے
زبارِ تلخ خیزد خواریِ شاخ — زشمعِ مردہ کے روشن شود کاخ
ترا میگویم ایں پندِ دل افروز — کہ دارم بہرِ تو سوزِ جگر سوز
توئی چوں مردمِ چشمم زنقدیر — بچشمِ مردمی ایں سرمہ بپذیر
اگر زیں تو تیا روشن کنی چشم — بہ بینش باز دانی گوہر از یشم
دگر زیں روشنے بے نور مانے — من آنِ خویشتن کردم تو دانے

دراختتام ایں سوادِ آبِ زندگانی کہ ماجرائے دولرانی وخضرخان است خصّصہما اللہ بعمرِ الخضر

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی — بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی
بقدرِ چار ماہ و چند روزے — فروزاں شد چنیں گیتی فروزے
درو کردِ آسماں گنجینۂ حرف — کہ عمرے گرد کردش حرف بر حرف
بنجحِ ایں متاعِ دیر حاصل — عطاردِ را زیاں داد و مرا دل
گہر کاندر یغ از مہر و میغش — دریں شد خرج یکیک بیدریغش

۱- بوئے شمعے سآع ۲- بوئے دودے صا = توئی دودے سآ ح ع ب ۵ = تواں دودے ع
۴- مہرے جگر سوز سآ حاشیہ ۸- دراختتام کتاب تعداد ابیات ح = درختم کتاب ع ۱۱- گوہر فروزے ب
۱۴- صرف سآع ب = خرج سآ ح ع -

نہ زانگونہ گہرہائے کہ سنگی — گرفت از پرتوِ خورشید رنگی
گہرہائے بتاب از نورِ جاوید — کزاں رنگ آورد یاقوتِ خورشید
چو زا املائے رقم سنجانِ تقدیر — ق نگارش یافت ایں فرخندہ تحریر
عروسے شد جمالش مایۂ عشق — زسر تا پائے در پیرایۂ عشق
قلم بسیار در سودا فرو شد — کہ زلف آرائے ایں خورشید رو شد
تو گوئی صورتِ یوسف دریں رو — زنون وصاد کردہ چشم و ابرو
زہی نسبت کہ گاہِ گش خرامے — شود از غمزہ بر صد ویس رامے
دریں نوقت ار بخیزد وامق از گل — از آں عذرا بریں عذرا نہد دل
ہم اینجا لیلی و مجنوں گرو شد — ہم از شیریں و خسرو قصہ نو شد
گر اول بود غیطینوش را جوش — نشد حاصل زہمن نوشش ایں نوش
دگر از ورقہ و گلشن کنی یاد — ہم از حسنِ سخن افتاد و بنیاد
تو ایں دیبا نگر ز انصاف بینش — کہ فرضِ ہست آفرینش ز آفرینش
دریں گیتی بشادی و نژندے — کسے کم خواند زیناں دردمندے
بہر حرفش دروں دہ نامۂ شوق — بہر لفظش نہاں صد عالمِ ذوق
مروّج صحن مہ بیتی چو فردوس — دقایق جمع چوں بر جیس در قوس

۵- نطق آرائے ب ۶- سورۂ یوسف سے ۷ حج ع ب = صورتِ یوسف ع ۸- گش خرامے سا ۷ حج ع = خوش خرامے سا ب ع ۱۰- غیطیوش حج ایضاً نوش بن نوش حج ۱۱- نقاد و بنیاد حج = افتادہ بنیاد سے ۱۲- ایں زیبا ۷ ایضاً و گر فرصت ببابی زاد فیش ۷-

جمال آراست ایں ماہِ دل افروز — ز ذوالقعده دوم حرف وسیوم روز
مورخ چوں شمارِ سالِ وے کرد — عطارد بر سر ذوالقعدہ ے کرد
وگر تاریخ بکشایند ز ابجد — ز ہجرت پانزده گیرند وہفصد
وگر دانندہ پرسد بیت چند است — ق دریں نامہ کہ از عشق ارجمند است
بصد خوبی نشاند در دل وجاں — غم خوب دولرانی خضرخاں
چو بر بالا کشد ایں پردہ را کس — چہار الف است ودویست اینقدر بس
پس از خونِ شہیدانِ پراندہ — نوشتم سہ صد وزاں پس دہ ونہ
اگر بر راستی خواہی گواہ است — شہید انیک گواہی میدہد راست
وگر زیر وزبر گردند ہمرہ — چہار الف است وپانصد بانہ ودہ
دریں میموں سوادِ خضرخانی — زکلک افشاندم آبِ زندگانی
چو خضر افگندم اندر چشمہ ہا ہی — نہفتم آبِ حیواں در سیاہی
جراحتہائے مشتاقانِ شب خیز — خراشیدم بنوکِ خامۂ تیز
نہ دود است اینکہ بیروں آمد از نے — کہ خونِ سوختہ زاد از سرِ وے
سزد کیں شعلہ گردد گیتی افروز — کہ از دودِ دو آتش دارد ایں سوز
اگرچہ تشنہ را آبی دہد خوش — زند در خرمنِ ہستی ہم آتش

۱- ذی القعدہ ح ع۲ = ذوالقعدہ ح ح ایضاً ششم روز سا ح ع۲ = سوم روز سا ح ب ۵
۷- بیت اینہ سا ح ح ع۲ ع = پراندہ ۵ ع حاشیہ = مشد افروز - نہ دہ ازاں روز سا
۱۴- دودِ پر آتش سا -

بدل رنج آرد و در سینہ راحت — جسد را مرہم و جاں را جراحت
بشادیہا دہد در نغمہ یاری — کند ہنگام غمہا غمگساری
بے خواراں دہد دارو ئے مستی — بخونخواراں صلائے بت پرستی
جگرہا بر سرِ آتش نشاند — نمک بر زخمۂ دلہا فشاند
زہی آتش فشاں دیباچۂ درد — کزو ہم بادۂ و ہم خوں تواں خورد
شکر پروردہ خوزستانی از ناز — کہ خواند سوئے خود جانرا بہ آواز
مفرّح شربتے کاری چو در پیش — شود از بیش خوردن تشنگی بیش
شود بیدار عشق و عقل در خواب — ہوس مستقی و اندیشہ سیراب
فسردہ دل نیاز اندیش گردد — نیازی را نیازش بیش گردد
درو جان و دلے منزل کند راست — چو فرزندے کہ یابندش بصد خواست
مرا گرچہ دریں گفتارِ دل دُزد — بہر حرفے سزد صد گنجِ زر مُزد
نیم با ایں ہمہ زیں گفت و گو شاد — کہ ہنگامِ پریدن نیست زیں باد
بسر شد نوبتِ حُسن و جوانی — نماند آبے بجوئے زندگانی
شد از من روزگارِ خرّمی دور — بدل کرد آسماں مُشکم بکافور
بروں شد ماہیٔ امیدم از شست — بناد رخانۂ ہفتاد پیوست

۳- بُت پرستی سا سا۲ ح ح۲ ع ح۲ حعطا = شب پرستی ع ۶- جانے بآواز عا
۹- نیازے بیش سا۲ ب ۱۰- دروں جان و دل سا سا۲ ح ح۲ ب = درو جان و دلے ع
۱۱- بہر حرفے رسد ب —

فروغ از رُوے و تاب از تن تہی گشت — چراغِ دیدہ را روغن تہی گشت
خزاں در باغِ ہستی غارت آورد — سمن پژمردہ گشت و ارغواں زرد
غرض را در خزینہ ماند عقدے — نماند از آرزو در سینہ نقدے
بزنگ آورد رُوے آئینہ ہوش — سخن را راہ می ندہد بخود گوش
صدف را مہر زد لبہائے خنداں — تزلزل یافت گوہرہائے دنداں
نوید مادرِ خاکم زمہر باب — صلا گفت از برادر خواندۂ خواب
متاعِ عیش را بازار بشکست — تمنا را کلیدِ کار بشکست
سہے سروے خراماں ماند برجائے — تواں از دست رفت و جنبش از پائے
دو زانو ضعفِ خود کردند معلوم — شدند آئینہ ہائے آہنیں موم
دریں ہنگام کآمد گاہِ آنم — ق — کہ در جنبیدن آید کار بانم
چہ جائے آنست وہ کیں نفسِ خود کام — نہد بنیاد ہائے ناسرانجام
برغبت بستہ دل در ہر زہ چند — نہ شرم از خویش و نے بیم از خداوند
گہے یارِ جوانانِ غزل گوئے — گہے در بندِ طفلانِ نکوروے
گہے بادی درآرم در سر از گفت — گہے گویم ندارم در جہاں جفت
ہمیشہ با زنخ بود است کارم — سراسر در زنخ شد روزگارم

۳- برخزانہ سے = برخزینہ حج ب ایضاً درکیسہ نقدی سا سے ح حج = درسینہ نقدی سے ع

۱۰- درجنبیدن آید سے حج = درجنبیدن آمد سا سے ح ع -

نشد سررشته بردست از بجاتم — که بربندد زنخ هم در حیاتم
زهرفے کاں بنوکِ خامه دادم — سیه شد نامۂ من چوں سوادم
زنقشِ بدسرشته آمد قلم گیر — نماند اندر صحیفه جائے تحریر
فرشته چوں بزیرم رخت ریزد — که دیو از سایۂ من میگریزد
دریں سودا دلِ دیوانه درماند — وزیں قلماقلم افگنده سرماند
غرضهائے که رونق بخشد ایں سوئے — همه در پیشم آمد روئے در روئے
مراد از گفت گر کامم کشاده است — گرفتم هرچه در عالم مراد است
بکشتِ من ز ابرِ بختیاراں — زامیدِ من افزوں ریخت باراں
بزرگاں کرده از دستے چو دریا — مرادِ خاطرم یکیک مهیّا
زادراقے که باهم غنچه بستم — چو گل در بزمِ سلطاناں نشستم
نسیم راچناں شد بخت خواهاں — که گشت ایں غنچه دستبوئے شاهاں
مرا بود از چنیں فرخنده کارے — کلاهِ عزت از هر تاجدارے
زهر شاه آمدم هر دم خراماں — چو سوئے سرخ روئے و زر بداماں
نه باهر مشتری کردم قرانے — نه هر مریخ را دادم عنانے

۲- چوں سوادم سا سا۲ ح ح۲ = زاں سوادم ب = در سوادم ع ۴- دل درمانده سا سا۲ ایضاً وزیں قلماں ه = دریں قلماً ح۲ = وزیں کالا سا ۷- مراد رگفت سا۲ ح۲ ه = مراد از گفت سا۲ ب ۸- اُمید بختیاراں سا سا۲ ح ح۲ ع۲ ب = زابر بختیاراں ح ع۲
۱۰- بزم سلطانے سا۲ ب ۱۳- آیدم سا۲-

نہ از ذیلِ عنایت سایہ جستم — نہ در ظلِّ حمایت پایہ جستم
ہمہ جا بودم از بختِ پر امید — عُطارد وار ہمزانوئے خورشید
بہر کف جائے کردم یاسمیں وار — ز بر دستِ ز بردستاں نگیں وار
ولے با ایں فریبش گشتہ مغرور — بہ آساں چوں توانم کردنش دور
ندانم چوں بجا آرد سزایم — فرامش کاریٔ شکرِ خدایم
بریں بس نیست دیگر خلقِ ناداں — بہ تحسیں دادنم دارند شاداں
مرا خود دوزخے کردہ فنِ زشت — دگر ایشاں بدم سازند انگشت
یکے از من غزل جوید دگر بیت — فشانندم بر آتش روغنِ زیت
بدو دانگیزیٔ زینگونہ سوزے — حدیثِ من بداں ماند کہ روزے

حکایت

یکے را خانہ بود آتش گرفتہ — دلش را شعلۂ ناخوش گرفتہ
دواں با چشمِ گریان و دلِ ریش — بہ آبِ دیدہ میکُشت آتشِ خویش
برو بگزشت ناگہ ابلہے مست — نمک خوردہ کبابے کردہ بردست
بدو گفت ایکہ آتش میکُشے تند — بیاویں شعلہ چندانے کمن کند
کہ من بر آتش اندازم کبابے — ترا نیز اندریں باشد ثوابے
ہمیں است اندریں گفتار حالم — کہ خلق از من خوش و من در و بالم

۶- بہ تحسینے دلم ب = بہ تحسیں و نہم ت ۸- غزل خواہد یکے ب -

کجا شاید ز عقلِ دانش آموز — که در افسانۂ افسوں رود روز
تنم را دہر زاں سو رو فتہ جائے — دلم را زیں طرف زنجیر در پائے
نگہ کن کیں کشاکش بر چہ سانست — کہ جل زآنو اُئل زینسو کشانست
تنے کش در کشش دو رشتہ بندند — ہمہ بندش بخونی گریہ خندند
سخن گر خود ہمہ سحرِ مبین است — فراواں موم واندک انگبین است
گلے نشگفت ازیں خرّم بہارم — کہ ضائع گشت روز و روزگارم
چو من آلودہ دامن گل نباشد — سیہ رو تر ز من بلبل نباشد
نگر تا چند زافسوں یافتم دام — کہ ایں طوطی ہند آں بلبلم نام
رسانیدم سخن را تا بداں جائے — کہ آنجا گم شود اندیشہ را پائے
نہ در ملکِ عرب تیزیم کند است — کہ رخشم گاہ نرم و گاہ تند است
چو از نعتِ نبی تابد جمالم — بحسّانے رضا ند ہد کمالم
دری را خود دری شد باز بر من — کہ غیرے را نزیبد ناز بر من
خدایم داد خود چنداں معانے — کہ بگرفتم بساطِ ایں جہانے
دریغ آں سو ندارم مایہ با خویش — علف در خانہ خوردم راہ در پیش

۴- تنے کش درکشش سا سا۲ ح۲ ک ط = تنے کاندر کشش ع ایضاً یخونِ گریہ ب ۷- سنبل نباشد ح۲ ۸- بافتم دام سا ع۲ ۱۰- نہ رخشم ب ع ۱۱- یا بہ جا لم سا ح۲ ایضاً بجائے یک زصد ند ہد کمالم سا ۱۳- چند انے معانے سا سا۲ ع = چند انم معانے سا ۱۴- مایۂ خویش سا سا۲ = مایہ با خویش سا ح۲ ع۲ = پایہ بر خویش ع = بایہ با خویش ح-

ز دل سختی تنم آئینه کردار — ازیں سو روشن و زانسوئے زنگار
بدیں بازی که طفلاں را فریب است — نه دانا باشد آنکو ناشکیب است
گرفتم خود گرفت آفاق حرفم — برآمد بر فلک نام شگرفم
چه سودم زیں چوگاهِ رستگاری — نیابم زو بری جز شرمساری
چه خوش گردم کنوں زیں نغمهٔ خوش — که پا کوبا ندم فردا بر آتش
دو مایه حاصلِ شعر است در دهر — بهر دو نیست ز اُمید زماں بهر
یکے مالی که سلطاں بخشد و میر — دوم نامی که گردد آسماں گیر
بچشم هر دو در راهِ خطرناک — غبارے داں که ایں با دست و آں خاک
رهم شیب و فراز و دیده پُر گرد — فرس هم کور جولاں چوں تواں کرد
چو ایں لاشه بچاه اُفتد نگونسار — نه سلطاں دستِ من گیرد نه سالار
چو فردا از زمیں بالا کنم پشت — چه باشم خاکسارے باد درمشت
خداوندی که ما را کار با اوست — بهر نیک و بدم گفتار با اوست
بود واجب کزیں نقشِ تباهم — نگردانند بحشر روسیاهم
بَرَد درد و زخم با آتشیں بند — گلوبسته دروغیں دفترے چند
دریغا رهبرِ دانندهٔ درپیش — دلِ من هم براں گمراهیِ خویش
چو من خود را زنم یکسو فگندم — گنه بر دامنِ رهبر چه بندم

---

۶ - از امیدان بهر سا ۲ ح = اُمیدِ اماں بهر سا ۱ ط = زاُمید و اماں بهر ب ۸ - بچشم آں هر دو سا ۲ = بچشم هر دو ح ع = بچشم هر دو سا ۲ ح ب ع ۱۳ - حرف تباهم ب -

ندیدم پے بہر جانب کہ راندم — زہمراہان و رہبر دور ماندم
بہ بے آبی چو گم شد اشترِ مست — بقرباں داد پیش از تردیہ دست
پس از من ہر کہ آید یا گر آید — پے اندر پے رسد آنجا کہ شاید
مرا ایں غول نفسِ دیو پندرا — فگند اندر خرابہائے بسیار
کنوں زیں بادیہ تا کاروانم — مگر کرگس رساند استخوانم
ولے با ہمہ اُمید وارم — کہ غافل نیست رہبر از شمارم
زصالح ناقہ گر تنگ زد بفرسنگ — برآرد ناقۂ خود صالح از سنگ
بزی کو راہ جُست از پیش و از پس — عصائے راہِ او چوبِ شباں بس
شدم تسلیم پس او داند و پیش — کہ من ایں رہ نیارم رفتن از خویش
بدو فضلِ خدایم کرد تسلیم — ہم او صدقِ ویم بخشد بہ تعلیم
خداوندا بسوئے رہ نمایم — کہ با ایں رہ نما سوئے تو آیم
ہمہ کس حاجتے آرند در پیش — چہ حاجت من کہ گویم حاجتِ خویش

نمی خواہم زتو بخشی چو ہر کس
تو خسرو را چہ مے بخشی ہماں بس

۱- بازماندم سا۳ حج۲ ع۲ = نیز ماندم ب ۲- بقرباں داشت ب ۳- ہر جا کہ خواہد ب ۴- دیو کردار سا۳
۸- بزے کو می جہد ۵ = بزِ کو رار جہد سا۳ ۹- شدم تسلیم پیراد داند و پیش سا۳ حج۲ ع۲ ب ۱۰- صدق ویم
سا۳ ب ۱۳- بخشش چو ہر کس سا۳ ع۲ حج۲ ب-

تاریخ طبع مثنوی دولرانی وخضرخاں از حافظ محمد سلم صاحب جیراج پوری

الا اے آنکہ داری مایۂ ذوق — بخواں ایں دفتر افسانۂ شوق
بہ بیں ایں قصۂ نغزِ کہن را — بہ بیں نیرنگیِ رنگِ سخن را
بہ بیں اندازِ سحرِ سامری چیست ؟ — بہ بیں اعجازِ فنِّ شاعری چیست ؟
بہ بیں تا خامۂ خسرو چہ چیزست ؟ — کہ در مصرِ سخن ہمچوں عزیزست
سوادِ او زُلالِ زندگانی ست — کہ آبِ خضر در ظلمت نہانی ست
اگرچہ آں صوفیٔ اندر گلیم ست — ولیکن طوطیِ معنی را کلیم ست
کلامش در بلندی عرش پیمایے — فرو تر نہند از بامِ فلک پایے
چو طوطیِ شکّر افشانیش مشہور — بشیرینی گرو بُرد از لبِ حُور
ازاں مشہور در ایرانیان ست — کہ خسرو طوطیِ ہندوستان ست

مسلّم نزدِ اُستادانِ نامی ست — کہ شاہِ مثنوی گویاں نظامی ست
چرا کو در سخن عالی مقام ست — جہانِ نظم را از وے نظام ست
جوابش گرچہ افزوں از حساب ست — ہنوز آں خمسۂ او لاجواب ست
ولے بعد از نظامی خسروِ ما ست — کہ در ملکِ سخن مند برآراست
زبانش ملکِ معنے را کرد تسخیر — بہ تیغِ ہندیِ خود شد جہانگیر

باقلیمِ سخن سکّہ رواں کرد — زمینِ شعر رشکِ آسماں کرد
جوابِ خمسۂ نظمِ نظامی — نوشت و داد دادِ خوش کلامی
مگر چوں پیروِ نقشِ دگر بود — نہ بتوانست چیزے بر دے افزود

بطرزِ نو دے ایں قصّہ بنگاشت — کہ اہلِ قصّہ در پیشِ نظر داشت
بہ پیشِ گل کہ بلبل نغمہ خواند — چناں اندر زمستاں کے تواند
بہ پیشِ شمع پروانہ شود تیز — بجولانِ تماشا گرم مہمیز
زپیراں ایں مثل باشی شنیدہ — "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"
ازاں ایں نظم را رنگِ دگر شد — زدیگر مثنویہا خوبتر شد
نوائیں شد مرایں افسانہ را ساز — مے ہندی ست اندر جامِ شیراز
دوَلرآنی خضرخاں زندہ گشتند — زنظمِ خسروی پائندہ گشتند
بداد از چشمۂ شیریں زبانی — خضر را خود زلالِ زندگانی
مپندار اینکہ افسانہ طرازی ست — بعبرت بیں کہ رمزِ عشقبازی ست

پئے تاریخِ طبعش گفت اسلم
دوَلرانی وخضر آباد باہم

۱۹۱۶ء